بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب "ح"

لغات الحدیث

تالیف

حضرت علامہ وحید الزماں رحمہ اللہ تعالے

بہ تکمیل و تصحیح و اضافہ لغات وسعی مالاکلام

باہتمام

میر محمد، کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الحاء

حَا۔ حروف تہجی میں سے چھٹا حرف ہے اور حساب جُمل میں اس کا عدد آٹھ ہے۔ اور اصطلاح علم حدیث میں "ح" اشارہ ہے تحویل کی طرف، یعنی ایک سند سے دوسری سند کی طرف منتقل ہونے کا۔

بابُ الحاءِ مع الالف

حَاءُ۔ اونٹ کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

لَا حَاءُ وَلَا سَاءُ۔ ایک مثل ہے، یعنی نہ اچھا نہ برا

مرد نہ عورت۔

حَاحَا۔ بِالتَّيسِ بکروں کو بُلانا (پانی پینے کے لئے)

حَانَا۔ ایک کانٹے دار درخت ہے۔

بابُ الحاءِ مع الباء

حُبٌّ یا حُبٌّ۔ محبت کرنا، دوستی کرنا، جیسے اِحبابٌ ہے۔

تَحَبُّبٌ۔ دوستی ظاہر کرنا۔

حَبٌّ۔ دانہ۔

تَحبیبٌ کھیت میں دانہ آجانا۔

مَحَابَّۃٌ اور حِبَابٌ۔ دوستی۔

تَحَابٌّ۔ ایک دوسرے سے دوستی رکھنا۔

اِسْتِحبَابٌ۔ پسند کرنا، اچھا جاننا

حَبَابٌ۔ شبنم، پانی کا حباب جو اوپر اٹھتا ہے۔ جیسے حَبَبٌ ہے۔

وَيَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس طرح بارش کے اولے ہوتے ہیں اس طرح ہنستے تھے، یعنی آپ کے دندان مبارک اولوں کی طرح صاف اور چمکدار تھے۔

يُلْقِي إِلَيْهِمُ الْحُبُوبَ۔ ان کی طرف مٹی کے ڈھیلے پھینکتے تھے۔

يَصِيرُ طَعَامُهُمْ إِلَى رَشْحٍ مِثْلَ حَبَابِ الْمِسْكِ۔ بہشتیوں کا کھانا ایک پسینہ ہو کر نکلے گا، جیسے مشک کے دانے ہوتے ہیں۔ (یعنی خوشبودار، اس میں بدبو نہ ہوگی۔ جیسے دنیا کے پاخانہ اور پیشاب میں ہوتی ہے)

طِرْتَ بِعُبَابِهَا وَفُزْتَ بِحَبَابِهَا۔ (یہ حضرت علی رض نے حضرت ابوبکر صدیق رض کی تعریف میں کہا) تم تو اسلام کے عالی مرتبہ تک اُڑ گئے اور تم نے اسلام کا صاف اور پاک پانی پیا۔ اسلام کا جہاں گہرا اور خالص پانی تھا وہاں تک پہنچ گئے۔

اَلْحُبَابُ شَيْطَانٌ۔ حباب تو شیطان کو کہتے ہیں (اور سانپ کو بھی کہتے ہیں) اس لئے آنحضرت نے اس نام کو مکروہ سمجھا

فَيَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِيْ حَمِيْلِ السَّيْلِ پھر وہ
لوگ اس طرح اُگیں گے، جیسے ترکاری یا پھول کا بیج ندی کے
کوڑے کرکٹ میں اُگتا ہے (وہ بہت جلد بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس
کو پانی اور کھاد ملتا ہے)

نہایہ میں ہے کہ حِبَّہ بکسرہ حا، ترکاری، بھاجی اور پھولوں
کے بیج کو کہتے ہیں۔ اور حَبَّہ بفتحہ حا گیہوں یا جَو کے دانہ کو،
اور جو اس کے مانند ہو جیسے مسور، جوار، چنا وغیرہ۔ بعضوں
نے کہا حِبَّہ سے اس حدیث میں خرفہ کی بھاجی مراد ہے کیونکہ وہ
جلد اُگ آتی ہے۔ عربی میں اس کو بَقْلَةُ الْحَمْقَاءِ کہتے ہیں۔

مِنْ بَيْنِ حِبِّهِ۔ اپنے محبوب کے پاس سے۔

إِنَّهَا حِبَّةُ أَبِيْكِ (آنحضرت صلعم نے حضرت فاطمہؓ سے فرمایا)
عائشہ تیرے باپ کی چہیتی ہے (یہ آپ نے حضرت فاطمہؓ سے اُس
وقت فرمایا، جب انھوں نے دوسری بیویوں کی طرف سے
حضرت عائشہؓ کا شکوہ کیا۔ حضرت فاطمہ تو اپنے پدر بزرگوار کی
عاشق زار تھیں۔ انھوں نے آنحضرتؐ کا یہ ارشاد سُن کر کہا اب
میں حضرت عائشہ کے مقدمہ میں کبھی نہیں بولوں گی)۔

وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَى ذٰلِكَ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اس بات کی جرأت کون کر سکتا ہے
اُسامہؓ کے سوا جو آنحضرتؐ کا چہیتا ہے (اُسامہؓ حضرت زیدؓ
کے بیٹے تھے جو آنحضرتؐ کے متبنّی تھے۔ آپ اُسامہؓ کو بہت
چاہتے تھے)۔

نَهَانِيْ حِبِّيْ۔ مجھ کو میرے دوست نے منع کیا ہے۔

فَآثَرْتُ حِبَّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
حِبِّيْ (حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے حضرت عبد اللہؓ سے کہا، جب
انھوں نے یہ شکایت کی کہ آپ نے حضرت اسامہ کی تنخواہ مجھ
سے زیادہ کیوں رکھی؟ کہ اُسامہؓ کے والد حضرت زیدؓ آنحضرتؐ
کو تیرے باپ سے زیادہ محبوب تھے اس لئے) میں نے آنحضرتؐ
صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر مقدم رکھا۔
بعضوں نے دونوں کو حُبِّيْ بضمہ حا پڑھا ہے یعنی میں نے
آنحضرتؐ کی محبت کو اپنی محبت پر مقدم رکھا۔

عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ۔ تم اس کالے دانے
(یعنی کلونجی) کو لازم کر لو (وہ ہر بیماری کی دوا ہے موت کے سوا)

هُوَ جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ۔ اُحد ایک پہاڑ ہے جو ہم سے
محبت رکھتا ہے اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ
اُحد کے لوگ یعنی انصار ہم سے محبت رکھتے ہیں اور ہم ان سے محبت
رکھتے ہیں۔ بعضوں نے کہا حدیث اپنے ظاہر پر محمول ہے اور جمادات
و نباتات میں بھی اللہ تعالیٰ نے نفس رکھا ہے اور وہ محبت و
عداوت کے محل ہو سکتے ہیں۔ اور دلیل اس کی یہ ہے کہ کھجور کی
لکڑی آنحضرتؐ کی جدائی پر روئی تھی اور پتھر آپ کو سلام کیا کرتے
تھے اور درخت آپ کے بلانے سے چلے آتے تھے۔ بعضوں نے
کہا اُحد کے پہاڑ سے یہاں مدینہ طیبہ مراد ہے کیونکہ جب کوئی مدینہ
آتا ہے تو پہلے اس کو اُحد کا پہاڑ نظر پڑتا ہے)۔

اُنْظُرُوْا حُبَّ الْأَنْصَارِ التَّمْرَ۔ دیکھو انصار کھجور سے
کیسی محبت رکھتے ہیں (ایک روایت میں اُنْظُرُوْا کا لفظ نہیں ہے
صرف اتنا ہے حُبُّ الْأَنْصَارِ التَّمْرُ یعنی انصار کی محبوب کھجور
ہے)۔

كَلِمَتَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ۔ دو کلمے اللہ کو پسند
ہیں (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ)

اَلْحُبُّ فِي اللّٰهِ مِنَ الْإِيْمَانِ۔ اللہ کی راہ میں محبت
(نہ کہ کسی دنیوی غرض سے) ایمان کا ایک جزو ہے (اور رسول
کی محبت یہ ہے کہ ہر بات میں آپ کی پیروی کرے، یہ نہیں کہ
محبت کا دم بھرے یا طبعی محبت رکھے کیونکہ طبعی محبت تو ابو طالب
کو بھی آپ کے ساتھ تھی، مگر ان کے ایمان کا حکم نہیں کیا گیا)

حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَ
النَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (کوئی تم میں سے اس وقت تک کامل مومن نہیں
ہوتا) جب تک اپنے باپ، بیٹے اور سب لوگوں سے زیادہ
مجھ سے محبت نہ رکھے۔

فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّهُ فَأَحِبَّهُ۔ اللہ اس سے محبت رکھتا ہے

بھی اس سے محبت رکھ۔

اِلَّا اِنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (میرے پاس قیامت کے لئے کوئی سامان نہیں ہے) صرف یہ ہے کہ میں اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپؐ نے یہ سنکر فرمایا اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ آدمی قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہوگا، جس سے محبت رکھے۔

اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَ اَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ۔ میں اُس سے (یعنی امام حسنؓ سے) محبت رکھتا ہوں، یااللہ تو بھی اُس سے محبت رکھ، اور جو کوئی اُس سے محبت رکھے، اُس سے بھی محبت رکھ، (سبحان اللہ، امام عالی مقام کے ساتھ محبت رکھنے سے آدمی خدا کا محبوب بن جاتا ہے)۔

لَا شَیْءَ اَحَبُّ اِلَیْہِ الْمَدْحُ۔ اللہ تم کو اس سے زیادہ کوئی چیز پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اس نے اپنے بندوں کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ اُس کی ثنا اور صفت کریں اس کو کسی چیز کی احتیاج نہیں ہے)۔

فَکَانَ یُحِبُّہٗ وَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّ اَیْمَنَ۔ بیان کیا کہ آنحضرتؐ کو اُمّ ایمن اور ان کے فرزند (اسامہ) سے محبت تھی۔

اِذَا اسْتَلَبْتُ عَبْدِیْ حَبِیْبَتَیْہِ ثُمَّ صَبَرَ۔ جب میں نے بندے کو اُس کی آنکھیں لے کر (اندھا کرکے) آزمائش، پھر وہ صبر کرے۔

اِذَا اَحَبَّ لِقَائِیْ۔ جب مجھ سے ملنا پسند کرے یعنی موت کو۔

اِنَّکَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ۔ تو قیامت میں اُس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ درجہ اور مرتبے میں اس کے برابر ہوگا)۔

عَلَامَۃُ حُبِّ اللّٰہِ۔ اللہ کی محبت کی نشانی (یعنی اللہ کی محبت بندے کے ساتھ یا بندے کی محبت اللہ کے ساتھ یا بندوں کی محبت ایک دوسرے کے ساتھ جو خالص خدا کے لئے ہو)۔

حَتّٰی اُحِبَّہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہٗ۔ یہاں تک کہ میری محبت اُس کو گھیر لیتی ہے (میرے حکموں کے سوا وہ کسی کا حکم نہیں سنتا)۔ اُس کا سننا میں ہوتا ہوں (اس کا دیکھنا میں، اس کا ہاتھ میں یعنی وہ میری یاد اور دھیان میں ایسا غرق ہو جاتا ہے کہ سوائے میرے نہ وہ کچھ سنتا ہے نہ دیکھتا ہے، نہ دھیان کرتا ہے)۔

اُحِبُّ الْقَیْدَ۔ میں خواب میں یہ دیکھنا کہ پاؤں میں بیڑی پڑی ہے پسند کرتا ہوں (کیوں کہ اس کی تعبیر یہ ہے کہ آدمی شریعت کے حکموں پر چلے گا، گناہوں سے باز رہے گا۔ اور گلے میں طوق دیکھنا پسند نہیں کرتا کیونکہ وہ دوزخیوں کا تمغہ ہے)۔

مَا اَحْبَبْتُ الْاِمَارَۃَ اِلَّا یَوْمَئِذٍ۔ مجھ کو حکومت اور ریاست اسی دن پسند آئی۔

ثُمَّ حُبِّبَ اِلَیْہِ الْخَلَاءُ۔ پھر آپ کو تنہائی (خلوت) اچھی لگنے لگی (یہ نبوت سے پہلے کا ذکر ہے۔ اس میں یہ راز تھا کہ دنیا کے تعلقات اور فضولیات سے دل پھر جائے اور خدا کی محبت سے دل بھر جائے)۔

یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ آپ شیرینی اور شہد کو پسند کرتے تھے۔

کَانَ یُحِبُّ الْحُلْوَ الْبَارِدَ۔ آپ میٹھی سرد کو پسند کرتے تھے

اَلْمُؤْمِنُ حُلْوٌ یُحِبُّ الْحُلْوَ۔ مومن شیریں ہے شیرینی کو پسند کرتا ہے

تَحَابَّا فِی اللّٰہِ اِجْتَمَعَا عَلَیْہِ وَتَفَرَّقَا۔ اور وہ شخص جنہوں نے خالص خدا کے لئے ایک دوسرے سے محبت رکھی، اسی محبت پر اکٹھا ہوئے اور اسی محبت پر جدا ہوئے (یعنی حاضر و غائب ایک دوسرے کے دوست رہے، نہ یہ کہ منہ پر دوستی اور پیٹھ پیچھے کچھ نہیں)۔

لَمْ نَرَ لِلْمُتَحَابَّیْنِ مِثْلَ النِّکَاحِ۔ جب کسی مرد اور عورت میں محبت ہو تو ان دونوں کی محبت بڑھانے کے لئے ہم نے نکاح سے بہتر کوئی بات نہیں دیکھی (نکاح سے عشق اور زیادہ ہو جاتا ہے اور زنا سے دشمنی پیدا ہوتی ہے)۔

اَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ۔ یا اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ اپنی محبت مجھ کو عنایت فرما۔ یعنی یہ کہ تو مجھ سے محبت کرنے لگے یا میں تجھ سے محبت کرنے لگوں (اسی طرح حُبَّ مَنْ يُّحِبُّكَ کے بھی دونوں معنی ہو سکتے ہیں)۔

حَتّٰى تَحَابُّوْا ایمان تک کہ آپس میں دوست بن جاؤ!

حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (آدمی کا ایمان اُس وقت تک کامل نہیں ہوتا) جب تک اپنے بھائی مسلمان کے لئے بھی وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو (یعنی مال اور عزت اور آبرو، دین و دنیا کی بھلائی کا، جیسے اپنے لئے خواستگار ہوئے ویسا ہی اپنے مسلمان بھائی کے لئے بھی چاہیے اس کا خیر خواہ رہے اگر اپنے مسلمان بھائی کا اپنے برابر خیر خواہ نہ ہو تو ایمان کامل نہیں ہے اور جو کہیں مسلمان بھائی کا بدخواہ ہو اس سے حسد رکھے تو پھر تو ایمان ہی سے گیا گزرا۔ خدا اپنی پناہ میں رکھے)[1]۔

اَلْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِيْ۔ جو لوگ میرے جلال اور بزرگی پر نظر ڈال کر آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھتے ہیں (یعنی خدا کے لئے محبت رکھتے ہیں نہ کہ کسی دنیوی غرض سے)۔

جَعَلُوْا يَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّحِبَّهُ اللّٰهُ۔ صحابہ رضہ نے کیا کیا کہ آنحضرتؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی اپنے بدنوں پر پھیرنے لگے (اس طرح اظہارِ محبت کیا) آپ نے فرمایا، جس کو یہ اچھا لگتا ہو کہ اللہ اُس سے محبت کرے تو وہ سچائی کو لازم کر لے (مطلب یہ ہے کہ صرف ظاہری تعظیم اور تکریم سے اللہ کی محبت کا درجہ نہیں ملنے کا جب تک اللہ کے احکام پر عمل نہ کرے (ہمارے زمانہ میں بے وقوف لوگوں نے آنحضرتؐ کی محبت بس یہی سمجھ رکھی ہے کہ آپؐ کا نام سُنا تو انگلیاں چوم لیں[2] میلاد شریف پڑھوا دیا۔ ولادت کے ذکر کے وقت کھڑے ہو گئے قبر شریف پر گئے تو قبر کو بوسہ دے لیا، وہاں پیشانی رگڑ دی۔ اور نہ کسی سنت سے غرض ہے نہ فرض سے بلکہ سنّت پر چلنے والے سے عداوت رکھتے ہیں۔ اُس کو وہابی دشمنِ دین سمجھتے ہیں۔ معاذ اللہ کہاں سے کہاں ہو رہے ہے۔ آنحضرتؐ نے اس حدیث میں صاف بتا دیا کہ ایسی ظاہری باتوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ اگر اللہ اور رسولؐ کی محبت کا دعوے ہے تو شریعت کی پیروی اختیار کرو۔ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ)

اَحَبُّ النِّسَاءِ فَاطِمَةُ وَاَحَبُّ الرِّجَالِ زَوْجُهَا آنحضرتؐ کو عورتوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت فاطمہ رضہ تھیں، اور مردوں میں اُن کے شوہر یعنی حضرت علی رضہ (ایک روایت میں ہے کہ بیویوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت عائشہ رضہ تھیں، اور لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب حضرت صدیق اکبر رضہ تھے)[3]۔

فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ۔ جس نے عربوں سے محبت رکھی، اُس نے میری وجہ سے ان سے محبت رکھی (کیونکہ میں بھی عربی ہوں)۔

حَبَّةٌ فِيْ شَعْرَةٍ۔ دانہ بال میں (یہ ایک بے معنی کلام ہے جو بنی اسرائیل نے شرارت اور تمسخر کی راہ سے اس کو کہنا شروع کیا، جب اُن کو حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے جاؤ۔)

مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ۔ ذی الحجہ کے دس دنوں سے زیادہ کسی دن میں اللہ تعالےٰ کو اس کی عبادت کی جانا پسند نہیں ہے (یعنی ان دنوں میں عبادت کرنا اس کو بہ نسبت اور دنوں کے زیادہ پسند ہے)۔

اَللّٰهُمَّ ائْتِنِيْ بِاَحَبِّ خَلْقِكَ اِلَيْكَ۔ یا اللہ تیری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھ کو محبوب ہو، اُس کو لے کر آ (وہ) میرے ساتھ اس پرندے کا گوشت کھائے۔ پھر حضرت علی رضہ آئے اور آپ کے ساتھ کھایا۔)

اِس حدیث سے روافض نے حضرت علی رضہ کی خلافت بلا فصل

[1] معوذ اللہ! مسلمانوں کو اس حدیث میں غور کرنا چاہئے اور آپس کے حسد اور عداوت کو دُور کرنا چاہئے اور نہ ان کے ایمان کی خیر نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

[2] گر کہو مولود کر ڈالیں مزار ۔۔۔ پر نہ ہو سنت نبی کی آشکار
گیارھویں غوث کی ہر سال میں ۔۔۔ چوم لیویں انگلیاں ہر حال میں
لیک دختر کا جو بیوہ ہو جوان ۔۔۔ ہو نہ ہر گز عقدِ ثانی لے میاں
ناک کٹ جاتی ہے سودا گر کھا ۔۔۔ جا کے بازاروں سے خود لیکر وہاں

[3] منقول ہیں ملاحظہ فرمائیں

پر دلیل لی ہے۔ ادھر بعض متعصبین اہلِ سنت نے خواہ مخواہ اس حدیث کو موضوع بنانے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے۔ اور ترمذی نے بھی اس کو روایت کیا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ "اَحَبِّ خَلْقِكَ" کو "خلافت" سے کیا واسطہ؟ غایۃ فی الباب یہ ہے کہ حضرت علی رضہ حضرت صدیق رضہ سے افضل ہوں گے، مگر خلافت مسلمانوں کے مشورے سے قائم ہوتی ہے۔ اس میں یہ ضروری نہیں ہے کہ خلیفہ سارے جہان کے مسلمانوں سے افضل ہو۔ (مترجم)

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَہٗ۔ جو شخص (مرتے وقت جب زندگی سے مایوس ہو جائے) اللہ سے ملنا پسند کرے، اللہ بھی اُس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

کَانَ یُحِبُّ مُوَافَقَۃَ اَھْلِ الْکِتٰبِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ فِیْہِ بِشَیْءٍ۔ جس باب میں آپ کو کوئی خاص حکم نہ ہوتا، تو آپ اس میں اہلِ کتاب کی موافقت (بہ نسبت مشرکین کے) زیادہ پسند کرتے (بعضوں نے کہا یہ امر ابتدائی زمانۂ اسلام میں تھا جب تک آپ کو اُمید تھی کہ اہلِ کتاب مجھ پر ایمان لے آئیں گے جب اُنھوں نے عناد اور مخالفت پر کمر باندھی، تو پھر آپ ہر باب میں اُن کی مخالفت پسند کرنے لگے)۔

صِلَۃُ الرَّحِمِ مَحَبَّۃٌ فِی الْاَھْلِ۔ ناطا جوڑنے سے عزیزوں کی محبت پیدا ہو جاتی ہے۔

اِجْعَلْ حُبَّكَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ۔ یا اللہ تیری محبت کو اُس سے بھی زیادہ ہو، جتنی مجھ کو اپنے نفس سے محبت ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاھُمْ۔ اللہ جن لوگوں سے محبت رکھتا ہے اُن کو آزماتا ہے (آفتیں اور بلائیں بھیجکر)

اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَمْ یَضُرُّہٗ ذَنْبٌ۔ جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو کوئی گناہ نقصان نہیں پہنچاتا (کیونکہ وہ گناہ کرتا ہی نہیں، اگر کبھی شامتِ نفس سے کوئی خطا سرزد ہو جاتی ہے، تو فوراً استغفار کرتا ہے اور استغفار سے اور زیادہ ترقیٔ درجات اور محبت ہوتی ہے)۔

مَنِ ادَّعٰی مَحَبَّتَہٗ وَخَالَفَ سُنَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فَھُوَ کَذَّابٌ وَکِتَابُ اللّٰہِ یُکَذِّبُہٗ۔ (امام حسن بصری رح نے فرمایا) جو شخص اللہ کی محبت کا دعوےٰ کرے اور آنحضرت ﷺ کی سُنّت کے خلاف کرے وہ جھوٹا ہے اور اللہ کی کتاب اُس کو جھوٹا بتلاتی ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ مِنَ الْخَیْرِ مَا یُعَجَّلُ۔ جو نیک کام جلد کیا جائے، اللہ اُس کو پسند کرتا ہے۔

لَا تَرَوْنَ مَا تُحِبُّوْنَ حَتّٰی یَخْتَلِفَ بَنُوْ فُلَانٍ۔ تم جو پسند کرتے ہو (یعنی امام مہدی کا نکلنا) وہ اُس وقت تک نہ دیکھو گے جب تک کہ فلانے کی (یعنی حضرت عباس رضہ کی) اولاد میں اختلاف نہ ہو (جب اُن میں اختلاف ہوگا، ان کی حکومت جاتی رہے گی تو سفیانی پیدا ہوگا پھر امام مہدی ظاہر ہوں گے)۔

حُبُّ عَلِیٍّ حَسَنَۃٌ لَا یَضُرُّ مَعَھَا سَیِّئَۃٌ۔ حضرت علی رضہ سے محبّت رکھنا ایسی نیکی ہے، جس کے ہوتے کوئی گناہ ضرر نہ کریگا اِس حدیث کا تتمہ یہ ہے:-

وَبُغْضُ عَلِیٍّ سَیِّئَۃٌ لَا تَنْفَعُ مَعَھَا حَسَنَۃٌ۔ یعنی حضرت علی رضہ سے بغض رکھنا ایسا گناہ ہے، جس کے ہوتے کوئی نیکی کام نہ آئے گی (مجمع البحرین میں ہے کہ یہ حدیث فریقین میں مشہور ہے، حالانکہ اہلِ سنت کی کتابوں میں مجھ کو یہ حدیث اِس لفظ سے نہیں ملی۔ البتہ اس کے معنی صحیح ہیں، کیونکہ دوسری حدیث میں ہے لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَّلَا یُبْغِضُہٗ مُؤْمِنٌ۔ یعنی حضرت علی رضہ سے منافق محبت نہیں کرے گا اور مومن اُن سے بغض

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ) اب اختلاف ہے اس میں کہ حضرت عائشہ رضہ افضل ہیں یا حضرت فاطمہ رضہ۔ اسی طرح اِس میں اختلاف ہے کہ حضرت صدیق افضل ہیں یا حضرت علی رضہ۔ اکثر اہلِ سنّت نے حضرت ابوبکر صدیق رضہ کو افضل کہا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ مسئلہ اصولِ دین میں نہیں ہے نہ اس کا جاننا ضروری ہے کہ صحابہ رضہ میں کون کس سے افضل تھا۔ خواہ مخواہ متاخرین نے اِس قسم کے بے ضرورت مسائل کو عقائد میں داخل کر دیا ہے کوئی افضل ہو ہم کو اس سے کیا غرض، اللہ کے نزدیک جو افضل ہے وہی افضل ہے۔ ۱۲ منہ

نہیں رکھے گا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ:

مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَبْغَضَ عَلِیًّا فَقَدْ اَبْغَضَنِیْ۔ یعنی جس نے علیؓ سے محبت رکھی، اُس نے مجھ سے محبت رکھی، اور جس نے علی رضؓ سے بغض رکھا، اُس نے مجھ سے بغض رکھا (اور ظاہر ہے کہ پیغمبرؐ سے بغض رکھنے والا کافر ہے، اس کی کوئی نیکی کام نہ آئے گی)۔

حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ مشہور صحابی ہیں۔

حَبُّ الرَّشَاد۔ رائی۔

حَبَجٌ۔ خوب کھا کر موٹا ہونا۔ بدہضمی سے پیٹ پھول جانا، تخمہ ہونا۔

اِنَّا لَا نَمُوْتُ حَبَجًا عَلٰی مَضَاجِعِنَا کَمَا یَمُوْتُ بَنُوْ مَرْوَانَ ہم پیٹ پھول کر اپنے بستروں پر نہیں مرتے، جیسے مروان کے بیٹے مرتے ہیں (یہ عبداللہ بن زبیر رضؓ کا قول ہے، مطلب یہ ہے کہ مروان کے خاندان کی طرح ہم دنیا کے حریص اور کھانے پینے والے، پیٹ پر سے جان تصدق کرنے والے نہیں ہیں)

حَبَّذَا۔ بمعنی نِعْمَ یعنی اچھا ہے۔

حَبْرٌ۔ اچھا کرنا، رنگین کرنا۔

حَبْرَةٌ اور حَبْرٌ اور حُبُوْرٌ۔ خوش کرنا، خوش ہونا، عیش کرنا۔

فَرَاٰی مَا فِیْهَا مِنَ الْحَبْرَةِ وَالسُّرُوْرِ۔ پھر بہشت میں جو نعمت اور خوشی ہے اس کو دیکھے گا۔

اَلنِّسَاءُ مَحْبَرَةٌ۔ عورتیں خوشی کی چیز ہیں۔

یَخْرُجُ مِنَ النَّارِ رَجُلٌ قَدْ ذَهَبَ حِبْرُهٗ وَسِبْرُهٗ دوزخ سے ایک شخص باہر نکلے گا جس کا رنگ روپ، حسن و جمال بالکل مٹ گیا ہوگا (شکل بگڑ گئی ہوگی)

لَحَبَّرْتُهَا لَكَ تَحْبِیْرًا (اگر میں جانتا کہ آپ میری قرأت سُن رہے ہیں) تو میں خوب عمدگی سے (اچھی آواز بنا کر) اُس کو پڑھتا۔

مَا هٰذَا الْحَبِیْرُ وَهٰذَا الْعَبِیْرُ وَهٰذَا الْعَقِیْرُ۔ (حضرت خدیجہ رضؓ نے جب آنحضرتؐ سے نکاح کیا تو اپنے والد کو ایک عمدہ جوڑا پہنایا، ان کے خوشبو لگائی اور ایک اونٹ نحر کیا۔ وہ نشہ میں تھے، جب ہوش آیا تو کہنے لگے) یہ نقشین چادر کیسی؟ یہ خوشبو کیسی؟ یہ قربانی کیسی؟

بُرْدٌ حَبِیْرٌ اور بُرْدُ حِبَرَةٍ۔ نقشین بلیدار چادر (جو یمن میں بنا کرتی تھی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا الْخَمِیْرَ وَاَلْبَسَنَا الْحَبِیْرَ شکر اللہ کا جس نے ہم کو خمیر کھلایا اور حبیر پہنایا۔

حِیْنَ لَا اَلْبَسُ الْحَبِیْرَ۔ جب میں حبیر نہیں پہنتا تھا (یعنی بیلدار نقشی چادر یمن کی)۔

رَاَیْتُ السَّدَّ مِثْلَ الْبُرْدِ الْمُحَبَّرِ۔ میں نے سدِّ سکندری کو نقشی چادر کی طرح دیکھا[1]

کَانَ اَحَبُّ الثِّیَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ۔ آنحضرتؐ کو سب کپڑوں میں پہننے کے لئے یمن کی نقشی چادر بہت پسند تھی (کیونکہ وہ میل خوری اور مضبوط ہوتی ہے)۔

اَحْبَارٌ جمع ہے حَبْرٌ یا حِبْرٌ کی، یعنی عالم، مولوی، فاضل، سورۂ مائدہ کو سورۂ احبار بھی کہتے ہیں، اس لئے کہ اس میں احبار کا لفظ آیا ہے۔ جیسے جریر شاعر کہتا ہے۔ لَا یَقْرَاْنَ بِسُوْرَةِ الْاَحْبَارِ (یعنی دونوں وعدہ خلاف ہیں، دونوں سورۂ مائدہ نہیں پڑھتے جس کے شروع ہی میں عہد اور اقرار پورا کرنے کا حکم ہے۔)

حِبْرُ الْاُمَّةِ۔ اُمّت کے فاضل ابن عباسؓ کا لقب ہے (اسی طرح بَحْرُ الْاُمَّةِ یعنی علم کے دریا) کعب الاحبار ایک تابعی کا لقب ہے جو یہودیوں کے بڑے علماء میں سے تھے اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی خلافت میں اسلام لائے تھے۔

اِنَّ الْحُبَارٰی لَتَمُوْتُ هَزْلًا بِذَنْبِ بَنِیْ اٰدَمَ حباری

---

[1] یہ صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سدّ سکندری کو خود دیکھ آئے تھے۔ اب اس کا انکار کرنا خواہ مخواہ عناد اور بے وقوفی ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ اس زمانہ میں وہ ریت میں چھپ گئی ہو یا گر گئی ہو۔ ۱۲ منہ۔

(ایک چڑیا ہے جو چگنے کے لئے بڑی بڑی دور نکل جاتی ہے) دُبلی ہو کر آدمیوں کے گناہوں کی وجہ سے مر جاتی ہے (ان کے گناہوں کی شامت سے پانی نہیں برستا، بیچارے جانور بھی تباہ ہو جاتے ہیں حباری کو اردو میں سُرخاب کہتے ہیں)۔

کُلُّ شَیْءٍ یُحِبُّ وَلَدَهٗ حَتَّی الْحُبَارٰی۔ ہر جانور کو اپنا بچہ پیارا ہوتا ہے، یہاں تک کہ حباری کو بھی۔ (حالانکہ وہ احمق چڑیا مشہور ہے۔ جب بھی اپنے بچے سے محبت کرتی ہے اس کو کھلاتی ہے، اُڑنا سکھاتی ہے)

سُجِّیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبُرْدٍ حِبَرَۃٍ۔ آنحضرتؐ پر وفات کے بعد ایک نقشی چادر ڈالدی گئی (آپ کی نعش کو اس سے چھپا دیا تھا)

کَلَّ دُوْنَ وَصْفِہٖ تَحْبِیْرُ اللُّغَاتِ۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرنے سے الفاظ گو اُن کو کتنا ہی آراستہ کیا جائے عاجز ہیں (کیسے ہی فصیح الفاظ ہوں مگر اس کی تعریف ادا ہونا مشکل ہے "خاموشی از ثنائے تو حدِّ ثنائے تست")۔

مَنْ عَزّٰی حَزِیْنًا کُسِیَ فِی الْمَوْقِفِ حُلَّۃً یُحْبَرُ بِھَا یُحْبَرُ بِھَا۔ جو شخص کسی غمزدہ کی تسلی کرے گا، اُس کو قیامت کے دن ایک جوڑا پہنا کر خوش کیا جائے گا۔ یا جوڑا پہنا کر وہ آراستہ کیا جائے گا۔

لَا بَأْسَ بِاَکْلِ الْحُبَارٰی۔ حباری کا گوشت کھانا کچھ نہیں (یعنی حلال ہے)۔

لَا یُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ اِلَّا مَا کَانَ مَحْبُوْرًا۔ رضاعت وہی حرام کرتی ہے جو محبور ہو (محبور کو راوی نے پوچھا کہ کیا ہے؟ فرمایا ماں جو پالتی ہے یا دایہ جو نوکر رکھی جاتی ہے، یا وہی جو خریدی جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا محبور یہاں بمعنی معلوم ہے یعنی جس رضاعت کا علم ہو لوگ اس سے واقف ہوں اُسی سے حرمت ثابت ہوتی ہے)

حِبْرٌ سیاہی کو بھی کہتے ہیں (یعنی روشنائی جس سے لکھتے ہیں)۔

مِحْبَرَۃٌ یا مَحْبَرَۃٌ یا مَحْبُرَۃٌ۔ دوات۔

حَبْسٌ یا مَحْبَسٌ۔

روکنا، قید کرنا، اللہ کی راہ میں وقف کرنا۔

اِنَّ خَالِدًا اجْعَلَ اَدْرَاعَہٗ وَاَعْتُدَہٗ حُبُسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ خالدؓ نے تو اپنے زرہوں اور ہتھیاروں کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

حَبَسْتُ اور اَحْبَسْتُ دونوں کے معنی ہیں نے وقف کر دیا اور حُبُس بالضم اسم مصدر ہے، بمعنے مالِ وقف۔

لَاحَبْسَ بَعْدَ سُوْرَۃِ النِّسَاءِ۔ جب سورۂ نساء اُتر چکی (عورتوں اور مردوں کے حصے مقرر ہو چکے) تو اب کوئی مال وارثوں سے روکا نہیں جا سکتا (اب جاہلیت کی رسم نہیں چل سکتی کہ سارا مال مرد لے لیتے تھے، عورتیں بیچاری محروم رہ جاتی تھیں یا عورتوں کو دوسری شادی نہیں کرنے دیتے تھے)۔

حَبِّسِ الْاَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَۃَ (اے عمرؓ ایسا کر کہ) اصل باغ کو تو اپنی ملک میں روک رکھ اور اس کا ثمرہ (میوہ) وقف کر دے (جس کا جی چاہے کھائے)۔

ذٰلِکَ حَبِیْسٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ یہ اللہ کی راہ میں (مجاہدین پر) وقف کر دیا گیا ہے۔

جَاءَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِطْلَاقِ الْحُبُسِ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سب روکی ہوئی چیزوں کے چھوڑ دینے کا حکم لے کر آئے (یعنی عرب لوگوں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو پابندیاں کر رکھی تھیں۔ مثلاً سائبہ بحیرہ حام وغیرہ پر کوئی سواری نہ کرے، بوجھ نہ لادے، آنحضرتؐ نے تشریف لا کر یہ سب قیدیں اُڑا دیں، ہر طرح کی آزادی ملی)

لَا یُحْبَسُ دَرُّکُمْ۔ تمہارے دودھ والے جانور روکے نہ جائیں (یعنی چرنے پھرنے سے اس طرح کہ خواہ مخواہ ان جانوروں کو پکڑ کر زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس لایا جائے)۔

وَلٰکِنْ حَبَسَھَا حَابِسُ الْفِیْلِ۔ اس اونٹنی کو حرم میں جانے سے اسی خداوند نے روک دیا، جس نے ابرہہ کا ہاتھی

روک دیا تھا۔ (جو کعبہ کو ڈھانے آیا تھا)۔

إِنَّهُ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى الْحُبُسِ۔ آنحضرت صلعم نے حضرت ابو عبیدہ کو ان لوگوں کے پاس بھیجا جو (پیادہ ہونے کی وجہ سے) رُک گئے تھے۔ (سواروں کے ساتھ نہیں چل سکے تھے)۔

(ایک روایت میں عَلَى الْحُبَّسِ ہے۔ اس صورت میں یہ حابس کی جمع ہوگی نہ کہ حبیس کی کیونکہ فَعِيْلٌ کی جمع فُعُلٌ آتی ہے نہ کہ فُعَّلٌ۔ زمخشری نے کہا یہ حُبْس ہے۔ بہ تخفیف با بہ معنی پیدل لوگ، کیونکہ وہ دیر میں چلنے کی وجہ سے سواروں کو روکے رہتے ہیں)

إِنَّ الْإِبِلَ خُمُرٌ حُبُسٌ مَا جَشِمَتْ۔ اونٹ دبلے پتلے جانور ہیں۔ پیاس پر صبر کرنے والے ہیں، جتنا اُن پر بوجھ ڈالا جائے وہ اٹھا لیتے ہیں۔ ایک روایت میں:

خُنُسٌ ہے جو جمع ہے خَانِسٌ کی، یعنی پیچھے رہ جانیوالے (مطلب یہ ہے کہ پانی پینے میں جلدی نہیں کرتے)

أَيْنَ حِبْسُ سَيَلٍ فَإِنَّهُ يُوْشِكُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهُ نَارٌ تُضِيْئُ مِنْهَا أَعْنَاقُ الْإِبِلِ بِبُصْرَى سَيَل کا کٹھہ کہاں ہے وہ زمانہ قریب ہے جب اس میں سے ایک آگ نکلے گی، جس سے بصریٰ کے اونٹوں کی گردنیں دکھائی دیں گی۔

حِبْس۔ لکڑی یا پتھر کا روک (کٹھہ) جہاں پانی جمع ہو جاتا ہے اور لوگ پانی پیتے اور اپنے جانوروں کو پلانے کے لئے وہاں اکٹھا ہوتے ہیں بعضوں نے کہا حِبْسُ سَيَلٍ ایک مقام کا نام ہے بنی سلیم کی پتھریلی زمین میں، بعضوں نے کہا یہ لفظ حُبُسُ سَيَلٍ ہے۔)

ذَاتُ حَبِيْسٍ مکہ میں ایک مقام ہے۔

حَبِيْس ایک مقام ہے رقہ میں وہاں صفین کے شہیدوں کی قبریں ہیں

لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا۔ شاید صفیہ ہم کو روک رکھے گی (یعنی حیض سے پاک ہونے تک)

مَا أَرَانِيْ إِلَّا حَابِسَتَكُمْ۔ میں سمجھتی ہوں کہ تم کو روک رکھوں گی

نَدَّ بَعِيْرٌ فَحَبَسَهُ۔ ایک اونٹ بدک نکلا پھر اُس کو روک دیا۔ (یعنی تیر مار کر اُس کو ٹھہرا دیا)۔

اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ۔ یا اللہ سورج کو میرے لئے روک رکھ۔

فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِيْ فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهٖ۔ مجھ کو بُرا معلوم ہوا کہیں یہ سونا مجھ کو (اللہ کی یاد میں) حائل ہو، اس لئے میں نے اس کے بانٹ دینے کا حکم دیا (نہ دنیا کا مال متاع رہے گا نہ اس کا خیال آئے گا)۔

إِنَّ أَصْحَابَ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ۔ مالدار لوگ بہشت میں جانے سے روک دیئے جائیں گے (کیونکہ اُن سے حساب فہمی ہوگی۔ محتاج لوگ اُن سے پہلے بے کھٹکے بہشت میں جا دھمکیں گے

حَبَسُوْا أَنْفُسَهُمْ لِلّٰهِ۔ انہوں نے اپنے تئیں اللہ کے لئے روک دیا (مراد راہب لوگ ہیں جن کو نصاریٰ حبیس (داکما) کہتے ہیں)۔

إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ۔ اب دوزخ میں وہی رہ جائے گا جس کو قرآن نے وہاں روک دیا ہے (یعنی قرآن کی رُو سے اس کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے)

— إِحْتَبَسَ بَوْلُهٗ۔ اُس کا پیشاب رُک گیا؛ یا

أُحْتُبِسَ روک دیا گیا۔

أَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَدِّ الْحَبِيْسِ۔ آنحضرت نے حبیس کے پھیر دینے کا حکم دیا (یعنی اُس مال کے دیدینے کا، جس کو جاہلیت کے زمانہ میں کافر روک رکھتے تھے اور وارثوں کو نہیں دیتے تھے)

أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تَحْبِسُ الدُّعَاءَ یا اللہ میں اُن گناہوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو دعا کو روک لیتے ہیں (جن کی شامت کی وجہ سے دُعا تجھ تک نہیں پہنچتی۔ امام زین العابدینؓ نے فرمایا، وہ گناہ یہ ہیں۔ بدنیتی، خبث باطن، مسلمان بھائیوں سے نفاق کرنا، اذان کا جواب نہ دینا، فرض نماز میں دیر کرنا یہاں تک کہ وقت گزر جائے)۔

الذُّنُوْبُ الَّتِيْ تَحْبِسُ غَيْثَ السَّمَاءِ۔ وہ گناہ جن سے بارش رُک جاتی ہے۔ (دوسری روایت میں ان گناہوں کا بیان

یوں کیا ہے۔ حاکموں کا ظلم اور ستم، جھوٹی گواہی، اخفائے شہادت، زکوٰۃ نہ دینا، ظلم کی مدد کرنا، یعنی ظالم کی کمک۔ محتاجوں پر دل سخت کر لینا، اُن پر رحم نہ کرنا)۔

اِحْتَبَسْتُ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ میں نے ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں وقف کر دیا ہے۔

مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔ جو کوئی اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا وقف کر دے (کہ مجاہدین اُس سے کام لیں) یا اللہ کی راہ میں کسی ناکہ کو روکنے کے لئے اس گھوڑے سے کام لے۔

اَلْجَاَتْنَا مَحَابِسُ الْعُسْرَۃِ۔ ہم کو تنگدستی کی قیدوں نے لاچار کر دیا (یہ استسقاء کی دعا میں وارد ہے)

حُبْشٌ یا حُبَاشَۃٌ۔ جمع کرنا۔

حَبَشٌ۔ ایک قوم ہے جو کالے ہوتے ہیں اس کو حَبَشَہ بھی کہتے ہیں۔ مفرد حَبَشِیٌّ ہے۔

اِنَّ قُرَیْشًا جَمَعُوْا لَکَ الْاَحَابِیْشَ۔ قریش نے آپ سے لڑنے کے لئے متفرق قبیلوں کے لوگوں کو جمع کیا ہے (مجمع میں ہے احابیش قریش اور کنانہ اور خزیمہ اور خزاعہ کے لوگ جو حبشی پہاڑ پر جمع ہوئے تھے اور انھوں نے قسم کھائی تھی کہ ہم دشمن کے مقابل سب مل کر ایک رہیں گے، جب تک رات تاریک اور دن روشن رہے اور حبشی پہاڑ قائم رہے، اس وجہ سے ان لوگوں کو "احابیش" کہنے لگے۔

نہایہ میں ہے کہ اَحَابِیْش قارہ کے چند قبیلے جو بنی لیث سے مل گئے تھے، جب قریش سے وہ جنگ کر رہے تھے۔ بعضوں نے کہا احابیش جمع ہے اُحْبُوْش یا اُحْبُوْشَۃ کی، یعنی وہ جماعت جس کے لوگ ایک قبیلے سے نہ ہوں)۔

وَاِنْ عَبْدًا حَبَشِیًّا (میں تم کو اللہ سے ڈرنے اور حاکم کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں) گو وہ حاکم حبشی غلام ہو (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حبشی غلام کی خلافت قبول کر لو، کیونکہ خلافتِ شرعی بجز قرشی کے دوسرے ذات والے کو صحیح نہیں ہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر خلیفہ اپنا نائب کسی

حبشی غلام کو بھی مقرر کرے، اور کہیں کا حاکم بنا کر بھیجے تو اُس کی اطاعت کرو بغاوت اور سرکشی نہ کرو، کیونکہ یہ بغاوت درحقیقت خلیفہ سے بغاوت ہے)۔

فِیْہِ فَصٌّ حَبَشِیٌّ۔ آپ کی انگوٹھی میں ایک نگینہ تھا حبش کا (یعنی جزع یا عقیق کا جو یمن اور حبش میں پیدا ہوتا ہے)۔

اِنَّہٗ مَاتَ بِالْحُبْشِیِّ۔ وہ حُبشی میں مرگئے۔ حبشی بضم حا وسکون با وکسرہ شین وتشدید یا۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ سے قریب، اور جوہری نے کہا وہ ایک پہاڑ ہے مکہ کے نشیبی جانب میں۔

تُوُفِّیَ رَجُلٌ صَالِحٌ مِّنَ الْحَبَشِ۔ ایک نیک بخت شخص حبش کا رہنے والا گزر گیا۔

اَلْحَبَشِیَّۃُ ھٰذِہِ الْبَحْرِیَّۃُ۔ یہ حبشی عورت کون یہی سمندر والی یا کوئی اور (فاطمۃ بنتِ ابی حبیش ایک صحابیہ عورت کا نام تھا۔ انھوں ہی نے بی بی اُمّ سلمہ رضؓ سے حیض کی حدیث پوچھی تھی۔ امام محمد باقرؒ نے فرمایا ان کو سات برس تک استحاضہ رہا تھا)

حَبْطٌ یا حُبُوْطٌ۔ باطل ہونا، اکارت جانا۔

اِحْبَاطٌ۔ باطل کرنا، ضائع کرنا۔

حَبَطٌ۔ جانور کا پیٹ بہت کھانے سے پھول جانا یا اُس کے پیٹ میں بہت کھانے سے درد ہونا۔

اَحْبَطَ اللّٰہُ عَمَلَہٗ۔ اللہ اس کے اعمال اکارت کر دے گا۔

اِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ۔ ربیع جو چارہ اُگاتی ہے اس میں سے بعض چارہ جانور کو مار ڈالتا ہے، پیٹ پھلا کر یا مار ڈالنے کے قریب کر دیتا ہے (ایک روایت میں خَبَطًا ہے خائے معجمہ سے، یعنی بے قرار کر کے۔)

خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ اَنْ تَحْبَطَ عَمَلُہٗ۔ بہ فتحہ با باب علم سے یا بہ کسرہ با باب ضرب سے، یعنی مسلمان کو اپنے اعمال کے تلف ہو جانے کا ڈر۔

مَنْ تَرَکَ صَلٰوۃَ الْعَصْرِ حَبِطَ عَمَلُہٗ۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی، اُس کا عمل اکارت ہو جائے گا (یعنی ثواب نہ ملے گا،

یا ئم لے گا. بعضوں نے کہا مراد وہ شخص ہے جو عصر کی فرضیت کا انکار کرے وہ تو کافر ہو جائے گا. اس کے سارے اعمالِ خیر لغو ہو جائیں گے)

اِنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهٗ۔ عامر بن اکوع کا عمل لغو ہو گیا۔ (کیونکہ اُس نے خود اپنے آپ کو زخمی کیا اور اسی زخم سے مر گیا)

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الذَّنْبِ الْمُحْبِطِ لِلْاَعْمَالِ۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اُس گناہ سے جو نیک عملوں کو بے کار کر دے۔

اَحْبَطْتَ عَمَلَكَ۔ تو نے اپنا عمل ضائع کر دیا (یعنی اپنی قسم جھوٹی کی)

حَبَنْطٰی۔ غصّہ میں بھرا ہوا یا پست قد، بڑے پیٹ والا۔

اِحْبِنْطَاءٌ۔ پیٹ پھولنا۔

يَظَلُّ مُحْبَنْطِئًا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ[1] (کچا بچہ) غصہ میں بھرا ہوا بہشت کے دروازے پر اٹکا رہے گا (بہشت کے اندر جانے سے رکا رہے گا)۔

حَبَقٌ یا حَبْقٌ یا حُبَاقٌ۔ گوز لگانا، پادنا، ارنا۔

نَهٰی عَنْ لَوْنِ الْحُبَيْقِ اَنْ يُّؤْخَذَ فِی الصَّدَقَةِ۔ زکوٰۃ میں لون الحبیق کھجور لینے سے آپ نے منع فرمایا (وہ ایک قسم کی ردی کھجور ہے. منسوب ہے ابن حبیق کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا)۔

حُبَيْقٌ اور نُبَيْقٌ اور ذَوَاتُ الْعُنَيْقِ اور بَنَاتُ حُبَيْقٍ یہ سب کھجور کی قسمیں ہیں۔

نَهٰی عَنِ الْجُعْرُوْرِ وَعَذْقِ الْحُبَيْقِ (ابوحاتم نے کہا مجھ سے اصمعی نے بیان کیا کہ امام مالکؒ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ زکوٰۃ کا تحصیلدار جعرور اور مصران: الفارہ اور عذق بن حبیق زکوٰۃ میں نہ لے۔ یہ سب کھجور کی خراب قسمیں ہیں۔

حِبِقَّةٌ۔ پست قد۔

كَانُوْا يَحْبِقُوْنَ فِيْهِ (قرآن میں جو آیا ہے وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِيْكُمُ الْمُنْكَرَ اس کی تفسیر یوں کی ہے) وہ مجلس میں گوز مارتے تھے۔

حَبْكٌ۔ باندھنا، مضبوط کرنا، اچھا بننا، کاٹنا، ارنا۔

حِبَاكٌ۔ راستہ۔

حُبُكٌ۔ حِبَاكٌ کی جمع ہے راستے۔

اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَبِكُ تَحْتَ دِرْعِهَا فِی الصَّلٰوةِ۔ حضرت عائشہ رضؓ کرتے کے نیچے اپنی ازار کو نماز میں مضبوط باندھتی تھیں۔

لَاَصْبَحْتَ خَيْرَ النَّاسِ نَفْسًا وَّ وَالِدًا۔ رَسُوْلَ مَلِيْكِ النَّاسِ فَوْقَ الْحَبَائِكِ۔ عمرو بن مرہ نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا ہے (یعنی) آپ اپنی ذات اور اپنے والد کے رو سے سب لوگوں سے بہتر ہیں اور آدمیوں کے خداوند کے رسول ہیں، جو آسمان کے رستوں کے اوپر ہے۔

رَاْسُهٗ حُبُكٌ یا شَعْرُهٗ حُبُكٌ حُبُكٌ۔ دجال کے بال گھونگریالے ٹوٹے ٹوٹے پیچیدہ ہوں گے جیسے تھما ہوا پانی یا ریتی جو ہوا سے پیچیدہ ہو جاتے ہیں۔ ایک روایت میں مُحَبَّكُ الشَّعْرِ ہے معنی وہی ہیں۔

حَبْلٌ۔ رسّی یا رسّی سے باندھنا، جال میں پھانسنا یا جال کھانا۔

حَبَلٌ۔ عہد ہونا، حاملہ ہونا۔

كِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ۔ اللہ کی کتاب ایک رسّی ہے یعنی نور ہے جو آسمان سے زمین تک تنی ہوئی ہے (عرب لوگ نور کو رسّی اور دھاگے سے تشبیہ دیتے ہیں جیسے قرآن میں ہے خیط ابیض سفید دھاگہ، یعنی نور کی دھار)

وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ۔ وہ اللہ کی مضبوط رسّی ہے (یعنی اس کا عہد اور اقرار یا ہدایت کا نور یا عذاب سے امان)۔

عَلَيْكُمْ بِحَبْلِ اللّٰهِ۔ تم اللہ کی رسّی (یعنی قرآن) کو تھامے رہو۔

وَبَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ حِبَالٌ۔ ہم میں اور ان لوگوں میں عہود اور اقرارات تھے۔

---

[1] پوری حدیث یوں ہے تزوجوا فانی مکاثر بکم الامم حتی ان السقط لیظل محبنطا علی باب الجنة فیقول له ادخل فیقول لا حتی یدخل ابوای۔ ۱۲ (مجمع البحرین) یعنی شادی کرو کیونکہ میں قیامت میں تمہاری وجہ سے تمام امتوں سے زیادہ تعداد والی امت کا پیغمبر ہوں گا یہاں تک کہ کچا بچہ بھی غصہ میں بھرا ہوا جنت کے دروازے پر آئے گا اس سے خداوند تعالیٰ فرمائے گا جنت میں جاؤ تو وہ کہے گا نہیں، جب تک میرے والدین نہ جائیں گے میں بھی نہ جاؤں گا)۔

فِی حَبلِ جِوَارِکَ - تیری پناہ کی سرحد میں (عرب لوگوں
کی عادت تھی کہ ایک دوسرے کو ڈراتے رہتے، ان میں جب کوئی
سفر کرنے لگتا تو ہر ایک قبیلے کے سردار سے، جس کی سرحد سے
اس کو گزرنا ہوتا ایک اقرار کر لیتا اور اس کی وجہ سے جب تک اس
کی سرحد میں رہتا اس کو امن ملتا، اسی کو حبل جوار کہتے)۔
یَا ذَا الحَبلِ الشَّدِیدِ۔ اے مضبوط رسی والے (بعضوں نے کہا
صحیح ذَا الحَیلِ ہے یعنی سخت قوت والے۔ مگر اہل حدیث کی روایت
حبل سے، بائے موحدہ سے)۔
اِنقَطَعَت بِیَ الحِبَالُ۔ میرے سفر کرنے کے سامان سب
جاتے رہے (نہ توشہ ہے نہ سواری) ایک روایت میں حِیَالُ ہے
(چاروں نے مجھ کو روک دیا، اپنے گھر نہیں پہنچ سکتا)۔
مَا تَرَکتُ مِن حَبلٍ اِلَّا وَقَفتُ عَلَیہِ۔ میں نے راستے
کی کوئی رسی نہیں چھوڑی جس پر نہ ٹھہرا (بعضوں نے کہا کہ
یہاں حِبالُ جیسے زمین میں حِبالُ یعنی ریت کے ٹیلے)۔
صَعِدنَا عَلٰی حَبلٍ۔ ہم ریت کے ایک ٹیلے پر چڑھ گئے۔
وَجَعَلَ حَبلَ المُشَاۃِ بَینَ یَدَیہِ اور ریت میں پیدل چلنے
والوں کا راستہ اس نے سامنے رکھا (بعضوں نے کہا حَبلَ مُشَاۃ
ان کی صف، یا ان کا جمع ہو کر چلنا مراد ہے گویا اُن کو ریت کے
ٹیلے سے تشبیہ دی)۔
کُنَّا اِذَا اَتٰی حَبلًا مِنَ الحِبَالِ اَرخٰی لَھَا۔ جب ریت کے
ٹیلے سے کسی ٹیلے پر پہنچتے، تو اُس کی باگ ڈھیلی کر دیتے۔
فَضَرَبتُہٗ عَلٰی حَبلِ عَاتِقِہٖ۔ میں نے گردن کے اس مقام
پر مارا جہاں پر چادر رہتی ہے (بعضوں نے کہا حَبلُ العَاتِقِ مونڈھے
اور گردن کے درمیان۔ بعضوں نے کہا وہ ایک رگ کا نام ہے جیسے
حَبلُ الوَرِید گردن کی رگ)۔
یَغدُو النَّاسُ بِحِبَالِھِم فَلَا یُوزَعُ رَجُلٌ عَن جَمَلٍ
لوگ صبح کو اپنی رسیاں لے کر نکلیں گے، اور ہر ایک
جس اونٹ پر رسی ڈال کر اُس کا مالک بن جائے گا (ایک روایت
میں یَأخُذُہٗ ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے)۔

فَاِذَا فِیھَا حَبَائِلُ اللُّؤلُؤِ۔ یکایک کیا دیکھتا ہوں، وہاں موتی
کے ٹیلے ہیں (ایک روایت میں جَنَابِذُ اللُّؤلُؤِ ہے۔ یعنی موتی
کے گنبد (قبے)۔
حَبَائِلُ جمع ہے حِبَالَۃٌ کی اور حِبَالَۃٌ جمع ہے حَبلٌ کی
اَتَوکَ عَلٰی قُلُصٍ نَوَاجٍ مُتَّصِلَۃٍ بِحَبَائِلِ الاِسلَامِ
جوان پکارتی ہوئی اونٹنیوں پر سوار ہو کر آپ کے پاس آئے، جو
اسلام کی رسیوں سے (عہدوں سے) جکڑی ہوئی تھیں۔
اَلنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّیطَانِ۔ عورتیں شیطان کے جال ہیں
(پھندے ہیں جن سے وہ مردوں کو شکار کرتا ہے)۔
وَیَنصِبُونَ لَہُ الحَبَائِلَ۔ اُن کے لئے جال بچھاتے ہیں۔
(پھندے لگاتے ہیں) اِنَّ نَاسًا مِن قَومِی یَحتَبِلُونَھَا
فَیَاکُلُونَھَا۔ (میری قوم کے کچھ لوگ بجو کے لئے جال لگاتے
ہیں پھر (اس کو پھانس کر) کھاتے ہیں۔
وَمَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا الحُبلَۃَ وَوَرَقَ السَّمُرِ ہمارے
پاس کھانے کو کچھ نہ تھا صرف ببول کا پھل اور اُس کے پتے تھے۔
نہایہ میں ہے:
حُبلَۃٌ سمر کا پھل جو لوبیہ کے مشابہ ہوتا ہے، بعضوں نے
کہا، جنگلی کانٹے دار درخت کا پھل۔ منتہی الارب میں ہے کہ سمر طلح
کا درخت، طلح جنگل کے بڑے درخت کو کہتے ہیں یعنی ببول۔
مَا لَنَا طَعَامٌ اِلَّا وَرَقُ الحَبلِ اَوِ الحُبلَۃِ۔ ہمارے
پاس کھانے کو سوائے حبل یا حبلہ کے پتوں کے اور کچھ نہ تھا (یہ راوی
کا شک ہے کہ حبل کہا یا حُبلَہ۔ معنی وہی ہیں جو اوپر گزر چکے)
اَلَستَ تَرعٰی مَعُوتَھَا وَحُبلَتَھَا۔ کیا تو اس کی کونپل
اور پھل نہیں چرتا۔
وَلٰکِن قُولُوا العِنَبَ وَالحَبَلَۃَ (انگور کے درخت کو کرم
مت کہو) لیکن عنب اور حبلہ کہو۔
حَبَلَۃٌ۔ انگور کی جڑ یا شاخ۔
لَمَّا خَرَجَ نُوحٌ مِنَ السَّفِینَۃِ غَرَسَ الحَبَلَۃَ۔ جب
حضرت نوحؑ پیغمبر کشتی سے نکلے، تو انگور کی بیل لگائی۔

فَفَقَدَ حَبَلَتَیْنِ کَانَتَا مَعَہٗ (جب حضرت نوحؑ کشتی سے نکلے تو دو انگور کے دانے گم ہوگئے، جو اُن کے پاس تھے تو فرشتے نے کہا، ان کو شیطان لے گیا)۔

کَانَتْ لَہٗ حَبَلَۃٌ تَحْمِلُ کُرًّا ۔ انسؓ کی ایک بیل تھی انگور کی جس میں سے ایک کُر انگور نکلتے (کُر ایک پیمانہ ہے اہلِ عراق کا جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے)۔

نَہٰی عَنْ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ ۔ حمل کا حمل بیچنے سے آپؐ نے منع فرمایا (یعنی کوئی اپنے اونٹنی کے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے پیٹ کے بچے کو بیچے، کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں کہ اس اونٹنی کا بچہ پیدا بھی ہوتا ہے یا نہیں، پھر کیا معلوم وہ نر جنتی ہے یا مادہ اس کو بیع نتاج النتاج بھی کہتے ہیں۔ بعضوں نے کہا حبل الحبلہ سے یہ مراد ہے کہ بیع میں یہ میعاد مقرر کرے، جب تک وہ جنے پھر اس کا پیٹ کا بچہ جنے یہ میعاد مجہول ہے، اس لئے اس سے منع فرمایا)۔

وَیَسْتَسْقِطَانِ الْحَبَلَ ۔ پیٹ گرا دیتے ہیں۔

لَا حَتّٰی یَغْزُوَ مِنْہَا حَبَلُ الْحَبَلَۃِ (جب مصر کا ملک فتح ہوا تو مسلمانوں نے چاہا کہ اُس کو تقسیم کرلیں تو حضرت عمرؓ نے فرمایا) یہ اُس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہاں کی اولاد کی اولاد بڑی ہو کر جہاد نہ کرے (مطلب یہ ہے کہ تقسیم کو حضرت عمرؓ نے جائز نہیں رکھا، ایسے مجہول امر پر اس کو معلق کر دیا)۔

اِنَّہٗ مُحَبَّلُ الشَّعْرِ ۔ دجال کے بال کی رسیوں کی طرح چوٹیاں ہوں گی۔

اِنَّہٗ اَقْطَعَ مُجَّاعَۃَ بْنَ مُرَارَۃَ الْحُبَلَ ۔ آنحضرت صلعم نے مجاعہ بن مرارہ کو حُبل کا قطعہ دیا (یہ ایک مقام ہے یمامہ میں)

لَاَنْ یَاْخُذَ اَحْبُلَہٗ ۔ اگر اپنی رسیاں لے کر جائے۔

وَاَنْ تُوْطَاَ الْحَبَالٰی ۔ حاملہ عورتوں کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا (یعنی جو حاملہ عورتیں جہاد میں قید ہو کر آئیں، وہ جب تک جنیں نہیں ان سے جماع کرنا منع ہے)۔

اُحْبُوْلَۃٌ ۔ جال، دام۔

فَوَجَدْنَاہُ فِیْ حِبَالِ اللّٰہِ ۔ ہم نے اُس کو اللہ کی رسیوں میں جکڑا ہوا پایا (یعنی بیمار)۔

مَا یَخْرُجُ مِنَ الْبَلَلِ بَعْدَ الْاِسْتِبْرَاءِ اِنَّمَا ذٰلِکَ مِنَ الْحَبَائِلِ ۔ استبراء کے بعد جو ذکر سے تری نکلے وہ شیطان کے پھندوں میں سے ایک پھندا ہے۔

اَلْاِمَامُ مَطْرُوْدٌ عَنْہُ حَبَائِلُ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ ۔ امام سے شیطان کے پھندے اور اُس کے لشکر والے دفع کئے جاتے ہیں۔

اَلنِّسَاءُ حِبَالَۃُ الشَّیْطَانِ ۔ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔

کَانَتْ لَہٗ حَبَلَۃٌ اَتَدْرِیْ مَا الْحَبَلَۃُ قُلْتُ لَا قَالَ الْکَرْمُ ۔ اُن کے پاس ایک حبلہ تھا، تم جانتے ہو کہ حبلہ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں! انھوں نے کہا انگور۔

حَنْبَلٌ ۔ پست قد۔

حِبِلٌّ ۔ عالم، عقلمند، مکار۔

حَبُوْلٌ ۔ آفت۔

حَبِیْلٌ ۔ شیر بہادر۔

حُبَلِیْلٌ ۔ ایک کیڑا ہے جو مر کر مہینہ کے بعد زندہ ہو جاتا ہے۔

حَبَنٌ یا حِبْنٌ پھوڑوں کی بیماری، پیٹ کی ایک بیماری جس کو استسقاء زق بھی کہتے ہیں۔

اُمُّ حُبَیْنٍ ۔ ایک کیڑا ہے جس کا پیٹ بڑا ہوتا ہے، گرگٹ

اَحْبَنُ ۔ جس کو حبن کی بیماری ہو۔

رَاٰی بِلَالًا قَدْ خَرَجَ بَطْنُہٗ فَقَالَ اُمُّ حُبَیْنٍ ۔ آنحضرت نے بلال کو دیکھا، اُن کا پیٹ نکلا ہوا تھا۔ فرمایا اُم حبین (یہ مزاح سے فرمایا)۔

اِنَّ رَجُلًا اَحْبَنَ اَصَابَ امْرَاَۃً فَجُلِدَ بِاَثْکُوْلِ النَّخْلَۃِ ۔ ایک شخص نے جس کو استسقاء کی بیماری تھی (پیٹ میں ورم ہو گیا تھا) ایک عورت سے زنا کیا، اس کو ایک کھجور کی شاخ سے مارا (سو کوڑے اس لئے نہیں لگائے کہ کہیں مر نہ جائے کیونکہ ناتوان تھا)۔

فَجَعَلَهُ اللّٰهُ حَبَنًا وَقُدَادًا (ایک شخص نے ڈکار لی دوسرے شخص نے پوچھا تونے اِس کھانے پر کسی کو بلایا تھا اُس نے کہا نہیں، وہ بولا) تب تو اللہ اس کھانے کو تیرے پیٹ کا ورم اور درد بنائے۔

یَرْجِعُوْنَ زُبًّا حُبْنًا۔ دوزخ کے لوگ اوپر کا بدن ہلکا نیچے کا بھاری اور پیٹ پھولے ہوئے لوٹیں گے۔

لَا تُصَلُّوْا صَلٰوۃَ اُمِّ حُبَیْنٍ۔ اُمِّ حُبَیْن کی طرح نماز مت پڑھو (یعنی جلدی جلدی سے سجدے کرکے، جیسے کوا ٹھونگیں مارتا ہے)۔

اِنَّهُ رَخَّصَ فِیْ دَمِ الْحُبُوْنِ۔ پھوڑے پھنسی میں سے جو خون کپڑے پر لگ جائے وہ معاف ہے (یعنی نماز کی حالت میں تو نماز فاسد نہ ہوگی)۔

اُتِیَ بِرَجُلٍ اَحْبَنَ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس کو استسقاء کی بیماری تھی۔

حَبْوٌ۔ سرین کے بل چلنا یا ہاتھ پاؤں کے بل چلنا جیسے بچہ چلتا ہے۔

اِحْتِبَاءٌ۔ ایک کپڑے سے یا ہاتھوں سے اپنے پاؤں اور پیٹ پیٹھ سے جکڑ لینا (عرب لوگوں کے پاس دیوار وغیرہ کچھ ٹیکنے کو نہیں، تو وہ اس شکل سے بیٹھا کرتے۔ طیبی نے کہا اِحْتِبَاء یہ ہے کہ دونوں گھٹنے کھڑے کرکے چوتڑ زمین پر لگا کر بیٹھے، اور ہاتھ پنڈلیوں پر ہوں)۔

نَهٰی عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ۔ ایک کپڑے میں (گوٹ مار کر بیٹھنے) سے آپ نے منع فرمایا ہے (یہ اس صورت میں جب آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو، کیونکہ بسا اوقات اس میں ستر کھل جاتا ہے)۔

رَاَیْتُهُ مُحْتَبِیًا بِیَدِهٖ۔ میں نے اُن کو دیکھا اپنے ہاتھ سے احتبا کئے ہوئے۔

اَلْاِحْتِبَاءُ حِیْطَانُ الْعَرَبِ۔ احتبا۔ اہلِ عرب کی دیواریں ہیں (کیونکہ اکثر وہ لوگ جنگل میں رہتے ہیں وہاں دیوار ٹیک لینے کو نہیں ملتی تو احتبا کر لیتے ہیں)

نَهٰی عَنِ الْحُبْوَةِ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ۔ جمعہ کے دن جب امام خطبہ پڑھ رہا ہو اس وقت گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا (چونکہ اس طرح بیٹھنے سے آدمی کو نیند آجاتی ہے)۔

نَبَطِیٌّ فِیْ حِبْوَتِهٖ۔ اپنی عطا میں وہ نبطی ہے (مشہور روایت فِیْ جِبْوَتِهٖ ہے جیم سے، جو کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)

اَیْنَ الْحِلْمُ فَقَالَ عِنْدَ الْحُبَا (احنف سے جنگ میں پوچھا گیا، حلم کہاں گیا، انہوں نے کہا حلم حُبا میں ہوتا ہے یعنی عطا اور داد و دہش میں۔ مطلب یہ ہے کہ صلح کی حالت میں حلم اچھی چیز ہے جنگ میں حلم کا کیا موقع ہے وہاں تو غصہ کام دیتا ہے)۔

لَوْ یَعْلَمُوْنَ مَا فِی الْعِشَاءِ وَالْفَجْرِ لَاَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبْوًا۔ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا عشا اور فجر کی جماعت میں حاضر ہونے کا جو ثواب ہے تو گھٹنوں یا سرین پر گھسٹتے ہوئے آتے۔

نَکَحْتُ عَلٰی صِدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ۔ میں نے مہر یا کچھ عطیہ پر نکاح کیا۔

اِنَّ حَابِیًا خَیْرٌ مِّنْ زَاهِقٍ۔ وہ تیر جو کمزوری سے نشان کے اِس طرف گرے، لیکن گھسٹتا ہوا وہاں تک پہنچ جائے، اس تیر سے بہتر ہے جو نشانے کے پرے نکل جائے (یہ ایک مثال ہے حاکموں کی، ایک حاکم سست اور ضعیف ہے مگر انصاف پسند ہے حق پر چلتا ہے، دوسرا حاکم قوی اور زور آور ہے مگر ظالم اور ناحق پسند تو پہلا حاکم دوسرے سے بہتر ہے۔ ابن اثیر نے کہا اگر تیر زمین پر گر کر نشان تک پہنچ جائے تو اُس کو خازق یا خاسق کہیں گے۔ اگر زور کی وجہ سے نشان کے پرے نکل جائے تو اس کو زاہق کہیں گے)۔

کَاَنَّهُ الْجَبَلُ الْحَابِیْ۔ گویا وہ ایک بھاری بھرکم اونچا پہاڑ ہے۔

حَبِیٌّ یا حُبِیٌّ۔ گاڑھا تہ بر تہ ابر یا جو پہاڑ کی طرح چڑھا ہو

اَلَا اَحْبُوْكَ. کیا میں تجھ کو عطا نہ کروں۔

حُبَا بالضم والکسر، عطیہ اور حُبِیّ جمع ہے یعنی عطایا۔

فَحَلُوْا اِلَی الْحُبَا. مجھ کو بخشش دلوائی۔

بَیْعُ مُحَابَاۃٍ. اصلی قیمت سے کم پر بیچنا۔

اَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَاَقْرَبُهُمْ حُبْوَةً زُوَّارُ وَلَدِیْ عَلِیٍّ. سب میں بلند درجے والے اور عالی منزلت والے وہ لوگ ہیں جو میرے فرزند علی کی زیارت کریں گے۔

اَلْعَقْلُ حِبَاءٌ مِّنَ اللّٰهِ وَالْاَدَبُ كُلْفَةٌ. عقل اللہ کا عطیہ ہے (اس میں کسب کو دخل نہیں) البتہ ادب تکلیف اٹھانے سے حاصل ہوتا ہے

نَهٰی عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

صَلٰوۃُ الْحُبْوَۃِ. جعفر بن ابی طالب کی نماز کو کہتے ہیں۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ اس کو صلٰوۃ الحبوۃ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ ایک عطیہ ہے پیغمبر صاحب کا اور یہ نماز فریقین میں مشہور ہے میں کہتا ہوں شاید امامیہ کے نزدیک یہ نماز مشہور ہو گی۔ مگر اہلِ سنت کی کتابوں میں تو صحیح سند سے یہ نماز کہیں منقول نہیں ہے)۔

بابُ الحاء مع التاء

حَتٌّ. گرنا، چھلنا، کھرچنا۔ جیسے حَکٌّ اور قَشْرٌ ہے۔

تَحَاتَّ وَرَقُهٗ. جس کے پتے گر گئے ہوں۔

تَحَاتَّتْ عَنْهُ ذُنُوْبُهٗ. اس کے گناہ جھڑ جائیں گے۔

حُتَّ عَنْهُ قِشْرُهٗ. اس کا پوست چھیل ڈال۔

یَتَحَتُّ عَنْ خَطْمِهِ الْمَدَرُ. اس کی ناک سے مٹی جھڑ رہی ہو گی

اُحْتُتْهُمْ یَا سَعْدُ. ان کو پھیر دے اے سعد!

فَحَتَّهٗ بِعَصًا. لکڑی سے اس کو کرید ا (معلوم ہوا کہ تیمم میں ہاتھ کو غبار لگنا ضروری ہے)۔

حُتِّیْهِ. اس کو کھرچ ڈال۔

تَحُتُّ الذُّنُوْبَ. نماز گناہوں کو جھاڑ دیتی ہے یا کھرچ ڈالتی ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ "حت" پتھر یا لکڑی سے کھرچنا اور قرص انگلیوں سے لنا (؟) کرنا)

حَتّٰی. حرفِ جر ہے بمعنی اِلٰی اور کَیْ اور اِلَّا یعنی انتہا غایت اور تعلیل اور استثنا کے لئے۔

فَاِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَلْعَنُهٗ حَتّٰی وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ (جو شخص ہتھیار سے اپنے بھائی مسلمان کی طرف اشارہ کرے، گو از راہِ تمسخر ہی ہو، تو فرشتے اُس پر لعنت کرتے ہیں، گو اپنے سگے بھائی کے ساتھ ایسا کرے (جب تک اس کو نہ چھوڑے)

لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰی تُصْبِحَ فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں (کیونکہ صبح ہو جانے پر پھر شوہر کو اس کی احتیاج نہیں رہتی اور نافرمانی کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے)۔

فَنَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَصْبَحَ نَائِمًا. آنحضرتؐ سوتے رہے اور پانی نہ تھا یہاں تک کہ صبح ہو گئی آپ سوتے ہی رہے۔

اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الصَّلٰوۃِ حَتّٰی یُصَلِّیَهَا اس کے وہ گناہ جو اس نماز کے بعد دوسری نماز تک ہوں گے وہ بخش دیئے جائیں گے (مراد صغیرہ گناہ ہیں)۔

حَتَّی الْجَنَّةُ وَالنَّارُ کو زیر زبر اور پیش تینوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

حَتَّی اللُّقْمَةَ یا حَتَّی اللُّقْمَةُ. دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْوَحْیِ حَتّٰی دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ. آپ نے شروع وحی سے لے کر وہاں تک کے حالات بیان کئے جب بہشتی لوگ اپنے اپنے ٹھکانوں میں پہنچ جائیں گے۔

حَتّٰی جَلَسَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (انہوں نے اذن لیا اور اندر آئے) یہاں تک کہ آنحضرتؐ کے پاس آ کر بیٹھے

فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَیْرًا حَتّٰی اَصْبَحْنَا مَا الَّذِیْ ... ہم نے تو صبح تک کوئی بات نہ دیکھی، خیریت رہی، وہ سنی کیا ہے (یعنی اس سے مراد وحی تھی یا کوئی عذاب؟ اگر وحی تھی تو وہ کس

باب میں اتری؟ آپ نے فرمایا، دَیْن (قرض) کے باب میں)

حَتّٰی فَرَّجَهُ اللّٰهُ (اس نیک بندی پر سختی رہی، میں بھی تکبیر اور تسبیح کرتا رہا، تم بھی کرتے رہے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی مشکل رفع دی

حَتّٰی يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِيْ اس حدیث میں حَتّٰی پانچ بار آیا ہے پہلا اور چوتھا اور پانچواں بمعنی گئی ہے۔ دوسرا اور تیسرا تنبیہ شرطیہ پیا آیا ہے۔

حَتّٰی يَنْتَصِرَ (مظلوم کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی ہے جب تک ظالم سے بدلہ نہ لے (یعنی زبان سے اس کو برا نہ کہے، یا ہاتھ سے اس کو ستائے نہیں ارے نہیں)۔

اِنْصَبَّ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ حَتّٰی اِذَا صَعِدَتَا مَشٰى فِيْهِ جب آپ کے دونوں پاؤں نالے کے نشیب میں اترتے تو آپ اکڑتے دوڑتے چلتے اور جب بلندی پر چڑھتے تو معمولی طور سے چلتے

تَجِدُوْنَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ اَشَدَّهُمْ لَهٗ كَرَاهِيَةً لِهٰذَا الْاَمْرِ حَتّٰی يَقَعَ فِيْهِ تم بہتر آدمی اس کو پاؤ گے جو اس کو بہت کروہ سمجھتا ہو، یہاں تک کہ اس میں مبتلا ہو جائے۔ (لوگ زبردستی اس کو خلیفہ بنا دیں) اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

حَتّٰی خَشِيْتُ اَنْ لَا تَعْقِلُوْا اِنَّ الْمَسِيْحَ قَصِيْرٌ (میں نے اتنی باتیں بیان کیں کہ مجھ کو ڈر ہو گیا، کہیں تم نہ سمجھو یا بھول جاؤ) دجال پست قد ہو گا (حالانکہ وہ بڑے تن و توش کا آدمی ہے ممکن ہے کہ قد اس کا پست ہو اور خوب موٹا چوڑا چکلا ہو، یا اس وقت اللہ تعالیٰ اس کی صورت بدل دے)

حَتّٰی لَوْ كَانَ فِيْ مَقَامِيْ سَمِعَهٗ اَهْلُ السُّوْقِ۔ اگر حضرت اس وقت اس جگہ ہوتے، جہاں اس وقت میں ہوں تو بازار والے آپ کی آواز سنتے (اتنا پکار کر آپ نے بیان کیا)

حَتّٰی سَقَطَ خَمِيْصَتُهٗ یہاں تک کہ آپ کی چادر گر گئی۔ (جوش کی وجہ سے)۔

فَوَافَقَهٗ حَتّٰی اسْتَيْقَظَ میں آپ کے پاس پہنچا، اور ٹھہرا رہا یہاں تک کہ آپ بیدار ہوئے۔

وَلِكَذَا وَلِكَذَا حَتّٰی يَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ میری امت کے لوگ سفارش کریں گے گروہوں کی اور ایسے لوگوں کی یہاں تک کہ وہ بہشت میں داخل ہو جائیں گے (یعنی اس حد تک سفارش کریں گے کہ میری امت کے سب لوگ بہشت میں داخل ہو جائیں گے)

حَتَدٌ۔ خالص ہونا، اپوٹ ہونا۔

حُتُوْدٌ۔ قیام کرنا، ٹھہرنا۔

اَزْكَاهُمْ مَحْتِدًا۔ اصل اور طبع میں سب سے بہتر۔

فُلَانٌ مِنْ مَحْتِدِ صِدْقٍ۔ وہ سچائی کی جڑ سے نکلا ہے۔

مَا اَجِدُ مِنْهُ مَحْتِدًا۔ میں اس سے کوئی چارہ کار نہیں پاتا۔

فِيْ دَوْحَةِ الْكَرَمِ مَحْتِدُهٗ۔ آپ کی جڑ سخاوت کے پیڑ میں ہے یا آپ کی طبیعت سخاوت کے درخت سے نکلی ہے۔

حَتْفٌ۔ موت۔

وَكَانَ فِيْهِ حَتْفُهٗ۔ اس میں اس کی موت ہوئی۔

مَنْ مَاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ اللہ کی راہ میں اگر کوئی اپنی موت سے بن مارے بن لڑے مر جائے تب بھی اس کو شہید کا درجہ ملے گا (کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا تھا) ابن اثیر نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

مَاتَ حَتْفَ اَنْفِهٖ۔ جب کوئی اپنے بچھونے پر بن مارے اور بے زخمی ہوئے خود بخود مر جائے، کیونکہ ان کا خیال یہ تھا کہ جب آدمی خود بخود مرتا ہے تو اس کی روح ناک کی راہ سے نکل جاتی ہے، اور جب زخمی ہو کر مارا جاتا ہے تو زخم کی راہ میں سے روح نکلتی ہے۔ ابن جوزی نے کہا۔ جان، ناک اور منہ دونوں میں سے نکلتی ہے، تو ناک کا ذکر تغلیباً کیا اور یہ توجیہ بہتر ہے اس لئے کہ ایک حدیث سے بھی یہ ثابت ہے کہ جان ناک سے نکلتی ہے۔

مَا مَاتَ مِنَ السَّمَكِ حَتْفَ اَنْفِهٖ فَلَا تَاْكُلُوْهُ جو مچھلی خود بخود مر جائے (اور تیر آئے، جس کو طافی کہتے ہیں) اس

کو مت کھا

اَلْمَرْءُ يَأْتِي حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ آدمی کی موت اوپر سے آجاتی ہے

اَلْجَبَانُ يَجِيءُ حَتْفُهُ مِنْ فَوْقِهِ نامرد کی موت اوپر سے آجاتی ہے (اس کی نامردی اور احتیاط اس کو بچا نہیں سکتی)۔

حَتْفُهَا تَحْمِلُ ضَأْنٌ بِأَظْلَافِهَا یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی آدمی اپنی ہی سوء تدبیر سے بلا میں گھر جائے ہوا یہ تھا کہ ایک آدمی جنگل میں بھوکا تھا، کھانے کو کچھ نہ تھا، اتفاق سے ایک بکری ملی مگر چھری نہ تھی جس سے اس کو کاٹتا، اتنے میں بکری نے اپنے کھروں سے زمین کریدی، اندر سے ایک چھری نکل آئی، اور اس نے اسی چھری سے اس کو کاٹ کر چٹ کیا۔

حَتْكٌ یا حَتَكَانٌ۔ چلنا چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر جلد چلنا۔ کھودنا۔ توجہ کرنا۔

حَوْتَكٌ پست قد، اور ایک شخص کا نام تھا

حَوْتَكِيٌّ۔ شترمرغ کا بچہ، ہر چھوٹی چیز۔

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِي الصُّفَّةِ وَعَلَيْهِ الْحَوْتَكِيَّةُ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفہ میں چھوٹا عمامہ باندھے ہوئے برآمد ہوتے۔

حَوْتَكِيَّةٌ۔ عربوں کا چھوٹا عمامہ (بعضوں نے کہا یہ منسوب ہے حَوْتَك کی طرف، جو ایک شخص کا نام تھا، وہ ایسا ہی عمامہ باندھا کرتا تھا)

وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حَوْتَكِيَّةٌ (صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہی ہے اور مشہور جَوْنِيَّةٌ ہے اگر حَوْتَكِيَّةٌ کی روایت صحیح ہو تو اسی شخص کی طرف منسوب ہوگی۔ یعنی حوتک کی چادر آپ پر تھی۔

حَتْمٌ۔ فیصلہ کرنا۔ لازم کرنا۔

اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ۔ وتر واجب نہیں ہے (یعنی فرض نماز کی طرح بلکہ سنت ہے)

اِنْ جَاءَتْ بِهِ اَسْحَمَ اَحْتَمَ۔ اگر اس کا بچہ کالا بھجنگ پیدا ہوا۔

مَنْ اَكَلَ وَتَحَتَّمَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص کھانا کھائے اور روٹیوں کے ریزے جو دسترخوان پر گریں ان کو بھی کھالے، وہ بہشت میں جائے گا (کیونکہ اس نے روٹی کی عزت کی اور غرور نہیں کیا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ روٹی کی عزت کرو، اور اسی لئے سنت ہے کہ اگر روٹی سامنے آجائے اور ابھی سالن نہ رکھا گیا ہو تو روٹی کھانا شروع کردے)

حُتَامَةٌ۔ روٹی کے ریزے جو خوان پر گریں۔

حَاتِمٌ۔ ایک مشہور سخی شخص تھا۔ یعنی حاتم بن عبداللہ بن سعد بن حشرج اس کی سخاوت ضرب المثل ہے۔

حَتَنٌ۔ سخت ہونا۔

حِتْنٌ۔ بمعنی قِرْنٌ، یعنی برابر والا، ہمسر، جوڑ، عرب لوگ کہتے ہیں:

هُمَا حِتْنَانِ یعنی هُمَا سِيَّانِ دونوں برابر والے ہیں

تَحَاتَنُوا۔ برابر برابر ہوگئے۔

اَفَحِتْنُهُ فُلَانٌ۔ کیا اس کا برابر والا فلاں شخص ہے؟

حَتْيٌ۔ سینا مضبوط کرنا، بُننا

حَاتِيٌ۔ بہت پینے والا۔

اِنَّهُ اَعْطَى اَبَا رَافِعٍ حَتِيًّا وَعُكَّةَ سَمْنٍ۔ آپ نے ابو رافع کو گوگل کے ستو دیئے اور گھی کی ایک کُپی دی۔

اَتَيْتُهُ بِمِزْوَدٍ مَخْتُومٍ فَاِذَا فِيهِ حَتِيٌّ میں آپ کے پاس توشہ دان لایا جس پر مہر کی ہوئی تھی، دیکھا تو اس میں گوگل کے ستو تھے۔

باب الحاء مع الثاء

حَثٌّ۔ ترغیب دینا، برانگیختہ کرنا، ابھارنا۔

حَثِيثٌ۔ جلد، تیز۔

حِثَاثٌ۔ جلدی، ذرا سی نیند۔

فَجَهَّزْنَا اَحَثَّ الْجِهَازِ۔ ہم نے جلدی سے کچھ تیاری کرلی۔

زَوْجُهَا يَسْتَحِثُّنِي بِهَا۔ اُس کا خاوند مجھ کو اِس بات کی ترغیب دیتا ہے۔

يَسْتَحِثُّنِيهَا۔ مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتا ہے۔ ایک روایت میں يَسْتَحْسِنُهَا ہے۔

اِسْتَحْثَثْتُ فَرَسِي۔ میں نے اپنے گھوڑے کو چھیڑا۔ (اس کو دوڑانا چاہا)

حَثُّوا الْمَطِيَّ۔ اونٹنیوں کو تیز کرنا چاہا (صاحب مجمع البحار سے اس مقام میں مسامحہ ہوا ہے، انھوں نے تکملہ میں حَتّ کے معنی کُریدنے کے رکھے ہیں اور اس میں یہ حدیث ذکر کی ہے فَحَتَّهُ بِعَصًا یعنی آنحضرتؐ نے دیوار کو ایک لکڑی سے کُرید ڈالا مگر حَتَّهُ ہے تائے فوقانی سے جیسے پہلے گزر چکا۔ اور لغت میں حَثّ کے معنی کُریدنے کے نہیں آئے ہیں۔)

حَثْحَثَةٌ۔ بمعنی حَثّ برانگیختہ کرنا، مضطرب ہونا، جلدی کرنا

كَأَنَّمَا حُثْحِثَتْ مِنْ حِضْنَيْ ثَكَنٍ جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے بھگایا گیا

حُثْحُوثٌ۔ جلد باز بخیل۔

حَثَلٌ۔ پیٹ بڑا ہونا۔

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا عَلَى حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ قیامت ان لوگوں پر قائم ہوگی جو آخر میں کوڑے کچرے کی طرح رہ جائیں گے (یعنی خراب بُرے لوگوں پر)

حُثَالَةٌ کہتے ہیں بھوسے چھلکے ہر خراب چیز کو۔

كَيْفَ أَنْتَ إِذَا بَقِيتَ فِي حُثَالَةٍ مِنَ النَّاسِ اُس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو خراب کمینے لوگوں میں رہ جائے گا؟

أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَبْقَى فِي حُثْلٍ مِنَ النَّاسِ میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ خراب بُرے لوگوں میں رہ جاؤں۔

وَارْحَمِ الْأَطْفَالَ الْمُحْثَلَةَ۔ ان بچوں پر رحم کر جن کو اچھا دودھ نہیں ملا یا اچھی غذا نہیں ملی (یہ اِحْثَال سے ہے یعنی ماں کا اپنے بچہ کو اچھی طرح دودھ نہ پلانا، یہاں تک کہ اس کا حال خراب ہو جائے، پیٹ بڑھ جائے)۔

وَلٰكِنْ حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ يُعَيَّرُونَ زُوَّارَ قُبُورِنَا كَمَا تُعَيَّرُ الزَّانِيَةُ بِزِنَاهَا۔ چند خراب لوگ رہ جائیں گے، جو ہماری قبروں کے زائرین پر ایسا عیب رکھیں گے، جیسے چھنال عورت پر اس کی بدکاری کی وجہ سے عیب رکھتے ہیں۔

حَثْوٌ۔ اڑانا، پھینکنا۔

حَثْيٌ اس کے بھی وہی معنی ہیں۔

اُحْثُوا فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ التُّرَابَ خوشامدیوں جھوٹی تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (ان کو کچھ نہ دو بیرنگ نکال دو بعضوں نے کہا حقیقۃً مٹی ڈالنا مراد ہے)

كَانَ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلٰثَ حَثَيَاتٍ۔ آنحضرتؐ غسل میں اپنے سر پر تین چلو پانی کے ڈالتے تھے۔

ثَلٰثُ حَثَيَاتٍ رَبِّي میرے مالک کے چلوؤں میں سے تین چلو (ابن اثیر نے یہاں تاویل کی ہے اور کہا ہے کہ چلو سے مراد کثرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے نہ کف ہے نہ حثی ہے میں کہتا ہوں یہ طریقہ سلف محدثین کے خلاف ہے وہ اس قسم کی حدیثوں کو اس کے ظاہر پر رکھتے ہیں اور اس کی اصلی مراد خدا کو تفویض کرتے ہیں اور کہتے ہیں اللہ کے لئے وجہ اور ید اور عین اور قدم اور اصبع اور حثی اور حفنہ سب کچھ ہے جیسے اس کی ذاتِ مقدس کو سزاوار ہے لیکن ہم ان کی کیفیت نہیں بیان کر سکتے)۔

فَحَثَى بِكَفَّيْهِ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ زِدْنَا۔ پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے چلو لیا۔ ابوبکر صدیق رضؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہؐ اور زیادہ کیجئے (یعنی اور زیادہ بیان فرما دیجئے)۔

يَحْثُو عَلَيْكُمْ۔ تم کو چلو بھر بھر کر دے گا (یعنی تم پر خوب سخاوت کرے گا)۔

فَتَقَاوَلَتَا حَتَّى اسْتَحْثَتَا۔ حضرت زینبؓ اور حضرت عائشہؓ میں خوب گفتگو ہوئی، یہاں تک کہ ایک نے دوسری پر مٹی پھینکی۔ (جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے منہ پر مٹی مارتی ہیں)۔

وَإِنْ يَكُنْ مَا تَقُولُ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ حَقًّا فَإِنَّهُ لَنْ يَعْجِزَ

اَنْ يَّحْثُوْا عَنْهُ تُرَابَ الْقَبْرِ وَيَقُوْمُ (جب حضرت عباسؓ اور حضرت عمرؓ میں اختلاف ہوا کہ آنحضرت ؐ کو دفن کریں یا نہیں۔ حضرت عمر کہتے تھے کہ آپ پھر اٹھیں گے اور منافقوں کی گردن ماریں گے، آپ کو دفن نہ کرو تو حضرت عباسؓ نے کہا کہ) اگر خطاب کے فرزند تمہارا کہنا سچ ہو تو حضرت یہ بھی کر سکتے ہیں کہ قبر کی مٹی اپنے اوپر سے ہٹا کر باہر نکل آئیں اور کھڑے ہو جائیں۔

فَجَعَلَ يَحْتَثِيْ فِيْ ثَوْبِهٖ۔ حضرت ایوبؑ ان سونے کی ٹڈیوں کو چلو بھر بھر کر اپنے کپڑے میں پھینکنے لگے۔

فَاِذَا حَصِيْرٌ بَيْنَ يَدَيْهِ عَلَيْهِ الذَّهَبُ مَنْثُوْرًا نَثْرَ الْحَثَا۔ یکایک سامنے ایک بوریے پر سونا اس طرح پھیلا ہوا تھا جیسے باریک تنکے (یا گھاس)۔

اِنَّمَا يَكْفِيْكَ اَنْ تَحْثِيَ[۱]۔ تجھ کو یہ کافی ہے کہ سر پر (پانی کے) چلو ڈالے (معلوم ہوا کہ غسل میں بدن کا ملنا فرض نہیں ہے نہ کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا)۔

خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ يَا يَحْثُوْ۔ وہ خلیفہ مٹھی یا چلو بھر بھر کر لوگوں کو مال دے گا (کیونکہ بے شمار مال ہاتھ آئے گا)۔

فَاحْثُ يَا فَاحْثِ فِيْ اَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ۔ اچھا تو ایسا (جب کسی طرح نہیں مانتیں، نوحہ کئے جاتی ہیں تو) ان کے مونہوں پر مٹی ڈال دے۔

فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ۔ وہ کھانے میں سے لپ بھر بھر کر لینے لگا (اپنے کپڑے یا برتن میں ڈالنے لگا)۔

فَيَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِهِمْ۔ ان کے مونہوں پر چھڑکے گا (یعنی مشک وغیرہ خوشبوئیں)۔

فَحَثٰى عَلَيْهِ التُّرَابَ۔ آپ نے مٹی اٹھا کر اس پر ڈالی (یعنی میت پر)

يَكْفِيْهِ اَنْ يَّحْثُوَ عَلٰى رَأْسِهٖ ثَلٰثَ حَثَوَاتٍ عَلٰى رَأْسِهٖ اس کو یہ کافی ہے کہ اپنے سر پر پانی کے تین چلو ڈال لے (محیط میں ہے کہ حثی اور ھیل مٹی ڈالنا، مگر فرق یہ ہے کہ حثی میں مٹی اٹھانا پڑتی ہے اور ھیل میں یونہی ڈالنا، تو جو شخص قبر سے دور ہو وہ حثیہ کرتا ہے اور جو قبر کے کنارے پر ہو وہ ھیل کرے۔ حَثَا يَحْثُوْ باب نصر ینصر سے ہے اور حثی يَحْثِيْ باب ضرب یضرب سے معنی ایک ہیں۔

[۱] اصل میں اَنْ تَحْثُوَ تھا۔ ۱۲ منہ

بابُ الحاء مع الجیم

حَجْبٌ یا حِجَابٌ۔ ڈھانپنا، روکنا، آڑ کرنا، محروم کرنا۔ حَاجِبٌ۔ دربان، ابرو۔ اس کی جمع حَوَاجِبُ اور حُجَّابٌ ہے۔

حِيْنَ تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ۔ جس وقت سورج پردے میں چھپ گیا (یعنی ڈوب گیا)۔

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَقَعِ الْحِجَابُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْحِجَابُ قَالَ اَنْ تَمُوْتَ النَّفْسُ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ اللہ بندے کو بخش دیتا ہے (گو وہ کیسے ہی گناہوں میں مبتلا ہو) جب تک آڑ نہ ہو جائے، لوگوں نے عرض کیا، آڑ کیا ہے یا رسول اللہ، فرمایا آڑ یہ ہے کہ آدمی مشرک رہ کر مرے (تب تو بخشے جانے کی توقع نہیں ہے)

حِجَابُهُ النُّوْرُ اللہ کے مبارک چہرے پر پردہ ہے وہ کیا نور (اگر کہیں چہرے سے حجاب اٹھا دے تو ساری دنیا جل کر ہو جائے)۔

عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْحَجَبِيُّ۔ یہ کعبہ کے کلید بردار تھے ہمارے زمانہ میں شیبی کہتے ہیں، کیونکہ کعبہ کی حجابت ان کے تھی (یعنی اس کا کھولنا بند کرنا خدمت وغیرہ۔

قَالَتْ بَنُوْ قُصَيٍّ فِيْنَا الْحِجَابَةُ۔ بنو قصی کہنے لگے کہ ہم لوگوں کا کام کعبہ کی دربانی کی خدمت ہے (ہم اس کے مکان کو کھولتے اور بند کرتے ہیں)

اَلْعِلْمُ حِجَابُ اللّٰهِ الْاَكْبَرُ۔ علم اللہ تعالیٰ کا حجاب ہے (یعنی بغیر علم کے خدا کی معرفت نہیں ہو سکتی)۔

اِحْتَجِبِیْ مِنْهُ یَا سَوْدَةُ۔ سودہ اس سے پردہ کر۔

حَجَبَةُ الْبَیْتِ۔ بیت اللہ کے دربان۔

اَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ۔ آیت حجاب، یعنی پردہ کی آیت کا حال سب سے زیادہ جاننے والے۔

اِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ۔ جب سورج کا کنارہ نکل آئے۔

مَا حَجَبَنِیْ مُنْذُ اَسْلَمْتُ۔ جب سے میں اسلام لائی مجھ کو نہیں روکا (یعنی جو میں نے مانگا وہ مجھ کو دیا، یا مجھ کو مردوں کی مجلس میں جانے سے نہیں روکا)۔

فَطَعَنَ فِی الْحِجَابِ (آخر جب شیطان مجبور ہو گیا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کونچا نہ دے سکا تو) اس نے اس جھلی پر کونچا مارا جس کے اندر بچہ رہتا ہے۔ ابن جریر کی روایت میں یوں ہے کہ جب مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو جنا تو وہ کہنے لگیں "رب انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم"[1] تو ایک پردہ ڈالدیا گیا شیطان نے اس کو کونچا مارا۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ مریمؑ کی والدہ نے ان کی ولادت کے وقت یہ دعا پڑھی، مریم پر ایک پردہ ڈالدیا گیا اور شیطان نے اس کو کونچا مارا۔ یہ جو حدیث میں ہے کہ شیطان کا کونچا ولادت کے وقت ہوتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ہمیشہ شیطان عین ولادت کے وقت کونچا دیتا ہے۔ ورنہ حضرت مریمؑ کی والدہ نے دعا ان کی ولادت کے بعد پڑھی تھی۔ پھر اس کا اثر ما قبل پر کیسے پڑ سکتا ہے؟ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ شیطان ولادت کے دن ہر مولود کو کونچا دیتا ہے، کسی کو عین وقت ولادت پر، کسی کو ذرا اس کے بعد۔ ابن جریر کی ایک روایت میں اس کی تصریح ہے، اس میں یوں ہے کل بنی آدم یمسہ الشیطان یوم ولدتہ امہ[2]

اِذَا کَانَ عِنْدَ مُکَاتَبِ اِحْدٰکُنَّ وَفَاءٌ فَلْتَحْتَجِبْ۔ (تم) عورتوں میں سے کسی عورت کا غلام مکاتب ہو اور اس کے پاس اتنا مال موجود ہو جس سے بدل کتابت ادا ہو سکے تو وہ اس سے پردہ کرے (یہ حکم اس لئے دیا گیا ہے کیونکہ جب مکاتب کے پاس بقدر ادائی بدل کتابت جائداد ہو تو اس کی آزادی قریب ہے اس لحاظ سے وہ شخص اجنبی کی طرح ہوا گو جبتک وہ بدل کتابت ادا نہ کرے غلام رہے گا اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے اور حدیث شریف میں اس کی صراحت موجود ہے)۔

فَاحْتَجَبَ مِنْ حَاجَتِہِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰہُ دُوْنَ حَاجَتِہٖ۔ جو شخص حاکم ہو کر لوگوں کی کاربرآری نہ کرے، چھپا رہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی کاربرآری سے چھپا رہے گا (اس کے مطالب پورے نہ ہونے دے گا یا قیامت کے دن وہ پروردگار کے دیدار سے محروم رہے گا)۔

مَنِ اطَّلَعَ الْحِجَابَ وَاقَعَ مَا وَرَاءَہٗ۔ جس شخص نے پردے کے پرے سر اٹھا کر جھانکا (یعنی مرگیا) وہ پردے کے پرے پڑ گیا (یعنی مرنے کے بعد جو چیزیں پوشیدہ تھیں وہ سب کھل جائیں گی)۔

مُحَمَّدٌ حِجَابُ اللّٰہِ۔ آنحضرتؐ اللہ تعالیٰ کے حجاب یعنی اس کے ترجمان ہیں، اس کے ارشادات اور احکامات بیان کرنے والے اور اس کے پیغام پہنچانے والے ہیں۔

حُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَکَارِہِ وَالنَّارُ بِالشَّہَوَاتِ۔ بہشت اُن باتوں سے ڈھانک لی گئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں، اور دوزخ ان باتوں سے جن کی نفس کو خواہش ہے۔

کُلَّمَا حَجَبَ اللّٰہُ عِلْمَہٗ عَنِ الْعِبَادِ فَہُوَ مَوْضُوْعٌ عَنْہُمْ۔ جن باتوں کا علم اللہ تعالیٰ نے بندوں کو نہیں دیا، بندے اُن کے جاننے سے معاف کئے گئے ہیں۔

اَزَجُّ الْحَوَاجِبِ۔ آپ کی ابروئیں باریک اور پتلی تھیں۔

حَاجِبُ بْنُ زُرَارَةَ۔ ایک شخص تھا جس نے کسریٰ کے پاس اپنی کمان گروی رکھی تھی، اس کے بیٹے نے وہ کمان چھڑا کر آنحضرتؐ کو ہدیہ دی، آپ نے ایک یہودی کے ہاتھ چار ہزار درہم کو بیچ ڈالی۔

[1] پروردگار میں اس کو اور اس کی اولاد کو مردود شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ۱۲ [2] ہر بنی آدم کو شیطان چھوتا ہے جب کہ اس کی ماں اسے جنتی ہے۔ ۱۲

حِیْنَ یَغِیْبُ حَاجِبُهَا۔ جب سورج کا کنارہ ڈوب جائے۔

لِاَنَّهٗ یَصِیْرُ اِلَی الْحَجَبَةِ۔ کیونکہ وہ قربانی کعبہ کے دربانوں کو مل جاتی ہے۔

عِبَادُكَ الْمُحْتَجِبُوْنَ بِغَیْبِكَ۔ تیرے وہ بندے جو تیرے غیب میں پوشیدہ ہیں، مراد فرشتے ہیں

حَجٌّ۔ آنا، قصد کرنا، دلیل اور بحث میں غالب آنا، بار بار آنا اور اصطلاحِ شرع میں چند اعمالِ مخصوصہ کا نام ہے جو مکہ میں کیے جاتے ہیں اور وہ ایک رکن ہے اسلام کے پانچ رکنوں میں سے۔

اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَیْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا۔ لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے تو حج کرو۔

حَجَّةٌ یا حِجَّةٌ۔ ایک بار حج کرنا۔

حَاجٌّ۔ جو شخص مکہ کا حج کر آیا ہو

حُجَّاجٌ۔ "حاجّ" کی جمع ہے۔

حَاجَّةٌ۔ وہ عورت جو حج کر آئی ہو۔ اس کی جمع حَوَاجُّ ہے۔

ذُو الْحِجَّةِ۔ حج کا مہینہ جو ذی القعدہ کے بعد آتا ہے

لَمْ یَتْرُكْ حَاجَّةً وَّلَا دَاجَّةً۔ نہ کسی حاجی کو چھوڑا نہ اس کے نوکر چاکر کو۔

هٰؤُلَاءِ الدَّاجُّ وَلَیْسُوْا بِالْحَاجِّ۔ یہ لوگ حاجیوں کے نوکر چاکر خدمت گار، مددگار ہیں، حاجی نہیں ہیں۔

اِنْ یَّخْرُجْ وَاَنَا فِیْكُمْ فَاَنَا حَجِیْجُهٗ۔ اگر کہیں دجال اس وقت نکلا، جب میں تم لوگوں میں موجود ہوا تو (دیکھ لینا) میں اس سے بحث کر لوں گا (دلیل سے اس پر غلبہ حاصل کرونگا شاید جب آپ نے یہ حدیث فرمائی، اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ کرایا گیا ہوگا کہ دجال آخری زمانہ میں قیامت کے قریب نکلے گا اس سے پہلے امام مہدی ظاہر ہوں گے پھر حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتر کر اس کو قتل کریں گے۔)

فَجَعَلْتُ اَحُجُّ خَصْمِیْ۔ میں اپنے دشمن پر غلبہ حاصل کرنے لگا۔ یعنی بحث کر کے۔

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ حُجَّتِیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔ یا اللہ میری سند دنیا اور آخرت میں مضبوط اور قائم رکھ (سند سے مراد ایمان ہے)

اِحْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی۔ آدم اور موسیٰ نے (عالمِ ارواح میں) بحث کی۔

تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ۔ دوزخ اور بہشت میں بحث ہوئی (ہر ایک دوسرے سے جھگڑنے لگی)۔

اَلْقُرْاٰنُ یُحَاجُّ الْعِبَادَ۔ قرآن آخرت میں لوگوں سے بحث کرے گا کہ مجھ کو چھوڑ کر دوسری کتابوں میں مشغول ہوگئے یا جس طرح ادب کے ساتھ مضمون اور مطلب میں غور کر کے اس کے حکموں پر عمل کر کے پڑھنا تھا، اس طرح نہیں پڑھا)

فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی علیہما السلام آخر آدم اس بحث میں حضرت موسیٰ پر غالب آئے (ان کو کچھ جواب نہ بنا)۔

كَانَتِ الضَّبُعُ وَاَوْلَادُهَا فِیْ حِجَاجِ عَیْنِ رَجُلٍ مِّنَ الْعَمَالِیْقِ۔ عمالقہ کے ایک شخص کے آنکھ کے کوئے (یعنی اس گول ہڈی میں جو آنکھ کے گرد ہوتی ہے اور جس کو حدقہ کہتے ہیں) میں بجو اور اس کے بچے سما گئے (اتنے بڑے قد و قامت کے لوگ تھے)۔

فَجَلَسَ فِیْ حِجَاجِ عَیْنِهٖ كَذَا وَكَذَا النَّفَرُ۔ اس کی آنکھ کے کوئے میں اتنے آدمی بیٹھ گئے

اِحْتَجَّا بِحَدِیْثِ اِمَامَةِ جِبْرِیْلَ۔ دونوں نے حدیث سے دلیل لی، جس میں حضرت جبرئیلؑ کی امامت آنحضرتؐ کے مقتدی ہونے کا ذکر ہے۔

یَلْقَی اللّٰهَ لَا حُجَّةَ لَهٗ۔ وہ اللہ سے اس حال میں ملے گا کہ اس کے پاس نجات کا کوئی وثیقہ نہ ہوگا (یا وہ کوئی عذر نہ کر سکے گا)۔

اَلْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَیْكَ۔ قرآن شریف یا تیرے

۱؎ مجمع البحرین میں ہے کہ حجاج بفتحہ حائے حطی اور کسرہ دونوں طرح صحیح ہے۔ ۱۲ منہ

سند بنے گا (تجھ کو نجات دلائے گا) یا تیرے مقابل میں سند بنے گا (تجھ کو عذاب میں گرفتار کرائے گا)۔

حَجَّ حَجَّةً وَّاحِدَةً۔ آنحضرتؐ نے ایک ہی حج کیا (یعنی ہجرت کے بعد۔ دسویں سال میں، جس کو "حج وداع" کہتے ہیں ہجرت سے پہلے آپؐ نے مکہ میں بھی ایک حج کیا تھا یا دو حج کئے تھے)۔

يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ۔ بڑے حج کا دن (یعنی ذی حجہ کی دس تاریخ یا نو تاریخ کے حج کو حج اکبر کہتے ہیں اور عمرے کو حج اصغر یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ نویں تاریخ ذی حجہ کی اگر جمعہ کے دن پڑے تو وہ حج اکبر ہے، اس کی سند کچھ نہیں ہے البتہ بعض ضعیف روایتوں میں آیا ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آپڑے تو اس سال کے حج میں زیادہ ثواب ہے)۔

مَحَجَّةُ الطَّرِيْقِ۔ بڑا راستہ یا بیچوں بیچ راستہ۔

لَجَّ فَحَجَّ۔ اس نے کسی طرح نہ مانا، آخر حج کیا۔

لَمْ يُحَاجَّهُ الْقُرْاٰنُ (جو شخص ہر رات کو سو آیتیں پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن) قرآن اس کے خلاف بحث نہیں کرے گا۔

اَلِهٰذَا حَجٌّ۔ کیا اس بچہ کا بھی حج درست ہوگا (فرمایا ہاں اور ثواب تجھ کو ملے گا)۔

اَلزَّهْرَاوَانِ يُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا۔ دو چمکتی ہوئی سورتیں (یعنی سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران قیامت کے دن) اپنے لوگوں کی طرف سے (جنھوں نے ان کو یاد کیا ہوگا یا ان کی تلاوت کرتے رہتے ہوں گے) بحث کریں گی (ان کو عذاب سے چھڑا دیں گی)۔

اَلْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ یا اَلْحَجُّ الْحَجُّ يَوْمُ عَرَفَةَ حج عرفہ کے دن ہے یا عرفہ کے دن حج ہے کیونکہ عرفہ کے دن ہی عرفات میں ٹھہرتے ہیں، جو حج کا بڑا رکن ہے۔

لَمْ يُخْلِ اللّٰهُ خَلْقَهٗ مِنْ نَّبِيٍّ مُّرْسَلٍ اَوْ كِتَابٍ مُّنْزَلٍ اَوْ حُجَّةٍ لَازِمَةٍ اَوْ مَحَجَّةٍ قَائِمَةٍ۔ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو خالی نہیں چھوڑتا، یا تو ان میں پیغمبر ہوتا ہے فرستادہ یا کتاب ہوتی ہے اللہ کی طرف سے اتری ہوئی، یا لازمی حجت (یعنی امام) یا صاف سیدھا راستہ (یعنی شریعت)۔

حَجَّاجُ بْنُ يُوْسُفَ۔ مشہور ظالم ہے، جس نے ہزاروں اچھے اور نیک لوگوں کو ناحق قتل کیا۔ عبداللہ بن زبیرؓ کو شہید کیا اور کعبے پر منجنیق لگائی۔

اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَحْجُوْجًا بِاَبِيْ طَالِبٍ۔ کیا آنحضرتؐ ابوطالب سے بحث میں مغلوب ہو گئے تھے؟

كَانَتَا ابْنَتَيْنِ لِلْاٰجِّ۔ حضرت سارہ ابراہیمؑ کی والدہ اور حضرت ورقہ لوطؑ کی والدہ دونوں بہنیں (آجج کی بیٹیاں تھیں آجج نبی تھے لیکن رسول نہ تھے)۔

حَجْرٌ۔ یا حُجْرَانٌ روکنا منع کرنا۔

مَحْجُوْرٌ۔ وہ شخص جس کو قاضی معاملات کرنے سے روک دے۔

حَجْرٌ یا حُجْرٌ۔ گود کو بھی کہتے ہیں اور حرام کو بھی۔

حِجْرٌ۔ عقل۔

حَجَرٌ۔ پتھر۔

حِجْرٌ۔ وہ دیوار جو کعبہ کے مغربی جانب گول اٹھی ہے جس کو حطیم بھی کہتے ہیں۔ اور ثمود کا ملک جو شام اور مدینہ کے درمیان واقع تھے۔

قَالَ لِاَصْحَابِ الْحِجْرِ۔ آنحضرتؐ نے حجر والوں سے فرمایا یعنی ان صحابہ سے جو حجر کے ملک پر گزر رہے تھے۔

لَمَّا مَرَّ بِالْحِجْرِ۔ جب آپ حجر پر سے گزرے (یعنی جہاں قوم ثمود بستی تھی)۔

كَانَ لَهٗ حَصِيْرٌ يَبْسُطُهٗ بِالنَّهَارِ وَيُحَجِّرُهٗ بِاللَّيْلِ ایک روایت میں يَحْتَجِرُهٗ ہے۔ یعنی آنحضرتؐ کے پاس ایک بوریا تھا جو دن کو آپ بچھاتے اور رات کو خاص اپنے لئے رکھتے (یا مسجد میں اس کی آڑ کر کے ایک جگہ اپنے لئے محفوظ کر لیتے) عرب لوگ کہتے ہیں:-

تَحَجَّرَتِ الْاَرْضُ یا اِحْتَجَرَتْهَا۔ جب زمین پر میڑھ وغیرہ

اُٹھا کر اس کو محفوظ کر لیں۔ بعضوں نے کہا یَحْتَجِرُهٗ کے معنی یہ ہیں کہ اس کو حجرہ کی طرح کر لیتے۔ ایک روایت میں یَحْتَجِزُهٗ ہے زائے معجمہ سے، یعنی اس کی آڑ کر لیتے)۔

اِحْتَجَرَ حُجَيْرَةً بِخَصَفَةٍ أَوْ حَصِيْرٍ۔ آپ نے ایک چھوٹا سا حجرہ کھجور کی چھال یا بوریے کو بنا لیا۔

لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا۔ تو نے ایک کشادہ چیز کو یعنی اللہ کی رحمت کو تنگ کر دیا۔

فَمَرَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ ظَهْرَانَيِ الْحُجَرِ۔ آنحضرت (اپنی بیویوں کے) حجروں پر سے گزرے۔

تَحَجَّرَ جُرْحُهٗ لِلْبُرْءِ۔ جب ان کا زخم جڑ کر سخت ہو گیا (یعنی پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ اس میں درد نہ رہا) اچھا ہونے لگا۔

تَحَجَّرَ كَلْمُهٗ۔ اُن کا زخم سخت ہو گیا۔

مَنْ نَامَ عَلٰى ظَهْرِ بَيْتٍ لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَارٌ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سوئے جس پر منڈیر نہ ہو (نہ کٹہرا یعنی کوئی روک نہ ہو) تو اس کے بچاؤ کا کوئی ذمہ نہ رہا (اس نے اپنے تئیں آپ ہلاکت میں ڈالا) ایک روایت میں لَيْسَ عَلَيْهِ حِجَابٌ ہے یعنی اس پر کوئی آڑ نہ ہو، ایک میں لَيْسَ عَلَيْهِ حَجًى ہے معنی وہی ہیں)۔

لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَحْجُرَ عَلَيْهَا (یہ عبد اللہ بن زبیرؓ کا قول ہے) میں نے چاہا کہ حضرت عائشہؓ پر حجر کر دوں (یعنی ان کو تصرفات سے روک دوں اُن کا کوئی معاملہ جیسے بیع اور شرا اور ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہو)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَجَرَ الْقَاضِيْ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالسَّفِيْهِ۔ قاضی نے نابالغ اور کم عقل پر حجر کر دیا۔ (یعنی اپنے مال میں کوئی تصرف کرنے سے ان کو روک دیا)۔

هِيَ الْيَتِيْمَةُ تَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ وَلِيِّهَا۔ وہ یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی گود یعنی اس کی پرورش میں ہو۔

يَتَّكِئُ فِيْ حَجْرِيْ۔ میری گود میں ٹیکا دیتے (اور میں حائضہ

ہوتی۔ آپ اسی حالت میں قرآن پڑھا کرتے)۔

فَأَجْلَسَهٗ فِيْ حَجْرِهٖ۔ اس کو آپ کی گود میں بٹھا دیا۔

وَرَأْسُهٗ فِيْ حَجْرِ امْرَأَةٍ۔ آپ کا سر ایک عورت کی گود میں ہوتا۔

يَلِيَانِ الْحَجَرَ۔ جو حطیم کے قریب ہیں۔

عَائِشَةُ تَطُوْفُ حَجْرَةً يا حَجْزَةً۔ حضرت عائشہؓ دور الگ ہو کر یا آڑ کر کے طواف کرتیں۔

إِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَسِيْرُ مِنَ الْقَوْمِ حَجْرَةً۔ جب تو کسی شخص کو دیکھے، لوگوں سے الگ تھلگ ہو کر ایک طرف کو اکیلا جا رہا ہے۔

لِلنِّسَاءِ حَجْرَتَا الطَّرِيْقِ۔ عورتیں رستے کے دونوں کناروں پرسے چلیں (مرد بیچ رستے میں چلیں)۔

اَلْحُكْمُ لِلّٰهِ وَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيْحَ فِيْ حَجَرَاتِهٖ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) یعنی حکومت اللہ ہی کی ہے، تو اس لوٹ کو جانے دے جو اِدھر اُدھر سے ہوئی (یعنی اکا دکا جو داہنے یا بائیں طرف سے آکر تیری پوٹلی وغیرہ اُڑا لے گیا، اس لوٹ کا ذکر نہ کر اصل بڑے مال کا حال کہہ ایک مثل ہے جو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں جب کسی شخص کا مال تلف ہو جائے پھر اس کے بعد وہ چیز تلف ہو جو اس سے بڑھ کر ہو۔ اصل میں یہ امرؤ القیس شاعر کا ایک شعر ہے ؎

فَدَعْ عَنْكَ نَهْبًا صِيْحَ فِيْ حَجَرَاتِهٖ
وَلٰكِنْ حَدِيْثًا مَا حَدِيْثُ الرَّوَاحِلِ

یعنی اس لوٹ کو چھوڑ اس کا ذکر نہ کر جو اِدھر اُدھر سے تجھ پر ہوئی، اونٹوں کا تو حال کہہ، ان کا کیا ہوا وہ تو کہیں نہ لے

إِذَا نَشَأَتْ حَجْرِيَّةً ثُمَّ تَشَاءَمَتْ۔ جب حجر کی طرف سے ابر اُٹھے، پھر شام کی سمت پھیل جائے۔

فَتِلْكَ عَيْنٌ غُدَيْقَةٌ۔ یہ تو ایک بھرپور پانی کا چشمہ ہے (یعنی ایسا ابر خوب برسے گا۔ حجر یمامہ کے ملک کا بڑا شہر ہے بعضوں نے حِجْرِيَّةٌ بکسرۂ حا پڑھا ہے۔ اس صورت میں

سوب ہوگا۔ حِجْرہ کی طرف، جو ثمود کے ملک کو کہتے ہیں)۔

تَبِعَهٗ اَهْلُ الْحَجَرِ وَالْمَدَرِ۔ جنگل والے اور بستیوں والے سب دجال کے پیرو ہو جائیں گے۔

اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔ بچہ اسی کا ہے جس کی زوجہ یا لونڈی ہے اور حرام کار کو پتھر (یعنی اس کو کچھ نہیں ملنے کا۔ جیسے کہتے ہیں، تیرے پاس کیا ہے خاک پتھر بعضوں نے کہا وللعاھر الحجر سے یہ مراد ہے کہ حرام کار کو رجم کریں گے صاحب ہدایہ نے کہا، اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ہر حرام کار کو رجم نہیں کرتے۔)

تَلَقّٰی جِبْرَئِیْلَ بِاَحْجَارِ الْمِرَاءِ۔ آنحضرت حضرت جبریلؑ سے واحجار المراء میں ملے (یعنی قبا میں) مجاہد نے یہی تفسیر

یَسْتَسْقِیْ عِنْدَ اَحْجَارِ الزَّیْتِ۔ احجار الزیت کے پاس پانی برسنے کی دعا کر رہے تھے (یہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ

لَقَدْ رُمِیْتَ بِحَجَرِ الْاَرْضِ (احنف بن قیس نے حضرت علیؓ سے کہا۔ جب معاویہ نے عمرو بن عاص کو اپنی طرف حکم مقرر کیا) آپ پر تو زمین کا پتھر پھینکا گیا (یعنی عمرو بن عاص دانشمند اور پولیٹیکل آدمی ہیں۔ وہ ابو موسیٰ اشعریؓ کو میں لے آئیں گے، ابو موسیٰ رضہ ان کے مقابلہ کے نہیں ہیں بہتر ہے کہ آپ اپنی طرف سے عبداللہ بن عباسؓ کو حکم مقرر کیجئے حضرت علی رضہ نے احنف کی رائے کے موافق عبداللہ بن عباسؓ کو مقرر کرنا چاہا۔ مگر یمن کے لوگوں نے نہ مانا اور اس امر پر اصرار کیا کہ انہی میں کا ایک شخص ہو۔ آخر حضرت علی رضہ نے بہ مجبوری ابو موسیٰ اشعری رضہ ہی کو حکم کر دیا۔ احنف نے جیسا کہا تھا ویسا ہی ہوا عمرو بن عاص نے ان کو دھوکا دیا اور یہ واقعہ مشہور ہے)۔

لَیْسَتْ بِنَاتِئَةٍ وَّلَا حَجْرَاءَ۔ دجال کی آنکھ پھولی ہوئی سخت پتھر کی طرح (ایک روایت میں، جَحْرَاءَ ہے بہ تقدیم جیم برحائے حطی، اس کا معنی اوپر گزر چکا ہے)۔

مَزَاهِرُ وَعُرْمَانُ وَمِحْجَرٌ وَعُرُضْهَانُ مِحْجَرٌ ایک گاؤں کا نام ہے۔ بعضوں نے کہا کہ باغ یا وہ چراگاہ جو محفوظ ہو، یا درخت کے گرد جو باڑ لگائی جاتی ہے۔

لَا شُدَّ الْحَجَرُ۔ پتھر باندھ لیا (یعنی پیٹ پر بھوک کی شدت سے)۔

رَفَعْنَا عَنْ بُطُوْنِنَا عَنْ حَجَرٍ عَنْ حَجَرٍ۔ ہم نے اپنے پیٹ پر سے ایک ایک پتھر کھولا۔

نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَیَاضًا فَسَوَّدَتْهُ خَطَایَا بَنِیْ اٰدَمَ۔ حجر اسود بہشت میں سے اترا، وہ بہت سپید تھا لیکن لوگوں کے گناہوں نے اس کو کالا کر دیا۔

صَلّٰی فِیْ حُجْرَتِهٖ وَالنَّاسُ یَأْتَمُّوْنَ بِهٖ مِنْ وَّرَاءِ الْحُجْرَةِ۔ آنحضرت صلعم نے اپنے حجرے میں نماز پڑھی (یعنی بوریے کے اندر رہ کر، جس کو آپ حجرے کی طرح کر لیتے یہاں حضرت عائشہ رضہ کا حجرہ مراد نہیں ہے) لوگ اس کے باہر رہ کر آپؐ کی اقتدا کر رہے تھے۔

خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ فَحَجَرَهَا مِنْ ثَلٰثِمِائَةٍ وَّسِتِّیْنَ۔ اللہ نے آسمان اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا۔ یہ چھ دن تین سو ساٹھ میں سے کاٹ لئے

هُوَ فِیْ حَجْرِهَا۔ وہ اُن کی حمایت میں تھے۔

دُفِنَ فِی الْحِجْرِ مِمَّا یَلِی الرُّکْنَ الثَّالِثَ عَذَارٰی بَنَاتُ اِسْمَاعِیْلَ۔ حطیم میں رکنِ ثالث کے پاس حضرت اسماعیلؑ کی کنواری لڑکیاں دفن ہیں (وہیں حضرت ہاجرہ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی بھی قبر ہے۔ حضرت اسمٰعیلؑ کا گھر بھی وہیں تھا)۔

بَیْنَا الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فِیْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ایک بار ایسا ہوا کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام آنحضرت صلعم کی گود میں تھے۔

مُحَجَّرٌ۔ کوئی مستعمل لفظ نہیں ہے البتہ مَحَاجِرُ مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے۔

حَجْزٌ۔ یا حِجَازَۃٌ یا حَجِیْزٰی روکنا منع کرنا دفع کرنا۔

اِنَّ الرَّحِمَ اَخَذَتْ بِحُجْزَۃِ الرَّحْمٰنِ۔ ناطے نے پروردگار کا وہ مقام تھاما جہاں ازار باندھتے ہیں (بعضوں نے اس کی تاویل کی ہے یعنی پروردگار سے پناہ لی، اس کے سامنے عاجزی کی بعضوں نے کہا «رحم» رحمان سے مشتق ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ رحم رحمان کی ایک شاخ ہے تو رحم گویا پروردگار کے نام پاک کا بیچ کا حصہ تھامے ہوئے ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِحْتَجَزَ الرَّجُلُ بِالْاِزَارِ۔ جب ازار کو مضبوط کمر پر کس لے پھر اس کے معنی مطلق پناہ لینے اور تھامنے اور تعلق کرنے کے ہوگئے۔

وَالنَّبِیُّ اٰخِذٌ بِحُجْزَۃِ اللّٰہِ۔ پیغمبر اللہ کی کمر تھامے ہوئے ہے (یعنی اس کی مدد پر بھروسہ کئے ہوئے ہے۔)

مِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ۔ بعضوں کو دوزخ کی آگ کمر تک پہنچے گی۔

فَاَنَا اٰخِذٌ بِحُجَزِکُمْ۔ میں تمہاری کمریں تھامے ہوئے ہوں، (لیکن تم پروانوں کی طرح آگ میں گھسے جاتے ہو)

کَانَ یُبَاشِرُ الْمَرْاَۃَ مِنْ نِسَائِہٖ وَھِیَ حَائِضٌ اِذَا کَانَتْ مُحْتَجِزَۃً۔ آنحضرت اپنی بیویوں میں سے کسی سے مباشرت کرتے (بوس وکنار لپٹانا) وہ حائضہ ہوتی، جبکہ وہ ازار باندھے ہوتی (کیونکہ حیض کی حالت میں صرف جماع کرنا منع ہے)

عَمِدْنَ اِلٰی حُجَزِ مَنَاطِقِھِنَّ (انصار کی عورتوں نے کیا کیا جب سورۂ نور کی آیت اُتری) تو اپنے کمر بندھن کے کپڑوں کو لیا (پھاڑ کر اُس کی اوڑھنیاں بنائیں) (ابو داؤد کی روایت میں بجائے حُجَزْ کے حُجُوْز یا حُجُوْر ہے۔ خطابی نے کہا «حجور» رائے مہملہ سے اس کے تو کوئی معنی یہاں نہیں بنتے۔ البتہ حجوز زائے معجمہ سے «حُجَز» کی جمع الجمع ہوسکتی ہے۔ زمخشری نے کہا «حُجُوز» «حجز» کی جمع ہے بمعنی حُجْزَہ۔ ابن اثیر نے جامع الاصول کی شرح میں کہا «حُجُور» برائے مہملہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں، وہ «حجر» کی جمع ہے، بمعنی گود۔ مطلب یہی ہے کہ اپنے گود کے کپڑوں کو پھاڑ کر اُس کی اوڑھنیاں بنائیں۔

رَاٰی رَجُلًا مُحْتَجِزًا بِحَبْلٍ وَھُوَ مُحْرِمٌ۔ ایک شخص کو احرام کی حالت میں کمر پر ایک رسی باندھے ہوئے دیکھا۔

ھُمْ اَشَدُّنَا حُجَزًا۔ وہ یعنی بنی امیہ مصیبت اور سختی پر بڑے صبر کرنے والے ہیں (یہ حضرت علی رض کا قول ہے)

وَلِاَھْلِ الْقَتِیْلِ اَنْ یَّنْحَجِزُوا الْاَدْنٰی فَالْاَدْنٰی۔ مقتول کے وارثوں کو یہ اختیار ہے کہ قصاص کے دعوے سے باز آجائیں (دیت پر راضی ہوجائیں) (یہ حق قریب تر وارث کا ہے پھر اس کا جو اس کے بعد قریب تر ہو اگر منجملہ ورثاء کے ایک وارث بھی گو وہ عورت ہو قصاص معاف کردے تو قصاص ساقط ہوجائے گا اور دیت لازم ہوگی)

اَیُلَامُ ابْنُ ذِہٖ اَنْ یَّفْصِلَ الْخُطَّۃَ وَیَنْتَصِرَ مِنْ وَّرَاءِ الْحَجَزَۃِ۔ کیا اُس کا بیٹا (یعنی میرا بیٹا) اس بات پر ملامت کیا جائے گا کہ ظالم کی بات کھول کر بیان کردے اور روکنے والوں کی آڑ میں رہ کر ظالم سے بدلہ لے (روکنے والوں سے یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو ظلم سے روکتے ہیں۔ اور حق اور باطل کا فیصلہ کرتے ہیں)۔

اِنَّ الْکَلَامَ لَا یُحْجَزُ فِی الْعِکْمِ۔ بات گٹھری میں باندھ کر نہیں رکھی جاتی۔

اَنْ تَجْعَلَ الدَّھْنَاءَ حِجَازًا بَیْنَنَا وَبَیْنَ تَمِیْمٍ۔ دہنا کو ہمارے اور بنی تمیم کے درمیان حدِ فاصل کردیجئے۔

حِجَازٌ۔ وہ رسّی جس سے اونٹ کو باندھتے ہیں اور وہ چیز جو کمر پر باندھی جائے۔ (ملک حجاز کو بھی حجاز اس لئے کہتے ہیں کہ وہ «نجد» اور «تہامہ» کے درمیان یا نجد اور شام کے درمیان حائل ہے۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ وہ پہاڑوں یا سنگلاخوں سے گھرا ہوا ہے۔)

تَزَوَّجُوْا فِی الْحُجَزِ الصَّالِحِ فَاِنَّ الْعِرْقَ دَسَّاسٌ۔ اچھے خاندان میں نکاح کرو اس لئے کہ رگ چپکے سے گھس جاتی ہے (برے خاندان کا اثر اولاد میں آجاتا ہے)۔

فَاَخْرَجَتْ مِنْ حُجْزَتِھَا۔ اس عورت نے اپنے نیفہ میں سے

فذکالا ز دوسری روایت میں ہے جُوڑے میں سے)۔

فَمَا تَحَجَّزُوْا۔ وہ باز نہ آئے (حذیفہ کے والد کو قتل ہی کر ڈالا)

لَا يَحْجُزُهُ لَيْسَ الْجَنَابَةَ۔ آپ کو قرآن پڑھانے سے اور ہمارے ساتھ گوشت کھانے سے کوئی چیز نہ روکتی مگر جنابت۔

فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجُزُهُ۔ آنحضرتؐ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کو روکنے لگے (وہ حضرت عائشہؓ کو مارنے دوڑے، اِس بات پر کہ اُنھوں نے آنحضرتؐ پر آواز بلند کی تھی)۔

وَاِنَّ حُجْزَتَهُ تُسَاوِى الْكَعْبَةَ۔ اس کی ازار باندھنے کا مقام کعبے برابر اونچا تھا۔

خُذُوْا بِحُجْزَةِ هٰذَا الْاَنْزَعِ۔ اِس شخص کی کمر تھامے جس کے سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہیں ہیں (مُراد حضرت علی رضؓ ہیں)۔

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْدًا اَخَذَ بِحُجْزَةِ هَادٍ فَنَجَا۔ اللہ اُس بندے پر رحم کرے جس نے ہدایت کرنے والے کی کمر تھامی (یعنی اُس کی پیروی کی) اور نجات پاگیا۔

اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ۔ (آخر زمانہ میں) ایمان سمٹ کر مُلک حجاز میں آجائے گا (جیسے شروع میں مُلک حجاز سے پھیلا تھا۔ حجاز عرب کا ایک قطعہ ہے جس میں مکہ، مدینہ، طائف وغیرہ شہر ہیں)۔

حَجَفٌ۔ چمڑے کی ڈھالیں، جن میں لکڑی اور پشتہ وغیرہ نہ ہو۔ اس کا مفرد حَجَفَةٌ ہے۔

مُحَاجَفَةٌ۔ معارضہ اور مقابلہ۔

اِحْتِجَافٌ۔ چھڑانا، جمع کرنا۔

اِجْحَافٌ۔ عاجزی کرنا، تضرع۔

حُجَافٌ۔ بدہضمی سے اسہال۔

فَتَطَوَّقَتْ بِالْبَيْتِ كَالْحَجَفَةِ۔ وہ بیت اللہ کے گرد سپر کی طرح طوق بن گئی۔

ثَمَنِ الْمِجَنَّةِ حَجَفَةٍ۔ مجنہ یعنی ڈھال کی قیمت۔ حجفہ بجر

بدل ہے مجنہ سے۔

حَجْلٌ۔ ایک پاؤں پر کودتے ہوئے چلنا۔

خَيْرُ الْخَيْلِ الْاَقْرَحُ الْمُحَجَّلُ۔ بہتر گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی اور ہاتھ پاؤں[1] پر سفیدی ہو (نہایہ میں ہے کہ تحجیل صرف ایک ہاتھ یا دونوں ہاتھوں کی سفیدی سے نہ ہوگی، جب تک ایک پاؤں یا دونوں پاؤں پر بھی سفیدی نہ ہو۔ محیط میں ہے کہ سفیدی دونوں پاؤں اور ایک ہاتھ میں یا صرف دونوں پاؤں میں یا صرف ایک پاؤں میں ہوتی ہے اور صرف دونوں ہاتھوں میں بہت کم ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں اگر صرف ایک ہی پاؤں پر سفیدی ہو تو اُس کو گھوڑے والے "ارجل" کہتے ہیں۔ اور ایسے جانور کو منحوس سمجھتے ہیں، بشرطیکہ اُس کی پیشانی پر سفیدی نہ ہو۔)

اُمَّتِي الْغُرُّ الْمُحَجَّلُوْنَ۔ میری اُمت کے لوگ (قیامت کے دن) سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والے ہوں گے۔ (یہ سفیدی وضو کا نور ہوگی)۔

اِنَّ اللُّصُوْصَ اَخَذُوْا حِجْلَيْ اِمْرَاَتِيْ۔ چوروں نے میری بیوی کی دونوں پازیب لے لیں۔

قَالَ لِزَيْدٍ اَنْتَ مَوْلَانَا فَحَجَلَ۔ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ سے فرمایا تو ہمارا مولیٰ ہے (آزاد کیا ہوا غلام) وہ (خوشی کے مارے) ایک پاؤں پر کود کر چلنے لگے۔

اَجِدُ فِي التَّوْرَاةِ اَنَّ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ اَوْبَشَ

---

[1] اگر چاروں ہاتھ پاؤں پر سفیدی ہو تو اس کو "محجل الاربع" کہیں گے، اگر صرف دونوں پاؤں پر ہو تو "محجل الرجلین"، اگر صرف ایک پاؤں پر ہو تو "محجل الرجل الیمنی" یا "محجل الرجل الیسری"، اور اگر تین اعضاء پر ہو تو "محجل الثلاث مطلق الیمین" یا "مطلق الید" یا "مطلق الیسار" یا "مطلق الرجل" کہیں گے۔ اگر ایک طرف کے ہاتھ پاؤں سفید ہوں تو اس کو "ممسک الایامن مطلق الایاسر" یا "ممسک الایاسر مطلق الایامن"، اگر ایک طرف کے پاؤں اور دوسری طرف کے ہاتھ پر سفیدی ہو تو اس کو "اشکل" اور "مشکول" کہیں گے۔ گھوڑے والوں میں ایک شعر مشہور ہے

ارجل و اشکل و ستارہ پیشانی گر بخت دہند نستانی

اَلْتَنَا یَا مُجَحِّلُ فِی الْفِتْنَةِ (کعب احبار رضہ نے کہا) میں توراۃ شریف میں یہ مضمون پاتا ہوں کہ قریش کا ایک شخص جس کے سامنے کے دانت کھلے ہوں گے فتنہ و فساد میں اکڑ کر چلے گا (فتنہ و فساد سے خوش ہوگا)۔

فَجَاءَ اَبُوْ جَنْدَلَ یَحْجِلُ۔ اتنے میں ابو جندل رضہ بیڑی میں کودتا ہوا آیا (وہ مسلمان ہوگیا تھا تو کافروں نے بیڑی ڈال کر قید کر کے اس کو رکھا۔ صلح حدیبیہ کے وقت وہ بھاگ کر آنحضرت صلعم کے پاس آگیا لیکن آپ نے شرائط صلح کے موافق اس کو پھر کافروں کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد پھر بھاگا اور ابو بصیر رضہ کے ساتھیوں میں شامل ہوگیا۔ ان کا قصہ مشہور ہے)۔

کَانَ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔ آنحضرت صلعم کی مہر نبوت ایسی تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی۔

حَجَلَةٌ۔ کہتے ہیں، اس گھر کو جو دولہن کے لئے قبہ کی طرح بنایا جاتا ہے، اس پر پردے وغیرہ لٹکا کر آراستہ کرتے ہیں۔ بعضوں نے "مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ" کے معنی یہ کئے ہیں۔ کبک[1] کے انڈے کی طرح۔

کَانَ خَاتَمُهُ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا، بعضوں نے "رِزِّ الحجلۃ" بتقدیم رائے مہملہ بر زائے معجمہ پڑھا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ رِز بالکسر لغت میں دور کی آواز کو کہتے ہیں۔ اور رَزٌ بالفتح کہتے ہیں مضبوط کرنے یا زخمی کرنے کو۔ البتہ عرب لوگ کہتے ہیں "رَزَّتِ الْجَرَادَةُ" ٹڈی نے اپنی دم زمین میں گھسیڑی انڈے دینے کے لئے۔ مگر رَزّ کے معنی خود انڈے کے نہیں آتے۔)

اَعْرُوا النِّسَاءَ یَلْزَمْنَ الْحِجَالَ۔ عورتوں کو چھوڑ دو وہ اپنے گھروں میں پڑی رہیں۔

لَیْسَ لِبُیُوْتِهِمْ سُتُوْرٌ وَّلَا حِجَالٌ۔ ان کے گھروں میں نہ پردے تھے نہ چھپر کھٹ تھے۔

فَاصْطَادُوْا حَجَلًا۔ انھوں نے کبک کا شکار کیا۔ یہ حَجَلَةٌ کی جمع ہے۔

قَدْ جَعَلُوْا طَعَامِیْ کَطَعَامِ الْحَجَلِ (یا اللہ میں قریش کو دعوت دیتا ہوں، بلاتا ہوں) مگر انھوں نے میرا کھانا کبکوں کے کھانے کی طرح کر دیا (کبک (چکور) کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ایک ایک دانہ ٹھہر ٹھہر کر کھاتا ہے۔ اچھی طرح نہیں کھاتا مطلب یہ ہے کہ قریش کے لوگ بھی میری دعوت اچھی طرح قبول نہیں کرتے کوئی کوئی ان میں سے شاذ و نادر ہی اسلام قبول کرتا ہے)۔

قَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ۔ یہ آنحضرت صلعم کی صفت ہے۔ یعنی سفید پیشانی، سفید ہاتھ پاؤں والوں کو حشر کے میدان میں کھینچنے والے۔

عُقُوْلُهُمْ کَعُقُوْلِ رَبَّاتِ الْحِجَالِ۔ ان کی عقلیں ان عورتوں کی عقلوں کی طرح ہیں جو چھپر کھٹ والیاں ہیں۔

حَجْمٌ۔ اونچا ہونا، بڑھ جانا، چوسنا، روکنا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ یَوْمَ اُحُدٍ کَاَنَّهٗ بَعِیْرٌ مُّحْجُوْمٌ۔ حضرت حمزہ رضہ احد کے دن اچھے اونچے اونٹ کی طرح نکلے۔

لَا یَصِفُ حَجْمَ عِظَامِهَا۔ ایسا کپڑا ہو جو عورت کی ہڈیوں (تناسب اعضاء) کا ابھار ظاہر نہ کرتا ہو (یعنی باریک چست کپڑا نہ ہو، جس میں سے عورت کے گوشت اور استخوان کا اٹھاؤ بڑھاؤ دکھائی دے)۔

کَانَ یَصِیْحُ الصَّیْحَةَ یَکَادُ مَنْ سَمِعَهَا یَصْعَقُ کَالْبَعِیْرِ الْمَحْجُوْمِ (عبد اللہ بن عمر رضہ نے اپنے والد حضرت عمر رضہ کا حال بیان کیا) وہ ایسی آواز نکالتے تھے کہ ان کی چیخ سے آدمی بیہوش ہونے کے قریب ہو جاتا، جیسے منہ بندھا اونٹ۔

حِجَامٌ۔ وہ چیز جو مست اونٹ کے منہ پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ کسی کو کاٹے نہیں۔

فَاَحْجَمَ الْقَوْمُ (آنحضرت صلعم نے احد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا کون اس کو لیتا ہے اس شرط پر کہ اس کا حق ادا کرے یہ سنکر) سب لوگ پیچھے ہٹے (اس کے لینے میں ڈرے)۔

---

[1] ایک مشہور پرندہ ہے کبوتر کے برابر، اس کی چونچ سرخ ہوتی ہے، اس کو دجاج البر کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ۔ پچھنا لگانے والے اور جس کو لگایا گیا، دونوں کا روزہ ٹوٹ جانے کے قریب ہوگیا (کیونکہ لگانے والے کے حلق میں احتمال ہے کہ کچھ خون وغیرہ چلا جائے اور جس کو لگایا گیا، وہ ناتوانی کی وجہ سے شاید روزہ پورا نہ کر سکے۔ بعضوں نے کہا یہ بددعا ہے ان کے لئے، یعنی ان کو روزے کا ثواب نہیں ملے گا۔ گویا انھوں نے روزہ ہی نہیں رکھا)۔

اِعْلَقْ فِیْهِ مِحْجَمًا۔ ایک محجم اس میں لٹکا دے (محجم بکسرۂ میم وہ ظرف جس میں حجامت کا خون اکٹھا ہوتا ہے اور نشتر کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع مَحَاجِمُ ہے)۔

لَعْقَةُ عَسَلٍ اَوْ شَرْطَةُ مِحْجَمٍ۔ شہد کا ایک چٹاؤ یا نشتر کا ایک چبھاؤ۔

اِلَّا قَالُوْا عَلَیْكَ بِالْحِجَامَةِ۔ سب نے یہی کہا کہ پچھنے لگوا (خون نکلوا ڈال، کیونکہ خون زیادہ ہونے سے غضب اور شہوت اور قوائے نفسانی میں ترقی ہوتی ہے اور قوائے عقلی مغلوب رہتے ہیں)

غَسْلُ مَحَاجِمِهٖ۔ اُن مقاموں کا دھونا جہاں پر حجامت کی جاتی ہے یہ جمع ہے۔ مَحْجَمٌ بہ فتح میم کی۔

حِجَامَةٌ۔ بکسرۂ حاء پچھنے لگانے کا پیشہ۔

حَجَّامٌ۔ پچھنے لگانے والا۔

حَجْنٌ۔ موڑنا، کھینچ لینا، روکنا، پھیرنا۔

حُجُوْنٌ۔ اقامت کرنا، بخیلی کرنا۔

یَسْتَلِمُ الرُّکْنَ بِمِحْجَنِهٖ۔ آنحضرتؐ حجرِ اسود کو اپنی ٹیڑھی لکڑی چھوا دیتے۔

کَانَ یَسْرِقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ۔ وہ حاجیوں کا مال ٹیڑھے منہ کی لکڑی سے چرایا کرتا (اس میں اٹکا کر ان کی چیزیں گھسیٹ لیتا جب صاحب مال دیکھ لیتا تو یہ بہانہ کرتا کہ لکڑی میں اٹک کر آ گئی)۔

وَجَعَلَتِ الْمَحَاجِنُ تُمْسِكُ رِجَالًا۔ ٹیڑھے منہ کی لکڑیاں لوگوں کو اٹکا لیں گی (یعنی قیامت کے دن)۔

تُوْضَعُ الرَّحِمُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَهَا حُجْنَةٌ کَحُجْنَةِ الْمِغْزَلِ۔ قیامت کے دن ناطہ لایا جائے گا اس میں چرخہ کے تکلے کی طرح کجی ہوگی۔

مَا اَقْطَعَكَ الْعَقِیْقَ لِتَحْتَجِنَهٗ۔ عقیق کا مقطعہ تجھ کو اس لئے نہیں دیا کہ تو اس کو اپنا مال سمجھ کر جوڑے (غریبوں کو فائدہ نہ پہنچائے)۔

اِنَّهٗ کَانَ عَلَی الْحَجُوْنِ کَئِیْبًا۔ آپ حجون پہاڑ پر غمگین بیٹھے ہوئے تھے (حجون ایک اونچا پہاڑ ہے مکہ میں شعب الجزارین کے پاس بعضوں نے کہا وہ ایک کج مقام کا نام ہے مکہ میں)۔

اَحْجَنَ ثُمَامُهَا۔ مکہ کی ثمام کے پتے نکل آئے (ثمام ایک مشہور گھانس ہے)۔

حَجًی۔ کنارہ، کونا۔

اَحْجَاءٌ۔ "حجی" کی جمع، اطراف و جوانب اور نواحی۔

حِجًی۔ بکسرۂ حاء عقل۔

اُحْجِیَّةٌ یا اُحْجُوَّةٌ۔ چیستان، معما۔

اَحَاجِیُّ۔ "اُحْجِیَّہ" کی جمع ہے۔

مَنْ بَاتَ عَلٰی ظَهْرِ بَیْتٍ لَیْسَ عَلَیْهِ حِجًی فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص ایسی چھت پر سو جائے جس پر روک نہ ہو (منڈیر یا کٹھرا وغیرہ) اس کی حفاظت کا ذمہ نہ رہا (بعضوں نے اس حدیث میں حجی بہ فتحہ حا پڑھا ہے۔ ایک روایت میں "حجار" ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا)

حَتّٰی یَقُوْمَ ثَلٰثَةٌ مِّنْ ذَوِی الْحِجَا مِنْ قَوْمِهٖ قَدْ اَصَابَتْ فُلَانًا الْفَاقَةُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْاَلَةُ۔ یہاں تک کہ تین شخص اس کی قوم کے عقل والے کھڑے ہوں اور کہیں بیشک فلاں شخص محتاج ہوگیا ہے اب اس کے لئے سوال کرنا درست ہے۔

مَا کَانَ فِیْ اَنْفُسِنَا اَحْجٰی اَنْ یَکُوْنَ هُوَ مُنْذُ مَاتَ جب سے وہ مرگیا تو ہمارے دلوں میں دجال ہونے کا وہ زیادہ سزاوار نہ رہا (ورنہ موت سے پیشتر اس کے دجال ہونے کا گمان غالب تھا)۔

ط۱ ہ معنی اور وزن اَرْجَاءٌ۔ ۱۲ منہ

إِنَّكُمْ مَعَاشِرَ هَمْدَانَ مِنْ أَحْجَى حَيٍّ بِالْكُوفَةِ۔ تم لوگ ہمدان کے قبیلہ والے کوفہ میں سب قبیلوں کے لوگوں سے زیادہ عقلمند ہو۔

مَا هِيَ بِمُغِدٍّ فَيَسْتَحْجِيَ لَحْمُهَا۔ اُس اونٹنی کو طاعون کا عارضہ نہ تھا کہ اُس کا گوشت بگڑ جاتا (سڑ جاتا)۔

فَحَجَتْهَا الرِّيحُ۔ اُس کشتی کو ہوا بہا لے گئی۔[1]

إِنَّ أَمْرَكَ كَالْجُعْدُبَةِ أَوْ كَالْحَجَاةِ۔ تمہارا کام (ضعف اور ناتوانی میں) پانی کے بلبلے یا حباب کی طرح ہے۔

حجا۔ پانی کے بلبلے۔ حَجَاةٌ اِس کا مفرد ہے۔

قَدْ تَكَنَّى وَتَحَجَّى فَقَتَلْتُهُ۔ اُس نے آڑ لی (یا اپنی کنیت بیان کی، جیسے لڑائی میں اپنی بہادری دکھانے اور جتانے کے لئے بیان کرتے ہیں) اور گن گن کرنا شروع کیا میں نے اس کو مار ڈالا (بعضوں نے کہا "تحجّی" کے معنی یہ ہیں کہ پردے میں چھپ گیا تو یہ "حجاۃ" سے نکلا ہے، جس کے معنے پردے کے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں اِحْتَجَاهُ یعنی اُس کو چھپا لیا)

وَيَحْتَالُ ذٰلِكَ عَلَى ذِي الْحِجَى۔ یہ عقل والے کو بھی فریب دیتا ہے۔

فَرَأَيْتُ أَنَّ الصَّبْرَ عَلَى هَاتَا أَحْجَى۔ میں نے اِس بات پر صبر کرنا زیادہ لائق سمجھا۔

باب الحاء مع الدال

حَدْءٌ۔ پھیرنا۔

حَدَءٌ۔ رد کرنا، ظلم سے روکنا، لجانا، التجا کرنا، غصہ ہونا۔

حِدَأَةٌ بروزن عِنَبَةٍ۔ چیل۔ اس کی جمع حِدَأٌ اور حِدْآنٌ ہے۔

خَمْسٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ وَعَدَّ مِنْهَا الْحِدَأَ۔ پانچ جانور ہیں جو حل اور حرم ہر جگہ مار ڈالے جائیں گے، اُن میں سے ایک چیل کو بیان فرمایا (اِس لئے کہ وہ ستاتی ہے ہاتھ میں سے چیز اُچک لے جاتی ہے)۔

حِدَةٌ۔ اکیلا ہونا۔

کہتے ہیں: عَلَى حِدَتِهِ۔ یعنی اپنے اکیلے ہونے پر۔ اصل میں وَحْدَةٌ تھا

فَجَعَلْتُهُ فِي قَبْرٍ عَلَى حِدَةٍ۔ میں نے ان کو ایک جدا گانہ قبر میں رکھا (یعنی اکیلا)۔

اِجْعَلْ كُلَّ نَوْعٍ مِنْ تَمْرِكَ عَلَى حِدَةٍ۔ ہر ایک قسم کی کھجور الگ الگ کر کے رکھ۔

حَدَبٌ۔ کبڑا ہونا، ٹیلہ، ٹبہ، موج۔

أَحْدَبُ اور حَدِبٌ۔ کبڑا۔

حَدْبَاءُ۔ کبڑی۔

كَانَتْ لَهَا ابْنَةٌ حُدَيْبَاءُ۔ اُس کی ایک بیٹی تھی کبڑی یہ تصغیر ہے حَدْبَاءُ کی۔

وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ۔ یاجوج ماجوج ہر ٹیلے سے پھوٹ نکلیں گے۔

يَتَّقُونَ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوْكٍ۔ (قیامت میں کافر منہ کے بل چلیں گے) ہر بلندی اور کانٹے سے بچتے جائیں گے (گویا منہ ہاتھ اور پاؤں کے کام کرے گا)۔ کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

يَوْمًا تَظَلُّ حِدَابُ الْأَرْضِ تَرْفَعُهَا
مِنَ اللَّوَامِعِ تَخْلِيطٌ وَتَزْيِيلُ

وہ دن جس روز زمین کے ٹیلوں کو ریت کی چمک اونچا کرتی اور پست کرتی ہے اور اسی میں یہ شعر بھی ہے۔

كُلُّ ابْنِ أُنْثَى وَإِنْ طَالَتْ سَلَامَتُهُ
يَوْمًا عَلَى آلَةٍ[2] حَدْبَاءَ مَحْمُولُ

ہر ایک عورت کا بیٹا اگرچہ مدت تک سلامت رہے آخر ایک دن کبڑے آلے پر اُٹھایا جائے گا۔ (بعضوں نے یہ ترجمہ کیا ہے ایک دن سخت حالت پر اُٹھایا جائے گا (یعنی مرے گا)۔

وَأَحْدَبُهُمْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ۔ سب سے زیادہ مہربان

---

[1] یہ عمرو بن عاص رض نے معاویہ رض سے کہا۔ ۱۲ منہ

[2] الآلۃ الحدباء النعش۔ ۱۲ منہ (مجمع البحرین)۔

مسلمانوں پر۔ (یہ حضرت علی رضؓ نے حضرت صدیق اکبر رضؓ کی تعریف بیان کی)۔

حَدِبَ عَلَيْهِ عَمُّهُ۔ ان کے چچا ان پر مہربان ہوئے۔

يَعْلَمُ اللّٰهُ مَوْضِعَ النَّشْوِ وَالْعَمَلِ وَالشَّهْوَةِ وَالْفَسَادِ وَالْحَدَبِ عَلٰى نَسْلِهَا۔ اللہ تعالیٰ ایک مچھر کے ہر مقام کو جانتا ہے، جہاں سے اُس کی تربیت ہوگی اور جہاں اُس کا عمل ہے اور جہاں جماع کی خواہش ہے اور جہاں اپنی اولاد پر شفقت ہے۔

حُدَيْبِيَةُ۔ ایک بستی ہے مکہ کے قریب وہاں کے کنوئیں کا نام حدیبیہ تھا، پھر بستی کا نام ہوگیا۔

حِدْبَارٌ۔ دُبلی اونٹنی، قحط کا سال۔

اَللّٰهُمَّ خَرَجْنَا اِلَيْكَ حِيْنَ اعْتَكَرَتْ عَلَيْنَا حَدَابِيْرُ السِّنِيْنَ۔ یا اللہ ہم تیرے پاس اس وقت نکلے جب قحط کی دُبلی اونٹنیوں نے ہم پر ہجوم کیا۔

حَدَابِيْرُ جمع ہے حِدْبَارٌ کی۔ وہ اونٹنی جس کی پیٹھ کی دُبلے پن سے کھل گئی ہو اور پٹھے کی ہڈیاں نکل آئی ہوں، (حضرت علی رضؓ نے استسقاء کی دعا میں فرمایا)۔

لَاَحْمِلَنَّكَ عَلٰى صَعْبٍ حَدْبَاءَ حِدْبَارٍ يَنِجُّ ظَهْرُهَا (عبد الملک بن مروان نے حجاج کو لکھا) میں تجھ کو ایک ضدی کبڑی دُبلی پر سوار کردوں گا، جس کی پیٹھ آواز کرتی ہوگی (مطلب یہ ہے کہ مشکلات میں پھنساؤں گا)۔

حُدُوْثٌ۔ پاخانہ پھرنا، نئی بات نکالنا، جوان، بیٹھا بجا سے حکمی

حُدُوْثٌ اور حَدَاثَةٌ۔ نئی بات ہونا۔

اِحْدَاثٌ۔ پیدا کرنا، نکالنا، زنا کرنا، پاخانہ پھرنا صیقل

تَحْدِيْثٌ اور تَحْدِيْثٌ۔ بات بیان کرنا۔

حَادِثٌ اور حَدِيْثٌ۔ نئی بات، نئی چیز جو ہمیشہ سے نہ ہو بلکہ قدیم کی۔

حَدِيْثٌ۔ اصطلاح شرع میں آنحضرت ﷺ کے قول یا فعل یا تقریر کو کہتے ہیں۔ اور "اثر" صحابی کے قول یا فعل یا تقریر کو۔ اسی طرح تابعی کے قول یا فعل یا تقریر کو اور کبھی اثر کو حدیث اور حدیث کو اثر کہتے ہیں۔

فَوَجَدَتْ عِنْدَهُ حُدَّاثًا۔ (حضرت فاطمہؓ آنحضرت کے پاس آئیں) تو دیکھا کہ آپ کے پاس کئی آدمی باتیں کر رہے ہیں (ایک روایت میں اَحْدَاثًا ہے۔ یعنی چند جوان آدمی آپ کے پاس بیٹھے ہیں)۔

يَبْعَثُ اللّٰهُ السَّحَابَ فَيَضْحَكُ اَحْسَنَ الضَّحِكِ وَيَتَحَدَّثُ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ۔ اللہ تعالیٰ ابر کو بھیجتا ہے، وہ بہت اچھی ہنسی ہنستا ہے (اُس کی ہنسی چمک ہے) اور بہت اچھی بات کرتا ہے (اور اس کی بات گرج ہے) بعضوں نے کہا ہنسی سے زمین کا کھلنا پھول پھلاری نکالنا۔ اور بات کرنے سے لوگوں کی باتیں مراد ہیں جو وہ مینہ (پیداوار) کی نسبت کرتے ہیں)۔

قَدْ كَانَ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ يَّكُنْ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ۔ اگلی اُمتوں میں محدث لوگ گزرے ہیں۔ اگر میری اُمت میں بھی کوئی محدث ہو تو وہ حضرت عمر رضؓ ہونگے (محدث اُس کو کہتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوتا ہے یعنی روشن ضمیر۔ اُس کا گمان صحیح نکلتا ہے اُس کی رائے اکثر درست نکلتی ہے)۔

لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكَ بِالْكُفْرِ لَهَدَمْتُ الْكَعْبَةَ وَبَنَيْتُهَا۔ اگر تیری قوم کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ نہ گزرا ہوتا (بلکہ اُن کے کفر کا زمانہ پُرانا ہو چکا ہوتا، اسلام کو ایک مدت دراز گزر گئی ہوتی) تو میں کعبہ کو گرا کر از سرِ نو بناتا (بعضوں نے حَدَثَانُ پڑھا ہے)

حَدِيْثُ عَهْدِهِمْ بِكُفْرٍ۔ اُن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ ہے

اُعْطِيْ رِجَالًا حَدِيْثِيْ عَهْدٍ بِكُفْرٍ اَتَاَلَّفُهُمْ میں اُن لوگوں کو دیتا ہوں، جن کے کفر کا زمانہ ابھی تازہ گزرا ہے (یعنی نومسلم ہیں) ان کا دل ملاتا ہوں (تاکہ داد و دہش کی وجہ سے احسان مند ہو کر دل سے مسلمان ہوجائیں)۔

أُنَاسٌ حَدِيثَةٌ أَسْنَانُهُمْ۔ کچھ لوگ جو ابھی نوعمر ہوں گے
حُدَثَاءُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ۔ نوجوان کم عقل (مُراد خارجی ہیں۔ ظاہر میں اچھی بات کہیں گے یعنی قرآنی آیتوں سے دلیل لیں گے۔ مگر آیتوں کے معنی اپنی خواہش کے مطابق کر لیں گے۔ اور آنحضرتؐ اور صحابہ رضؓ کی تفسیر کا کچھ لحاظ نہ کریں گے حضرت عبد اللہ بن عمر رضؓ ان خارجیوں کو بدترین خلق سمجھتے کیونکہ ان کمبختوں نے کیا کیا تھا کہ جو آیتیں مشرکوں اور کافروں کے باب میں نازل ہوئی ہیں، اُن کو مسلمانوں پر چسپیتے تھے۔ ابن طاہر فتنی نے کہا: ان سے بدتر وہ لوگ ہیں جو، اُن آیتوں کو جو یہود کے باب نازل ہوئی ہیں، علمائے اُمتِ محمدیہ پر چسپیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی نجاست سے زمین کو پاک کرے۔ باوجود اِس کے صحابہ رضؓ اور تابعینؒ نے اِن خارجیوں کو کافر نہیں کہا اور ان کی عورتوں سے نکاح اور ان کا ذبیحہ جائز رکھا، اُن کی گواہی قبول کی کسی نے حضرت علی رضؓ سے پوچھا کیا خارجی کافر ہیں؟ آپ نے فرمایا "واہ! کفر ہی سے بھاگ کر تو انھوں نے خروج اختیار کیا ہے (وہ تو گناہ کرنے والے کو بھی مومن نہیں سمجھتے بلکہ کافر کہتے ہیں)" پھر پوچھا کیا منافق ہیں؟ فرمایا کہ "منافق تو اللہ کی یاد بہت کم کرتے ہیں مگر وہ تو رات دن عبادت میں مصروف رہتے ہیں، بلکہ یہ لوگ تو آفت میں پڑ کر اندھے بہرے ہو گئے (اُن کو حق بات نہیں سوجھتی بس اپنی سمجھ پر اِترا کر گمراہ ہو گئے ہیں)" مؤلف کہتا ہے ہمارے زمانے میں بھی چند رکابیہ اور نیچریہ اور مرزائیہ اور قادیانیہ اور وجودیہ اور چکڑالویہ اور ثنائیہ فرقے ایسے نکلے ہیں جو قرآن کی آیتوں کی تفسیر اپنی ہوائے نفسانی کے مطابق کرتے ہیں اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفسیر کی پابندی نہیں کرتے۔ اِن میں کچھ تو کافر ہیں جو اصولِ اسلام یا متواترات کا انکار کرتے ہیں کچھ مسلمان ہیں مگر گمراہ۔ جیسے وہ رکابی جو مکروہ یا حرام یا مختلف فیہ کاموں کو شرک قرار دے کر بات بات پر مسلمان کو مشرک کہہ دیتے ہیں، ائمہ دین کی توہین کرتے ہیں۔ جو آیتیں یا حدیثیں بتوں کے باب میں وارد ہیں ان کو انبیاءؑ اور اولیاء اللہؒ اور ملائکہ پر بھی چسپاں دیتے ہیں اور کہتے کیا ہیں کہ لفظ عام ہے، سب کو شامل ہے۔

عبد اللہ بن عمر رضؓ کے اثر سے معلوم ہوا کہ خوارج ہمارا ایسا ہی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک گمراہی سے بچائے رکھے۔ اور صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کے طریق پر قائم رکھے۔

مَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ۔ تم نہیں جانتے ہم آنحضرتؐ کے بعد کیا کیا نئی باتیں بنالیں؟

أَحْدَثُ بِهِ عَهْدًا۔ سب سے نزدیک اُس سے ملنے والا۔

حَدِيثُ النَّفْسِ۔ دل کی باتیں، وسوسے خیالات۔

كِتَابُنَا أَحْدَثُ۔ ہماری کتاب نئی تازہ اُتری ہے (یعنی قرآنِ حکیم)۔

زَعَمَتْ امْرَأَتِي الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثَى۔ میری پہلی بیوی نے بعد کی بیوی کو (یعنی جس سے بعد میں نکاح کیا) دودھ پلا دیا۔

مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا۔ جس نے وہاں دین میں نئی بات نکالی یا نئی بات کو مدد دی (اُس سے راضی ہوا) (نہایہ میں ہے۔ یعنی بدعت پر راضی ہوا، بدعتی کی حمایت کی اُس کو دشمنوں سے بچایا، سکوت اختیار کیا، اُس کا بدعتی ہونے کے انکار نہیں کیا، ان سب پر آنحضرتؐ نے لعنت کی)

إِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ۔ نئے کاموں سے جو دین میں نکالے جائیں بچے رہو (نہایہ میں ہے مُراد وہ کام ہیں جن کی دلیل قرآن اور حدیث اور اجماعِ اُمت سے نہ ہو)

لَمْ يُقْتَلْ مِنْ نِسَائِهِمْ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ كَانَتْ أَحْدَثَتْ حَدَثًا۔ بنی قریظہ کی عورتوں میں سے کوئی قتل نہیں کی گئی۔ مگر ایک عورت جس نے ایک نئی بات کی (آنحضرتؐ کو زہر دیا تھا)۔

حَادِثُوا هَذِهِ الْقُلُوبَ بِذِكْرِ اللهِ۔ ان دلوں کو اللہ کی یاد سے جِلا دو (صاف کرو صیقل کرو)۔

فَاَخَذَنِیْ مَا قَدُمَ وَمَا حَدُثَ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرتؐ کو سلام کیا مگر آپؐ نے جواب نہ دیا)۔ مجھ کو اگلے اور پچھلے رنجوں نے لے ڈالا (میں فکر میں پڑ گیا) عرب ایسا کہتے ہیں)۔

حَدَثَ الشَّیْءُ حُدُوْثًا۔ یعنی یہ بات نئی پیدا ہوئی (مگر حدیث میں حَدُثَ بضمہ دال مروی ہے تاکہ قَدُمَ کا جوڑ ہو جائے)۔

اَحَدَثَ شَیْءٌ فِی الصَّلٰوۃِ۔ کیا نماز میں کوئی تازہ حکم آیا۔

لَا یَزَالُ فِی الصَّلٰوۃِ مَا لَمْ یُحْدِثْ۔ برابر نماز ہی میں رہے گا (یعنی نماز کا ثواب اس کو ملتا رہے گا) جب تک وضو نہ توڑے (یعنی گوز نہ لگائے)۔

یُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا لَمْ یُحْدِثْ۔ فرشتے اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک اس کو حدث نہ ہو۔

لَا وُضُوْءَ اِلَّا مِنْ حَدَثٍ۔ وضو جب ہی واجب ہوتا ہے جب حدث ہو (اگر حدث نہ ہو تو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ سکتا ہے)۔

مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ۔ عورتوں نے جو نئی باتیں نکالیں (کہ زیور اور خوشبو سے آراستہ ہو کر نکلتی ہیں۔ اگر آنحضرت کے عہد میں بھی ایسا کرتیں، تو آپ ان کو مسجدوں میں جانے سے منع کر دیتے)۔

لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهٗ۔ ان دو رکعتوں میں دنیا کا خیال نہ لائے (اگر آخرت کا خیال ہو یا قرآن کے معنی اور مطلب کا، تو کچھ ضرر نہیں۔ حضرت عمرؓ نماز میں لشکروں کی تیاری کیا کرتے، اور یہ کچھ ضرر نہ کرتا کیونکہ دینی کام تھا۔ میں کہتا ہوں بہتر یہ ہے کہ نماز میں اپنے مالکِ حقیقی کا تصور رہے کہ میں اس کے سامنے کھڑا ہوں اور وہ میری ہر ایک حرکت کو دیکھ رہا ہے اور میرے دل کے خیال سے بھی مطلع ہے۔ اسی استغراق میں نماز پوری کرے اور حضرت عمرؓ کے اثر کی تاویل کی ہے۔ کیونکہ نماز کو لشکروں کی تیاری سے کوئی مناسبت نہیں۔ گو وہ دینی کام ہو، اگر بے اختیاری سے کوئی خیال دنیاوی امور کا آجائے تو اس کو دفع کرے، اور اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے۔ اب جو فضیلت اس حدیث میں وارد ہے، اس کو وہ خیال مانع ہوں گے یا نہیں، جو بے اختیاری سے آجائیں، اس میں علماء کا اختلاف ہے، بعضوں نے کہا یہ فضیلت جب ہی حاصل ہوگی، جب دونوں طرح کے خیالات نہ آئیں یعنی نہ اختیاری نہ اضطراری)۔

لِاَنَّهٗ حَدِیْثُ عَهْدٍ بِرَبِّهٖ (پانی برسنے لگا، تو آپؐ نے بدن پر سے کپڑا ہٹا دیا، تاکہ وہ پانی بدن کو لگے، فرمایا) یہ ابھی تازہ تازہ اپنے مالک کے پاس سے آیا ہے (اس کو گنہگار ہاتھوں نے نہیں چھوا نہ اس زمین سے ملا جس پر گناہ کئے جاتے ہیں اس حدیث سے علو اور فوقیتِ باری تعالٰی کا ثبوت اور جہمیہ ملاعنہ کا رد ہوتا ہے)۔

اِنَّمَا کَرِهَ لِمَنْ اَحْدَثَ۔ قبر پر بیٹھنا آپ نے اس کے لئے مکروہ رکھا جو وہاں حدث کرے۔ یعنی پاخانہ یا پیشاب (اس حدیث سے مومنین کی قبور کا احترام نکلتا ہے)۔

وَاِنَّ حَدَثَهٗ لَا یُشْبِهُ حَدَثَ الْمَخْلُوْقِیْنَ (اللہ تعالٰی کی جو صفاتِ حادثہ ہیں (جیسے خلق اور رزق اور کلام وغیرہ) وہ مخلوق کی صفاتِ حادثہ کے مشابہ نہیں ہیں (کیونکہ پروردگار کی ذات نہ کسی ذات کے مشابہ ہے نہ اس کی کوئی صفت مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے۔ یہی اعتقاد ہے سلف اہل سنت اور جماعت کا، رحمہم اللہ تعالٰی۔ اب یہ کہنا کہ اللہ تعالٰی کی کل صفات قدیم ہیں۔ گویا صفاتِ اضافیہ کا انکار کرنا ہے۔ اور متاخرین متکلمین، فلاسفہ اور معتزلہ کی تقلید سے اس آفت میں پڑ گئے ہیں، البتہ یہ صحیح ہے کہ صفاتِ حقیقیہ جیسے علم اور قدرت اور حیات وغیرہ اس کی ذات کی طرح قدیم ہیں)۔

اُتِیَ بِیَهُوْدِیٍّ وَّیَهُوْدِیَّةٍ قَدْ اَحْدَثَا۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت دونوں لائے گئے انہوں نے زنا کیا تھا۔

کَانَ اِذَا صَلّٰی فَاِنْ کُنْتُ مُسْتَیْقِظَةً حَدَّثَنِیْ۔ آنحضرتؐ جب فجر کی سنتیں پڑھ چکتے، تو اگر میں جاگتی ہوتی، تو مجھ سے باتیں کرتے (ابو داؤد کی روایت میں یوں ہے کہ تہجد

پڑھنے کے بعد فجر کی سنتیں پڑھنے سے پہلے آپ اُن سے باتیں کرتے اور دونوں روایتوں میں کوئی تخالف نہیں، کیونکہ آپ کبھی ایسا کرتے اور کبھی ویسا کرتے ہوں گے۔ ابنِ عربی نے کہا تہجد اور صبح کی سُنتوں کے درمیان، یا صبح کی سنّتوں اور فرض کے درمیان خاموش رہنا افضل نہیں ہے۔ البتہ صبح کی نماز کے بعد طلوعِ آفتاب تک خاموش رہنا افضل ہے۔ میں کہتا ہوں جو آنحضرتؐ نے کیا وہی سنّت اور وہی افضل ہے تہجّد کے بعد۔ اِسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان اپنے گھر والوں سے باتیں کرنا سنت ہے۔ اِسی طرح فجر کی سنت اور فرض کے درمیان ذرا لیٹ جانا۔ امام ابنِ حزم رح نے تو یہ کہا ہے کہ اگر کوئی فجر کی سنت پڑھ کر نہ لیٹے تو اُس کی نماز ہی صحیح نہ ہوگی۔ سُبحان اللہ کیا اتّباعِ سنّت ہے۔ گو امام ابنِ حزم رح کا یہ قول دلیل کی رُو سے راجح نہیں ہے مگر اُن کے اقوال دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ وہ سراسر اِتّباعِ سنت میں غرق تھے۔ شیخ ابنِ عربی رح نے ان کو خواب میں دیکھا کہ آنحضرتؐ نے اُن سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے میں غرق اور غائب ہو گئے۔ رضی اللہ عنہ وعن اتباعہ۔

حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیْثَیْنِ (حذیفہؓ نے کہا) آنحضرتؐ نے ہم سے (امانت کے باب میں) دو حدیثیں بیان کیں۔

اَلَا اُحَدِّثُکُمْ عَنِّیْ وَعَنْ اُمِّیْ. کیا میں تم سے اپنے اور اپنی ماں کے حالات بیان نہ کروں؟۔

اِیَّاکُمْ وَ اَحَادِیْثَ اِلَّا حَدِیْثًا کَانَ فِیْ عَھْدِ عُمَرَ (معاویہؓ نے کہا) تم ذرا حدیثوں سے بچے رہو (اُن کی تصحیح کرو) مگر وہ حدیثیں قبول کر لو جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مشہور تھیں (کیونکہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں لوگ حدیث بیان کرنے سے بہت ڈرتے تھے۔ وہی حدیث بیان کرتے، جو صحیح ہوتی)۔

قَدْ تُحَدِّثُ بِنَحْوِہٖ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ۔ ابو رافع سے ایسی ہی حدیث روایت کی گئی ہے۔

کُنَّا نُحَدَّثُ اَنَّ اُسَامَۃَ۔ ہم سے یہ حدیث بیان کی جاتی تھی کہ اُسامہؓ۔

اِنَّہٗ قَدْ اَحْدَثَ۔ اُس نے دین میں نئی بات نکالی (تقدیر کا انکار کیا)۔

اَیْ بُنَیَّ مُحْدَثٌ۔ میرے چھوٹے بیٹے (یہ فجر کی نماز میں قنوت پڑھنا) نئی بات ہے (انھوں نے شاید آنحضرتؐ کو صبح کی نماز میں قنوت پڑھتے نہ دیکھا ہوگا، اِس لئے انکار کیا اور اُس کو نئی بات قرار دیا۔ گر دوسرے صحابہؓ کی روایتوں سے صبح کی نماز میں قنوت پڑھنا ثابت ہے۔ اور اثبات مقدم ہے نفی پر بعضوں نے کہا، عبد اللہ بن مغفل کا مطلب یہ ہے کہ قنوت میں وہ وہ دُعائیں پڑھنا جو آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہیں، ایک نئی بات ہے۔

اَحَادِیْث جمع ہے اُحْدُوْثَۃٌ کی۔ اُحدوثہ بمعنی حدیث ہے۔

اِتَّقُوا الْحَدِیْثَ عَنِّیْ اِلَّا مَا عَلِمْتُمْ. مجھ سے حدیث کی روایت کرنے سے بچے رہو، وہی حدیث روایت کرو، جس کو تم جانتے ہو (تم کو خوب یقین ہو کہ وہ حدیث میری ہے)۔

وَلَا یُحَدِّثُ بِہٖ اَحَدًا۔ بُرے خواب کو کسی سے بیان نہ کرے۔

اَلرُّؤْیَا ثَلٰثَۃٌ حَدِیْثُ النَّفْسِ۔ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک اُن میں سے نفسانی خیال (جیسے کہتے ہیں کہ بلّی کو خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آتے ہیں)۔

حَدِّثُوْا عَنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل سے حدیثیں روایت کرو کچھ حرج نہیں (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جھوٹی حدیثیں اُن سے نقل کرو، بلکہ اُن حدیثوں کے نقل کرنے کی اجازت دی، جن کی صحت کا گمان ہو گو وہ بلا سند بیان کریں۔ کیونکہ مدّتِ دراز گزرنے کی وجہ سے سند بیان کرنا اُن کے لئے دشوار ہے)۔

وَقَالَ قَوْمٌ بِطَھَارَۃِ الْحَدَثَیْنِ مِنْہُ۔ ایک گروہ علماء کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ کا پیشاب اور پاخانہ دونوں

پاک تھے (قاضی عیاض نے کہا، اسی طرح آپ کا خون اور سارے فضلات طاہر تھے)۔

حَدِیْثُهُمْ حَدِیْثُ اَوَّلِهِمْ - اُن میں جو کوئی پہلے بات کرتا ہے وہی بات کرتا رہتا ہے (دوسرا کوئی اُس کی بات کو کاٹ کر بیچ میں نہیں بولتا، جیسے بیوقوفوں کی عادت ہوتی ہے)۔

مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسَهَا (اللہ تعالیٰ نے میری امت کو) وہ خیال معاف کر دیئے ہیں جو اُن کے دلوں میں گزریں (لیکن مُنہ سے نہ نکالیں، نہ اُن پر عمل کریں۔ مُراد وہ وسوسے ہیں جو دل میں آتے ہیں، پھر پانی کی طرح بہہ جاتے ہیں۔ لیکن جو خیال دل میں جم جائے اور آدمی اُس پہ اعتقاد کرلے، تو اُس پر مواخذ ہوگا)۔

حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَفْهَمُوْنَ اَتُحِبُّوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ۔ آدمیوں سے وہی حدیثیں بیان کیا کرو جن کو وہ سمجھ سکیں (اُن کی عقل اور استعداد کے موافق) کیا تم اِس کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور رسول جھٹلائے جائیں (اُن سے دین کی وہ باتیں بیان کرو، جن کا سمجھنا مشکل ہے اور سمجھ میں نہ آئیں تو وہ جھٹلانے لگیں۔ تم بھی گنہگار ہو۔ کیونکہ تم اس تکذیب کے باعث ہو)۔

اِنْ شِئْتَ لَمْ اُحَدِّثْ بِهٰذَا۔ (عمار بن یاسر رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا) اگر تمہاری مرضی یہ ہو کہ میں یہ حدیث بیان نہ کروں، تو نہیں بیان کروں گا (عمار رضؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ یہ حدیث غلط ہے یا ان کو اُس میں شک تھا، بلکہ حضرت عمر رضؓ امیر المومنین تھے اُن کی اطاعت لازم تھی، اِس وجہ سے حضرت عمار رضؓ نے یہ کہا)

تَبْعَثُنِیْ اِلٰی قَوْمٍ يَّكُوْنُ بَيْنَهُمْ اَحْدَاثٌ وَّلَا عِلْمَ لِیْ بِالْقَضَاءِ۔ تم مجھ کو ایسے لوگوں کے پاس بھیجتے ہو، جن میں نئے جھگڑے اور مقدمے پیدا ہوتے ہیں اور میں فیصلہ کرنا نہیں جانتا۔

اَحْدَاثٌ جمع ہے حَدَثٌ کی۔ حَدَثٌ اور حَدَثَانٌ اور حَادِثَۃٌ اور حُدْثٰی سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی ایک نیا امر نیا واقعہ نیا مقدمہ۔

اِنَّ اَوْصِيَاءَ مُحَمَّدٍ مُحَدَّثُوْنَ۔ آنحضرتؐ کے وصی سب محدَّث ہوں گے (یعنی جبرئیلؑ اُن سے بات کریں گے، گو جبرئیلؑ اُن کو دکھائی نہ دیں گے)۔

اِنَّ فِیْ كُلِّ اُمَّةٍ مُحَدَّثِيْنَ مِنْ غَيْرِ نُبُوَّةٍ۔ ہر امت میں ایسے لوگ ہیں جو محدّث ہیں مگر پیغمبر نہیں ہیں (ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے یا ان کی رائے ہمیشہ ٹھیک نکلتی ہے)۔

اَيَّتُهَا الْمُحَدَّثَةُ۔ "اے محدّثہ" (یہ خطاب حضرت فاطمہ زہرا رضؓ کی طرف ہے)۔

لَجَعَلْتُكَ حَدِيْثًا لِمَنْ خَلْفَكَ۔ میں تجھ کو تیرے بعد والوں کے لئے عبرت بناتا (ایسی سخت سزا دیتا)

لَمْ اَرَ شَيْئًا اَحْسَنَ دَرَكًا وَّلَا اَسْرَعَ طَلَبًا مِّنْ حَسَنَةٍ مُّحْدَثَةٍ لِذَنْبٍ قَدِيْمٍ۔ میں نے نئی نیکی سے بڑھ کر پرانے گناہ کو زیادہ پانیوالی اور جلد ڈھونڈھ کر اُس کو پیٹ دینے والی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

لَا يُحَدِّثُ اَمَانَةَ الْاَصْدِقَاءِ وَلَا يَكْتُمُ شَهَادَةَ الْاَعْدَاءِ۔ مومن کی صفت یہ ہے کہ دوستوں کی امانت یعنی راز کی بات بیان نہیں کرتا (اُس کو فاش نہیں کرتا) اور دشمنوں کی گواہی کو نہیں چھپاتا (دشمن کے مقابلہ میں بھی سچی گواہی دیتا ہے یہ نہیں کہ اس کو چھپالے تاکہ دشمن کا نقصان ہو)۔

حَدِيْثُ السِّنِّ۔ کم سن نوجوان (اگر سن کا لفظ نکال ڈالیں تو حَدَثٌ کہیں گے۔ اس کی جمع اَحْدَاث یعنی نوجوان کم سن)۔

اَلْعِلْمُ يَكْسِبُ الْاِنْسَانَ الطَّاعَةَ فِیْ حَيٰوتِهٖ وَجَمِيْلَ الْاُحْدُوْثَةِ بَعْدَ وَفَاتِهٖ۔ علم سے انسان کو زندگی میں اطاعت اور عبادت کی توفیق ہوتی ہے اور مرنے کے بعد اُس کا ذکر خیر رہتا ہے۔

لَا اٰمَنُ الْحَدَثَانَ۔ میں موت سے بے ڈر نہیں ہوں،

اَلَا رُوْحٌ یُصِیْبُهَا الْحَدَثَانُ اِلَّا رُوْحُ الْقُدُسِ
سب جانوں کو نیند اور غفلت اور حادثے پیش آتے ہیں مگر پاکیزہ جان کو (یعنی حضرت جبرئیلؑ کو)۔

خُذُوْا بِالْاَحْدَثِ فَالْاَحْدَثِ۔ نئے حکم کو لو پھر جو اُس سے نیا ہو (یعنی جس مسئلہ میں مختلف حدیثیں وارد ہوں تو بعد والی حدیث پر عمل کرو۔ اگر تاریخ معلوم ہو سکے کیونکہ پہلی والی حدیث منسوخ ہو گئی ہو گی)۔

حَدْجٌ۔ مارنا، باندھنا، گھورنا۔

اَلَمْ تَرَوْا اِلٰی مَیِّتِکُمْ حِیْنَ یَحْدِجُ بِبَصَرِہٖ فَاِنَّمَا یَنْظُرُ اِلَی الْمِعْرَاجِ۔ کیا تم اپنے مُردے کو نہیں دیکھتے جب وہ (مرتے وقت) اپنی نظر جماتا ہے وہ سیڑھی کو دیکھتا ہے (جس پر چڑھ کر آسمان پر جاتا ہو گا)۔

حَدِّثِ النَّاسَ مَا حَدَجُوْكَ بِاَبْصَارِهِمْ۔ لوگوں سے اُس وقت تک باتیں کرو (وعظ و نصیحت) جب تک وہ تیری طرف نظر جمائے رہیں۔ (تیری باتیں سننے کے مشتاق رہیں)۔

حَجَّةٌ هٰهُنَا ثُمَّ احْدِجْ هٰهُنَا حَتّٰی تَفْنٰی۔ اس جگہ ایک حج کر لے پھر سامان کس (یعنی جہاد کی تیاری کر) یہاں تک کہ فنا ہو جائے (بوڑھا ہو جائے یا مر جائے)۔

وَالْمَرْکَبُ حِدْجٌ۔ سواری محافہ کی ہے (جس میں عورتیں چڑھتی ہیں)۔

کَاَنِّیْ اَخَذْتُ حَدَجَةَ حَنْظَلٍ فَوَضَعْتُهَا بَیْنَ کَتِفَیْ اَبِیْ جَهْلٍ۔ (عبد اللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا) جیسے میں نے اندرائن کا ایک کچا سخت پھل لیا اور اُس کو ابو جہل کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا۔

اَحْدَجَ الشَّجَرَةُ۔ اندرائن کے درخت میں پھل نکلے۔

حَدٌّ۔ روکنا، منع کرنا، سر حد مقرر کرنا، سزا دینا، غصہ ہونا، جدا کرنا، تیز کرنا، سوگ کرنا۔

حُدُوْدُ اللّٰهِ۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں (مثلاً چوری میں ہاتھ کاٹنا، تہمت میں اُسے کوڑے لگانا، زنا میں رجم یا سو کوڑے لگانا، رہزنی میں قتل یا سولی یا ہاتھ پاؤں کاٹنا یا قید کرنا) یا اللہ کے ٹھہرائے ہوئے احکام (جیسے ترکے کے حصے، طلاقوں کی تعداد اور نکاحوں کی تعداد وغیرہ)۔

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَیْنَ الْحَدَّیْنِ حَدِّ الدُّنْیَا وَحَدِّ الْاٰخِرَةِ۔ لَمَم (جس کا ذکر قرآن میں ہے) وہ گناہ ہے جس میں نہ دنیا کی کوئی سزا مقرر ہو (جیسے رجم یا جلد یا قطع یا حبس) نہ آخرت کی (مثلاً قتل، والدین کی نافرمانی، سود خواری کہ ان میں آخرت کی سزائیں مقرر ہیں) ان دونوں کے بیچ میں جو گناہ ہو (جیسے اجنبی عورت کو بہ شہوت دیکھنا، اُس کا بوسہ لینا، مساس کرنا، اَمرد کو بہ شہوت دیکھنا، اُس کا بوسہ لینا، مساس کرنا، پتنگ اُڑانا، شطرنج، چوسر، گنجفہ وغیرہ کھیلنا، گانا بجانا۔ ایک طائفہ[1] علماء کے نزدیک۔

حَدُّ الْمَرِیْضِ اَنْ یَّشْهَدَ الْجَمَاعَةَ۔ بیمار کو کونسی بیماری تک (یعنی کس حد تک جماعت میں حاضر ہونا ضروری ہے اور کس حد پر جماعت میں حاضر ہونا معاف ہے)۔ بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ بیمار کو جماعت میں حاضر ہونے کی ترغیب ایک روایت میں "جِدُّ الْمَرِیْضِ" ہے جیم معجمہ سے تو ترجمہ یہ ہو گا کہ بیمار کی جماعت میں حاضر ہونے کے لئے کوشش کرنا)۔

اِنِّیْ اَصَبْتُ حَدًّا فَاَقِمْهُ عَلَیَّ۔ میں نے ایک ایسا جُرم کیا ہے جس میں سزا واجب ہوتی ہے، تو مجھ کو سزا دے۔

اِقَامَةُ حَدٍّ خَیْرٌ مِّنْ مَطَرِ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً۔ اللہ کی مقرر کی ہوئی ایک حد قائم کرنا، چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے (اس لئے کہ برسات سے شکم سیری ہوتی ہے اور حد جاری ہونے سے لوگوں کی جان اور عزت اور زندگی محفوظ رہتی ہے)۔

مَنْ اَصَابَ حَدًّا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ اَکْرَمُ۔ جو شخص کوئی حد کا گناہ کرے (مثلاً زنا، چوری، تہمت

[1] ایک طائفہ کی قید اس لئے لگائی کہ بعض علماء نے گانا بجانا جائز رکھا ہے اور اس مسئلہ میں طرفین سے مستقل کتابیں اور رسالے بنائے گئے ہیں

وغیرہ) پھر اللہ اُس کا گناہ ڈھانپے رکھے اور معاف کر دے تو وہ بڑا اکرم کرنے والا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ حدی گناہ کا بھی چھپانا اس کے اظہار سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی درگاہ میں توبہ کرے تو معافی کی امید ہے)۔

فَیَحُدُّ لِی حَدًّا۔ پھر میرے لئے شفاعت کی ایک حد مقرر کر دی جائے گی (کہ ایسے ایسے گنہگاروں کی شفاعت کرو یا فلاں فلاں گنہگاروں کی۔ اس حدیث کے شروع میں یہ مذکور ہے کہ میدانِ حشر کی تنگی اور سختی اور حرارت سے لوگ تنگ ہوکر آپ کی سفارش چاہیں گے اور آخر میں یہ مذکور ہے کہ آپ کئی گروہوں کو دوزخ سے نکالیں گے۔ دونوں میں منافاۃ نہیں کس لئے کہ جس وقت تک آپ بارگاہِ احدیت میں سجدہ کرکے شفاعت کا اِذن حاصل کریں گے، اُس وقت تک کچھ لوگ تو میدانِ حشر ہی میں محبوس رہیں گے اور کچھ دوزخ میں بھیج دیئے جائیں گے)۔

لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ اَکْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ۔ کسی عورت کو (اپنے خاوند کے سوا) دوسری کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔

اَلْحِدَّۃُ تَعْتَرِیْ خِیَارَ اُمَّتِیْ۔ تیزی اور نیک کام میں جلدی یا دین میں سختی میری اُمت کے اچھے لوگوں میں ہوگی (مطلب یہ ہے کہ غصہ اور زود رنجی اور تیزی اگر اللہ کے واسطے ہو تو وہ بہتر ہے۔ دین کی حرارت اور حدت، قوتِ ایمان کی دلیل ہے اور مداہنت اور صُلحِ کُل، نفاق اور بے ایمانی کی)۔

خِیَارُ اُمَّتِیْ اَحِدَّاءُ ھَا۔ میری امت کے بہتر لوگ وہ ہیں جن میں دین کی حدت ہو (کافروں پر اُن کو غصہ ہو جس بات سے اسلام یا مسلمانوں کی توہین ہوتی ہو، اس کو کبھی گوارا نہ کریں، گو جان جائے، مال جائے، عزت جائے، پر دین میں خلل نہ آئے اور دیندار لوگ محفوظ رہیں)۔

کُنْتُ اُدَارِیْ مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ بَعْضَ الْحَدِّ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں حضرت ابوبکرؓ کی بعض تیزی کو نرمی کے ذریعہ ٹال دیتا (حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مزاج میں ذرا تیزی اور زود خشمی تھی، حضرت عمرؓ اُن سے مدارات کرکے ان کا غصہ ٹال دیتے۔ یہ خصلت اکثر ایماندار وں میں ہوتی ہے کہ اُن کو غصہ جلدی آجاتا ہے مگر جلدی زائل بھی ہوجاتا ہے۔ اُن کا دل آئینہ کی طرح صاف رہتا ہے (ایک روایت میں "بَعْضَ الْحِدِّ" ہے جیم سے جو ہزل کے مقابل ہے، ایک روایت میں "بَعْضَ الْجَدِّ" ہے، بہ فتحِ جیم بمعنی حظ۔

عَشْرٌ مِّنَ السُّنَّۃِ وَعَدَّ فِیْھَا الْاِسْتِحْدَادَ۔ دس باتیں سُنّت ہیں، اُن میں سے ایک زیرِ ناف کے بال لینا بھی آپ نے بیان کئے (یعنی اُسترے سے مُونڈنا)

اَمْھِلُوْا کَیْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَۃُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِیْبَۃُ ذرا دَم لو فرصت دو تاکہ جس عورت کے بال پریشان ہیں وہ کنگی کرلے اور جس کا خاوند چلا گیا تھا (گھر میں نہ تھا) وہ صفائی کرلے (مقام مخصوص کے بال وغیرہ صاف کرلے نووی نے کہا کہ زیرِ ناف کے بال اُسترے سے مُونڈنا افضل ہے بہ نسبت نورہ لگانے یا اُکھیڑنے کے اور بہتر یہ ہے کہ قبل اور دبر دونوں کے بال صاف کرے طیبی نے کہا عورتیں اُسترے سے نہیں مونڈتیں تو اُن کے استحداد سے بالوں کا اُکھیڑنا مُراد ہے)۔

اِنَّہُ اِسْتَعَارَ مُوْسٰی لِیَسْتَحِدَّ بِہٖ۔ حضرت خبیبؓ نے، جب کافر اُن کو قتل کرنے لگے ایک اُسترہ مانگا زیرِ ناف کے بال مُونڈنے کے لئے (کیونکہ وہ کافروں کے پاس قید تھے اُن کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ قتل کے وقت اُن کے زیرِ ناف کے بال نمود ہوں)۔

اِنَّ قَوْمَنَا عَادُوْنَا لَمَّا صَدَّقْنَا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ (عبد اللہ بن سلام رضؓ نے کہا) ہمارے قوم کے لوگ ہمارے مخالف ہوگئے، جب سے ہم نے اللہ اور اُس کے رسولؐ کی تصدیق کی

لِکُلِّ حَرْفٍ حَدٌّ۔ ہر حرف کی ایک انتہا ہو (جہاں تک آدمی پہنچتا ہے۔ دوسری روایت میں "مُطَّلَعٌ" ہے یعنی چڑھنے کا مقام یہ حدیث صفتِ قرآن میں وارد ہے۔ مطلب یہ

ہے کہ ظاہر اور باطن قرآن ہر آیت کا ایک منتہیٰ اور مقصد ہے مثلاً ظاہر قرآن کا مقصد یہ ہے کہ آدمی شانِ نزول، عربیت، ناسخ و منسوخ، اعراب و وقوف وغیرہ سے واقف ہو اور باطن قرآن کا یہ مقصد ہے کہ دل کی سختی دُور ہو، ہر وقت پروردگار کا حضور ہو، قلب یادِ الٰہی سے پُر نور ہو)۔

تَقِيسُ الْمَلٰئِكَةَ بِالْحَدَّادِيْنَ۔ (یہ صحابہ رضؓ نے ابوجہل سے کہا، جب وہ مردود کہنے لگا کہ "دوزخ کے داروغہ اُنیس ہیں تو ہم میں سے سو آدمی اُن کو ہٹا کر دوزخ سے نکل جائیں گے) کیا تو فرشتوں کو دنیا کے جیلروں کی طرح سمجھتا ہے (ایک فرشتہ ساری دنیا کے آدمیوں کے لئے کافی ہے) (بعضوں نے کہا "حَدَّادِيْنَ" سے لوہار مراد ہیں)۔

أَرٰى حَدَّهُمْ كَلِيْلًا۔ میں تو ان کی دھار کند دیکھتا ہوں (یعنی اُن کی قوت کم ہے)۔

لِيُحِدَّ السِّكِّيْنَ۔ چھری تیز کرلے۔

حَدٌّ كَلِيْلٌ۔ کند دھار جس سے برابر نہ کٹے۔

طَرْفٌ كَلِيْلٌ۔ ضعیف نگاہ۔

مَا يُحِدُّوْنَ إِلَيْهِ النَّظَرَ۔ آپ کے صحابہ رضؓ تیز نگاہ سے آپ کو نہیں دیکھتے (بوجہ آپ کی ہیبت اور رُعب کے نظر آپ پر نہیں جا سکتے)۔

وَحَدَّ مِرْفَقَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ۔ اپنی داہنی کہنی کو ران پر جُدا کر کے رکھا (یعنی کہنی کو پہلو سے علیحدہ رکھا چمٹایا نہیں) بعضوں نے یوں پڑھا ہے۔

وَحَدُّ مِرْفَقِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى فَخِذِهٖ۔ یعنی آپ کی داہنی کہنی آپ کی ران پر تھی۔

أَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ۔ کیا تو اللہ کی حدوں میں سے ایک حد دُور کرنے کے لئے سفارش کرتا ہے؟ (یہ آپ نے حضرت اسامہ رضؓ سے فرمایا علماء نے کہا ہے کہ جب حد کا مقدمہ امام تک پہنچ جائے، اُس وقت مجرم کی سفارش کرنا حرام ہے، لیکن اس سے پہلے جائز ہے اگر مجرم شریر نہ ہو ورنہ شریروں پر رحم کرنا دوسری غریب مخلوق پر ظلم کرنا ہے اور تعزیر میں ہر حال میں سفارش کرنا درست ہے یعنی خواہ مقدمہ حاکم تک پہنچا ہو یا نہ پہنچا ہو)۔

إِنَّهٗ أَتٰى حَدًّا (جس نے پردہ اٹھا کر گھر میں جھانکا) اُس نے سزا کا کام کیا۔

أَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى أَرِقَّائِكُمْ۔ اپنے غلام لونڈیوں پر اللہ کی حدیں قائم کرو (ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ مولیٰ اپنے غلام اور لونڈی کو حد مار سکتا ہے۔ مگر امام ابوحنیفہ رحؒ نے اس کے خلاف یہ کہا ہے کہ حد لگانا خاص امام اور حاکم کا کام ہے)۔

إِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدًّا وَجَعَلَ عَلٰى مَنْ تَعَدَّى الْحَدَّ حَدًّا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کی حد مقرر کی ہے اور جو شخص اُس حد سے بڑھ جائے، اُس کی بھی سزا مقرر کی ہے۔

لِلصَّلٰوةِ أَرْبَعَةُ آلَافِ حَدٍّ۔ نماز کی چار ہزار حدیں ہیں۔

أَقَمْتُمْ حُدُوْدَهٗ۔ تم نے اُس کی حدیں قائم کیں یعنی احکام اور شرائع۔

يُضْرَبُ الْحُدُوْدُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ۔ حدیں امام کے سامنے لگائی جائیں (مجمع البحرین میں ہے کہ امام آنحضرتؐ کا نام ہے توراۃ شریف میں، کیونکہ جو کوئی دین سے مخالفت کرے گا، آپ اس سے مخالفت کریں گے گو وہ رشتہ دار ہو)

لَا يَزَالُ الْإِنْسَانُ فِيْ حَدِّ الصَّائِمِ مَا كَانَ كَذَا۔ جب تک آدمی ایسا کرتا رہے تو اُس کو روزہ دار کا ثواب ملتا رہے گا۔

تَنْفِيْ عَنْهُ الْأَقْطَارُ بُعْدًا عَنْهُ الْحُدُوْدُ۔ ... تعالیٰ کے نہ کنارے ہیں نہ حدیں ہیں

حُدُوْدُ الْإِيْمَانِ۔ شہادتین کا اقرار، نماز، روزہ، ...

تھے امام ابو عبداللہ کے سامنے ایک مردِ مومن کا ذکر آیا جس میں حِدَّت (یعنی غصہ تیزی) تھی۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب مومنوں کو پیدا کیا تو ان کو دوزخ میں جانے کا حکم دیا۔ وہ چلے گئے؛ وہاں کا دھواں اُن کو لگ گیا یہی حِدَّت ہے۔ اور کافروں کو جب پیدا کیا، ان کو بھی دوزخ میں جانے کا حکم دیا لیکن وہ نہیں گئے، اِس لئے اُن میں تحمل اور وقار ہے۔ امام محمد باقرؑ سے پوچھا گیا کہ مومن میں تیزی کیوں سب سے زیادہ ہوتی ہے؟ فرمایا اس لئے کہ قرآن کی عزت اُس کے دل میں ہوتی ہے اور خالص ایمان اُس کے سینے میں ہوتا ہے اور وہ اللہ کا مطیع اور مُصدِّق بندہ ہوتا ہے۔ اور اکثر مومن کی تیزی اور حرارت اِس امر پر ہوتی ہے جو خلافِ شرع ہو۔ اِسی طرح اس کا غصہ اس پر ہوتا ہے جو خلافِ شرع کام کا ارتکاب کرے نہ کہ ہر شخص پر یا ہر موقع پر۔)

حَدْرٌ۔ موٹا ہونا، غلیظ ہونا، سُوج جانا، سوجانا، اُترنا، اوپر سے نیچے ڈھکیلنا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَاِذَا اَقَمْتَ فَاحْدُرْ[1] جب اذان دے تو ٹھہر ٹھہر کر دے اور جب تکبیر کہے تو جلد جلد کہہ۔

فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ يَحْدُرُ فِيْهِمَا۔ آپؐ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں اختصار کیا (جلدی سے فارغ ہوگئے)۔

رَاَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ يا يَتَحَدَّرُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ میں نے دیکھا برسات کا پانی آپؐ کی ڈاڑھی پر ٹپک رہا تھا۔

ضَرَبَ رَجُلًا ثَلَاثِيْنَ سَوْطًا كُلُّهَا يَبْضَعُ وَيَحْدُرُ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو تیس کوڑے مارے ہر کوڑا کھال پھٹ رہی تھی اور سُوج رہی تھی۔

وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَحْدَرُ شَيْءٍ۔ ہمارے یہاں ایک پیدا ہوا جو بہت موٹا اور غلیظ تھا۔

رَغِيْفٌ حَادِرٌ۔ پوری روٹی۔

كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ غُلَامًا حَادِرًا۔ عبداللہ بن حارث بن نوفلؓ ایک موٹے تازے گٹھے بدن کے لڑکے تھے۔

اِنَّ اَبْرَهَةَ كَانَ رَجُلًا قَصِيْرًا حَادِرًا دَحْدَاحًا۔ اَبرہہ (جو کعبہ کو ڈھانے کے لئے ہاتھی لے کر آیا تھا) ایک پست قد، غلیظ، ٹھگنا آدمی تھا۔

اِنَّ اُبَيَّ بْنَ خَلَفٍ كَانَ عَلٰى بَعِيْرٍ لَهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ يَا حَدْرَاهَا۔ اُبی ابن خلف ایک سانڈنی پر سوار تھا، اور کہہ رہا تھا کسی نے ایسی موٹی تازی اونٹنی دیکھی ہے؟

حَدْرَاءُ تانیث ہے اَحْدَرُ کی، جس کے پٹھے اور رانیں پُرگوشت ہوں اور کمر باریک ہو۔

اَنَا الَّذِيْ سَمَّتْنِيْ اُمِّيْ حَيْدَرَةْ۔ (حضرت علیؓ نے جنگِ خیبر میں یہ رجز پڑھا) میں وہ ہوں جس کی ماں نے اُس کا نام حیدرہ رکھا۔ (حیدرہ شیر کو کہتے ہیں چونکہ اُس کی گردن موٹی ہوتی ہے۔ حالانکہ ان کی ماں نے ان کا نام "اَسَد" رکھا تھا مگر چونکہ اَسَد اور حَيْدَرَه کا ایک ہی مطلب ہے اس لئے یہ کہنا صحیح ہوا کہ میرا نام حیدرہ[2] رکھا تھا۔ بعضوں نے کہا نہیں، اُن کی ماں نے حیدرہ ہی ان کا نام رکھا تھا، اُس وقت والد آپ کے موجود نہ تھے جب وہ آئے تو اُنھوں نے علیؓ نام رکھا (صدقے اِس نامِ پاک کے)۔

اَلْاَذَانُ تَرْتِيْلٌ وَالْاِقَامَةُ حَدْرٌ۔ اذان آہستہ آہستہ ہے اور اقامت جلدی جلدی۔

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَبِيْ وَالْمَاءُ يَتَحَدَّرُ عَلٰى عَاتِقِهٖ گویا میں اپنے والد کو دیکھ رہا ہوں: پانی اُن کے مونڈھے پر ٹپک

[1] مجمع البحرین میں ہے کہ ایک روایت میں فَاحْذِمْ ہے ذالِ معجمہ سے مگر یہ روایت مجھ کو نہیں ملی۔ زمخشری نے کہا فَاحْذُرْ ہے خائے معجمہ سے۔ ۱۲ منہ

[2] مجمع البحرین میں ہے بعضوں نے کہا اگلی کتابوں میں آپ کا نام یہی مذکور تھا۔ بعضوں نے کہا کہ صغر سنی میں آپ کا لقب حیدرہ تھا کیونکہ حیدرہ کہتے ہیں پُرگوشت بڑے پیٹ والے کو اور ایسے ہی تھے۔ مؤلف نے آپ کو خواب میں دیکھا آپ گورے رنگ کے پست قد توند والے تھے ڈاڑھی گول آنکھیں بڑی بڑی چہرے پر بڑا رعب، دواب سر کے سامنے کے حصہ پر بال نہ تھے ۱۲ منہ

رہا تھا۔

اُحْدُرْ ذٰلِکَ اِلَیْنَا۔ اس کو ہمارے پاس بھیج دو۔

حَدْسٌ - گمان کرنا، اٹکل لگانا، قصد کرنا، کشتی میں غالب آنا، جلدی چلنا۔

لَا یَنَالُہٗ حَدْسُ الْفِطَنِ۔ اس پروردگار تک عقلمند کا گمان یا وہم نہیں پہنچ سکتا۔

حَدْقٌ - گھیر لینا، گرداگرد ہوجانا، دیکھنا۔

اَسْقِ حَدِیْقَۃَ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کے باغ میں پانی برسا (حدیقہ وہ باغ جس کے گرد حصار ہو اور کبھی کھجور کے چند جھاڑوں کو بھی حدیقہ کہتے ہیں، گو ان کے گرد احاطہ نہ ہو۔ اس کی جمع حَدَائِقُ ہے)

فَحَدَقَنِیْ یا فَحَدَّقَنِی الْقَوْمُ بِاَبْصَارِھِمْ۔ اپنی اپنی آنکھوں سے مجھ کو گھورنے لگے۔

اَحْدَقَ بِہِ النَّاسُ۔ لوگوں نے آپ کو گھیر لیا۔

نَزَلُوْا فِیْ مِثْلِ حَدَقَۃِ الْبَعِیْرِ۔ ایسے ملک میں اترے جو اونٹ کی آنکھ کی طرح تروتازہ اور شاداب تھا (آنکھ میں اللہ نے تری رکھی ہے۔ سارے بدن میں خشکی ہو، مگر آنکھ میں ضرور تری رہے گی، اسی طرح اگر سارے بدن میں مغز نہ رہا ہو لیکن آنکھ میں ضرور رہے گا۔ اس لئے تروتازہ اور شاداب ملک کو "حدقہ" سے تشبیہ دی۔ اصل میں حَدَقَۃٌ آنکھ کے کالے ڈیلے کو کہتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ایک حدیث نقل کی ہے:

حَدَقَۃُ الْعَیْنِ ھِیَ سَوَادُھَا الْاَعْظَمُ۔ آنکھ کا حدقہ وہ بڑا کالا ڈیلا ہے)۔

حَدْلٌ[1] - ظلم سے ایک طرف جھک جانا۔

حَدَلٌ - ایک مونڈھا اونچا ایک نیچا ہونا، ظلم کرنا۔

رَجُلٌ عَلِمَ مُحَدَّلٌ۔ ایک وہ شخص جس نے جان بوجھ کر ظلم کیا۔

حُدَیْلَۃُ۔ ایک قبیلہ ہے انصار کا۔

حَدْمٌ یا حَدَامٌ - آگ کا خوب بھڑکنا۔

اِحْتِدَامٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

یُوْشِکُ اَنْ تَغْشَاکُمْ دَوَاجِیْ ظُلَلِہٖ وَاحْتِدَامُ عِلَلِہٖ۔ قریب ہے کہ تم کو اس کی سائبانوں کی ظلمت اور اس کی بیماری کی بھڑک ڈھانک لے گی۔

حَدْوٌ یا حُدَاءٌ یا حِدَاءٌ - بلند آواز سے اونٹوں کو چلانے کے لئے گانا۔

حَادِیٌ۔ گا کر اونٹ چلانے والا اس کی جمع حُدَاۃٌ ہے۔

لَا بَاْسَ بِقَتْلِ الْحِدَوِ وَالْاَفْعَوْ۔ چیل اور سانپ کو مار ڈالنے میں (حالتِ احرام میں) کوئی قباحت نہیں۔

حِدَوٌ۔ اصل میں حِدَاءٌ تھا جو جمع ہے حِدَاَۃٌ کی، ہمزہ وقف میں ساکن ہو کر الف ہوگیا پھر الف کو واؤ سے بدل دیا۔

اِنْ اَرَ مَطْمَعِیْ فَحِدَوٌّ تَلَمَّعُ۔ اگر میں اپنی طمع پر غور کروں تو گویا میں ایک اُچک لے جانے والی چیل ہوں (کسی طرح میری نیت نہیں بھرتی۔ چیل کی طرح ہر ایک مال کے نوچنے کھسوٹنے کے لئے مستعد ہوں۔ یہ حضرت لقمان کا قول ہے)

حِدَوٌّ۔ میں الف کو واؤ سے بدلا، پھر اس کو مشدد کر دیا، بعضوں نے کہا، اہلِ مکہ چیل کو "حِدَوٌّ" ہی کہتے ہیں۔

اَلْحِدَاَۃُ تَقُوْلُ کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا اللّٰہ (کعب احبار رضی اللہ عنہ نے کہا) چیل یہ کہتی ہے کہ اللہ کے سوا سب جلنے والے ہیں۔

فَمَرَّتْ بِہٖ حُدَیَّاۃٌ۔ اس گلوبند کو ایک چیل لے گئی جو اس پر سے گزری۔

کُنْتُ اَتَحَدَّی الْقُرَّاءَ۔ میں قاریوں کو تلاش کرتا تھا (تاکہ ان کو قرآن سناؤں)۔

تُحَدُّوْنِیْ عَلَیْھَا۔ تم مجھ کو اس پر برانگیختہ کرتے ہو۔

بابُ الحاء مع الذال

حَذَّاءٌ۔ کوتاہ۔ جیسے جَذَّاءٌ ہے۔

[1] کہتے ہیں "ھٰذَا حَدَلٌ لَا عَدْلٌ" یہ تو ظلم ہے انصاف نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

أصول بيدٍ حذّاء۔ کیا میں چھوٹے ہاتھ سے حملہ کروں جو میرے مقصد تک نہیں پہنچ سکتا ایک روایت میں جذّاء ہے یعنی کٹے ہاتھ سے حملہ کر دوں ؟)۔

وولّت حذّاء۔ اور دنیا ہلکی پھلکی جلدی جلدی پیٹھ موڑ کر چلی۔

حذر یا حِذر یا محذورة۔ پرہیز کرنا۔

تحذیر۔ ڈرانا، تنبیہ کرنا۔

وما یحذر یا وما یحذر من الإصرار على القتال والعصیان۔ اس باب میں قتل اور گناہ پر اصرار کرنے سے ڈرانے کا ذکر ہے۔

من شر ما أجد وأحاذر۔ جو تکلیف اب ہے اس سے اور آئندہ جس کے ہونے کا ڈر ہے اس سے تیری پناہ لیتا ہوں)۔

نزل بك حذرك۔ جس چیز سے تو ڈرتا تھا، وہی تجھ پر اتر آئی۔

لا یغني حذر من قدر۔ تقدیر سے بچنا کچھ کام نہیں آتا

الحذر السلاح۔ قرآن میں جو آیا ہے "وخذوا حذركم" تو حذر سے مراد ہتھیار ہے، یعنی اپنا بچاؤ کئے رہو، ایسا نہ ہو کہ دشمن دھوکے سے آن پڑے، یہ تفسیر ابن عباس سے منقول ہے۔

حذف۔ گرانا، دور کرنا، مختصر کرنا، مارنا، کاٹنا۔

حذف۔ ایک پرندہ ہے یا چھوٹی بطخیں یا چھوٹی کالی بکریاں، جن کے نہ کان ہوتے ہیں نہ دم، وہ یمن کی طرف سے آتی ہیں

لا تتخللکم الشیاطین کأنها بنات حذف (صفوں میں مل کر کھڑے ہو) ایسا نہ ہو کہ تمہارے بیچ میں شیطان کالی چھوٹی بکریوں بیٹیوں کی طرح گھس آئیں (ایک روایت میں کأولاد الحذف ہے)

حذف السلام سنة۔ سلام کو مختصر کرنا سنت ہے (اس کا لمبا کرنا جیسے جاہلوں کی عادت ہے، خلافِ سنت ہے دوسری روایت میں ہے:

التکبیر جزم والسلام جزم۔ یعنی تکبیر اور سلام دونوں کو تخفیف اور اختصار کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے)۔

فتناول السیف فحذفه به۔ تلوار لے کر اس سے اس کو مارا۔

فحذفه بعصا فیه أجله۔ اس کے ایک لاٹھی ماری اسی میں اس کی موت تھی (ایک روایت میں فخذفه ہے خائے معجمہ سے یعنی لکڑی انگلیوں سے پھینک کر ماری)۔

واحذف في الأخریین۔ اخیر کی دو رکعتیں پہلی دو رکعتوں سے چھوٹی کر۔

حذیفة مشہور صحابی ہیں، حضرت عمرؓ نے ان کو مدائن کا حاکم بنایا تھا۔

حذفرة۔ بھرنا۔

حِذفار اور حُذفور۔ جانب، گوشہ، بلندی۔

حذافیر جمع ہے۔

فکأنما حیزت له الدنیا بحذافیرها۔ گویا دنیا پوری مع سب اطراف و جوانب کے اس کے لئے جوڑ دی گئی۔

الخیر بحذافیره في الجنة۔ ساری بھلائی بہشت میں موجود ہے۔

فإذا نحن بالحي قد جاءوا بحذافیرهم یکایک اس قبیلے کے سب لوگ آن پہنچے۔

حذق یا حِذق یا حَذاق یا حِذاق یا حذاقة یا حِذاقة پہچاننا، سیکھنا، ماہر ہونا، کاٹنا، کھٹا ہونا۔

إنه خرج على صعدة یتبعها حذاقي۔ آپ ایک گدھی پر سوار ہو کر نکلے، اس کا بچہ اس کے پیچھے چل رہا تھا۔

فما مر بي نصف شهر حتى حذقته۔ آدھا مہینہ بھی

لہ حضرت علی کا قول ہے ۱۲ منہ ۲ے حذف کے معنی مارنے اور پھینکنے دونوں آئے ہیں۔ یعنی ضرب اور رمی۔ ۱۲ منہ

نہیں گزرا کہ میں اس میں ماہر ہو گیا (میں نے اس کو اچھی طرح حاصل کر لیا)

حَجَّامٌ حَاذِقٌ۔ یہ پچھنے لگانیوالا ماہر ہے (یعنی حجامت میں کامل ہے)۔

حَاذِقٌ بَاذِقٌ جیسے حَسَنٌ بَسَنٌ بطریق اتباع کہتے ہیں۔

حَذَقَ الْخَالُّ۔ سرکہ خوب کھٹا ہو گیا۔

حَذْلٌ۔ جھکنا، کرتے یا ازار کا کنارہ۔

حُذَالٌ کرتے یا ازار کا کنارہ، کمربند کے نیچے کا حصہ یا نیفے کے نیچے کا حصہ۔ ایسا ہی حُذْلَةٌ ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ فِيْ حُذْلِ اُمِّهٖ۔ وہ اپنی ماں کی گود میں ہے۔

حَذَالٌ۔ ایک غلہ ہے۔

حُذَالٌ۔ نیفہ یا دامن کا کنارہ۔ جیسے "حُذْنٌ" ہے

مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَأْكُلْ مِنْ غَيْرِ اٰخِذٍ فِيْ حُذْلِهٖ شَيْئًا جو شخص باغ میں جائے (اور بھوکا ہو) تو (گرا پڑا میوہ) اس میں سے کھا سکتا ہے۔ مگر اپنے پلو (دامن) میں کچھ نہ لے (یعنی اٹھا کر نہ لائے)۔

هَاتِيْ حَذَالَكِ۔ اپنا دامن اٹھا (پھر آپ نے اس میں روپیہ ڈال دیا)۔

حَذْمٌ۔ کاٹنا، جلدی کرنا۔

اِذَا اَقَمْتَ فَاحْذِمْ۔ جب تو تکبیر کہے تو جلدی جلدی کہہ، اذان کی طرح اس کو مت بڑھا۔ ایک روایت میں فَاخْذِمْ ہے خائے معجمہ سے)

حُذْنٌ۔ نیفہ یا دامن کا کنارہ۔

مِنْ غَيْرِ اٰخِذٍ فِيْ حُذْنِهٖ (ترجمہ ابھی گزر چکا ہے)۔

حَذْوٌ یا حِذَاءٌ۔ اندازہ کرنا، کاٹنا، ناپنا، پہنانا، پھینکنا دینا۔

حَذْيٌ۔ کاٹنا، پھاڑنا۔

اِحْذَاءٌ۔ دینا، عطا کرنا۔

فَاَخَذَ قَبْضَةً مِّنْ تُرَابٍ فَحَذَا بِهَا فِيْ وُجُوْهِ الْمُشْرِكِيْنَ آپؐ نے خاک کی ایک مٹھی لی اور اس کو مشرکوں کے منہ پر پھینکا۔

لَتَرْكَبُنَّ سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ تم ان لوگوں کے طریقوں (چالوں) کی پیروی کرو گے جو تم سے پہلے تھے (یعنی یہود اور نصاریٰ) جیسے ایک جوتی دوسری جوتی کے برابر کاٹی جاتی ہے۔

يَعْمِدُوْنَ اِلٰى عُرْضِ جَنْبِ اَحَدِهِمْ فَيَحْذُوْنَ مِنْهُ الْحُذْوَةَ مِنَ اللَّحْمِ۔ ان میں سے کسی کے پہلو کے ایک جانب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور گوشت کا ایک پارچہ کاٹ لیتے ہیں (یعنی غیبت کرتے ہیں)۔

مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا۔ اس کے ساتھ تو اس کی جوتی اور اس کا مشکیزہ موجود ہے (یعنی اونٹ کو پکڑنے کی ضرورت نہیں، اس کا پاؤں جوتا ہے ہزاروں کوس جا سکتا ہے اور اس کی پیاس پر اس کو صبر دیا گیا ہے۔ اس کے پیٹ میں ایک ظرف ہے جس میں آٹھ نو دن تک کا پانی وہ بھر لیتا ہے اور پیاس کے وقت اس کو کام میں لاتا ہے، گویا مشکیزہ بھی ساتھ ہے)۔

لَا اَرٰى عَلَيْكَ حِذَاءً۔ میں تیرے پاس جوتا نہیں دیکھتا

مَا احْتَذَى النِّعَالَ۔ اس نے جوتے نہیں پہنے۔

يُصَلِّيْ وَاَنَا حِذَاءَهٗ یا حِذَاءَهٗ۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے اور میں آپ کے برابر مقابل ہوتی۔

تَحْتَذِي السِّبْتَ۔ تم گائے کے صاف کئے ہوئے چمڑے یعنی نرمی کے جوتے پہنتے ہو۔

اِنَّمَا هُوَ حِذْيَةٌ مِّنْكَ (ذکر کیا ہے) وہ بھی تیرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے

حِذْيَةٌ۔ وہ گوشت کا پارچہ جو لنبا کاٹ لیا جائے۔

اِنَّمَا فَاطِمَةُ حِذْيَةٌ مِّنِّيْ يَقْبِضُنِيْ مَا يَقْبِضُهَا۔ فاطمہ میرے بدن کا ایک ٹکڑا ہے۔ اس کو جس بات سے تکلیف ہو مجھ کو بھی اس سے تکلیف ہوتی ہے۔

اَحَدُ فِيْ اَشْيَاهَا تَحْشُوْ بِحُذْوَةِ الْحِذَا اَبْنَيْنِ فاطمہؓ کے دو بچھونوں میں سے (جو ان کے جہیز میں دیئے

ایک بچھونے میں موچیوں کے چمڑوں کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے (یعنی وہ ٹکڑے جو چمڑا کاٹتے وقت زمین پر گرتے ہیں، ان کو موچی پھینک دیتے ہیں)

اِنَّ الْهُدْهُدَ ذَهَبَ اِلٰی خَازِنِ الْبَحْرِ فَاسْتَعَارَ مِنْهُ الْحِذْيَةَ فَجَاءَ بِهَا فَاَلْقَاهَا عَلَی الزُّجَاجَةِ فَفَلَقَهَا (کہتے ہیں) ہُدہُد اُس فرشتے کے پاس گیا جو دریا پر معیّن ہے اور اس سے ہیرے کا ایک ٹکڑا مانگ کر لایا، اس کو شیشے پر ڈالا وہ کٹ گیا (ہیرا تمام پتھروں کو کاٹ دیتا ہے، یعنی الماس)۔

مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ مَثَلُ الدَّارِيِّ اِنْ لَمْ يُحْذِكَ مِنْ عِطْرِهِ عَلِقَكَ مِنْ رِيحِهِ۔ نیک صحبتی کی مثال عطار کی سی ہے اگر وہ اپنے عطر میں سے تجھ کو کچھ نہ دے، تب بھی اس کی خوشبو تجھ تک پہنچ جائے گی (بہرحال اس کی صحبت میں فائدہ ہی فائدہ ہے)۔

فَيُدَاوِينَ الْجَرْحٰی وَيُحْذَيْنَ۔ عورتیں (آنحضرتؐ کے زمانہ میں فوج کے ساتھ رہتیں) وہ زخمیوں کی دوا دارو کرتیں اور ان کو لوٹ کے مال میں سے کچھ انعام کے طور پر دیا جاتا

قَالُوا اَلْحُذَيَّا يَا اَلْحُذَيَّا مَا اَصَبْتَ مِنْ اَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ قُلْتُ اَلْحُذَيَّا يَا اَلْحُذَيَّا شَتْمٌ وَسَبٌّ۔ (ہرماز کہتے ہیں کہ میں ایک فتح کی خبر لے کر حضرت عمرؓ کے پاس آیا۔ جب لوٹ کر پھر فوج میں گیا) تو فوج کے لوگ مجھ سے پوچھنے لگے، کہو امیر المومنین سے تم کو کیا انعام ملا؟ میں نے کہا گالی گلوج انعام ملی (شاید حضرت عمرؓ نے ان کو سخت سست کہا ہوگا)۔

حُذَيَّا يا حُذَيَّا۔ وہ انعام جو اچھی خبر لانے والے کو دیا جاتا ہے۔

ذَاتُ عِرْقٍ حَذْوُ قَرْنٍ۔ ذات عرق (جو اہلِ عراق کا میقات ہے) قرن کے برابر واقع ہے (جو نجد والوں کا میقات ہے دونوں کا فاصلہ حرم سے برابر برابر ہے)۔

يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْاِمَامِ بِحِذَائِهِ۔ اگر ایک ہی مقتدی ہو تو وہ امام کے برابر اس کے داہنی طرف کھڑا ہو (اس طرح کہ اپنا بایاں پاؤں امام کے داہنے پاؤں سے اور بایاں مونڈھا اس کے داہنے مونڈھے سے ملا کر کھڑا ہو، نہ آگے نہ پیچھے)۔

وَضَعَ كَفَّيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ۔ اپنی دونوں کف آپ کی دونوں کندھے برابر رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

بَيْتِي حَذْوَ بَيْتِهِ يا حُذْوَةَ بَيْتِهِ يا حِذَاءَ بَيْتِهِ۔ سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی میرا گھر اس کے گھر کے برابر واقع ہے۔

لَا يُصَلّٰی عَلَی الْجَنَازَةِ بِحِذَاءٍ۔ جنازے کی نماز جوتا پہنکر نہ پڑھی جائے۔

لَا تُصَلِّ عَلَی الْجَنَازَةِ بِنَعْلٍ حَذْوٍ۔ جنازے پر سیا ہوا جوتا پہن کر نماز مت پڑھ۔

لَمْ يُحْذِنِي۔ مجھ کو کچھ انعام نہیں دیا۔

بابُ الحاء مع الراء

حِرٌ۔ چوت، شرمگاہ، فرج۔ اصل میں حِرْحٌ تھا، کیونکہ اس کی جمع اَحْرَاحٌ ہے اور حِرُونٌ بھی مستعمل ہے۔

يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْحَرِيرَ۔ شرمگاہ اور ریشمی کپڑے کو حلال کر لیں گے (ایک روایت میں يَسْتَحِلُّونَ الْخَزَّ ہے جو ایک ریشمی کپڑا ہے)۔

يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَ وَالْخَمْرَ۔ زنا اور شراب خواری کو حلال کریں گے (حلال کام کی طرح کوئی ان کے کرنے والوں پر عیب نہ کرے گا)۔

حَرْبٌ۔ لڑنا، جنگ کرنا۔

حَرَبٌ۔ لوٹ لینا، ننگا کر دینا، جرمانہ کرنا، غصہ ہونا۔

وَاِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ۔ اُن کو لوٹ لاٹ کر ننگا کر کے چھوڑ دیں گے۔

طَلَاقُهَا حَرِيبَةٌ۔ اُس عورت کو طلاق دینا لوٹ لینا ہے (کیونکہ اس کی اولاد ہے، جب ماں کو طلاق ہو جائے گی، تو بچے

تباہ ہو جائیں گے. گویا لٹ گئے)

اَلْحَارِبُ الْمُشَلِّحُ. لوگوں کو لوٹ لینے والا ننگا کر دینے والا

لَمَّا رَاَيْتُ الْعَدُوَّ ذَا حَرَبٍ. جب میں نے دشمن کو دیکھا وہ غصے ہو گیا ہے.

حَتّٰى اُدْخِلَ عَلٰى نِسَائِهٖ مِنَ الْحَرَبِ وَ الْحُزْنِ مَا اَدْخَلَ عَلٰى نِسَائِیْ. یہاں تک کہ میں اس کی عورتوں کو بھی غصہ اور غم دلاؤں، جیسے اُس نے میری عورتوں کو دلایا.

فَتَرَكَتْنِیْ بِنِزَاعٍ وَ حَرَبٍ. اُس نے مجھ کو جھگڑے اور غصے میں پیچھے چھوڑا.

فَاِنَّ اٰخِرَهٗ حَرَبٌ. قرض کا انجام جھگڑا ہے، جنگ ہے جیسے کہتے ہیں "القرض مقراض المحبۃ"

اِیَّاكُمْ وَ الدَّیْنَ فَاِنَّ اَوَّلَهٗ هَمٌّ وَ اٰخِرَهٗ حَرَبٌ. تم قرض سے بچے رہو، قرض شروع میں تو فکر ہے اور اخیر میں جھگڑا اور فساد ہے.

يُرِيْدُ اَنْ يُحَرِّبَهُمْ. عبد اللہ بن زبیر رضؓ نے یہ چاہا کہ ان کو غصہ آئے (اور شام والوں سے لڑنے پر مستعد ہو جائیں. ایک روایت میں یُجَرِّبَهُمْ ہے، تجربہ سے. یعنی ان کو آزمانا چاہا.)

وَ دَخَلَ مِحْرَابًا لَهُمْ. عروہ بن مسعودؓ ان کے ایک بلند مقام پر گئے (اصل میں محراب کہتے ہیں صدر مجلس کو، اُسی سے ہے مسجد کی محراب. کیونکہ وہ صدر مقام میں ہوتی ہے)

كَانَ يَكْرَهُ الْمَحَارِيْبَ. انس رضؓ بلند مقاموں کو ناپسند کرتے تھے (یعنی مجلس کے بلند اور صدر نشین مقاموں کو، کیونکہ وہاں بیٹھنا گویا دوسرے لوگوں پر اپنی علوِ شان دکھانا ہے).

فَبَعَثَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِحْرَابًا. ان پر ایسے شخص کو بھیجا ہوں جو لڑائی کا فن خوب جانتا ہو یا جنگ میں شہرہ آفاق ہو (ایک روایت میں مِحْرَبًا ہے، معنی وہی ہیں)

مَا رَاَيْتُ مِحْرَبًا مِثْلَهٗ. میں نے حضرت علی رضؓ کی طرح کوئی جنگی آدمی نہیں دیکھا (آپ جنگی فنون میں بڑے ماہر تھے، بڑے بڑے پہلوانوں اور بہادروں کو آپ نے نیچا دکھایا، آسانی سے مار لیا)

اُخْرُجُوْا اِلٰى حَرَائِبِكُمْ. بھیجا اپنے مالوں کی طرف نکلو جن سے زندگی قائم رہتی ہے (آدمی کا گزر اوقات ان پر ہوتا ہے. بعضوں نے اِلٰى حَرَاثِكُمْ روایت کیا ہے، اس کا ذکر آگے آتا ہے.)

اَصْحَابُ الْحِرَابِ. ہتھیاروں کی کثرت کرنے والے.

تُرْكَزُ لَهُ الْحَرْبَةُ. آپ کے لئے برچھی گاڑی جاتی (یعنی سُترہ کے لئے).

وَ حَمْنَةُ تُحَارِبُ. اور حمنہ بنت جحشؓ جو ام المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں، وہ لڑنے لگیں (یعنی اپنی بہن کی خاطر حضرت عائشہ کو متہم کرنے لگیں، حالانکہ حضرت زینب سے جب آنحضرت نے حضرت عائشہ رضؓ کا حال دریافت کیا تو انھوں نے سوکن ہونے کے باوجود حضرت عائشہ رضؓ کو پاک دامن ہی کہا).

وَ اَقْبَحُهَا حَرْبٌ. سب ناموں میں بُرا نام حرب ہے (اس کے معنی جنگ اور فساد کے ہیں اسی طرح مرۃ جس کے معنی تلخ کے ہیں اور شیطان کی کنیت بھی ابو مرۃ ہے).

رَجُلٌ حَرْبٌ. جنگی بہادر آدمی.

قَوْمٌ حَرْبٌ. لڑنے والے لوگ، یا جن میں آپس میں عداوت اور دشمنی ہو.

اَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبَهُمْ. جو کوئی حضرت علی رضؓ اور حضرت فاطمہ رضؓ اور حسنین علیہم السلام سے لڑے، میں اُس سے لڑوں گا (تو اُن کا دشمن گویا آنحضرتؐ کا دشمن ہے).

كَانَ عَلِیٌّ يُكَسِّرُ الْمَحَارِيْبَ اِذَا رَاٰهَا فِی الْمَسْجِدِ. حضرت علی رضؓ مسجد میں محراب دیکھتے تو اس کو توڑ ڈالتے (مسجد میں محراب بنانا خلافِ سنت ہے. اب اکثر لوگوں نے اس کو اختیار کر لیا ہے. اِلّا ما شاء اللہ. ایک جماعت اہلِ حدیث نے چند مسجدیں مطابقِ سنت کے بنائی ہیں. جن میں نہ محراب ہے نہ منبر، صرف جمعہ کے دن لکڑی کا منبر رکھا جاتا ہے پھر اٹھا دیا جاتا ہے) مجمع البحرین میں ہے کہ محراب اس بالاخانہ کو کہتے ہیں

میں بنی اسرائیل کے لوگ بنایا کرتے تھے اور وہ ایک اونچا مقام ہوتا۔ اس لئے نرالی شان محل کو بھی محراب کہتے ہیں اور محراب مسجد کے اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر امام آ کے کھڑا ہوتا ہے کیونکہ وہ مقام بہ نسبت اور مقاموں کے زیادہ شاندار اور اشرف ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَذِقْہُ طَعْمَ الْحَرَبِ۔ یا اللہ اُس کو لُٹ جانے کا مزہ چکھا۔

اَلْمُؤْمِنُ یُصْبِحُ وَیُمْسِیْ عَلَی الثُّکْلِ خَیْرٌ لَّہٗ مِنْ اَنْ یُّصْبِحَ وَیُمْسِیْ عَلٰی حَرَبٍ۔ اگر مومن صبح اور شام اولاد کے مرنے کے غم میں مبتلا ہو۔ تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ صبح یا شام کرے اس حال میں کہ وہ کسی کو لوٹتا ہے (یعنی مسلمان کا مال لوٹتا ہے)

اَشْکُوْ اِلَیْکُمْ دَارًا اَنْفَقْتُ فِیْھَا حَرِیْبَتِیْ وَصَارَ سُکَّانُھَا غَیْرِیْ (میت بزبانِ حال یوں کہتی ہے) دیکھو میرا گھر وہ ہے کہ جس گھر میں میں نے اپنا مال لگایا اب اس میں دوسرے رہتے ہیں۔

اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَکُمْ۔ جو کوئی تم سے لڑے میں اس سے لڑوں گا (یہ آپ نے اہلبیت سے فرمایا)

حِرْبَاءُ۔ گرگٹ جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے۔

حَرْثٌ۔ کھیتی کرنا، مال کمانا، جمع کرنا، کھوج کرنا، ہل چلانا، (بونا)

اُحْرُثْ لِدُنْیَاکَ کَاَنَّکَ تَعِیْشُ اَبَدًا وَاَعْمَلْ لِاٰخِرَتِکَ کَاَنَّکَ تَمُوْتُ غَدًا۔ دنیا کے کام اس طرح کر جیسے تو ہمیشہ جئے گا (اس لئے جلدی اور حرص کی کوئی ضرورت نہیں آج نہیں تو کل کر لیں گے) اور آخرت کے کام اس طرح کر جیسے تو کل مرنے والا ہے (تو جلدی جلدی نیک کام کر لینا چاہئے اور اچھی طرح دل لگا کر، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ نماز ایسی پڑھ جیسے کوئی آخری نماز رخصت کے وقت پڑھتا ہے یعنی خوب خشوع و خضوع کے ساتھ بعضوں نے کہا، اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کے کام بھی مضبوطی اور استحکام کے ساتھ کر جیسے تو دنیا میں ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تاکہ اگر تو مر جائے، تو وہ کام تیری اولاد اور دوسرے مسلمانوں کو فائدہ دے، اور آخرت کے کام اس طرح دل لگا کر حضورِ قلب کے ساتھ کر، جیسے تو کل مرنیوالا ہے۔ بہرحال اِس حدیث میں دنیا اور آخرت دونوں کی اصلاح کی ترغیب ہے۔ اور اُن بے وقوف کوتہ اندیش لوگوں کا رد ہے جو دنیا کے بڑے بڑے اہم مطالب اور مقاصد کے حاصل کرنے میں یہ سمجھ کر ہمت ہار دیتے ہیں کہ دنیا میں چند روز رہنا ہے۔ بعد از سر من فیکون شد شدہ باشد۔ ارے بیوقوفو! کیا تمہاری قوم اور نسل بھی تمہارے ساتھ ہی فنا ہونیوالی ہے اگر تم مر گئے تو تمہاری قوم اور نسل تو اس سے فائدہ اُٹھائے گی گویا قومی ہمدردی اور بندگانِ خدا کی خیر خواہی کی عمدہ تعلیم اِس حدیث میں کی گئی ہے)

اُحْرُثُوْا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ۔ اس قرآن کو کھودتے رہو۔ (یعنی اس کے مطالب و معانی میں ہمیشہ غور کرتے رہو، ان کی درس و تدریس کرتے رہو)۔

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ اَلْحَارِثُ۔ سب سے زیادہ سچا نام حارث ہے (کیونکہ حارث کے معنی کمانے والا اور ہر ایک آدمی کو کمانا ضرور ہے)

اُخْرُجُوْا اِلٰی مَعَایِشِکُمْ وَحَرَائِثِکُمْ۔ اپنے اپنے دھندوں اور کمائیوں کی طرف نکلو، "حرائث" حریثہ کی جمع ہے۔ خطابی نے کہا "حَرَائِثُ" سے دُبلے اونٹ مراد ہیں ایک روایت میں وَحَرَائِبِکُمْ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)

حَرَثْنَاھَا یَوْمَ بَدْرٍ۔ (معاویہ نے انصار سے پوچھا کہ تمہارے پانی لادنے کے اونٹ کہاں گئے؟ مطلب یہ تھا کہ تم کسان لوگ ہو، گویا اُن پر تعریض کی اُنھوں نے کہا "ہم نے بدر کے دن اُن کو دُبلا کر ڈالا" (انصار نے یہ ایسا جواب دیا کہ معاویہ دم بخود رہ گئے، خوب شرمندہ ہوئے کیونکہ بدر کے دن معاویہ کے کئی بزرگ مارے گئے تھے)۔

وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ حُرَيْثِيَّةٌ۔ آپ ایک چادر اوڑھے تھے حُرَيْثِيَّة منسوب ہے حریث کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا (بعضوں نے خَمِيصَةٌ جَوْنِيَّةٌ روایت کیا ہے۔ جیسے اوپر گزر چکا)۔

كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرْثٍ۔ میں آنحضرتؐ کے ساتھ ایک کھیت میں جا رہا تھا (امام بخاری کی روایت میں فِي خَرِبٍ ہے۔ یہ جمع ہے خَرِبَة کی، بہ معنی ویرانہ اور کھنڈر)۔

اِحْتِرَاثٌ۔ کمانا۔

يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ۔ اس کا نام حارث ہوگا۔ وہ کھیتی کرنے والا ہوگا اور اس کا نام منصور بھی ہوگا، یا منصور اس کی صفت ہے۔ یعنی مدد کیا گیا۔ یہ شخص امام مہدی کا مددگار ہوگا)

حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ۔ حضرت علی رض کے رفیقوں میں سے تھے۔ اور حارث بن سراقہ اور حارث بن قیس صحابی ہیں،

حُوَيْرِيثٌ۔ ایک پہاڑ کا نام ہے ملک شام میں۔

حَرَجٌ۔ گناہ، تنگی، آنکھ سے کچھ نہ سوجھنا، ملجانا، حرام ہونا

حَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ۔ بنی اسرائیل سے جو باتیں سنی ہوں ان کو بیان کرو، کچھ حرج نہیں (گو وہ بلا سند بیان کریں، کیونکہ زمانہ بہت طویل گزرا، ان کے پاس سند کہاں سے آئی؟ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ان کے جھوٹے غلط قصے جو قرآن و حدیث کے مخالف ہوں، وہ نقل کرو۔ بعضوں نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بنی اسرائیل کی روایتیں اگر نہ بیان کرو تو کچھ جرم نہیں ہے برخلاف قرآن و حدیث نبوی کے کہ ان کا بیان کرنا اور دوسروں کو پہنچانا ضروری اور لازم ہے۔ کیونکہ اس حدیث کے شروع میں یہ ہے "بَلِّغُوا عَنِّي" یعنی یہ میری باتیں دوسروں کو پہنچاؤ!)

فَلْيُحَرِّجْ عَلَيْهَا۔ اس سانپ پر تنگی کرے (اس سے کہدے اب نہ نکلنا، اگر پھر نکلے گا تو ہم تجھ پر حملہ کریں گے اور تجھ کو قتل کریں گے۔ دوسری روایت میں ہے اس سے کہدے میں تجھ کو اس عہد کی قسم دیتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ نے لیا تھا کہ ہم کو ایذا نہ دو، ہمارے سامنے مت آؤ، اگر باوجود ایسا کہنے کے پھر نکلے تو اس کو مار ڈالو، وہ سانپ ہے یا کافر جن ہے مسلمان جن نہیں ہے)۔

نووی نے کہا، یوں کہے۔ میں تجھ پر اللہ اور پچھلے دن کی قسم دے کر تنگی ڈالتا ہوں کہ اب نہ نکلیو، نہ ہم کو ستائیو۔

اِرْمِ وَلَا حَرَجَ۔ اب رمی کر لے کچھ حرج نہیں (معلوم ہوا کہ حج کے ان اعمال میں ترتیب فرض نہیں ہے اور جس نے ترتیب کو لازم رکھا ہے، وہ کہتا ہے کہ حرج سے مراد گناہ ہے)

كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ۔ مجھ کو یہ برا معلوم ہوا کہ تم کو سختی اور تنگی میں ڈالوں (ایک روایت میں أُخْرِجَكُمْ ہے یعنی تمہارا نکالنا مجھ کو برا معلوم ہوا)

أَكْثَرُوا عَلَيْهَا مِنَ التَّحْرِيجِ۔ ان کو خوب تنگ کرو (کہ مسلمان کو ترکِ کلام تین دن سے زیادہ درست نہیں ہے تم نے عبد اللہ بن زبیر رض سے بات کرنا کیوں چھوڑ دی۔ اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ حضرت عائشہ رض نے جان بوجھ کر تین دن سے زیادہ کیسے چھوڑا؟ کیونکہ حضرت عائشہ رض ان سے ملی نہیں، ملاقات ہونے پر تین دن سے زیادہ ترکِ کلام اور سلام منع ہے)

أَرَادَ أَنْ لَا يُحْرِجَ أُمَّتَهُ۔ (آپ نے جو دو نمازوں کو ملا کر پڑھا) اس سے یہ مطلب تھا کہ اپنی امت پر سختی نہ ہو (ان کو آسانی ہو جائے، اگر کوئی ضروری کام ہو یا بیماری عذر ہو تو دو نمازوں کو ملا کر پڑھ لیں، افسوس ہے کہ حنفیہ نے اس آسانی سے فائدہ نہیں اٹھایا، حالانکہ امامیہ نے اپنی کتابوں میں متواتر روایتوں سے ائمہ اہل بیت علیہم السلام سے جمع بین الصلوتین نقل کیا ہے اور اہل سنت کی کتابوں میں بھی ابن عباس رض سے بصحت منقول ہے۔ باوجود اس کے حضرت اہل رسالت کے طریق کو نہ لینا اور امام ابو حنیفہ رح کے طریق پر چلنا ایک عجیب امر ہے)۔

نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔ ہم صفا و مروہ کے بیچ میں پھیرے کرنا برا جانتے تھے (یعنی

سمجھتے تھے۔ اس کے رد کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا
فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ اَنْ يَّطَّوَّفَ بِهِمَا۔
تَحَرَّجُوْا۔ پرہیز کرو!
تَحَرَّجُوْا اَنْ يَّاْكُلُوْا مَعَهُمْ۔ انھوں نے اپنے اور تنگی
یا یتیموں کے ساتھ کھانا کھانا باعثِ گناہ سمجھا۔ عرب لوگ کہتے
ہیں تَحَرَّجَ فُلَانٌ۔ جب وہ کوئی ایسا کام کرے جس کی وجہ سے
گناہ اور تنگی سے نکل جائے۔
اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيْفَيْنِ۔ یا اللہ میں ان
دونوں ناتوانوں (عورت اور یتیم) کے حقوق کو حرام کرتا ہوں،
(جو کوئی ان کا حق مارے گا، اس نے حرام کام کیا)۔ عرب لوگ
کہتے ہیں:
حَرِّجْ عَلَيَّ ظُلْمَكَ۔ اپنا ظلم مجھ پر حرام کر!
حَرِّجْهَا یا اَحْرِجْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ۔ ایک طلاق دے کر اس
کو حرام کر ڈال۔
حَتّٰى تَرَكُوْهُ فِيْ حَرَجَةٍ۔ یہاں تک کہ آپ کو درختوں
کے جھنڈ میں چھوڑ دیا۔
نَظَرْتُ اِلٰى اَبِيْ جَهْلٍ فِيْ مِثْلِ الْحَرَجَةِ۔ میں نے
(ابوجہل) کو جھنڈ جھاڑوں کی طرح دیکھا (یہ معاذ بن عمرو کا قول

اِنَّ مَوْضِعَ الْبَيْتِ كَانَ فِيْ حَرَجَةٍ وَّعِضَاهٍ۔ (کعبہ کا مقام) جھنڈ درختوں اور کانٹے دار جھاڑوں میں تھا۔
لَا يَحْرَجُ۔ اس کا دل تنگ نہیں ہوتا (عرب لوگ کہتے ہیں،
(یہ) جب کسی کام کے کرنے میں ڈرے)۔
لَا يَكُوْنُ مِنْكُمْ مُحْرِجُ الْاِمَامِ۔ تم میں کوئی ایسا نہ
ہو کہ امام کو اس کام میں پھنسا دے، جس کو وہ برا جانتا ہو (مثلاً
کسی کی چغلی، اس سے کھائے، وہ چغلی کو سچ سمجھ کر ان پر
(غصہ کرے)۔
مَنْ نَزَلَ بِذٰلِكَ الْمَنْزِلِ عِنْدَ الْاِمَامِ فَهُوَ مُحْرِجٌ
جو امام کے پاس اس رتبہ کو پہنچ جائے کہ امام اس کی
بات سنے؛ وہی امام کا مُحْرِجٌ ہے یعنی اس کو آفت میں ڈالنے والا،
گناہ میں پھنسانے والا (اگر وہ جھوٹی شکایت لوگوں کی کرے جیسے
کہتے ہیں، ہر کرشمہ آں کند کہ او گوید تیغ باشد کہ جز نگو گوید)۔
حُرْجُوْجٌ۔ لمبی اونٹنی یا دبلی اونٹنی یا جاندار۔
قَدِمَ وَفْدُ مَذْحِجَ عَلٰى حَرَاجِيْجَ۔ مذحج قبیلے کے ایلچی
لمبی لمبی اونٹنیوں پر آئے۔
حَرْجَمَةٌ۔ الٹ پلٹ کرنا۔
اِحْرِنْجَامٌ۔ ایک کام کا قصد کر کے پھر اس سے باز آجانا
اکٹھا ہونا، ہجوم کرنا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:
حَرْجَمْتُ الْاِبِلَ فَاحْرَنْجَمَتْ۔ میں نے اونٹوں کو لوٹایا
وہ ایک ایک لوٹ گئے، اکٹھا ہو گئے۔
وَالذِّيْخُ مُحْرَنْجِمًا۔ اس قحط نے بجو تک کو منقبض اور
ترش رو کر دیا یعنی ایسا سخت قحط تھا کہ اس کا اثر درندوں تک بھی
پہنچا)
اِنَّ فِيْ بَلَدِنَا حَرَاجِمَةً۔ ہمارے شہر میں چور ہیں۔ ابن
اثیر نے کہا یہ غلطی ہے، صحیح جَرَاجِمَةٌ ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔
حَرْدٌ۔ قصد کرنا، روکنا، سوراخ کرنا، غصہ ہونا، اکیلا ہونا،
بوجھل ہونا۔
فَرُفِعَ لِيْ بَيْتٌ حَرِيْدٌ۔ مجھ کو ایک اکیلا گھر (سب گھروں
سے الگ) اٹھا کر بتلایا گیا۔
حَرِيْدٌ اور وَحِيْدٌ اور فَرِيْدٌ سب کے ایک معنی ہیں
یعنی اکیلا، یکہ و تنہا، لوگوں سے الگ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:۔
تَحَرَّدَ الْجَمَلُ۔ اونٹ الگ ہو گیا (یعنی دوسرے اونٹوں
کے ساتھ نہیں بیٹھا)۔
حَرَدَ عَلٰى قَوْمِهٖ۔ اپنی قوم سے جدا ہو کر چلدیا، اکیلا
جا کر اترا۔
وَقَطَعْتُ مَحْرِدَهَا۔ میں نے ایک ٹکڑا اس میں سے کاٹ
لیا۔
وَالَّذِيْنَ يَغْضَبُوْنَ لِمَحَارِمِيْ اِذَا اسْتُحِلَّتْ كَاَنَّهُمْ

إِذَا حُرِّمَتْ (جن لوگوں کو عرش کا سایہ ملے گا، ان میں) وہ لوگ ہیں جو حرام کاموں کے حلال کئے جانے پر ایسے غصے ہوتے ہیں جیسے چیتا غصہ ہوتا ہے (رکھتے ہیں چیتے کا غصہ بہت سخت ہوتا ہے یہاں تک کہ اپنے تئیں آپ مار ڈالتا ہے)۔

حَرٌّ۔ گرم ہونا، سخت ہونا، حریرہ پکانا۔

حُرٌّ۔ آزاد۔

تَحْرِیْرٌ۔ آزاد کرنا، صاف خوشنما لکھنا۔

مَنْ فَعَلَ کَذَا فَلَهٗ مِثْلُ مُحَرَّرٍ۔ جو شخص ایسا ایسا کرے اُس کو ایک آزاد کئے ہوئے بردے کے برابر ثواب ملے گا۔ (یعنی جتنا ثواب بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَرَّ الْعَبْدُ یَحَرُّ حَرَارًا۔ غلام آزاد ہو گیا۔

فَلَهٗ اَجْرُ مَنِ اشْتَرَی الْمُحَرَّرَ (جو کوئی سورۂ نسا پڑھے) اُس کو ایسا ثواب ملے گا جیسے ایک غلام کو خرید کر کے آزاد کرے۔

فَاَنَا اَبُوْ هُرَیْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔ میں آزاد کیا ہوا ابو ہریرہ ہوں۔

شِرَارُکُمُ الَّذِیْنَ لَا یُعْتَقُ مُحَرَّرُهُمْ۔ تم میں برے وہ لوگ ہیں جن کا آزاد کیا ہوا بردہ آزاد نہیں ہوتا (کسی طرح اس کا پیچھا نہیں چھوڑتے، آزاد کر کے پھر اُس سے خدمت لیتے ہیں، جب وہ الگ ہونا چاہتا ہے تو کہتے ہیں یہ ہمارا غلام ہے (پھر غلامی کا دعویٰ کر بیٹھتے ہیں)

مَا جَبِیْ عَطَاءُ الْمُحَرَّرِیْنَ (عبداللہ بن عمر رضؓ نے معاویہؓ سے کہا) میرا مطلب یہ ہے کہ تم محررین کو ان کی تنخواہ دیدو!

(محررین سے مراد وہ لوگ ہیں جو دوسرے ملک والے مسلمان ہو گئے تھے، ان کو موالی بھی کہتے ہیں ان لوگوں کے نام دفتر میں نہیں لکھے جاتے تھے، بلکہ اپنے اپنے مالکوں کے ذیل میں یہ تنخواہ پاتے تھے۔ عبداللہ ابن عمر رضؓ نے معاویہ سے سفارش کی کہ ان کی تنخواہیں دلوا دو۔ ایسا نہ ہو ان کا دل اسلام سے پھر جائے، اور کہا کہ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا: آپؐ کے پاس جب کچھ مال آتا، تو پہلے ان لوگوں کو دیتے)

اَوَّلُ مَا جَاءَ بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِیْنَ۔ میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا، آپ کے پاس جو کچھ مال آتا تو پہلے محررین سے شروع کرتے (ان کو دیتے)۔

کَانَ عَلٰی عَائِشَةَ مُحَرَّرٌ۔ حضرت عائشہ رضؓ پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا۔

مَنِ اعْتَبَدَ الْمُحَرَّرَ۔ جو شخص آزاد کئے ہوئے بردے کو پھر غلام بنا لے۔

اَفِیْکُمْ عَوْفُ الَّذِیْ یُقَالُ فِیْهِ لَاحُرَّ بِوَادِیْ عَوْفٍ۔ کیا تمہارے ہی قبیلہ میں عوف ہے جس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ عوف کی وادی میں کوئی آزاد شخص نہیں ہے (عوف بن محلم بن ذہل بن شیبان ایک شخص تھا عرب میں بڑا صاحب رعب اور صاحب ہمت، جس کو وہ پناہ دیتا، پھر اگر بادشاہ بھی اُس کو مانگتا تو وہ نہ دیتا۔ اس کے زمانے میں عرب میں یہ مثل ہو گئی کہ عوف کے ملک میں کوئی آزاد نہیں ہے۔ یعنی جتنے لوگ وہاں بستے ہیں سب عوف کے لونڈی غلاموں کی طرح ہیں)۔

قَالَ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِیْ کُنَّ یَخْرُجْنَ اِلَی الْمَسْجِدِ لَاَرُدَّنَّکُنَّ حَرَائِرَ۔ حضرت عمر رضؓ نے اُن عورتوں سے کہا جو مسجد کو جایا کرتیں، میں تم کو آزاد عورتیں بناؤں گا (صاحب نہایہ نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم کو گھر میں رہنا لازم کر دوں گا کیونکہ پردے کا حکم آزاد عورتوں کے لئے ہوا تھا نہ لونڈیوں کے۔ میں کہتا ہوں پردے کا یہ مطلب کہاں تھا کہ نماز کے لئے مسجد میں جاؤ یا ضرورت سے بازار میں نہ جاؤ۔ آنحضرتؐ کی بیویاں اور پردے کا حکم اترنے کے بعد بھی کام کاج کے لئے باہر نکلتیں اور مسجد میں نماز کے لئے حاضر ہوتیں۔ حضرت عائشہ رضؓ نے تو آنحضرتؐ کے بعد حج کیا اور جنگِ جمل میں بصرہ تک تشریف لے گئیں جنہوں نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ سے ترکہ طلب کیا اُن سے گفتگو کی، تو حضرت عمر رضؓ کے اس قول کا مطلب یہ ہے یہ عورتیں لونڈیاں تھیں جو بغیر ساتر لباس پہنے مسجد میں آتیں آپ نے فرمایا میں تم کو آزاد بناؤں گا یعنی تم کو بھی آزادوں کی طرح مسجدوں میں ساتر لباس پہن کر آنا ہوگا۔ واللہ اعلم)

إِنَّهُ بَاعَ مُعْتَقًا فِي حَرَارِهِ۔ حجاج نے ایک بردے کو آزاد ہونے کے بعد بیچا۔ (کعب بن زہیر اپنے قصیدے میں کہتے ہیں۔

قَنْوَاءُ فِي حُرَّتَيْهَا لِلْبَصِيرِ بِهَا
عِتْقٌ مُبِينٌ وَفِي الْخَدَّيْنِ تَسْهِيلُ

یعنی ناک والی اس کے کانوں سے دیکھنے والے کو آزادی اور شرافت معلوم ہوتی ہے اس کے رخسارے بچے ہوئے ہیں (یعنی برابر نہ کہ پھولے ہوئے)۔ حُرَّتَيْنِ سے دو کان مراد ہیں۔

يَقِيكِ حَرَّ مَا أَنْتِ فِيهِ مِنَ الْعَمَلِ يا حَارَّ مَا أَنْتِ فِيهِ مِنَ الْعَمَلِ (حضرت علی رض نے جناب فاطمہ زہرا رض سے کہا، تم آنحضرت کے پاس جاؤ اور آپ سے ایک غلام مانگو) جو ان کاموں کی مشقت سے تم کو بچائے یا اس سخت اور محنت کے کاموں سے بچائے جو تم کرتی ہو۔

وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا۔ (ولید بن عقبہ بن ابی معیط نے جو حضرت عثمان رض کا قریبی رشتہ دار تھا، شراب پی۔ حضرت عثمان رض نے حضرت علی رض سے کہا تم اس کو کوڑے لگاؤ۔ حضرت علی رض نے جناب امام حسن رض کو حکم دیا کہ ولید کو کوڑے لگاؤ۔ آپ نے فرمایا) اچھی بات، جو شخص خلافت کے مزے لوٹتا ہے، اسی کو اس کی سختی اٹھانے دیجئے (یعنی خلافت کی لذت تو حضرت عثمان اٹھائیں کوڑے وغیرہ لگانے کو ہم مامور کئے جائیں، یہ کیا بات ان ہی کو لگانے دیجئے۔ حضرت علی رض یہ سنکر خفا ہوئے اور عبد اللہ بن جعفر سے کہا، تم ولید کے کوڑے مارو، انہوں نے کوڑے لگائے)۔

حَتَّى أُذِيقَ نِسَاءَهُ مِنَ الْحَرِّ مِثْلَ مَا أَذَاقَ نِسَائِي۔ جب تک میں اس کی عورتوں کو بھی ویسا ہی نہ جلاؤں (یعنی رنجیدہ نہ کروں) جس طرح اس نے میری عورتوں کو جلایا۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى أَجْرٌ۔ ہر جگر (یعنی کلیجہ) کو ٹھنڈا کرنے میں جس میں گرمی ہو (یعنی پیاس یا زندگی) ثواب ملے گا۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَارَّةٍ أَجْرٌ۔ (اس کے بھی وہی معنی ہیں)۔

فِي كُلِّ كَبِدٍ حَرَّى رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔ ہر گرم اور تر جگر (کو ٹھنڈا کرنے) میں اجر ملے گا (مطلب یہ ہے کہ ہر جانور کو جو زندہ ہو یا پیاسا ہو، پانی پلانے میں ثواب ہے۔ جب جانور پیاسا ہوتا ہے تو جگر میں تری آجاتی ہے۔ بعضوں نے کہا: تری سے زندگی مراد ہے کیونکہ مردے کا جگر خشک ہوتا ہے)۔

إِنَّ الْقَتْلَ قَدِ اسْتَحَرَّ يَوْمَ الْيَمَامَةِ بِقُرَّاءِ الْقُرْآنِ۔ یمامہ کی جنگ میں قرآن کے قاریوں کا سخت قتل ہوا (یعنی اس دن بہت سے قرآن کے قاری مارے گئے۔ ایک روایت میں اِسْتَجَرَّ ہے جیم معجمہ سے: یعنی قتل نے بہت سے قاریوں کو لے لیا مطلب وہی ہے۔ کہتے ہیں اس جنگ میں سات سو قاری مارے گئے اور پانچ سو دوسرے لوگ)۔

مَا دَخَلَ جَوْفِي مَا يَدْخُلُ جَوْفَ حَرَّانِ كَبِدٍ۔ میرے پیٹ میں وہ نہیں گیا جو گرم کلیجے کے جوف میں جاتا ہے۔

حَرَّانٌ بروزن فَعْلَانٌ صیغہ مبالغہ ہے حَرٌّ سے اور حَرَّى اس کا مونث ہے۔

حَمِسَ الْوَغَا وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ۔ جنگ سخت ہوگئی اور موت (کا بازار) گرم ہوگیا۔

لَا خَمْسَ إِلَّا جَنْدَلُ الْإِحَرِّينَ (معاویہ نے جنگ صفین میں اپنے ساتھیوں کی تنخواہوں میں پانچ پانسو کا اضافہ کیا جب جنگ شروع ہوئی تو حضرت علی رض کے ساتھی ان سے کہنے لگے، پانسو وانسو کچھ نہیں ملنے کے، البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر تم کو ملے گا (یعنی ناکام ہو کے مارے جاؤگے۔ خطابی نے کہا حبہ عرنی سے روایت ہے کہ ہم جمل کے دن حضرت علی رض کے ساتھ تھے آپ نے جتنا مال فوج میں تھا وہ سب تقسیم کر دیا ہم میں سے ہر ایک آدمی کو پانچ پانسو روپے ملے، انہی میں سے ایک شخص صفین کے روز کہنے لگا ؎

قُلْتُ لِنَفْسِي السُّوءِ لَا تَفِرِّينْ
لَا خَمْسَ إِلَّا جَنْدَلُ الْإِحَرِّينْ

میں نے اپنے دل سے کہا، بھاگیو نہیں یہاں پانسو نہیں ہیں البتہ کالی پتھریلی زمینوں کا پتھر ہے)۔

إِحَرِّينَ جمع ہے حَرَّةٌ کی، برخلاف قیاس جیسے

ثَمِیْنٌ اور ثَلَاثِیْنَ ثُبَةٌ اور قُلَّةٌ کی بعضوں نے کہا یہ اُحْرَةٌ کی جمع ہے۔

کَانَتْ زِیَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعِیْ لَا تُفَارِقُنِیْ حَتّٰی ذَھَبَتْ یَوْمَ الْحَرَّۃِ (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے (اونٹ کی قیمت میں جو سونا) مجھ کو زیادہ دیا تھا، وہ ہمیشہ (برکت کے لئے) میرے پاس رہتا کبھی جدا نہ ہوتا۔ مگر حرّہ کے دن وہ میرے پاس سے جاتا رہا (حرّہ مدینہ کی کالی پتھریلی زمین) (یزید ملعون نے مسلم بن عقبہ کے ماتحت ایک فوج کثیر اہلِ مدینہ پر بھیجی تھی، جس میں بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ شہید ہوئے [1] اور حرمِ محترم کی بے حرمتی ہوئی، اسی دن کو حرّہ کا دن کہتے ہیں۔)

فَلْیَضْرِبْ بِحَدِّہٖ عَلَی حَرَّۃٍ۔ تلوار کی دھار پتھر پر مار دے (تاکہ اُس کی دھار کند ہو جائے، اور کسی کو اس سے مار نہ سکے۔ یہاں حرّہ سے پتھر مراد ہے)

اَعْجَزْتَنِیْ اِلَّا حُرُّ وَجْہِھَا (ایک شخص نے لونڈی کے منہ پر طمانچہ مارا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تجھے منہ کے علاوہ اور کہیں مارنا نہیں ہو سکتا۔

حُرُّ الْوَجْہِ۔ چہرے کا سامنے کا رُخ

حُرُّ الدَّارِ۔ مکان کا بالکل درمیانی حصہ یا مکان کا عمدہ مقام۔ (اسی طرح حُرُّ الْاَرْضِ اور حُرُّ الْفَاکِھَۃِ یا حُرُّ الْبَقْلِ یا حُرُّ الطِّیْنِ میوے یا ترکاری یا مٹی کی عمدہ قسم)۔

ثُمَّ یُصِیْبُ شَیْئًا مِّنْ حُرِّ وَجْہِہٖ پھر اُس کے چہرے پر کچھ مار لگائے۔

مَا رَأَیْتُ اَشْبَہَ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ اِلَّا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَحَرَّ حُسْنًا مِّنْہُ۔ میں نے آنحضرتؐ کے مشابہ امام حسنؓ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔ اتنی بات تھی کہ آنحضرتؐ کا حسن ان سے بھی بڑھ کر تھا۔

ذُرِّیْ وَاَنَا اَحُرُّ لَکِ۔ تو آٹے کو صاف کر (اُس کا بھوسا ہوا میں اُڑا دے) میں تیرے لئے حریرہ بناؤں (حریرہ مشہور غذا ہے جو آٹے اور گھی اور پانی سے بنتا ہے بعضوں نے کہا آٹے اور دودھ سے)۔

اَحَرُوْرِیَّۃٌ اَنْتِ (ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا، کیا حائضہ عورت نمازوں کی قضا پڑھے؟ انھوں نے فرمایا) تو حروری تو نہیں (حروری ایک گروہ تھا خارجیوں کا جو حروراء میں جمع ہوئے تھے۔ حروراء ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب حضرت علی رضؓ نے اُن کو مارا اور قتل کیا ابن اثیر نے کہا خارجیوں کا تشدد اور غلو دین کے بارے میں مشہور ہے [2] حضرت عائشہ رضؓ نے اِس عورت کے سوال پر یہ خیال کیا کہ کہیں یہ عورت بھی اُنہی میں سے نہ ہو)

حَرُوْرٌ۔ شدید گرمی کو بھی کہتے ہیں۔

یُسْتَحَلُّ الْحِرُ وَالْحَرِیْرُ۔ عورت کی فرج اور ریشمی کپڑا حلال کر لی جائے گی۔

(حِرٌ اصل میں حِرْحٌ تھا، جیسے اوپر گزر چکا۔ بعضوں نے اَلْخَزُّ بہ تشدید را پڑھا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔ ایک روایت میں اَلْخَزُّ ہے، وہ ایک ریشمی کپڑا ہے مشہور۔)

فَلْیَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ۔ آزاد عورتوں سے نکاح کرے (کیونکہ لونڈی اولاد کی تعلیم و تربیت کیا خاک کرے گی، وہ بے ادب اور بے تعلیم ہوتی ہے)۔

حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا قُلْتُ وَمَا لَابَتَاھَا قَالَ مَا اَحَاطَتْ بِہِ الْحَرَّتَانِ۔ آنحضرت صلعم نے مدینہ کے دونوں لابوں کے بیچ میں حرم مقرر کیا۔ میں نے پوچھا "لابوں" سے کیا مراد ہے۔ انھوں نے کہا۔ دونوں پتھریلے کنارے (جن میں سے ایک کو حَرَّۃُ وَاقِمٍ کہتے ہیں، دوسرے کو حَرَّۃُ لَیْلٰی۔

اَفْضَلُ الصَّدَقَۃِ اِبْرَادُ کَبِدٍ حَرّٰی۔ افضل صدقہ یہ ہے کہ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرے (اُس کو پانی پلائے)

اَلطِّیْنُ الْحُرُّ یُجْعَلُ عَلٰی دَمِ الْمَیِّتِ الَّذِیْ لَا خالص مٹی مُردے کے خون پر رکھی جائے جب کہ وہ بند

(اس سے بند ہو جائے گا)۔

فَقَرَّبَ اِلَیْنَا حَرِیْرَۃً۔ حضرت علی رضہ ہمارے سامنے حریرہ رکھا (مجمع البحرین میں ہے۔ بعضوں نے کہا، حریرہ وہ ہے کہ گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے بہت سا پانی ڈال کر ایک ہانڈی میں آگ پر چڑھا دیں جب وہ پک جائے تو اس پر آٹا چھڑک دیں۔ اگر صرف آٹے ہی کو بنائیں اور اس میں گوشت نہ ہو تو اس کو عصیدہ کہتے ہیں) (یہ دن نحر کا تھا ہم نے کھایا، عرض کیا۔ امیر المومنین! اب تو خدا وند کریم نے بہت دولت دی ہے، اتنی تنگی کی کیا ضرورت ہے؟ فرمایا (عبد اللہ بن ادریس) میں نے آنحضرت ؐ سے سنا آپ فرماتے تھے خلیفہ کو اللہ کے مال میں سے صرف دو پیالے لینا درست ہے۔ ایک پیالہ اپنے کھانے کے لئے اور دوسرا لوگوں کے سامنے رکھنے کے لئے"۔ باقی دولت مسلمانوں کے کاموں میں صرف کی جائے۔)

حَرْزٌ۔ حفاظت کرنا، جوڑنا، جمع کرنا۔

فَحَرِّزْ عِبَادِیْ اِلَی الطُّوْرِ۔ میرے بندوں کو پہاڑ طور پر لے جا کر۔ (ایک روایت میں فَحَزِّبْ ہے۔ معنی وہی ہیں دوسری روایت میں فَحَوِّذْ ہے۔ یعنی ان کو اس رستہ سے طور پہاڑ پر لے جا)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا فِیْ حِرْزٍ حَارِزٍ۔ یا اللہ ہم کو محفوظ اور مضبوط قلعے میں رکھ (قیاس یہ تھا کہ حِرْزٍ مُحْرِزٍ کہتے، کیونکہ اس کا فعل اَحْرَزَ آیا ہے لیکن حدیث میں یوں ہی مروی ہے)۔

حِرْزٌ مَنِیْعٌ یا حِرْزٌ حَصِیْنٌ یا حِرْزٌ حَرِیْزٌ۔ مضبوط پناہ۔

ابوبکر صدیق رضہ شروع رات میں وتر پڑھ لیتے اور کہتے اَحْرَزْتُ وَابْتَغِی النَّوَافِلَ۔[1] (دوسری روایت میں یوں ہے اَحْرَزْتُ نُھْبِیْ وَابْتَغِی النَّوَافِلَ۔ مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنا سرمایہ محفوظ اور اجر حاصل کر لیا (یعنی وتر ادا کر کے) اب نفل نمازیں چاہتا ہوں (یعنی اگر آنکھ کھلی تو نفل پڑھوں گا۔ یہ ایک مثل ہے جس کو عرب لوگ اس وقت کہتے ہیں۔ جب کوئی شخص اپنا مطلب حاصل کر کے پھر اور زیادہ کا طلب گار ہو)۔

لَا تَاْخُذُوْا مِنْ حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ شَیْئًا زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ عمدہ چوٹی کے مالوں میں سے کچھ نہ لیا کرو (یہ جمع ہے حَزْرَۃٌ یا حَزَرَۃٌ کی اور مشہور روایت حَزَرَات ہے بہ تقدیم زائے معجمہ بر رائے مہملہ)۔

خَرَجْتُ اِلٰی جَبَلٍ لِاَحْرُزَہٗ۔ میں ایک پہاڑ کی طرف نکلا، اس کو جمع کرنے یا محفوظ کرنے کے لئے (ایک روایت میں لِاَحُوْزَہٗ ہے یہ حِیَازَۃٌ سے ہے بہ معنی جمع کرنا)

حِرْزًا لِلْاُمِّیِّیْنَ۔ آنحضرت ؐ امی لوگوں (یعنی عربوں) کے پشت پناہ تھے (تاکہ شیطان کے شر سے یا عجمی لوگوں کے حملہ سے محفوظ رہیں۔ بعضوں نے کہا کہ اللہ کے عذاب سے، کیونکہ قرآن میں ہے " وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ "

حِرْزٌ۔ تعویذ کو بھی کہتے ہیں۔

كَانَ لَهٗ حِرْزًا مِّنَ الشَّيْطٰنِ۔[2] یہ اس کے لئے شیطان سے محفوظ رکھنے والا ہوگا۔

لِاَحْرُزَہٗ مِنَ الْقَتْلِ۔ تاکہ میں اُسے مارے جانے سے بچاؤں۔

حَرْسٌ یا حِرَاسَۃٌ نگہبانی۔ چرانا

حَرْسٌ۔ ایک مدت دراز تک جینا۔

لَا قَطْعَ فِیْ حَرِیْسَۃِ الْجَبَلِ۔ اگر پہاڑ پر کوئی چیز چھوڑ دی جائے تو اس کے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ (کیونکہ پہاڑ کی چیز محفوظ نہیں ہے)۔

(گذشتہ کا بقایا) اُن کا قتل درست جانتے۔ عبد اللہ بن عمر رضہ نے کہا: خارجی کیا کرتے جو آیتیں کافروں کے باب میں وارد ہیں وہ مسلمانوں پر چسپے کرتے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے بچائے رکھے۔ ہمارے زمانہ میں بھی بعضے نام کے اہل حدیث خارجیوں کی روش پر چل رہے ہیں۔ ۱۲ منہ

[1] اضافت کا بدل ہے جیسے یا غلام بمعنی یا غلامی ۱۲ منہ

[2] لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر پڑھنا خواہ شروع دن میں پڑھے یا اخیر میں، پے در پے پڑھے یا متفرق طور سے ۱۲ منہ

سُئِلَ عَنْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ فِيْهَا غُرْمُ حَرِيْسَةٍ مِثْلُهَا وَجَلَدَاتٌ نَكَالًا فَإِذَا آوَاهَا الْمُرَاحُ فَفِيْهَا الْقَطْعُ۔ آپ سے پوچھا گیا: اگر کوئی پہاڑ کی چیز چرالے؟ آپ نے فرمایا اس کی قیمت کے برابر تاوان دے اور چند کوڑے سزا کے لئے کھائے۔ البتہ اگر وہ چیز اپنے مقام میں لاکر رکھی جائے (مثلاً بکریاں اپنے تھان میں آجائیں) پھر وہاں سے کوئی چرائے تو اُس کا ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حَرِيْسَةٌ۔ اُس بکری کو کہتے ہیں جو رات کو اپنے تھان کے سوا اور کسی مقام میں رہ جائے یا وہ بکری جو رات کو چرالی جائے اہل عرب کہتے ہیں:

فُلَانٌ يَأْكُلُ الْحَرَسَاتِ۔ یعنی وہ لوگوں کے لوٹے مال چرالیتا ہے۔

اِحْتِرَاسٌ۔ کسی جانور کا چراگاہ سے چرالینا۔

اِنَّ غِلْمَةً لِحَاطِبٍ اِحْتَرَسُوْا نَاقَةً رَجُلٍ فَانْتَحَرُوْهَا حاطب کے غلاموں نے ایک شخص کی اونٹنی چرالی اور اس کو نحر کرڈالا ثَمَنُ الْحَرِيْسَةِ حَرَامٌ لِعَيْنِهَا۔ چوری کی چیز کی قیمت انکل حرام ہے (یعنی جیسے چوری کا مال کھانا حرام ہے اسی طرح اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانا بھی حرام ہے)۔

اِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ۔ اگر فوج کی اس ٹکڑی میں رہے جو دشمن کی نگہبانی کرتی ہے (یعنی لشکر کے آگے رہتی ہے جس کو بحث پہرہ کہتے ہیں۔ پہلے دشمن سے اُسی کی مڈبھیڑ ہوتی ہے۔ یہ ٹکڑی مقدمۃ الجیش کا ایک جز ہوتی ہے۔ ساقۃ الجیش پیچھے کی فوج دشمن کے حملے کے وقت مقدمہ والوں کو اور لوٹتے وقت ساقہ والوں کو زیادہ اندیشہ رہتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ امام جس ٹکڑی میں رہنے کا حکم دے اس میں رہے کوئی عذر نہ کرے)۔

وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ۔ سب ناموں میں سچا نام حارث ہے (یعنی کمانے والا، کیونکہ احتراس کے معنی کمائی کے بھی آنے ہیں، مشہور روایت حارث ہے جیسے اوپر گزر چکا)۔

كَصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِيْ يَدِ حَرَسِيٍّ۔ معاویہؓ ایک گچھا بالوں کا لیا جو ان کی محافظ سپاہ (شاہی گارڈ) کے ہاتھوں میں تھا

حَرَسِيٌّ مفرد ہے حُرَّاس اور حَرَس اور اَحْرَاس کا یہ تینوں جمع کے صیغے ہیں، یعنی بادشاہ کے وہ سپاہی جو اُس کی حفاظت کرتے ہیں۔

لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِيْ۔ کاش کوئی نیک بخت مرد میری نگہبانی کرتا (رات کو میرے چوکی پہرہ پر رہتا، اس حدیث سے خوف کے وقت چوکی پہرہ رکھنے کا جواز نکلتا ہے اور یہ حدیث اس وقت کی ہے، جب یہ آیت نہیں اُتری تھی۔ واللہ یعصمک من الناس کرمانی نے کہا، آپ نے جو چوکی پہرہ مقرر کیا، تو یہ توکل کے خلاف نہیں ہے۔ اس لئے کہ توکل اسباب کے قطع کرنے کا نام نہیں ہے بلکہ اسباب حاصل کر کے مُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ پر اعتماد کرنے کا نام ہے)۔

مِنْ حَرَسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ آنحضرتؐ کے چوکیداروں میں سے۔

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَرِسُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَرِسُ۔ یا اللہ میری حفاظت کر اس جگہ سے جہاں میں حفاظت کرسکتا ہوں اور جہاں سے میں حفاظت نہیں کرسکتا

حَرْشٌ۔ گوہ کا شکار کرنا (وہ اس طرح سے ہوتا ہے کہ گوہ کے سوراخ پر جاکر لکڑی وغیرہ باہر سے مارتے ہیں یا ہاتھ سے پھٹ کرتے ہیں۔ وہ سمجھتا ہے کہ سانپ آگیا اور دم باہر سوراخ کے منہ پر آجاتا ہے، اس وقت اس کا سوراخ بند کردیتے ہیں۔ پھر اس کو پکڑ لیتے ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ بِضِبَابٍ اِحْتَرَشَهَا۔ ایک آنحضرتؐ کے پاس چند گوہ لایا۔ جن کو اس نے شکار کیا (اصل میں اِحْتِرَاشٌ کے معنی کمانے اور جمع کرنے کے)

وَتُحْتَرَشُ بِهِ الضِّبَابُ۔ اور کھجور سے گوہ کا شکار (گوہ کھجور کو پسند کرتا ہے)۔

مَا رَاَيْتُ رَجُلًا يَنْفِرُ مِنَ الْحَرْشِ مِثْلَهُ معاویہ کے مانند کسی کو مکر و فریب سے نفرت کرتے نہیں

نَهٰی عَنِ التَّحْرِيْشِ بَيْنَ الْبَهَائِمِ۔ آنحضرتؐ نے جانوروں کو ایک دوسرے پر اُبھارنے سے (ان کو لڑانے سے) منع فرمایا جیسے اونٹوں اور ہاتھیوں اور مینڈھوں اور مرغوں اور بٹیروں کو ایک لڑاتے ہیں یہ حرام ہے باتفاق علماء)۔

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بَيْنَ فَخِذَيْهَا مِنْ لَفِّهَا مِثْلَ قَشِيْشِ حَرَابِيْشِ۔ میں اس کی دونوں رانوں کے درمیان اس کی چاند کو ٹنے سے ایسی آواز سن رہا تھا جیسے سانپوں کے چلنے سے سنائی دیتی ہے۔

حَرَابِيْشُ جمع حِرْبِيْشَةٍ کی۔ یہ ایک سانپ ہے بعض نے کہا حریش ایک قسم کا کیڑا ہے بعضوں نے کہا گینڈے کو حریش کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حریش کیڑا ہے بہت سے پاؤں والا، وہ اکثر کان میں گھس جاتا اور پاؤں سے پکڑ لیتا ہے تو چھوڑتا نہیں، جب تک گرم ... سے داغا نہ جائے۔ میں کہتا ہوں ہندی میں اس کو کنکھجورا کیڑا کہتے ہیں۔ اور حریش بہت کھاؤ اونٹ کو بھی کہتے

وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ (شیطان اس سے ... ہو گیا کہ عرب کے جزیرے میں اس کی پرستش کی جائے۔ ... کر توحید لوگوں کے دلوں میں جم گئی) اب یہی کرے گا کہ آپس میں ایک دوسرے پر اُبھارے گا (لڑائی اور فساد کرائے گا۔ یہ حدیث اُس حدیث کے خلاف نہیں ہے، جس میں ہے کہ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک ... کے گرد عرب کی عورتیں پھر خوب مٹکائیں گی۔ یا ... پھر نہ پوجے جائیں گے، یا میری امت کے چند ... لوں سے نہ مل جائیں گے، کیونکہ یہ علامات قرب قیامت ... اس حدیث میں وہ زمانہ مراد ہے جو اس وقت تک ... رہے گا)۔ طیبی نے کہا بُت کا پوجنا گویا شیطان کو پوجنا ... دہ اس کے حکم سے کیا جاتا ہے)۔

... فَذَهَبْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ... عَلٰی فَاطِمَةَ۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں (جب حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے پہلے احرام کھول ڈالا) تو میں آنحضرتؐ کے پاس گیا اس نیت سے (کہ ان کی شکایت کر کے) آنحضرتؐ کا غصہ ان پر کراؤں۔

اِنَّ رَجُلًا اَخَذَ مِنْ رَجُلٍ اٰخَرَ دَنَانِيْرَ حُرْشًا۔ ایک شخص نے دوسرے شخص سے نئی اشرفیاں لیں جن پر سکوں کے حرفوں کی سختی تھی۔ اَحْرَشْ کی جمع ہے بمعنی سخت اور کھُر کھُرا۔

فَلَمَّا جَاءَ اَبِیْ حَرَّشَهٗ عَلَیَّ۔ جب میرا باپ آیا تو اس کو مجھ پر غصہ دلایا۔

حَرْشَفٌ۔ چھوٹی مچھلیاں اور چھوٹی چڑیاں اور ناتوان اور بوڑھے پیدلوں کی جماعت۔

اِحْرِنْشَافٌ۔ تیار ہونا

حُرْشُفٌ۔ سخت زمین

اَرٰی كُتَيْبَةً حَرْشَفًا۔ میں چھوٹے چھوٹے کمزور پیدلوں کا ایک گروہ دیکھتا ہوں۔

حَرْصٌ۔ پھاڑ ڈالنا، پوست نکالنا۔

حِرْصٌ۔ ریجھ جانا، طمع کرنا۔

تَحْرِيْصٌ۔ اُبھارنا، طمع دلانا۔ جیسے تَرْغِيْبٌ رغبت دلانا، اُبھارنا۔

اَلْحَارِصَةُ۔ وہ زخم جس سے کھال چر جائے (اہل عرب کہتے ہیں:

حَرَصَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ۔ دھوبی نے پٹخ پٹخ کر کپڑا پھاڑ ڈالا

اِحْرِصْ عَلٰی مَا يَنْفَعُكَ۔ جو کام تجھ کو مفید ہو (خواہ دنیا میں خواہ آخرت میں اور اس میں کسی ضرر کا اندیشہ نہ ہو) اس کی حرص کر (یہ حدیث علم اخلاق کا ایک مجموعہ ہے۔ ماحصل علم اخلاق کا یہی ہے کہ انسان اپنی زندگی عیش اور راحت سے گزارے، اس کی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ہر ایک کام سوچ کر کرے جس کام میں دنیا یا آخرت یا دونوں کا نقصان ہو، یا نقصان ہونے کا خطرہ ہو، اس سے باز رہے اور جس کام میں کوئی ضرر کا خطرہ نہ ہو بلکہ اس سے فائدہ متصور ہو، اس کو بجا لائے۔ رات دن

ایسے ہی کاموں میں مصروف رہے)۔

حَرِیْصٌ۔ لالچی اور بخیل (اس کی جمع حُرَّاصٌ اور حُرَصَاءُ اور حِرَاصٌ آئی ہے۔)

وَتُتْرَكَ لِلْحَارِصِ كَذَا۔ حارص کے لئے اتنا میوہ چھوڑ دیا جائے۔ (یہاں حارص سے باغ کا نگہبان مراد ہے۔ یعنی حارص کذا فی مجمع البحرین)[1]

سَتَحْرِصُوْنَ۔ تم عنقریب حرص کرو گے (کرمانی نے کہا بکسرۂ را بھی ہو سکتا ہے یعنی باب ضرب یضرب اور سمع یسمع دونوں سے آیا ہے۔)

حَرَضٌ۔ جسم بگڑ جانا، عقل جاتی رہنا، بے طاقت ہو جانا، رنج اور بیماری کا پرانا ہو جانا۔

مَا مِنْ مُؤْمِنٍ يَمْرَضُ مَرَضًا حَتّٰى يُحْرِضَهٗ۔ کوئی مسلمان ایسا نہیں، جو بیمار ہو ایسی بیماری کہ اس کو دبلا کر دے اس کا جسم گلا ڈالے؛ عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْرَضَهُ الْمَرَضُ۔ بیماری نے اس کو گلا ڈالا ناتوان کر دیا فَهُوَ حَرَضٌ یا حَارِضٌ۔ وہ بالکل گل گیا ہے (مرنے کے قریب ہو گیا ہے)۔

رَأَيْتُ مُحَلِّمَ بْنَ جَثَّامَةَ فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ كَيْفَ أَنْتُمْ فَقَالَ بِخَيْرٍ وَجَدْنَا رَبًّا رَحِيْمًا غَفَرَ لَنَا فَقُلْتُ لِكُلِّكُمْ فَقَالَ لِكُلِّنَا غَيْرِ الْأَحْرَاضِ۔ (عوف بن مالک نے کہا) میں نے محلم بن جثامہ کو خواب میں دیکھا، اُن سے پوچھا تم کیسے ہو؟ انھوں نے جواب دیا اچھے ہیں خیریت سے ہیں ہم نے اپنے پروردگار کو بڑا مہربان پایا، اس نے ہمارے گناہوں کو بخش دیا۔ میں نے کہا، کیا تم سب بخش دیئے گئے؟ انھوں نے کہا ہاں، ہم سب بخشے گئے مگر وہ لوگ جو احراض تھے (میں نے کہا احراض کون لوگ؟) انھوں نے کہا جن کی طرف لوگ انگلیاں اٹھاتے تھے یعنی بُرائی اور بدکاری، ایذا رسانی، فسق و فجور میں مشہور تھے یا جو بے دھڑک گناہ کیا کرتے تھے۔ انھوں نے اپنے تئیں تباہ کر ڈالا یا جن کے اعتقاد میں خلل تھا یعنی بد مذہب مثلاً رافضی خارجی اور معتزلی وغیرہ)

وَالْأَحْرِيْضِ۔ اور احریض میں، یعنی کسم میں۔

حُرُضٌ۔ ایک وادی کا نام ہے اُحد پہاڑ کے پاس یا اشنان (مجمع البحرین میں ہے کہ حُرُضٌ یا حُرُضٌ اشنان کو کہتے ہیں چونکہ وہ میل نکال ڈالتی ہے اس کو ہلاک کر دیتی ہے)

حُرَاضٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ کے قریب۔ کہتے ہیں "عزّیٰ" بت وہیں تھا۔

حَارِقٌ عَلَى الْأَمْرِ ہمیشہ اس کام کو کرتا رہا (جیسے وَاكَبَ اور وَاثَبَ أَهَبَّ سب کے ایک معنی ہیں۔)

حَرْفٌ۔ پھیرنا، موڑنا، کمانا، کنارہ۔

تَحْرِيْفٌ۔ کلام کو بگاڑنا بے ٹھکانے کر دینا۔

نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلٰى سَبْعَةِ أَحْرُفٍ كُلُّهَا كَافٍ شَافٍ۔ قرآن عرب کی سات لغتوں پر اترا ہے، جس لغت کو پڑھے وہ کافی ہے اور شافی (اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہر لفظ میں سات لغتیں ہیں، بلکہ مطلب یہ ہے کہ ساتوں قبیلوں کے محاورات کے موافق اترا ہے۔ کہیں قریش کا محاورہ ہے کہیں ہذیل کا، کہیں ہوازن کا، کہیں یمن کا، اور بعضے لفظوں میں سات طرح کی قراتیں بھی ہیں، بلکہ دس طرح کی بھی، جیسے مالک یوم الدین اور عبد الطاغوت میں بعضوں نے کہا سات حرفوں سے ساتوں مشہور قراتیں مراد ہیں۔ مگر یہ قول صحیح نہیں ہے۔ ابن مسعودؓ نے کہا۔ سات حرفوں سے یہ مراد ہے کہ ایک لفظ کی جگہ اس کا مترادف دوسرا لفظ رکھ دے جیسے کوئی أَقْبِلْ کہے یا هَلُمَّ یا تَعَالَ سب کے ایک معنی ہیں)

أَهْلُ الْكِتَابِ لَا يَأْتُوْنَ النِّسَاءَ إِلَّا عَلٰى حَرْفٍ۔ اہل کتاب ہمیشہ ایک ہی کروٹ پر صحبت کرتے ہیں۔

حَرْف کہتے ہیں دُبلی اونٹنی کو بھی، کیونکہ وہ لاغری کی وجہ سے حرف ہجی کی طرح ہوتی ہے۔

[1] حارص، بمعنی نگہبان میں نے لغت کی کتابوں میں نہیں پایا۔ صرف صاحب مجمع البحرین نے یہ ذکر کیا ہے۔ ۱۲ منہ

اِنَّ حِرْفَتِيْ لَمْ تَكُنْ تَعْجِزُ عَنْ مَؤُوْنَةِ اَهْلِيْ وَشُغِلْتُ بِاَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَسَيَاْكُلُ اٰلُ اَبِيْ بَكْرٍ مِّنْ هٰذَا وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ (حضرت ابوبکر صدیق رضؓ جب خلیفہ ہوئے تو کہنے لگے کہ میرے قوم والے جانتے ہیں) میرا جو پیشہ تھا، اس کی کمائی میرے گھر والوں کو کافی تھی (اچھی طرح میری گزر ہوتی تھی) اب میں مسلمانوں کے کام میں لگا دیا گیا (لوگوں نے مجھ کو خلیفہ بنایا) تو ابوبکر کی آل اولاد اب اسی مال میں سے (یعنی بیت المال میں سے) کھائے گی اور ابوبکر مسلمانوں کی خدمت کرے گا! (عرب لوگ کہتے ہیں:

هُوَ يَحْتَرِفُ لِعِيَالِهٖ وَيَحْرِفُ۔ وہ اپنے بال بچوں کے لئے کماتا ہے بعضوں نے کہا وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ سے یہ مراد ہے کہ وہ مسلمانوں کے فائدے کے لئے تجارت بھی کریں گے، یعنی بیت المال سے جو روپیہ میں اپنے اور گھر والوں کے ضروری خرچ کے لئے لوں گا، اتنا ہی یا اس سے زیادہ تجارت کر کے اس میں پھر داخل کر دوں گا۔ یہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی کمالِ عنایت اور شفقت تھی مسلمانوں پر ورنہ حاکم پر تجارت کرنا کچھ واجب نہیں ہے۔ اِس قول سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو کوئی کسی مال کا اہتمام اور بندوبست کرتا ہو، وہ ضرورت کے موافق اپنے اخراجات کے لئے اس میں سے لے سکتا ہے، بشرطیکہ حاکم بالادست نے اس کی اُجرت مقرر نہ کی ہو، ورنہ اس سے زیادہ لینا حرام ہوگا۔)

اَخَوَانِ يَحْتَرِفُ اَحَدُهُمَا وَالْاٰخَرُ يَتَعَلَّمُ۔ دو بھائی تھے اُن میں سے ایک محنت کر کے روٹی کماتا اور دوسرا طالب علم حاصل کرتا تھا۔

وَاَحَدُهُمْ اَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ عَيْلَتِهٖ۔ ایک شخص کو پیشہ ور بنا دینا روٹی کمانے کے لائق کر دینا مجھ کو دشوار معلوم ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ مفلس کو کچھ دے کر مال دار بنا دینا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا پیشہ ور ہونا میرے دل پر ان کی محتاجی سے زیادہ گراں ہے۔ کیونکہ محتاجی تو دم بھر میں رفع ہو سکتی ہے، لیکن کیا جب آدمی پیشہ ور نہوا تو جتنا اس کو دے گا وہ کھا کر اس کو بھی ختم کر دے گا، پھر محتاج کا محتاج، اسی واسطے عقلمند وہ شخص نہیں ہے جو اپنی اولاد کے لئے مال متاع بہت سا چھوڑ جائے، بلکہ عقلمند وہ ہے جو اُن کو اچھے ہنر اور اچھے پیشے سکھا کر روٹی کمانے کے لائق کر جائے۔ بعضوں نے لَحِرْفَةُ اَحَدِكُمْ بِضَمِّ حاء پڑھا ہے، یعنی تم میں سے ایک کا محروم ہونا اس کی مفلسی سے بڑھ کر مجھ پر شاق ہے)

اِنِّيْ لَاَرَى الرَّجُلَ يُعْجِبُنِيْ فَاَقُوْلُ هَلْ لَهٗ حِرْفَةٌ فَاِنْ قَالُوْا لَا سَقَطَ مِنْ عَيْنِيْ۔ میں ایک شخص کو دیکھ کر پسند کرتا ہوں (اس کی صورت سیرت اچھی معلوم ہوتی ہے) پھر میں پوچھتا ہوں، یہ کیا پیشہ (دھندا) کرتا ہے؟ اگر لوگ کہتے ہیں کوئی پیشہ نہیں کرتا تو وہ میری نظر سے گر جاتا ہے (میری نظروں میں حقیر ہو جاتا ہے، اس لئے کہ جب کوئی پیشہ نہیں کرتا تو لامحالہ دوسروں کا دست نگر ہوگا، ان سے سوال کرے گا اور اس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی ذلت نہیں ہے) افسوس ہمارے زمانہ میں لوگوں نے یہ چال اختیار کی ہے کہ مولوی، مُلّا، درویش، پیر، استاد صاحب بن جاتے ہیں اور حلال کا کوئی پیشہ نہیں سیکھتے، اب مریدوں اور شاگردوں کی روٹیوں پر اُن کا گزر ہوتا ہے، وہ ان کی خاطر سے نہ حق بات کہہ سکتے ہیں نہ بری باتوں پر ان کو ملامت کر سکتے ہیں۔ لیجئے دنیا اور آخرت دونوں تباہ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ مولوی اور درویش وہی قابلِ عزت اور عظمت ہیں جو محنت کر کے اپنی روٹی کماتے ہیں اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر میں خالص خدا کی رضامندی کے لئے مصروف رہتے ہیں، نہ ان کو کسی بادشاہ یا امیر کی پرواہ ہے نہ کسی مرید اور شاگرد کی تلاش ہے۔

مُحَارَفٌ وہ شخص جو بے ہنر ہو اس کو روٹی نہ ملے یا جو روٹی کمانے کے لئے کوشش نہ کرتا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں:

حُوْرِفَ كَسْبُ فُلَانٍ۔ فلاں شخص کو معاش کی بڑی تنگی ہے۔

سُلِّطَ عَلَيْهِمْ مَوْتُ طَاعُوْنٍ ذَفِيْفٍ يُحَرِّفُ الْقُلُوْبَ ان پر برباد کرنے والے طاعون کی موت ڈالی گئی جو دلوں کو پھیر دیتا ہے[1]

[1] اس کے ڈر سے دل ٹھکانے پر نہیں رہتا۔ ۱۲ منہ

(ایک روایت میں یُحَرِّفُ الْقُلُوْبَ ہے یا یُحَوِّلُ الْقُلُوْبَ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

اٰمَنْتُ بِمُحَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔ میں اس خدا پر ایمان لایا جو دلوں کو پھیرنے والا جھکانے والا ہے۔

وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهٖ فَحَرَفَهَا۔ سفیان نے اپنی کف کو ترچھا کر بتایا۔

قَالَ بِيَدِهٖ فَحَرَّفَهَا۔ ہاتھ سے اشارہ کیا، اس کو آڑا پھرایا (یہ قتل کا اشارہ ہے)۔

مَوْتُ الْمُؤْمِنِ بِعَرَقِ الْجَبِيْنِ فَيُحَارَفُ عِنْدَ الْمَوْتِ بِهَا لِتَكُوْنَ كَفَّارَةً لِذُنُوْبِهٖ۔ مومن کی موت پیشانی پر پسینہ آنے سے ہو جاتی ہے، اس سے اس کی آزمائش ہوتی ہے (یا اس پر سختی ہوتی ہے) تو اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ (اصل میں مُحَارَفَۃ کہتے ہیں محراف سے زخم کا عمق ناپنے کو محراف وہ سلائی جو زخم کے اندر چلا کر دیکھتے ہیں)۔

اِنَّ الْعَبْدَ لَيُحَارَفُ عَلٰى عَمَلِهٖ الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔ بندے کو اس کے عمل کے موافق اچھا یا برا بدلہ ملتا ہے، عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا تُحَارِفْ اَخَاكَ بِالسُّوْءِ۔ اپنے بھائی کو برا بدلہ مت دے، اور:

اَحْرَفَ الرَّجُلُ۔ اس مرد نے بدلہ لیا۔

هُمَا فِيْ حَرْفِ جَهَنَّمَ۔ وہ دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں (اب گرے، اب گرے) ایک روایت میں فِيْ جُرُفِ جَهَنَّمَ ہے معنی وہی ہیں۔

فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا۔ ہم ان تہ پچوں (کھڈیوں) پر سے مڑ جاتے (تاکہ قبلے کی طرف منہ اور پیٹھ نہ ہو) بعضوں نے ترجمہ کیا ہے ہم ان پاخانوں سے مڑ جاتے یعنی ان میں پاخانہ نہ پھرتے، باہر رہ کر پھر لیتے۔

ثُمَّ انْحَرَفَ۔ پھر آپ پھر گئے، مڑ گئے لوٹنے کے لئے

تَشَكَّى الْمُحْتَرِفُ فَقَالَ لَعَلَّكَ تُرْزَقُ بِهٖ۔ جو بھائی کمائی کرتا تھا اس نے شکایت کی (کہ میرا دوسرا بھائی کچھ نہیں کماتا، بیٹھے بیٹھے بے محنت روٹی توڑتا ہے) آنحضرت نے فرمایا، شاید مجھ کو اسی کے طفیل سے رزق ملتا ہو۔

اَلْاَذَانُ وَالْاِقَامَةُ خَمْسَةٌ وَّثَلٰثُوْنَ حَرْفًا۔ اذان اور اقامت دونوں کو ملا کر پینتیس ۳۵ کلمے ہیں (یعنی ۳۵ جملے) مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ نے یہ حدیث روایت کی ہے۔

سُئِلَ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَقَالَ كَذَبَ اَعْدَاءُ اللّٰهِ وَلٰكِنَّهٗ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ عَلٰى حَرْفٍ وَّاحِدٍ۔ یعنی آپ سے پوچھا گیا، لوگ کہتے ہیں قرآن سات حرفوں پر اترا ہے، فرمایا اللہ کے دشمن جھوٹ کہتے ہیں قرآن ایک ہی حرف پر اترا ہے (دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ اختلاف راویوں کے سبب سے پیدا ہوا ہے۔)

تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ۔ غلو کرنے والوں کی تحریف کو (غالی وہ شخص ہے جو دین کی باتوں میں حد شرع سے آگے بڑھ جائے تو بدعتی لوگ غالی ہیں یعنی اللہ کی کتاب اور حدیث رسول اللہ میں معنی مقصود سے بڑھ جاتے ہیں یہی گویا تحریف ہے۔)

مُحَارَفٌ۔ وہ شخص جو کسب نہ کرے، اس کی ضد مبارک ہے، حدیث میں ہے:

لَا تَشْتَرِ مِنْ مُحَارَفٍ فَاِنَّ صَفْقَتَهٗ لَا بَرَكَةَ فِيْهَا۔ محارف سے کچھ مول نہ لے، اس کے معاملہ میں برکت نہ ہوگی۔

حَرِيْفٌ۔ وہ شخص جو ہم پیشہ ہو یا معاملہ کرے۔

دُلَّنِيْ عَلٰى حَرِيْفٍ يَشْتَرِيْ لِيْ مَتَاعًا وَيَحْتَرِفُ لِلْمُسْلِمِيْنَ۔ ایک معاملہ کرنے والا (یعنی جس کو خرید و فروخت میں دخل ہو) مجھ کو بتلا دے وہ میرے لئے سامان خریدے اور مسلمانوں کے لئے کمائی کرے۔

حَرْقٌ۔ رگڑنا۔ گھسنا۔ جلنا۔ جلانا۔

تَحْرِيْقٌ اور اِحْرَاقٌ۔ جلانا۔

تَحَرُّقٌ اور اِحْتِرَاقٌ۔ جل جانا۔

حَرَّقَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيْرِ۔ آپ نے بنی نضیر

کے کھجور کے درخت جلا دیئے۔

تَحْرِقُ الْمُسْلِمِیْنَ۔ مسلمانوں کو جلا دیا تباہ کر دیا۔

ضَالَّۃُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ۔ مسلمان کی گمی ہوئی چیز آگ کا شعلہ ہے (یعنی اگر کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز اس نیت سے لیلے کہ اس کا مالک بنجائے تو وہ اس کو دوزخ میں لے جائے گی)

اَلْحَرَقُ وَالْغَرَقُ وَالشَّرَقُ شَهَادَةٌ۔ جل جانا اور ڈوب جانا اور اچھو ہو کر مرنا شہادت ہے (یعنی شہادت کا ثواب ان تینوں میں ملے گا)۔

اَلْحَرِقُ شَهِیْدٌ۔ آگ میں جل کر مرنے والا شہید ہے (ایک روایت میں اَلْحَرِیْقُ شَهِیْدٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِحْتَرَقْتُ۔ میں جل گیا یعنی تباہ ہو گیا۔ یہ اس شخص نے کہا تھا جس نے اپنی عورت سے ظہار کیا تھا اور یہی کلمہ اس شخص نے بھی کہا تھا جس نے رمضان میں دن کو عمداً جماع کیا تھا)۔

اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنْ اُحْرِقَ قُرَیْشًا۔ میرے پاس وحی آئی کہ قریش کے لوگوں کو تباہ کروں۔

فَلَمْ یَزَلْ یُحْرِقُ اَعْضَاءَهُمْ حَتّٰی اَدْخَلَهُمْ مِنَ الْبَابِ الَّذِیْ خَرَجُوْا مِنْهُ۔ ان کے اعضاء برابر جلاتے رہے یہاں تک کہ اسی دروازے میں داخل کر دیا جہاں سے وہ نکلے تھے۔

اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ حَرْقِ النَّوَاةِ۔ آپؐ نے کھجور کی گٹھلی کو گھسنے سے منع فرمایا یا جلانے سے (گویا کھجور کی عظمت اور قدر کرنے کا حکم دیا) اس وجہ سے کہ وہ گھر کے پلے ہوئے جانوروں کی خوراک ہے بکری اور اونٹ وغیرہ کی) (ایک قرات یوں بھی ہے لَنَحْرُقَنَّهٗ یعنی ہم اس گوسالہ کو گھس ڈالیں گے دسوہان سے رگڑ کر ریزہ ریزہ کر دیں گے، مشہور قرات لَنُحَرِّقَنَّهٗ ہے یعنی اس کو جلا ڈالیں گے)

شَرِبَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءَ الْمُحْرَقَ مِنَ الْخَاصِرَةِ۔ آنحضرت صلعم نے کمر کے درد کی وجہ سے جوش کیا ہوا پانی پیا۔

خَیْرُ النِّسَاءِ الْحَارِقَةُ۔ بہتر عورت وہ ہے جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت زدہ۔ شہوت کی وجہ سے اپنے دانت پیس رہی ہو۔

عَلَیْکُمْ مِنَ النِّسَاءِ بِالْحَارِقَةِ۔ تم ایسی عورت کرو جس کی فرج تنگ ہو یا جو شہوت کے غلبہ سے دانت کو دانت پر رگڑ رہی ہو (مجمع میں ہے کہ حارقہ وہ عورت جو جماع کراتے وقت کروٹ سے لیٹتی ہے۔ سیوطی نے ابن جوزی سے ایسا ہی نقل کیا ہے یعنی عورتوں سے کروٹ سے جماع کرو)

حَرِیْقَةٌ۔ پانی کو جوش کر کے اس پر آٹا چھڑک کر بناتے ہیں۔

وَجَدْتُهَا حَارِقَةً طَارِقَةً فَائِقَةً۔ میں نے اس کو پر شہوت یا تنگ فرج رات کو آنے والی اچھی اور بہتر پایا۔

یَحْرُقُوْنَ اَنْیَابَهُمْ غَیْظًا وَحَنَقًا۔ اپنے دانتوں کو غصے اور کینے سے پیستے ہیں۔

دَخَلَ مَکَّةَ وَعَلَیْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ حَرْقَانِیَّةٌ۔ آں حضرتؐ جب مکہ میں داخل ہوئے (یعنی فتح مکہ کے روز) تو آپؐ ایک کالا جیسے آگ میں جلا ہوا عمامہ باندھے ہوئے تھے زمخشری نے کہا حَرْقَانِیٌّ منسوب ہے حَرَقْ کی طرف، جس کے معنی جلنے کے ہیں۔ اس میں الف اور نون زیادہ کر دیا۔ اور حَرْقٌ اور حَرَقٌ دونوں جلنے کے معنی میں آئے ہیں۔ لیکن وہ حَرَقْ جس کے معنی سوراخ کے ہیں جو کپڑے کے پھٹنے سے پڑجاتا ہے، وہ بفتحہ را ہے۔ مجمع میں ہے کہ حَرْقْ اس سوراخ کو کہتے ہیں جو جلنے سے کپڑے میں پڑجاتا ہے اور حَرَقْ وہ سوراخ جو جلنے سے یا کپڑے کو پھٹنے سے پڑجاتے)۔

اِنَّمَا عَدِیُّ بْنُ اَرْطَاةَ وَقَدْ غَرَّنِیْ بِعِمَامَتِهِ الْحَرْقَانِیَّةِ السَّوْدَاءِ (حضرت عمر بن عبدالعزیز رح نے فرمایا) عدی بن ارطاۃ نے تو مجھ کو اپنے جلے ہوئے کالے عمامہ سے دھوکا دیا (میں اس کو ایک اچھا آدمی سمجھا)۔

لَوْجُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِهَابٍ مَا احْتَرَقَ۔ اگر قرآن ایک کھال میں رکھا جائے تو وہ کھال نہیں جلے گی (مطلب یہ ہے کہ حافظ قرآن دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا۔ بعض نے کہا کہ یہ ایک معجزہ تھا جو آپؐ کے زمانہ تک رہا)

اَمَرَ اَنْ یُحَرَّقَ بِمَا سِوَاهُ فِیْ کُلِّ صَحِیْفَةٍ اَوْ مُصْحَفٍ۔ (حضرت عثمانؓ جب قرآن لکھوانے سے فارغ ہوئے) تو اس کے علاوہ جن جن ورقوں یا کتابوں میں قرآن لکھا ہوا تھا،

اس کے جلا ڈالنے کا حکم دیا (ایک روایت میں مُخَرِّقٌ ہے بجائے مُحَرِّقٌ یعنی چاک کر ڈالنے کا) مترجم کہتا ہے: آگ میں جلا دینا یا چاک کرکے اس کو ایک پاک مقام میں دفن کردینا قرآن کے آداب کے خلاف نہیں ہے جیسے اہل تشیع نے سمجھا ہے اور اس وجہ سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر طعن کیا ہے۔ انھوں نے تو بہ نیت خیر یہ کام کرایا جس کا اجر عظیم اُن کو ملے گا۔ اس لئے کہ اگر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان صحیفوں کو بھی رہنے دیتے تو رفتہ رفتہ قرآن کے مختلف نسخے پھیل جاتے اور توراۃ اور انجیل کی طرح قرآن کا بھی حال ہوجاتا۔

حُرَقَاتٌ۔ ایک قبیلہ کا نام ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْحَرَقِ[۱]۔ میں آگ میں جل جانے سے تیری پناہ لیتا ہوں۔

اَحْرِقْهُمَا۔ (ایک شخص کُسم میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر آیا تو آپؐ نے فرمایا) ان کو جلا ڈال (آپؐ کا مطلب یہ تھا کہ ان کو بیچ ڈال یا کسی کو ہبہ کردے کیونکہ مال کو ضائع اور برباد کرنے سے آپؐ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ دوسری روایت میں اس طرح ہے کہ اس شخص نے ان کپڑوں کو تنور میں جھونک دیا۔ اس وقت آپؐ نے انکار فرمایا اور کہا تو نے کسی اور کو یہ کپڑے کیوں نہ پہنا دیئے)۔

حَرِّقُوْا مَتَاعَ الْغَالِّ۔ جو کوئی مال غنیمت میں چوری کرے اس کا مال جلا دو (یہ تعزیر بالمال کی اصل ہے اور حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے)۔

حُرَاقَةٌ۔ وہ چیز جس میں چقماق سے آگ نکالنے کے وقت آگ گرتی ہے (مثلاً روئی، سن وغیرہ)

اِنَّ عَلِیًّا حَرَّقَ قَوْمًا اِرْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ۔ جناب امیرالمومنین علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اُن لوگوں کو جلا دیا جو اسلام سے پھر گئے تھے (اسی طرح ان لوگوں کو جنھوں نے لواطت کی تھی) حالانکہ آگ سے عذاب دینا منع ہے مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تعزیر اور تنبیہ اور دوسروں کو زجر اور عبرت دلانے کے لئے ایسا حکم دیا جو خلیفہ کے لئے جائز ہے۔ بعض نے کہا ہے کہ یہ کمبخت لوگ سبائی تھے جو عبداللہ بن سبا یہودی کے بہکانے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو خدا سمجھتے تھے۔ معاذاللہ۔ کہتے ہیں کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو جلانا شروع کیا تو کہنے لگے، اب تو ہمیں یقین ہوگیا کہ آپ خدا ہیں کیونکہ آگ کا عذاب خدا ہی دیتا ہے۔

حَرِيْقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيْرٌ۔ بویرہ میں ایک پھیلی ہوئی سوختگی۔

(یہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔ بویرہ اس مقام کا نام تھا جہاں یہودیوں کا ایک قبیلہ (بنی نضیر) آباد تھا)۔

حُرْقُفَةٌ۔ سرین کی ہڈی، نر گدھے کا مادہ گدھی کے سرین کی ہڈیاں پکڑنا (اس پر چڑھنے کے لئے)۔

فَاِذَا هُوَ جَالِسٌ وَعُرُضُ رُكْبَتَيْهِ وَحَرْقَفَتَيْهِ وَمَنْكِبَيْهِ وَعُرُضُ وَجْهِهِ مُنْسَحِجٌ۔ (آں حضرتؐ ایک گدھے پر سوار ہوئے وہ بدکا اور آپؐ ایک سخت زمین پر گر پڑے) اور آپؐ بیٹھے ہوئے ہیں، آپؐ کے گھٹنوں اور سرین کی ہڈیوں اور مونڈھوں اور منہ کی کھال چھل گئی ہے۔

تَرَانِیْ اِذَا دَبِرَتْ حَرْقَفَتِیْ۔ تو مجھ کو دیکھے گا جب میرے سرین کی ہڈی گل جائے گی (یعنی بیمار کے پڑے پڑے زخمی ہو جائے گی)۔

حَرَكٌ یا حَرَكَةٌ۔ ہلنا، چلنا (یہ سکون کی ضد ہے) حق زدینا اس پر باز رہنا۔

حَرَاكٌ اور حَرَكَةٌ اور حَرْكٌ۔ ہم معنی اور مترادفات ہیں۔

حَارِكٌ۔ مونڈھے کا اونچا مقام

حَارِكُ النَّاقَةِ۔ اونٹنی کی پشت۔

مُحْتَرِكٌ۔ جو ہر وقت اپنی اونٹنی پر سوار رہے۔

تَحَرُّكٌ۔ حرکت کرنا ــــ تَحْرِيْكٌ۔ ہلانا، حرکت دینا۔

اَلزَّكوٰةُ فِي الْمَالِ الصَّامِتِ الَّذِيْ يَحُوْلُ عَلَيْهِ الْحَوْلُ وَاِنْ لَمْ يَتَحَرَّكْ۔ اگر مال اپنے حال پر قائم رہے اس کو تجارت وغیرہ کرکے بڑھایا نہ جائے اور اس پر سال گزر جائے تو زکوٰۃ ...

[۱] تیسیر الحزین میں پوری حدیث یوں نقل کی ہے اعوذبك من الغرق والحرق والسراق یعنی تیری پناہ ڈوبنے اور جلنے اور چوری کرنے سے۔ ۱۲ منہ

۲ پڑے پڑے زخمی ہو جائے گی۔

واجب ہوگی۔

حَرِمٌ یا حَرِیْمٌ یا حِرْمَانٌ یا حِرْمٌ یا حِرْمَةٌ یا حَرِمَةٌ یا حَرِیْمَةٌ۔ محروم کرنا، نہ دینا۔

حُرْمٌ اور حُرْمَةٌ اور حَرَامٌ حرام ہونا، منع ہونا۔

کُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُسْلِمٍ مُحْرِمٌ۔ ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کو ستانا، ایذا دینا حرام ہے۔

اَلْمُسْلِمُ مُحْرِمٌ۔ مسلمان اسلام کی وجہ سے بچا ہوا ہے (یعنی اس کی جان اور مال محفوظ ہے)۔

اَلصِّیَامُ اِحْرَامٌ۔ روزہ رکھنا احرام باندھنا ہے (جیسے احرام میں بہت سی باتیں منع ہوتی ہیں، ایسے ہی روزے میں بھی کھانا پینا جماع کرنا منع ہو جاتا ہے)

روزہ دار کو مُحْرِمٌ بھی کہتے ہیں۔ ایک شاعر نے کہا ہے:

قَتَلُوْا ابْنَ عَفَّانَ الْخَلِيْفَةَ مُحْرِمًا

(عفان کے بیٹے کو جو خلیفہ تھے، اس حال میں شہید کر دیا کہ وہ روزہ دار تھے)۔

قسم کھانے والے کو بھی مُحْرِمٌ کہتے ہیں، کیونکہ وہ قسم کھا کر بعض حلال باتیں اپنے پر حرام کر لیتا ہے۔

اَلرَّجُلُ يُحْرِمُ فِي الْغَضَبِ۔ اگر کوئی شخص غصہ کی حالت میں قسم کھا بیٹھے۔

فِي الْحَرَامِ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔ اگر کوئی شخص حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے (مثلاً اپنی بیوی سے کہے تو مجھ پر حرام ہے اور طلاق کی نیت نہ ہو۔ یا یوں کہے، یہ اللہ کا کام کرنا مجھ پر حرام ہے، یہ چیز کھانا مجھ پر حرام ہے، تو قسم کا کفارہ دے کیونکہ حلال کو حرام کر لینا بھی ایک طرح کی قسم ہے، جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ

پھر فرمایا: قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ۔

آلٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا۔ آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے ایلا کیا (قسم کھائی میں تمہارے پاس نہ جاؤں گا، پھر کفارہ دے کر) حرام کو حلال کر لیا۔

اَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ۔ اگر کسی نے اپنی بیوی سے کہا تو مجھ پر حرام ہے (ابن عباسؓ نے کہا یہ کہنا محض لغو ہے اور دوسری روایت میں ان سے اس طرح بیان ہوا ہے کہ قسم ہے اس کا کفارہ دے۔)

كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهِ وَحُرْمِهِ۔ میں آنحضرت صلعم کے اس حالت میں خوشبو لگاتی جب آپ احرام نہ باندھے ہوتے اور اس وقت لگاتی جب آپ احرام باندھنا چاہتے۔

حِرْمٌ بکسرۂ حا، وہ شخص جو احرام باندھے ہو، عرب لوگ کہتے ہیں اَنْتَ حِرْمٌ اور اَنْتَ حِلٌّ یعنی تو احرام باندھے ہے اور تو حلال ہے۔

اَحْرَمَ الرَّجُلُ۔ اس شخص نے حج یا عمرے کا احرام باندھا یا حرم کی سرحد میں داخل ہوا یا حرام مہینوں میں، وہ چار ہیں۔ ذی قعدہ اور ذی حجہ اور محرم اور رجب۔ تَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ نماز کی تحریم اللہ اکبر کہنا ہے کیونکہ تکبیر کہنے کے بعد نماز کے منافی افعال اور اقوال سب حرام اور منع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے اس کو تکبیر تحریمہ اور تکبیر احرام کہتے ہیں۔)

لَا يَسْأَلُوْنِيْ خُطَّةً يُعَظِّمُوْنَ فِيْهَا حُرُمَاتِ اللّٰهِ إِلَّا أَعْطَيْتُهُمْ إِيَّاهَا۔ وہ مجھ سے جو ایسی بات چاہیں گے جس میں اللہ کی حرمت دی ہوئی چیزوں کی (مثلاً خانۂ کعبہ حرم احرام وغیرہ کی) تعظیم اور تکریم ہوگی، تو میں اس کو منظور کر لوں گا (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کی عظمت ہماری شرع میں قائم رکھی ہے، مثلاً کعبہ حجر اسود صفا و مروہ اور حرم وغیرہ، ان چیزوں کی تعظیم کرنا کفر نہیں ہے بلکہ ایمان اور تقوے کی نشانی ہے۔ انبیاء اور اولیاء اور صالحین کی قبریں بھی ان ہی چیزوں میں داخل ہیں)۔

لَا تُسَافِرِ الْمَرْأَةُ إِلَّا مَعَ ذِيْ مَحْرَمٍ مِنْهَا۔ ایک روایت میں یوں ہے إِلَّا مَعَ ذِيْ حُرْمَةٍ مِنْهَا۔ عورت بغیر محرم کے سفر نہ کرے (یعنی سفر میں عورت کے ساتھ یا تو اس کا خاوند ہو یا اور

کوئی ایسا شخص ہو جس سے نکاح حرام ہے. مثلاً باپ، بیٹا، بھائی، چچا، ماموں وغیرہ، سفر کی مقدار بعضوں کے نزدیک تین دن کی راہ ہے، تو اس سے کم مسافت پر عورت بغیر محرم کے جا سکتی ہے۔ اہلِ حدیث کا قول یہ ہے کہ جس کو عرف میں سفر کہیں وہ سفر ہے گو تین دن سے کم ہو۔ امام شافعی رح نے کہا اگر راستہ میں امن ہو تو عورت بغیر محرم کے بھی سفر کر سکتی ہے۔ ایک روایت میں یوں ہے، عورت ایک دن کی راہ کا بھی بغیر محرم کے سفر نہ کرے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ تین دن سے زیادہ کا۔)

لَا یَدْخُلُ عَلَیْھَا اِلَّا ذُوْ مَحْرَمٍ. کوئی شخص عورت کے گھر میں نہ جائے، مگر جو اس کا محرم ہو (یعنی عورت کا محرم ہو. مثلاً باپ بھائی، بیٹا، چچا، ماموں وغیرہ. بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس عورت کا محرم وہاں موجود ہو، مثلاً باپ، بھائی وغیرہ جب اس عورت کے گھر میں جانا درست ہو، اسی طرح اگر اس کا خاوند موجود ہو تو بطریق اولیٰ جانا درست ہوگا۔ امام شافعی رح نے کہا، کہ اگر دوسری معتبر عورتیں وہاں موجود ہوں یا جانے والے کی بیوی بھی ساتھ ہو تو جانا درست ہے۔)

فِیْ حُرُمِ الْحَجِّ. حج کے مقاموں میں (بعضوں نے حَرَمْ بہ فتحہ را روایت کیا ہے یعنی ممنوعات اور محرمات حج میں)۔

لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ قَتَلَھُنَّ فِی الْحُرُمِ۔ ان جانوروں کو اگر کوئی حرمت والے مقاموں میں مار ڈالے تو اس پر کچھ گناہ نہیں، (بعضوں نے فِی الْحَرَمِ روایت کیا ہے، یہ اور زیادہ صاف ہے)

حَرَمٌ۔ وہ مقام جہاں شکار کھیلنا وہاں کے درخت اکھیڑنا وہاں کے جانوروں کو چھیڑنا منع ہے. جیسے مکہ معظمہ کا حرم یا مدینہ طیبہ کا حرم۔ اور حِلّ باقی مقامات جہاں شکار وغیرہ درست ہے

اِذَا اجْتَمَعَتْ حُرْمَتَانِ طُرِحَتِ الصُّغْرٰی لِلْکُبْرٰی. جب دو حرمتیں جمع ہو جائیں (مثلاً ایک کام میں ایک شخص خاص کا ضرر ہے اور ہزاروں آدمیوں کا فائدہ ہے تو فائدہ عام کا کام اختیار کریں گے اور چھوٹی حرمت کا خیال نہ کریں گے. مثلاً ایک کام مکروہ ہے لیکن اس کے منع کرنے سے یہ ڈر ہے کہ لوگ شرک یا کفر میں گرفتار ہو جائیں گے، تو اس محل میں سکوت اور اغماض کرنا بہتر ہوگا یا مثلاً ایک کام مستحب ہے لیکن اس کے کرنے سے عوام میں فتنہ عظیم پیدا ہوتا ہے تو اس کا نہ کرنا بہتر ہوگا) تو چھوٹی حرمت کو نظر انداز کریں گے بڑی حرمت سے بچنے کے لئے۔

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الصُّوْرَۃَ مُحَرَّمَۃٌ. تجھ کو یہ معلوم نہیں کہ صورت یعنی چہرے پر مارنا حرام ہے یا صورت یعنی چہرے کو اللہ نے حرمت دی ہے۔)

حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰی نَفْسِیْ. میں نے اپنے اوپر ظلم کو حرام کر لیا ہے (اب اس کے دو معنی ہیں. بعضوں نے یہ کہا، یعنی میں ظلم سے پاک اور برتر ہوں میرا کوئی فعل ظلم نہیں ہو سکتا. چونکہ ساری مخلوقات میری ملک ہے۔ اور ظلم کہتے ہیں غیر کی ملک میں تصرف کرنے کو اور اس کی تائید میں ایک حدیث بھی وارد ہے. گو اس کی سند میں گفتگو ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے آسمان اور زمین والوں کو عذاب کرے تو وہ ظالم نہ ہوگا اور اکثر علمائے اہلِ حدیث اور محققین کا یہ قول ہے کہ ظلم کہتے ہیں وَضْعُ الشَّیْءِ فِیْ غَیْرِ مَحَلِّہٖ کو اور ظلم ممکن ہے اللہ تعالیٰ کو اس پر قدرت ہے لیکن بہ نظر وعدہ الٰہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ وَمَا اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ اس کا وقوع ممتنع ہے اور یہی مذہب صحیح ہے۔)

فَھُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَۃِ اللّٰہِ۔ وہ اللہ جل جلالہٗ کے حرام کرنے کی وجہ سے حرام ہے۔

فَتَحَرَّمَ بِلَبَنِھَا. وہ اس کے دودھ کی وجہ سے اس پر حرام ہو گیا۔

حَرَّمَتْھُنَّ اٰیَۃٌ وَّ اَحَلَّتْھُنَّ اٰیَۃٌ (ابن عباس سے پوچھا گیا اگر کوئی دو لونڈیوں کو جو آپس میں بہنیں ہوں ایک ساتھ رکھے اس کا کیا حکم ہے، انہوں نے کہا) ایک آیت سے تو اس کی حرمت نکلتی ہے (اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ سے) اور دوسری آیت سے حلت نکلتی ہے (اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ سے) ابن عباس نے یہ بھی کہا کہ جَمْعٌ بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ جو آزاد عورتوں میں حرام ہے تو اس کی علت یہ نہیں ہے کہ ان میں آپس میں قرابت ہے ...

ایک بہن کی طلاق یا موت کے بعد بھی دوسری بہن سے نکاح نہیں ہو سکتا جیسے اس کے بعد بیٹی سے نکاح نہیں ہو سکتا یا بیٹی کے بعد ماں سے بلکہ اس کی علت خاوند کی قرابت ہے، ان کے ساتھ اور لونڈیوں سے یہ قرابت نہیں ہو سکتی، اس وجہ سے لونڈیوں میں جمع بین الاختین جائز ہو گیا)۔

فَاَرْسَلَ اِلَیَّ نَاقَۃً مُحَرَّمَۃً۔ انھوں نے میرے پاس ایک اونٹنی بھیجی جس پر سواری نہیں ہوئی تھی۔

اَلَّذِیْنَ تُدْرِکُھُمُ السَّاعَۃُ تُبْعَثُ عَلَیْھِمُ الْحِرْمَۃُ جن لوگوں پر قیامت آئے گی، یعنی آخری زمانہ والوں پر ان پر شہوت غالب ہو گی (حلال حرام کی کچھ قید نہ رکھیں گے۔ زنا اور لواطت میں مصروف رہیں گے۔ بعضوں نے کہا حِرْمَۃ جانوروں کی شہوت سے خاص ہے۔ اہل عرب کہتے ہیں:

اِسْتَحْرَمَتِ الشَّاۃُ۔ یعنی بکری نر کو چاہتی ہے۔

کَانَ عِیَاضُ بْنُ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِیُّ حِرْمِیَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عیاض بن حمار مجاشعی آنحضرتؐ کے حرمی تھے (جب وہ حج کو آتے تو آنحضرتؐ کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، آپ ہی کا کھانا کھاتے۔ عرب میں دستور تھا کہ باہر والے جب حج کو آتے تو حرم کے رہنے والوں یعنی قریش کے کسی شخص کے کپڑے پہن کر طواف کرتے، اسی کا کھانا کھاتے، اس کو حرمی کہتے، یہ منسوب ہے حرم کی طرف۔ نہایہ میں ہے کہ یہ نسبت لوگوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ اگر کپڑے وغیرہ کو حرم کی طرف نسبت دیں گے تو حَرَمِیٌّ کہیں گے:

ثَوْبٌ حَرَمِیٌّ۔ حرم کا کپڑا۔

حَرِیْمُ الْبِئْرِ اَرْبَعُوْنَ ذِرَاعًا۔ کنوئیں کا احاطہ (جہاں کنوئیں والا مٹی وغیرہ ڈالے اور کوئی دوسرا وہاں کنواں نہیں کھود سکتا) چالیس ہاتھ ہے (یعنی ہر طرف چالیس چالیس ہاتھ بعضوں نے کہا ہر طرف دس دس ہاتھ تو چاروں طرف چالیس ہاتھ ہوا اس حدیث سے بعض حنفیہ نے یہ دلیل لی ہے کہ جو حوض دہ در دہ ہو اس کا پانی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہیں نکلتا)۔

حَرَامِیٌّ۔ عوام کی اصطلاح میں چور کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع حَرَامِیَّۃٌ ہے۔

فِیْ حَرِیْمِ نَخْلِہٖ۔ اس کے درخت کے احاطے میں۔

حُرْمَتْ عَلَیْنَا دُعَاؤُہٗ مشہور روایت بفتحہ حا اور فتحہ را ہے۔ حُرِمَتْ بھی ہو سکتا ہے مگر مروی نہیں ہے۔

حَرَّمَہُ اللّٰہُ عَلَی النَّارِ۔ یعنی دوزخ میں ہمیشہ رہنا اس کے لئے حرام کر دے گا (اب یہ ان حدیثوں کے خلاف نہ ہو گی جن میں بعض گنہگاروں کا دوزخ میں جانا، پھر شفاعت سے نکالے جانا مذکور ہے۔)

بَادَرَنِیْ عَبْدِیْ حَرَّمْتُ عَلَیْہِ الْجَنَّۃَ۔ میرے بندے نے جلدی کی اپنے آپ کو خود ہی مار لیا، میں نے اس پر بہشت حرام کر دی (یعنی بغیر عذاب کے بہشت میں جانا حرام کر دیا یا مراد وہ شخص ہے جو خودکشی کو حلال سمجھے وہ تو کافر ہو گا یا یہ بطور تغلیظ فرمایا)

کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَھْرِکُمْ ھٰذَا۔ مسلمان کی جان اور مال کی حرمت توڑنا ایسا ہے جیسے اس دن کی اس شہر اس مہینے میں حرمت توڑنا۔ ایک حدیث میں ہے:

اَلْمُؤْمِنُ اَعْظَمُ حُرْمَۃً مِّنْکِ (آپ نے کعبہ کی طرف خطاب کر کے فرمایا کہ مومن کی حرمت تجھ سے بھی زیادہ ہے۔

لٰکِنَّا حُرُمٌ۔ لیکن ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں۔

اَلَا اِنَّا حُرُمٌ۔ خبردار ہو جا ہم لوگ احرام باندھے ہوئے ہیں (اس وجہ سے تیرے شکار کا تحفہ واپس کر دیا۔ باقی ہم تجھ سے ناراض نہیں ہیں شاید اس نے یہ شکار آنحضرتؐ کے لئے کیا ہو گا۔ بعض کہتے ہیں کہ شکار مطلقاً محرم کے لئے حرام ہے خواہ وہ اس کے لئے نہ کیا گیا ہو)۔

حَرَّمَہُ اللّٰہُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ اللہ نے کعبہ کو اسی دن سے حرمت والا کر دیا جس دن آسمان اور زمین کو بنایا (اب یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس وقت کعبہ کہاں تھا اور دوسری حدیث میں اس کے خلاف مذکور ہے کہ حضرت ابراہیمؑ

نے اس کو حرم کیا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے طوفان کے ایک مدت کے بعد کعبے کو اسی بنیاد پر بنایا جہاں پر حضرت آدمؑ نے بنایا تھا اور اس کی رنگی حرمت از سر نو قائم کی جو لوگوں کے دلوں سے جاتی رہی تھی۔ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ جس دن آسمان اور زمین بنائے اسی دن سے لوح محفوظ میں یہ لکھ دیا کہ ابراہیمؑ بحکم الٰہی یا آدمؑ بحکم الٰہی اس کو حرم کہیں گے)۔

حُرِّمَ مِنَ النَّسَبِ سَبْعٌ وَمِنَ الصِّهْرِ سَبْعٌ سات رشتے نسبی حرام کئے گئے۔ اسی طرح سات رشتے سسرالی (نسبی سات رشتے تو اس آیت میں ذکور ہیں حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ آخر تک، اور سسرالی سات رشتے بیوی کی بہن، پھوپی، خالہ، بھتیجی، بھانجی، ماں، بیٹی)۔

أُحَرِّمُ مِثْلَ مَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ۔ میں مدینہ کو حرم مقرر کرتا ہوں جیسے ابراہیم نے مکہ کو حرم کیا تھا (اور امامیہ کی کتابوں میں مروی ہے کہ امام حسینؓ کا بھی حرم ہے چاروں طرف سے پانچ فرسخ تک ایک روایت میں ایک ایک فرسخ ہر طرف، ایک روایت میں ۲۰ ہاتھ سر کی طرف سے اور پچیس۲۵ ہاتھ پاؤں کی طرف سے امام جعفر صادقؓ سے مروی ہے کہ امام حسینؓ کا حرم چار میل تک ہے)

لَا يَزَالُونَ بِخَيْرٍ مَا أَعْظَمُوا هٰذِهِ الْحُرْمَةَ۔ لوگ ہمیشہ خیریت کے ساتھ رہیں گے جب تک (اس حرمت کو) قائم رکھیں گے

إِذَا تَزَوَّجَ مُحْرِمَةً وَهُوَ لَا يَشْعُرُ (بعضوں نے مُحَرَّمَةً بعضوں نے مَحْرَمَةً پڑھا ہے۔ اول صورت میں یہ معنی ہوں گے جو کوئی شخص احرام والی عورت سے نکاح کر لے اس کو خبر نہ ہو اور دوسری اور تیسری صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ جو کوئی شخص اس عورت سے بے خبری میں نکاح کرے جس سے نکاح حرام ہے)۔

حُرِمَهَا فِي الْآخِرَةِ۔ وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا (اگر جب توبہ کر نے)

بَعَثَ إِلَيَّ بِقَصْعَةٍ تَمْرٍ يَأْكُلُ مِنْهَا فَقَالَ أَحَرَامٌ (آپ نے ابو ایوب انصاری رضؓ کے پاس ایک پیالہ کھانے کا بھیجا، خود اس میں نہیں کھایا۔ انھوں نے پوچھا کیا یہ حرام ہے (یعنی آپ پر اس کا کھانا حرام ہے۔ ابو ایوبؓ کا یہ مطلب نہ تھا کہ مطلقاً حرام ہے کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو آپ ابو ایوبؓ کے پاس اس کو کیسے بھیجتے

إِنِّي حَرَّمْتُ الْمَدِينَةَ۔ میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا (اہل حدیث اور شافعی اور مالکی کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ کے حرم کا بھی وہی حکم ہے جو مکہ کے حرم کا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے اس میں خلاف کیا ہے)۔

فِي الْحَرَامِ يُكَفِّرُ۔ جو کوئی کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کر لے، وہ کفارہ دے (یعنی قسم کا کفارہ)۔

مَنْ حُرِمَهَا۔ جو شخص اس میں عبادت کرنے سے محروم رہے (وہ بڑے ثواب سے محروم رہا)۔

أَهْلُ بَيْتِي مَنْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ۔ میرے اہل بیت وہ لوگ ہیں جن پر زکوٰۃ کا مال حرام ہے۔

إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔ مُردار کا صرف کھانا حرام ہے

حَرَّمْتُ الْخَمْرَ۔ میں نے شراب کو حرام کر لیا ہے (یعنی میں نہیں پیتا)۔

وَاللّٰهِ لَقَدْ حَرَمْنَاهُ۔ خدا کی قسم ہم نے اس کو محروم کر دیا (اس سے روک دیا)۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ۔ مجاہدین کی عورتوں کی حرمت (وہ یہ ہے کہ ان کی طرف بد نظر نہ کرے ان کی عزت اور خاطر داری کرے، ان کے کام کاج کر دے، ان پر احسان کرے)۔

حَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ جو قرآن شریف میں آیا ہے اس کے معنی بعضوں نے وَاجِبٌ کے کیے ہیں۔ یہ حَرُمَ بمعنی وَجَبَ سے ہے تو ترجمہ یوں ہوگا۔ جس بستی کو ہم تباہ کر دیں اس کا پھر لوٹ کر دنیا میں نہ آنا لازمی اور ضروری ہے۔

حُرْمَةٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جس کا اہتمام کرنا واجب ہو اور اس میں کوتاہی حرام ہو اور اصطلاح عوام میں عورت کو حُرْمَةٌ کہتے ہیں۔

حَرِيمٌ۔ عورتوں کو اور کنبے والوں کو جو آدمی کی حمایت

کرتے ہیں (اس کی جمع حُرُمٌ اور اَحْرُمٌ اور اَحَارِیْمُ آئی ہے)۔

وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ یعنی جو اللہ تعالیٰ کے فرائض اور حراموں کی عظمت کرے (مطلب یہ ہے کہ فرائض بجا لاوے اور حرام کاموں سے بچا رہے۔ محیط میں ہے کہ حُرُمٰتِ اللّٰہِ میں وہ سب چیزیں داخل ہیں، جن کی ہتک حرمت منع ہے۔ یعنی جن کی تعظیم ہماری شریعت میں قائم رکھی گئی ہے۔ مثلاً صفا اور مروہ، حجر اسود، کعبہ، حرم، قبور انبیاء اور اولیاء اور صالحین اور مومنین۔ اور سب سے زیادہ حرمت مومن کی ہے خصوصاً اس مومن کی جو صالح اور متقی اور عالم باعمل ہو)۔

لَا تَحْرِمْنِیْ بَرَکَۃَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ وَلَا تَفْتِنِّیْ فِیْمَا اَحْرَمْتَنِیْ (جو تو نے مجھ کو عنایت فرمائی ہے اس کی برکت سے مجھ کو محروم نہ کر اور جس چیز سے تو نے مجھ کو محروم کیا ہے (یعنی مجھ کو نہیں دی) اس کے شوق میں مجھ کو مت مبتلا کر۔

اَعْرَابِیٌّ مُحْرَمٌ۔ ایک اکھڑ دیہاتی۔

دِمَآؤُکُمْ وَاَمْوَالُکُمْ عَلَیْکُمْ حَرَامٌ۔ تمہارے مال اور تمہارے خون ایک دوسرے پر حرام ہیں (یعنی کسی کے مال یا جان کا نقصان کرنا حرام ہے۔ بعض نے کہا اپنا مال اور جان بھی خود اپنے اوپر اسی طرح حرام ہے یعنی مال کو بے فائدہ برباد نہ کرنا چاہئے، اسی طرح جان کو کھونا یا بلاوجہ خطرے میں ڈالنا)۔

لَمْ یَحْرُمْ عَلَیْہِ شَیْءٌ (یعنی آپ کے قربانی کے جانوروں کے روانہ کرنے سے (آں حضرت نے ان کو مکہ روانہ کر دیا) پھر آپ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی (اس سے ابن عباسؓ کے قول کا رد ہوا کہ جو کوئی ہدی بھیجے اس پر وہ سب باتیں حرام ہو جاتی ہیں جو حالت احرام میں حرام ہیں)۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے (توحید پر یقین رکھتا ہو، اسی طرح رسالت اور اصول شرع کا انکار نہ کرتا ہو) اس پر اللہ تعالیٰ دوزخ حرام کر دے گا (یعنی دوزخ کا وہ طبقہ جو کافروں اور مشرکوں کے لئے ہے یا دوزخ میں ہمیشہ رہنا)۔

صَیْدُ وَجٍّ حُرُمٌ۔ وج کا شکار کرنا حرام ہے (وج طائف کے پاس ایک مقام کا نام ہے، شاید آنحضرتؐ نے اس کو کسی عبادت سے محفوظ کر دیا ہوگا)۔

مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ۔ جو شخص ثواب سے محروم رہا۔

اِتَّقُوا الْحَرَامَ فِی الْبُنْیَانِ۔ عمارت میں حرام کا پیسہ خرچ کرنے سے بچے رہو (ایسی عمارت ضرور تباہ ہوگی)۔

حُرْمَتِ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْحَائِضِ یا حُرِّمَتِ الصَّلٰوۃُ۔ حائضہ عورت پر نماز حرام ہے۔

لَا وَرَعَ کَالْکَفِّ عَنْ مَحَارِمِ اللّٰہِ۔ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو حرام کیا ہے اُن سے باز رہنے کے برابر کوئی پرہیزگاری نہیں ہے۔

اَلْجُنُبُ الْمَیِّتُ یُغَسَّلُ غُسْلًا وَّاحِدًا لِاَنَّہُمَا حُرْمَتَانِ اِجْتَمَعَتَا فِیْ حُرْمَۃٍ وَّاحِدَۃٍ۔ مردہ اگر جنب ہو تب بھی اس کو ایک ہی غسل کافی ہے کیونکہ دو فرض یا دو تکلیفیں، ایک فرض یا ایک تکلیف میں جمع ہو گئیں۔

اَلَا اِنَّ مَکَّۃَ حَرَامٌ حَرَّمَہَا اللّٰہُ لَمْ تَحِلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِیْ وَلَا تَحِلُّ لِاَحَدٍ بَعْدِیْ وَاِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ۔ دیکھو مکہ حرمت والا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو حرمت والا کیا ہے، وہ مجھ سے پہلے کسی کے لئے حلال نہیں ہوا نہ میرے بعد کسی کے لئے حلال ہوگا اور میرے لئے بھی صرف ایک ساعت دن میں حلال کیا گیا تھا (پھر ویسا ہی حرام ہو گیا)۔

حَرْمَدٌ۔ کالی مٹی بہت کالی۔

فَرَاٰی مَغَارَ الشَّمْسِ عِنْدَ غُرُوْبِہَا فِیْ عَیْنٍ ذِیْ خُلُبٍ وَّثَاْطٍ حَرْمَدٍ۔ اس نے آفتاب کے ڈوبنے کی جگہ، جب وہ ڈوبتا ہے دیکھی ایک کالی دلدل اور کالی کیچڑ میں (یہ تبع کا شعر ہے)۔

حَرَنٌ اَوْ حُرُوْنٌ یا حِرَانٌ یا حَرَانٌ۔ جانور کا اڑنا، قیمت میں کمی بیشی نہ کرنا۔

کَمَا عُلِّمَتِ الْحُرُوْنُ لِاَمْرِہٖ۔ جیسے شریر (اڑیل) گھوڑا اپنی لگام نکال ڈالتا ہے۔

حَرَّانُ۔ ایک مشہور بستی ہے، اس کی نسبت حَرَّانِیٌّ

ہے اور عام لوگ حَرَّانِی کہتے ہیں۔ (امام ابن تیمیہ جو پیشوا اسکے اہلِ حدیث ہیں اور جن کی جلالت و امامت پر اکثر علمائے حدیث کا اتفاق ہے، اسی شہر کی طرف منسوب ہیں۔

حَرْیٌ۔ کم ہونا۔

اِحْرَاءٌ۔ کم کرنا۔

تَحَرِّی۔ سوچنا، تلاش کرنا، قصد کرنا۔

فَمَا زَالَ جِسْمُہٗ یَحْرِیْ بَعْدَ وَفَاۃِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی لَحِقَ بِہٖ۔ حضرت صدیق رض آں حضرت کی وفات کے بعد روز بروز لاغر ہوتے جاتے تھے (کیونکہ حضور کی مفارقت کا اُن کو صدمہ بر صدمہ تھا) یہاں تک کہ آپؐ سے مل گئے۔

حِرَاءٌ عَلَیْہِ قَوْمُہٗ۔ آپ کی قوم کے لوگ قریش آپ پر غصے تھے۔

اِنَّ ھٰذَا الْحَرِیُّ اِنْ خَطَبَ اَنْ یُّنْکَحَ۔ یہ شخص اس لائق ہے کہ اگر کسی لڑکی کا پیغام بھیجے تو نکاح ہو جائے

حَرِیٌّ بِکَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) وہ اس کام کے لائق ہے (ایسا ہی حَرًی اور حَرٍ اور اَحْرٰی سب کے معنی لائق جیسے جَدِیْرٌ اور خَلِیْقٌ لیکن حَرِیٌّ کا تثنیہ اور جمع آتا ہے[ف۵] اور مؤنث بھی۔ حَرِیَّۃٌ اور حَرًی مذکر اور مؤنث اور تثنیہ اور جمع سب میں استعمال کیا جاتا ہے)۔

اِذَا کَانَ الرَّجُلُ یَدْعُوْ فِیْ شَبِیْبَتِہٖ ثُمَّ اَصَابَہٗ اَمْرٌ بَعْدَ مَا کَبِرَ فَبِالْحَرِیِّ اَنْ یُّسْتَجَابَ لَہٗ۔ جب کوئی شخص جوانی میں اللہ کی یاد کرتا رہے، اُس سے دعا مانگتا ہے پھر بڑھاپے میں اُس پر کوئی مصیبت آئے تو اُس کی دعا قبول ہونے کے لائق ہے۔

بِالْحَرِیِّ اَنْ یَّکُوْنَ کَذَا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں) ایسا ہونے کے لائق ہے۔

حِرَاءٌ۔ ایک پہاڑ ہے مکہ میں (جس کو اب لوگ جبلِ نور کہتے ہیں؛ وہاں آں حضرتؐ نبوت سے پہلے عبادت کیا کرتے تھے۔

تَحَرَّوْا لَیْلَۃَ الْقَدْرِ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ۔ شبِ قدر ماہِ رمضان کی آخری دس راتوں میں ڈھونڈو۔

لَا تَتَحَرَّوْا بِالصَّلٰوۃِ طُلُوْعَ الشَّمْسِ وَغُرُوْبَھَا۔ سورج نکلتے اور ڈوبتے وقت نماز کا قصد نہ کرو یا قصد کرکے اس وقت نماز نہ پڑھو (اگر آنکھ اُس وقت کھلے جب سورج نکل رہا ہو تو فجر کی نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ اس نے قصد کرکے نماز میں تاخیر نہیں کی۔ بعض نے کہا ہے کہ دیر کرے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے۔ اسی طرح جب ٹھیک دوپہر ہو، اس وقت بھی قصداً نماز نہ پڑھے، لیکن امام مالکؒ نے اس کو جائز رکھا ہے۔ اور امام شافعی رح نے خاص جمعہ کے دن دوپہر کے وقت نماز جائز رکھی ہے۔

مسروق رح تابعی ٹھیک دوپہر کو نماز پڑھ رہے تھے کسی نے کہا: اس وقت تو دوزخ کے دروازے کھولے جاتے ہیں انھوں نے فرمایا کہ پھر تو اس وقت نماز عمدہ چیز ہے جس سے دوزخ سے پناہ ملتی ہے)۔

لَمْ یَکُنْ زَیْدُ بْنُ خَالِدٍ یُقَرِّبُہٗ بِحَرَاہُ۔ زید بن خالد اپنی بارگاہ میں اس کو مقرب نہیں کرتے تھے۔

لَا اَرَاکَ بِحَرَایَ (عرب لوگ کہتے ہیں) تجھ کو اپنی بارگاہ میں نہ دیکھوں (تو حَرا جناب کے معنی میں ہے)

تَحَرِّیْ اِذَا طَلَبَ مَا ھُوَ الْاَحْرٰی۔ جب اس کو چاہے جو شایان ہے تو سوچے۔

فَمَا زِلْتُ اَتَحَرَّاھَا۔ میں برابر اُدھر توجہ کرتا گیا (اُدھر کا)

وَالْحَرِیُّ اَنْ یَّنْقَلِبَ مِنْہُ کَفَافًا۔ اس سے برابر سرابر ... غنیمت ہے (یعنی خلافت اور حکومت ایک بارِ گراں ہے اور اس کے عہدہ سے برآ ہونے کے بعد اگر ثواب ملے نہ عذاب تب بھی غنیمت ہے)

رَمَاہُ اللّٰہُ بِاَفْعٰی حَارِیَۃٍ۔ اللہ اس پر بڑا ناگ سانپ (جس کو افعی کہتے ہیں) مسلط کرے۔

حَارِیَۃٌ۔ وہ افعی جو بوڑھا ہو کر اور بھی زیادہ زہریلا ہو گیا

ف۵ جیسے حَرِیَّانِ، حَرِیُّوْنَ ۱۲

(سانپ بڑا خبیث سخت زہریلا ہوتا ہے)۔

كَانَ يَتَحَنَّثُ بِحِرَاءٍ۔ آنحضرتؐ حرا پہاڑ میں عبادت کرتے (حِرا بکسرۂ را اور مد، ایک مشہور پہاڑ ہے مکہ کے پہاڑوں میں سے)

مَنْ تَحَرَّى الْقَصْدَ خَفَّتْ عَلَيْهِ الْمُؤَنُ۔ جو شخص میانہ روی اختیار کرے گا (اعتدال کی راہ چلے گا اسراف اور فضول خرچی سے بچا رہے گا) اس پر سب سامان ہلکے رہیں گے (وہ ہر ایک ضرورت کو آسانی سے پورا کر لے گا)۔

حَرُوْرَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے کوفہ کے قریب (خارجی لوگ یہیں جمع ہوئے تھے)۔

اَلْحَرُوْرِيُّ هُوَ الَّذِيْ يَتَبَرَّأُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَيَشْهَدُ عَلَيْهِ بِالْكُفْرِ۔ حروری وہ شخص ہے جو حضرت علیؓ سے بیزار ہو اور ان کے کفر کا قائل ہو (معاذ اللہ! اس پاجی کو دل میں سمجھنا چاہیئے کہ جو شخص مسلمانوں کا امیر اور اسلام کا حامی ہو، اسی کا فر ہوا تو تجھ کو اسلام کہاں سے نصیب ہوا؟)

مَحْرِيٌّ اور مَحْرَاةٌ اور مَحْرِيٌّ سب کے ایک معنی ہیں یعنی لائق۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الزَّاءِ

حَزَبَ۔ پہنچنا، سخت ہونا، یکایک آپڑنا، دبوچ لینا اور ٹکڑے کرنا۔

تَحَزَّبَ الْقَوْمُ۔ لوگ کئی گروہ ہو گئے (ان میں پھوٹ پڑ گئی، جماعتیں ہو گئیں)

حَازِبٌ۔ وہ کام یا شغل جو تجھ پر آن پڑے۔

كَمَا اَتٰى عَلَيَّ حِزْبِيْ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ میرا حزب قرآن کا آپہنچا (حزب کہتے ہیں قرآن یا اور کسی وظیفہ کے کسی حصہ کو، جس کا پڑھنا روزانہ مقرر کرے)

(اصل میں حزبؐ کے معنی پانی پلانے کی باری کے ہیں)

سَاَلْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَزِّبُوْنَ الْقُرْاٰنَ۔ میں نے آنحضرتؐ کے اصحاب سے پوچھا، تم کس قدر قرآن روز پڑھا کرتے ہو؟ (معمولاً اس کی مقدار کتنی ہوتی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ الْاَحْزَابَ وَزَلْزِلْهُمْ۔ یا اللہ ان فوجوں کو شکست دے، ان کے پاؤں اکھیڑ دے۔

يَوْمُ الْاَحْزَابِ۔ غزوۂ خندق کا دن (اس کو یوم الاحزاب اس لئے کہتے ہیں کہ ابوسفیان اس جنگ میں عرب کے مختلف قبیلوں کو مسلمانوں پر چڑھا لایا تھا۔ کہتے ہیں قریش کے کافر دس ہزار تھے اور تہامہ اور غطفان کے ایک ہزار اور ہوازن اور بنو قریظہ اور بنو نضیر ان کے علاوہ تھے۔ باین ہمہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جن کی تعداد پندرہ سو یا سترہ سو تھی فتح دی، کافروں پر ایک آندھی بھیجی اور وہ پریشان ہو کر بھاگ نکلے)۔

وَتُحَزِّبُهُمْ لِيَهْلِكُوْا۔ تم ان کو ہلاک کرنے کے لئے جمع کرتے ہو۔

كَانَ اِذَا حَزَبَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى یا اِذَا حَزَبَهٗ هَمٌّ صَلّٰى۔ آنحضرت صلعم پر جب کوئی فکر کا کام آپڑتا، تو آپ نماز شروع کر دیتے (کیونکہ نماز یاد الٰہی ہے اور اس سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے تمام فکریں دور ہو جاتی ہیں اور نماز میں دعا بھی ہوتی ہے)۔

نَزَلَتْ كَرَائِهُ الْاُمُوْرِ وَحَوَازِبُ الْخُطُوْبِ۔ بری مکروہ باتیں اور سخت مصیبتیں آپڑیں۔

يُرِيْدُ اَنْ يُحَزِّبَهُمْ۔ (عبد اللہ بن زبیرؓ) چاہتے تھے کہ ان کو اپنی گروہ میں کر لیں یا ان کو مضبوط اور قوی کریں یا ان کے کئی گروہ کر دیں۔

وَطَفِقَتْ حَمْنَةُ تُحَازِبُ لَهَا۔ اور حمنہ نے اپنی بہن کے طرفداروں میں شریک ہونا شروع کیا۔ مشہور روایت تُحَارِبُ براے حطی ہے یعنی اپنی بہن کی حمایت میں لڑنا شروع کیا (وہ بھی بہتان لگانے والوں میں شریک ہو گئیں۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کو چھوڑ دیں، تو ان کی بہن پر آنحضرتؐ کا التفات بہت ہو جائے گا۔ ان کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مدعی سست گواہ چست)۔

وَ تَحَازَبَتْ ۔ ابر گروہ گروہ ہو گئے۔

اَللّٰہُمَّ اَنْتَ عُدَّتِیْ اِنْ حُزِبْتُ ۔ یا اللہ تو میرا بچاؤ ہے اگر میں لڑائی میں دبایا جاؤں (ایک روایت میں حُرِبْتُ ہے لے جملہ

حَزْرٌ ۔ اندازہ کرنا، آنکنا، تخمینہ کرنا، ترش رو ہونا، کھٹا ہونا

لَا تَاْخُذْ مِنْ حَزَرَاتِ اَنْفُسِ النَّاسِ شَیْئًا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیلدار سے فرمایا) دیکھو! لوگوں کے اُن مالوں میں سے جن کو وہ دلوں سے پسند کر کے اپنے لئے رکھ چھوڑتے ہیں کچھ نہ لینا (یعنی اعلیٰ شے چن کر زکوٰۃ میں نہ لینا، بلکہ اوسط درجہ کا مال لینا حَزَرَاتٌ جمع ہے حَزْرَۃٌ کی یعنی عمدہ چیز جو آدمی پسند کر کے اپنے لئے رکھے)۔

لَا تَاْخُذُوْا حَزَرَاتِ اَمْوَالِ النَّاسِ ۔ لوگوں کے مالوں میں سے بہتر اور عمدہ چیزیں (زکوٰۃ میں) مت لو۔

حَتّٰی یُحْزَرَ ۔ جب تک اُس کا اندازہ (تخمینہ) نہ کیا جائے۔ (مَا یُوْزَنُ سے یہی مراد ہے۔ کیونکہ میوہ جب درخت پر ہو تو اُس کا تولنا ممکن نہیں۔ بعضوں نے حَتّٰی یُحْرَزَ روایت کیا ہے جب تک وہ کھلے (کھلیان) میں اکٹھا نہ کیا جائے)۔

حَزْوَرَۃٌ ۔ ایک مقام کا نام ہے صفا اور مروہ کے درمیان وہاں بازار لگا کرتے تھے۔

اَلْمَنْحَرُ مَا بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَۃِ وَھِیَ الْحَزْوَرَۃُ قربانی کرنے کا مقام صفا اور مروہ کے درمیان یعنی حزورہ ہی کہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ وکیع بن سلمہ نے ایام جاہلیت میں وہاں ایک عالی شان محل بنایا تھا، لوگ یہ سمجھتے تھے کہ وہ اُس پر چڑھ کر اللہ تعالیٰ سے باتیں کرتا ہے اس محل میں ایک لونڈی کو رکھا تھا جس کا نام حزورہ تھا اسی کے نام سے یہ مقام موسوم ہو گیا۔ شافعی نے کہا بعضے لوگ اس کو حَزَوَّرَۃ بہ تشدید کہتے ہیں حالانکہ یہ صحیح نہیں ہے۔

حَزٌّ ۔ کاٹنا یا گوشت کاٹنا۔

اِلَّا حَزَّ لَہٗ حُزَّۃً ۔ مگر اس کے لئے ایک گوشت کا ٹکڑا کاٹ دیا۔

اِحْتَزَّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ۔ آپ نے بکری کے شانے میں سے گوشت کاٹ کر کھایا۔ پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (بعضوں نے کہا حَزٌّ کہتے ہیں اُس کاٹنے کو جس سے چیز دو ٹکڑے نہ ہو جائے) کہتے ہیں:

حَزَزْتُ الْعُوْدَ اَحُزُّہٗ حَزًّا ۔ میں نے لکڑی کو کاٹا۔

اَلْاِثْمُ حَوَازُّ الْقُلُوْبِ ۔ گناہ دل پر اثر ڈالنے والے ہیں (جو دل میں چبھتے ہیں) یہ جمع ہے حَازٌّ کی (ایک روایت میں حَوَّازُ الْقُلُوْبِ ہے۔ بہ تشدید واؤ۔ یعنی گناہ دل پر چھا جانے والا غالب آنے والا ہے۔ ایک روایت میں حَزَّازُ الْقُلُوْبِ ہے۔ یہ مبالغہ ہے حَزٌّ کا۔)

وَفُلَانٌ اٰخِذٌ بِمُحَزَّتِہٖ[1] ۔ فلاں شخص اس کا گوشت تھامے ہوئے ہے۔ یعنی گردن پکڑے ہوئے ہے۔

لَقِیْتُ عَلِیًّا بِھٰذَا الْحَزِیْزِ ۔ میں حضرت علی سے اس اونچی زمین میں ملا (اس کی جمع حُزَّانٌ آتی ہے) کعب بن زہیر کے قصیدے میں ہے:

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحُزَّانُ وَالْمِیْلُ ۔ جب زمین کے اونچے (نشیبی حصے) اور مینار روشن ہو جاتے ہیں۔

حَزَازَۃٌ ۔ دردِ دل، جو غصے یا تکلیف سے ہو۔ اس کی جمع حَزَازَاتٌ ہے۔ محیط میں ہے کہ:

حَزَّازٌ ۔ جو چیز دل میں چبھے اور دل کا درد اور کھانا جو معدے میں ترش ہو جائے۔

حَزْقٌ ۔ گوز لگانا، نچوڑنا، کھینچنا، باندھنا، دبانا۔

لَا رَاْیَ لِحَازِقٍ ۔ اس شخص کی رائے کچھ نہیں ہے جو تنگ ہو اُس کا پاؤں دبا رہا ہو۔

لَا یُصَلِّیْ وَھُوَ حَاقِنٌ اَوْ حَاقِبٌ اَوْ حَازِقٌ ۔ اس وقت نماز نہ پڑھے جب پیشاب یا پاخانہ کا تقاضا ہو یا اس کا جوتا تنگ ہو پاؤں دبا رہا ہو (کیونکہ ایسی حالتوں میں اطمینان اور خشوع نہ ہو سکے گا جو نماز کا جزوِ اعظم ہے)۔

---

[1] ایک روایت میں بِمُحَجَّزَتِہٖ ہے یعنی اس کی کمر تھامے ہوئے ہے۔ ۱۲ منہ

كَاَنَّهُمَا حِزْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ۔ سورۂ بقرہ اور سورۂ آلِ عمران قیامت کے دن اِس طرح آئیں گی، جیسے پرندوں کے دو جھنڈ صف باندھے ہوئے (ایک روایت میں خِزْقَانِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

كَانَ يُرَقِّصُ الْحَسَنَ اَوِ الْحُسَيْنَ وَيَقُوْلُ حُزُقَّةٌ حُزُقَّةٌ تَرَقَّ عَيْنَ بَقَّةٍ۔ آنحضرتؐ امام حسنؓ یا امام حسینؓ کو نچا رہے تھے، اور یہ فرما رہے تھے اوارے حزقہ حزقہ ارے عین بقہ اوپر چڑھ وہ سنکر وہ چڑھے یہاں تک کہ اپنے پاؤں آپ کے سینۂ مبارک پر رکھے)۔

حُزُقَّةٌ۔ ناتوان جو ضعف سے چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو۔ (بعضوں نے کہا پست قامت بزرگ شکم۔ عَيْنُ بَقَّةٍ یعنی مچھر کی آنکھ مطلب یہ ہے کہ چھوٹی آنکھ والا۔ یہ پیار سے فرمایا۔

اِجْتَمَعَ جَوَارٍ فَاَرِنَّ وَاَشِرْنَ وَلَعِبْنَ الْحُزُقَّةَ چھوکریاں جمع ہوئیں، انھوں نے خوشی منائی، اِترائیں "حزقہ" کھیلیں (یہ ایک کھیل ہے بچوں کا)۔

حُزُقٌ عَيْرٍ حُزُقٌ عَيْرٍ فَقَدْ بَقِيَتْ مِنْهُمْ بَقِيَّةٌ (جب حضرت علیؓ کے ساتھیوں نے خارجیوں کو قتل کر ڈالا تو واپس آکر کہنے لگے اب خوش ہو جائیے ہم نے ان کو نیست و نابود کر دیا، تو آپ نے فرمایا) یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے یہ گدھے کا بوجھ مضبوط بندھا ہے ابھی ان میں سے کچھ لوگ باقی ہیں (مطلب یہ ہے کہ ابھی خارجیوں کا تمام نہیں ہوا، جیسے تم سمجھے ہو) بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے، گدھے کا پاد یا گوز خر گوز خر (یعنی جو تم کہتے ہو وہ ایک لغو اور بات ہے)۔

حَزْلٌ۔ جمع ہونا جیسے اِحْزَاَلَّ۔ عرب لوگ کہتے ہیں : اِحْزَاَلَّ الْبَعِيْرُ۔ جب وہ اونچا ہو جائے۔

وَعُمَرُ مُحْزَئِلٌّ فِي الْمَجْلِسِ۔ حضرت عمر اپنے اعضاء سمیٹے مجلس میں بیٹھے تھے (بعضوں نے کہا اکڑوں بیٹھے تھے (جیسے کوئی جلدی میں کرتا ہے)۔

حَزْمٌ۔ باندھنا، لگام کسنا، ہوشیاری کرنا، سخت یا بلند زمین۔

اَلْحَزْمُ سُوْءُ الظَّنِّ۔ حزم کیا ہے بدگمانی کرنا (یعنی کسی پر بھروسہ نہ کرنا، بلکہ اپنی چوکسی رکھنا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہو کہ مسلمانوں کی نسبت بدگمانی کرے۔ کیونکہ یہ بموجب نص قرآنی منع ہے اِجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر حال میں آدمی کو ہوشیار رہنا چاہئے، اپنی جان و مال کی حفاظت کا بخوبی بندوبست کرنا چاہیئے۔ کیونکہ دل کا حال بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا۔ ممکن ہے کہ ظاہر میں ایک آدمی اچھا اور نیک معلوم ہو مگر اُس کے دل میں بے ایمانی اور خیانت بھری ہو، جیسے سعدیؒ فرماتے ہیں:

نگہدار آں شوخ در کیسہ در ٭ کہ بیند ہمہ خلق را کیسہ بر

لَا خَيْرَ فِي حَزْمٍ بِغَيْرِ عَزْمٍ۔ اگر صرف ہوشیاری ہو اور ہمت اور جرأت نہ ہو تو کچھ فائدہ نہیں (کیونکہ ایسا آدمی دنیا کا کوئی اہم کام پورا نہ کر سکے گا۔ ہر بات میں وہ ڈرتے ہی ڈرتے اپنی عمر تمام کر دے گا۔ نہیں پوری چوکسی کر کے پھر اللہ تعالےٰ کے بھروسے پر کام شروع کر دینا چاہیئے، ہرچہ بادا باد ما کشتی در آب انداختیم

اَخَذْتَ بِالْحَزْمِ (حضرت ابو بکر صدیقؓ کیا کرتے اس خیال سے کہ کہیں تہجد کے وقت آنکھ نہ کھلے اور وتر فوت ہو جائیں وہ سویرے ہی عشاء کے بعد وتر پڑھ لیتے۔ تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) تم نے ہوشیاری اور احتیاط پر عمل کیا۔

مَا رَاَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّدِيْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاكُنَّ۔ میں نے عقل اور دین میں نقصان والیوں میں سے ہوشیار شخص کی عقل کھونے والا تم عورتوں سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا (آدمی کتنا بھی ہوشیار اور محتاط ہو وہ عورتوں کے چرتر میں آجاتا ہے، ان کی محبت میں دیوانہ ہو جاتا ہے)

سُئِلَ مَا الْحَزْمُ فَقَالَ تَسْتَشِيْرُ اَهْلَ الرَّاْيِ ثُمَّ تُطِيْعُهُمْ۔ آپ سے پوچھا گیا "حزم" کیا چیز ہے؟ فرمایا یہ کہ تو عقلمند لوگوں سے مشورہ لے پھر اُن کی بات مانے (ان کی رائے پر عمل کرے، اگر عمل نہ کرے تو صرف مشورہ لینے سے کوئی عمدہ نتیجہ پیدا نہ ہو گا)۔

نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ بِغَيْرِ حِزَامٍ۔ آنحضرتؐ نے بغیر کمر بند کے نماز پڑھنے سے منع فرمایا (کمر بند سے یہاں وہ کپڑا مراد ہے جو کمر پر

باندھ لیا جاتا ہے، یہ حکم اُس وقت آپ نے دیا تھا جب لوگ صرف تہبند باندھتے تھے، پاجامہ کا رواج نہ تھا۔ اگر تہبند پر کمر بند نہ باندھا جائے تو کبھی ستر کھل جاتا ہے اور نماز باطل ہو جاتی ہے)

نَهٰى اَنْ يُّصَلِّيَ الرَّجُلُ حَتّٰى يَحْتَزِمَ۔ آپ نے اس سے منع فرمایا کہ بغیر کمر باندھے کوئی نماز پڑھے۔

اَمَرَ بِالتَّحَزُّمِ فِي الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کمر باندھنے کا حکم دیا۔

فَتَحَزَّمَ الْمُفْطِرُوْنَ۔ (ایک جہاد میں کچھ لوگ روزہ دار تھے کچھ بے روزے) جن لوگوں کا روزہ نہ تھا، انھوں نے کمریں (اور سارا کام کاج کیا روزہ داروں کو تکلیف نہ دی)۔

حُزْمَةٌ عَلٰى ظَهْرِهٖ۔ لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر

حُزْنٌ۔ رنج۔ غم۔ صدمہ۔

كَانَ اِذَا حَزَنَهٗ اَمْرٌ صَلّٰى۔ آنحضرتؐ کو جب کوئی رنج پیش آتا، تو آپ نماز شروع کر دیتے (سبحان اللہ خدا کی یاد ہر رنج کی دوا ہے) اہل عرب کہتے ہیں:

حَزَنَنِيْ اور اَحْزَنَنِيْ۔ فلاں شخص نے مجھ کو رنج دیا میں محزون ہوں، اور مُحْزَنٌ نہیں کہتے۔

اِنَّ الشَّيْطٰنَ يُحْزِنُهٗ۔ جو شخص جہاد کو جاتا ہو تو شیطان اُس کو رنج دلاتا ہے (دل میں ڈالتا ہے کہ گھر بار چھوڑ کر کیوں اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالتا ہے)۔

اَرَادَ اَنْ يُّغَيِّرَ اسْمَ جَدِّيْ حَزْنٍ وَيُسَمِّيَهٗ سَهْلًا فَاَبٰى وَقَالَ لَا اُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيْ بِهٖ اَبِيْ قَالَ سَعِيْدٌ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا تِلْكَ الْحُزُوْنَةُ۔ سعید کے دادا کا نام حَزن تھا (حزن کہتے ہیں سخت اور دشوار گزار بیہڑ زمین کو)۔ آنحضرتؐ نے ان کا نام بدل کر سہل رکھنا چاہا (سہل حزن کی ضد ہے یعنی ملائم اور ہموار زمین جہاں آدمی کو آرام ملے) لیکن انھوں نے منظور نہ کیا، کہنے لگے میں اِس نام کو نہیں بدلوں گا جو میرے باپ نے رکھا ہے (معلوم نہیں اس وقت ان کو کیا سوجھی، یہ بھی ایک شیطانی وسوسہ تھا، ارے آنحضرتؐ پر لاکھوں باپ تصدق ہیں اگر ہمارا دس پشت نے ہمارا ایک نام رکھا ہو اور آنحضرتؐ اس کو بدلنا چاہیں تو ہم فوراً بدل ڈالیں۔ باپ دادے کے نام کا ذکر تک نہ کریں) سعید کہتے ہیں پھر اس کی سزا یہ ملی کہ ہمارے خاندان میں برابر سختی ہی سختی رہی (ہمیشہ ایک نہ ایک مصیبت میں مبتلا ہوتے رہے، اور پیغمبر صاحب کا کہنا نہ سُنو)۔

كَرِهَ الْحَزَنَ۔ آپ نے حزن نام بُرا جانا (کیونکہ اس کے معنی سخت اور نا ملائم کے ہیں)۔

وَلَا يُحْزِنُكَ اللّٰهُ یا وَلَا يُخْزِنُكَ اللّٰهُ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو رنجیدہ نہیں کرنے کا (ایک روایت میں وَلَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ ہے یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو رسوا نہیں کرنے کا۔

مَحْزُوْنُ اللِّهْزِمَةِ۔ لہزمہ سخت تھا (لہزمہ اس ہڈی کو کہتے ہیں جو کان کے تلے اٹھی ہوتی ہے یعنی جبڑے کی ہڈی)۔

اَحْزَنَ بِنَا الْمَنْزِلُ۔ ہماری وجہ سے گھر سونا ہو گیا (اُداس ہو گیا) یا مقام سخت ہو گیا یا اُس مقام نے ہم پر سختی کر دی، کیوں کہ ہم وہاں اُترے۔

حَزَنَةٌ۔ بہ فتحہ حا اور زا بہ معنی حُزْنٌ ہے حُزَانَةٌ آدمی کے اہل و عیال۔

حَزْوٌ۔ پرندوں کو ڈانٹنا، کہانت (پیشین گوئی) کرنا، اٹکل لگانا۔

تَحَزِّيْ کے بھی وہی معنی ہیں جو حَزْوٌ کے ہیں۔

كَانَ حَزَّاءً۔ ہرقل بادشاہ روم پیشین گو تھا (اپنے گمان سے آئندہ واقع ہونے والی بات بتاتا تھا)۔

نہایہ میں ہے کہ ایسے شخص کو حَازِيْ بھی کہتے ہیں حَزَوْتُ الشَّيْءَ اَحْزُوْهُ سے نکلا ہے اور جو کوئی کہانت کرے اس کو بھی حَازِيْ کہتے ہیں اور حَزَّاءٌ نجومی کو بھی کہتے ہیں۔ کرمانی نے کہا ہرقل علم نجوم جانتا تھا اور اسی علم سے اس کو معلوم ہوا کہ آنحضرتؐ اس وقت پیدا ہوئے جب طوسین کا قران برج عقرب میں ہوا۔

كَانَ لِفِرْعَوْنَ حَازٍ۔ فرعون کے پاس بھی ایک کوئی کاہن تھا۔

حَزَاءٌ یا حَزَاءَةٌ ایک بوٹی ہے کرفس کے مشابہ لیکن اس

پتہ ذرا چوڑا ہوتا ہے، اس کا ٹھنڈے پانی کے ساتھ پینا معدے کو فائدہ بخشتا ہے۔

اَلْحَزَاۃُ یَشْتَرِیْھَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْغُشَّۃِ حزاۃ کو عقلمند عورتیں زکام کے لئے دیتی ہیں۔

یَشْتَرِیْھَا اَکَایِسُ النِّسَاءِ لِلْخَافِیَۃِ وَالْاِقْلَاتِ۔ اُن کو عقلمند عورتیں آسیب دُور کرنے۔ اور بچوں کی موت کو دفع کرنے کے لئے خریدتی ہیں (ان کا خیال یہ تھا کہ حزاءۃ کا بخور لینے سے آسیب بھاگ جاتا ہے یعنی عرب کی جاہل عورتوں کا یہ اعتقاد تھا کہ زکام کی بیماری جنون کے سبب پیدا ہوتی ہے)۔

حَزْوَرٌ یا حَزَوَّرٌ وہ لڑکا جو جوانی کے قریب ہو (گبرو، پٹھا)

حَزَادِرَۃٌ۔ حَزْوَرٌ کی جمع ہے۔

کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غِلْمَانًا حَزَاوِرَۃً۔ ہم آنحضرت کے ساتھ تھے اس حال میں کہ ہم گبرو پٹھے تھے۔

کُنْتُ غُلَامًا حَزَوَّرًا فَصِدْتُ اَرْنَبًا۔ میں ایک گبرو پٹھا تھا (جوانی کے قریب) تو میں نے ایک خرگوش کا شکار کیا۔

حَزْوَرَۃٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مکہ میں باب حناطین کے پاس اِنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ وَاقِفٌ بِالْحَزْوَرَۃِ مِنْ مَکَّۃَ۔ انھوں نے آنحضرت سے سُنا آپ مکہ میں "حزورہ" میں ٹھہرے ہوئے تھے۔

حُزِیٌّ۔ بہ معنی حَزْوٌ ہے۔

تَحْزِیَۃٌ۔ میوے کا اٹکل کرنا۔

اَحْزٰی۔ بلند ہوا، ڈرا، جان لیا۔

بابُ الحاء مع السین

حَسْبٌ یا حُسْبَانٌ یا حُسْبَانٌ یا حِسَابٌ یا حِسْبَۃٌ یا حِسَابَۃٌ گننا، شمار کرنا۔

مَحْسَبَۃٌ اور مَحْسِبَۃٌ اور حِسْبَانٌ کے معنی گمان کرنے کے آئے ہیں۔ اس کا فعل حَسِبَ یَحْسِبُ ہے۔ اللہ تعالٰے کا ایک نام حَسِیْبٌ بھی ہے۔ یعنی کافی۔ یہ اَحْسَبَنِیْ سے نکلا ہے۔ یعنی مجھ کو کافی ہوا۔ عرب لوگ کہتے ہیں اَحْسَبْتُہٗ اور حَسَّبْتُہٗ میں نے اس کو اتنا دیا کہ وہ بس بس کرنے لگا (یعنی راضی اور خوش ہوگیا)۔

یُحْسِبُكَ اَنْ تَصُوْمَ مِنْ کُلِّ شَھْرٍ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے رکھنا کفایت کرتا ہے۔ ایک روایت میں بِحَسْبِكَ ہے معنی وہی ہیں۔

اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْکَرَمُ التَّقْوٰی۔ اب تو حسب مال داری ہے اور کرم پرہیزگاری کا نام ہے (اصل میں حسب باپ دادا کی شرافت کا نام تھا۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مالدار آدمی؛ گو اُس کے باپ دادا شریف نہ ہوں، شریف گنا جاتا ہے، اس کی عزت کی جاتی ہے اور مفلس محتاج آدمی گو اُس کے باپ دادا کیسے ہی شریف ہوں؛ اس کی کوئی عزت نہیں کرتا)۔

طیبی نے کہا حَسَبُ[1] آدمی کے فضائل اور اس کے باپ دادا کے فضائل۔ اور کَرَمُ تمام وجوہ خیر اور شرف کا جمع کرنا۔ تو آنحضرتؐ نے اس حدیث میں لوگوں کے رسم و رواج کے موافق ان دونوں لفظوں کے معنی بیان فرمائے۔ لوگوں کے نزدیک جو مال دار اور صاحب ثروت ہو، وہی صاحب حسب گنا جاتا ہے اور اُسی کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اللہ کے نزدیک کریم یعنی بزرگ اور شریف وہی ہے جو پرہیزگار ہو۔ جیسے قرآن میں ہے؛ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔

مؤلف کہتا ہے جو اہل اللہ ہیں وہ اب بھی کسی دنیادار کی اس کی دولت کے سبب تعظیم اور تکریم نہیں کرتے، اور عالم باعمل اور درویش اور سیّد کی بے انتہا تعظیم کرتے ہیں)۔

حَسَبُ الْمَرْءِ دِیْنُہٗ وَکَرَمُہٗ خُلُقُہٗ۔ آدمی کا حسب اُس کی دینداری ہے (بے دین اور فاسق کو صاحب حسب نہ کہیں گے) اور کرم آدمی کے اخلاق اور عادات ہیں۔

---

[1] بعضوں نے کہا حسب ننہیال کی شرافت اور نسب ددھیال کی شرافت کو کہتے ہیں۔ ۱۲ مجمع

حَسَبُ الْمَرْءِ دِيْنُهٗ وَمُرُوْءَتُهٗ خُلُقُهٗ۔ آدمی کا حسب اُس کا دین ہے اور مُروّت اچھے اخلاق کا نام ہے۔

حَسَبُ الرَّجُلِ نَقَاءُ ثَوْبَيْهِ۔ آدمی کا حسب (دنیا داروں کے نزدیک) یہ ہے کہ اس کے دونوں کپڑے (پاجامہ اور چادر) صاف ستھرے ہوں (کیونکہ یہ دلیل ہے اس کے غنا اور تونگری کی۔ ہمارے زمانہ میں بھی تعظیم اور تکریم لباس ہی پر رہ گئی ہے)۔

تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِمِيْسَمِهَا وَلِحُسْنِهَا۔ عورت سے اُس کے حُسن و جمال کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے وَحَسَبِهَا اور اس کی مالداری کی وجہ سے (بعضوں نے کہا حَسَبْ سے یہاں اچھے اخلاق مُراد ہیں)

إِذْ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ الْمَالِ وَالْحَسَبِ فَإِنَّا نَخْتَارُ الْحَسَبَ (ہوازن کے لوگوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا) جب آپ ہم کو یہ اختیار دیتے ہیں کہ ہم یا تو مال و اسباب (جو مسلمانوں نے لُوٹ لیا تھا) واپس لے لیں یا اچھے امر کو اختیار کریں، تو ہم اچھے ہی کام کو اختیار کرتے ہیں (یعنی ہمارے قیدی واپس دیدیجئے کیونکہ اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کو قید سے چھڑانا بہ نسبت مال و اسباب حاصل کرنے کے کہیں اچھا ہے۔ بعضوں نے کہا حَسَبْ سے یہاں مُراد اپنے رشتہ داروں اور عزیزوں کا شمار ہے۔ یہ حِسَابْ سے نکلا ہے۔ کیوں کہ عربوں کی عادت تھی کہ فخر کے وقت اپنے باپ دادا کے فضائل اور مناقب شمار کرتے)۔

أَرْبَعٌ فِيْ أُمَّتِيْ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ اَلْفَخْرُ بِالْأَحْسَابِ وَالطَّعْنُ بِالْأَنْسَابِ۔ میری امت میں چار باتیں رہیں گی، جو جاہلیت کی باتیں ہیں۔ حَسَبْ پر فخر کرنا؛ دُوسروں کے نسب پر طعن و تشنیع کرنا۔

كَيْفَ حَسَبُهٗ فِيْكُمْ (ہرقل نے ابوسفیان سے پوچھا بھلا یہ تو بتاؤ! اس پیغمبرؐ کا نسب یعنی خاندان تم میں کیسا ہے؟

يُبْعَثُ فِيْ أَحْسَابِ قَوْمِهٖ۔ وہ اپنی قوم کے عالی خاندانوں میں بھیجا جائے گا (تاکہ اس کی فہمائش کا لوگوں پر اثر پڑے)۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا۔ جو شخص ایمان کے ساتھ خالص خدا کی رضامندی کے لئے رمضان کے روزے رکھے (اصل میں احتساب کے معنی شمار کرنا جب کوئی عمل خالص خدا کے لئے کیا جائے، اس میں ریا اور دکھاوے کی نیت نہ ہو، اس وقت وہ نیک اعمال میں محسوب ہوتا ہے، ورنہ وہ حساب میں شریک نہیں ہوتا بلکہ اُلٹا وبال ہوتا ہے۔

حِسْبَةٌ۔ اسم ہے بمعنی احتساب۔

عِدَّةٌ۔ بمعنی اعتداد (غرض احتساب اور حسبہ اعمالِ صالحہ میں اسی کا نام ہے کہ خالص خدا کی رضامندی ملحوظ رکھے اور ناموری وغیرہ دنیا کے اغراض اس میں شامل نہ ہوں)۔

إِحْتَسِبُوْا أَعْمَالَكُمْ فَإِنَّ مَنِ احْتَسَبَ عَمَلَهٗ كُتِبَ لَهٗ أَجْرُ عَمَلِهٖ وَأَجْرُ حِسْبَتِهٖ اپنے نیک اعمال خالص خدا کی رضامندی کے لئے کرو۔ جو شخص خلوص کے ساتھ نیک کام کرے گا اس کا کام لکھ لیا جایا کرے گا اور خلوص کا ثواب بھی (اُس کے نامۂ اعمال میں) لکھا جائے گا (مزید برآں)۔

مَنْ مَّاتَ لَهٗ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَهٗ۔ جس شخص کا بچہ مر جائے وہ اس مصیبت کو صبر کرکے اپنے نیک اعمال میں شریک کرالے۔ اہل عرب کہتے ہیں: إِحْتَسَبَ فُلَانٌ إِبْنًا لَّهٗ۔ جب کسی کا جوان بچہ مر جائے اور اگر صغیر سنی میں مر جائے تو کہتے ہیں: إِفْتَرَطَ فُلَانٌ إِبْنَهٗ۔ صاحب نہایہ نے کہا احتساب کا لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے

أَلَا تَحْتَسِبُوْنَ آثَارَكُمْ۔ تم اپنے قدموں کا شمار نہیں کرتے (تمہارے لئے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے)۔

كَانَ الْحُمْسُ يَحْتَسِبُوْنَ عَلَى النَّاسِ۔ قریش کے لوگ دوسرے ملک والوں کو (جو حج یا طواف کے لئے آتے) اپنے کپڑے ثواب کی نیت سے دیتے (وہ قریش کے کپڑے پہن کر طواف کرتے)

إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيَّ۔ حضرت عائشہؓ کرسکتی ہیں اگر چاہیں کہ چند محض ثواب کے لئے تیرے ساتھ سلوک کریں (مگر تلاوان کو نہیں ملے گی)۔

أَنْفَقَ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا۔ جس شخص نے خرچ کیا اللہ اس کی نیت کسی واجب یا مستحب حق کو ادا کرنے کی ہے (یعنی فرض و نفل)

نیک کاموں میں خرچ کیا نہ کہ لہو لعب اور ذاتی عیش و عشرت میں)

اِحْتَسَبُوْا وَصَبَرُوْا وَلَا حِلْمَ وَلَا عَقْلَ الحدیث

خالص خدا کی رضامندی کے لئے عمل کیا اور صبر کیا نہ عقل اور دانشمندی کی وجہ سے (عرض کیا، پروردگار یہ کیسے ہوگا؟ جب اُن میں عقل اور دانشمندی نہیں رہے گی؟ ارشاد ہوا کہ میں اپنی دانائی اور علم میں سے اُن کو ایک حصہ دوں گا)۔

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا۔ جو رمضان کے مہینے میں بہ حالتِ ایمان خالص خدا کی رضامندی کے لئے اور ثواب حاصل کرنے کے لئے قیام کرے (قیام رمضان سے مراد تراویح کی نماز ہے)

فَتَحْتَسِبُہٗ۔ وہ عورت اپنے بچے کو جو مر گیا اللہ تعالٰے کے پاس اپنی امانت سمجھے (اس کے ثواب اور اجر کی متوقع رہے)۔

وَلَکَ مَا احْتَسَبْتَہٗ۔ تجھ کو وہی ملے گا جس کی تو نے امید رکھی۔

مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِیْنَ مُحْتَسِبًا۔ جس نے سات برس تک خالص خدا کے لئے (نہ اجوار کی طمع سے) اذان دی۔

فَیَمْکُثُ فِیْہِ صَابِرًا مُّحْتَسِبًا۔ وہ وہاں صبر کر کے اپنے تئیں خدا کے سپرد کر کے ٹھہرا رہے۔

اِشْتَرٰی فَتَاہُ بِکَذَا دِرْھَمًا وَّ بِالْحَسَبِ وَالطِّیْبِ۔ ایک غلام اتنے روپیوں کے بدل اور احسان اور خوشی کے ساتھ خریدا (یعنی طلحہ نے اس کو رضامندی اور خوشی طرفین کے ساتھ مول لیا۔ یہ بیعنامہ کا مضمون تھا) یہ حَسَبْتُہٗ سے نکلا ہے بمعنی کَرَّمْتُہٗ۔ بعضوں نے کہا یہ حُسْبَانَۃٌ سے ماخوذ ہے جو چھوٹے تکیے کو کہتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّبْتُ الرَّجُلَ۔ میں نے اس کو تو شک پر بٹھلایا۔

مَا حَسَّبُوْا ضَیْفَھُمْ۔ انھوں نے اپنے مہمان کی خاطرداری نہ کی (یا جب تک اپنے مہمان کی خاطرداری کرتے رہیں)۔

کَانُوْا یَتَحَسَّبُوْنَ الصَّلٰوۃَ فَیَجِیْئُوْنَھَا بِلَا دَاعٍ۔ صحابہ نماز کی فکر میں رہتے تھے بن بُلائے یونہی نماز کے لئے آجاتے تھے (ایک روایت میں یَتَحَیَّنُوْنَ الصَّلٰوۃَ یعنی نماز کے وقت کو دیکھتے رہتے تھے)۔

یَتَحَسَّبُوْنَ الْاَخْبَارَ۔ خبروں کی ٹوہ لگاتے رہتے تھے (یعنی لڑائیوں میں دشمن کی نقل و حرکت اور مقام اور تعداد اور سامان وغیرہ سب باتوں کی خبر لینے میں مصروف رہتے جو بڑا ضروری امر ہے)۔

لَا تَجْعَلْھَا حُسْبَانًا۔ یا اللہ اس ہوا کو عذاب مت کر۔

اِحْتَسَبْتُ الْمُتَوَفّٰی۔ میں نے میت پر ثواب کی امید رکھی، صبر کر کے۔

حَسَبٌ وہ عمدہ کام جو خود کسی شخص نے یا اُس کے باپ دادا نے کیا ہو۔ اس کو حَسَبٌ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ افتخار کے وقت شمار کیا جاتا ہے۔ اور حَسْبٌ بہ سکون سین۔ اس کا شمار کرنا۔ اور عَدٌّ شمار کرنا۔ اور عَدَدٌ شمار کیا گیا۔

وَحِسَابُھُمْ عَلَی اللّٰہِ۔ اور ان کا محاسبہ اللہ پر ہے (یعنی اُن کے دلوں کا معاملہ خدا کے سپرد ہے۔ ہمارا کام ظاہر کو دیکھنا اور اُس کے موافق عمل کرنا ہے۔)

لَعَلَّ رَحْمَۃَ رَبِّیْ تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ شاید میرے مالک کی رحمت گناہوں کے شمار پر آئے (جتنے گناہ اتنی ہی رحمتیں) بقول امیر؎

مجرموں کو دیکھ کر آغوشِ رحمت میں امیر
بے گناہوں کو قیامت میں پشیمانی ہوئی

فَحَسَبْتُ مَا عَلَیْہِ مِنَ الدَّیْنِ۔ میں نے اُن پر جو قرض تھا اُس کا حساب کیا۔

حَسْبُکَ مُنَاشَدَتُکَ رَبَّکَ۔ بس بس آپ نے اپنے مالک سے جتنی دعا کی وہ کافی ہے (یہ حضرت ابوبکر صدیق رض نے آنحضرتؐ سے عرض کیا جب غزوۂ بدر کی رات کو آپؐ نے بڑے الحاح اور عاجزی کے ساتھ دعا کی۔ اب کوئی یہ نہ سمجھے کہ حضرت صدیق اکبر رض کو آنحضرتؐ سے زیادہ وعدۂ خداوندی پر اطمینان تھا، نہیں بلکہ آنحضرتؐ کا مقصود اس قدر الحاح کے ساتھ دعا

کرنے سے یہ تھا کہ صحابہ خوب مطمئن ہو جائیں، کیونکہ آنحضرتؐ کا ایک بار دُعا
کرنا حصولِ مطلوب کے لئے وہ کافی سمجھتے تھے۔ بھلا اتنے بار کی دُعا وہ
بھی ایسے الحاح اور عاجزی کے ساتھ کیونکر رَدّ ہو سکتی ہے)۔

بِحُسْبَانٍ كَحُسْبَانِ الرَّحٰى۔ ایک کھونٹی (یعنی قطب پر) وہ
گھوم رہے ہیں، جیسے چکی کی کھونٹی ہوتی ہے، اس کے گھومنے پاٹ
گھومتا ہے۔ (ابن عباس رضؓ نے کہا "حُسْبَان" سے حساب مراد ہے
یعنی متعین اوقات پر وہ گھومتے ہیں وہ وقت مقررہ پر ٹھیک ہر
منزل میں آتے ہیں کبھی ایک لحظہ کی بھی تقدیم و تاخیر نہیں ہوتی سُبْحَانَ
اللّٰہ، یہ خدائی انتظام اور بشری انتظام فرق ہے۔ بشر کتنا بھی انتظام کرے
کسی نہ کسی دن ضرور کچھ خلل ہو جاتا ہے)۔

فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ حَسِبْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا اَوْ تَرَكَ خُطْبَتَهٗ
ایک کرسی لائی گئی میں سمجھتا ہوں اُس کے پائے آہنی (لوہے کے) تھے
(آپ اُس پر بیٹھ گئے) اور خطبہ چھوڑ دیا (کیونکہ اسلام کی تعلیم میں دیر
نہ کرنا چاہیئے، وہ خطبہ پر مقدم ہے) (ایک روایت میں حَسِبْتُ کی
جگہ خِلْتُ ہے۔ معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں بِكُرْسِيِّ خَشَبٍ
ہے یعنی لکڑی کی ایک کرسی لائی گئی۔ ایک روایت میں خُلْبٌ ہے،
یعنی خرمے کی چھال کی۔ مجمع میں ہے کہ ٹھیک روایت خَشَبٌ ہے
اور شاید وہ کرسی کالی لکڑی کی ہو گی تو راوی اُس کو لوہا سمجھا)۔

لَا تَحْسِبَنَّ وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ اَنَّا مِنْ اَجْلِكَ
ذَبَحْنَا۔ آنحضرتؐ نے "لا تحسِبَنّ" بہ کسرۂ سین فرمایا نہ بہ فتحہ سین۔
یعنی یہ مت سمجھو کہ ہم نے یہ جانور تمہارے لئے ذبح کیا (گویا ہم نے
تمہارے لئے تکلیف کی ایسا خیال مت کیجیو)

حَسْبَ مَا ذَكَرَهٗ۔ جیسا اُس نے بیان کیا اُسی موافق کہتے
ہیں۔

حَسْبُ الْحُكْمِ۔ حکم کے موافق اور فتحہ سین یعنی حَسَبُ الْحُكْمِ
بھی درست ہے۔

حَسْبُ ابْنِ اٰدَمَ لُقَيْمَاتٌ۔ آدمی کو زندگی قائم رکھنے
کے لئے چند لقمے کافی ہیں (بہت کمانے کی ضرورت نہیں نہ بہت
سامان کی)۔

اَحْسِبُهٗ قَالَ تَوَاضُعًا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے
بلوغ تواضع یہ ارشاد فرمایا۔

حَسْبُكَ مِنْ نِّسَاءِ الْعٰلَمِيْنَ مَرْيَمُ وَعَائِشَةُ سارے
جہان کی عورتوں کے بدل تجھ کو حضرت مریم اور حضرت عائشہ کی
فضیلت پہچاننا کافی ہے (اگر اور عورتوں کی فضیلت نہ پہچانے تو
نہ پہچانے کیونکہ یہ دونوں تمام جہان کی عورتوں کی سردار ہیں)

حَسْبِيْ حَسْبِيْ۔ بس یہ عنایت حق تعالے کی میرے لئے کافی
ہے۔ اب اِس صدمہ کا کوئی غم نہیں رہا۔

اَحْتَسِبُ مُصِيْبَتِيْ۔ میں تجھ سے اپنی اِس مصیبت
کا اجر چاہتا ہوں۔

حَسْبُكَ الْاٰنَ۔ بس اب پڑھنا موقوف کر۔

حِسْبَةٌ۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو بھی کہتے ہیں۔

حَسِيْبُهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس کے اعمال کا حساب لینے والا ہے
(اس کے اعمال کے موافق اُس کو بدلہ دینے والا ہے ظاہر میں تو ہم
اُس کو اچھا سمجھتے ہیں)۔

اِذَا مَسَّ جِلْدَكَ الْمَاءُ فَحَسْبُكَ۔ جب (غسل میں)
تیرے بدن سے پانی چھو جائے، تو وہ تجھ کو کافی ہے (یعنی بدن کا ملنا
اور رگڑنا فرض نہیں ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک یہ فرض ہے، اور
ایک جماعت محدثین بھی انہی کے ساتھ متفق ہے)۔

لَا حَسَبَ اَبْلَغُ مِنَ الْاَدَبِ۔ کوئی شرف ادب سے بڑھ کر
نہیں ہے۔

اَلْمُؤْمِنُ يُبْتَلٰى عَلٰى حَسَبِ دِيْنِهٖ۔ مومن کی آزمائش
اُتنی ہی ہوتی ہے جیسا اُس کا دین ہے (جس قدر دین و ایمان زیادہ
ہوتا ہے اُتنی ہی آزمائش سخت ہوتی ہے۔ جیسے دوسری حدیث
میں ہے اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ فَالْاَمْثَلُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ)

مَنْ سَبَقَتْ اَصَابِعُهٗ لِسَانَهٗ حُسِبَ لَهٗ۔ اگر گنتے
پڑھتے وقت اُنگلیاں زبان سے آگے بڑھ جائیں (مثلاً کوئی ذکر
بار سُبحان اللہ کہے اور اُنگلیوں سے تین یا چار دانے ہٹا لے) تو
اُس کو دانوں کے ہی شمار میں ثواب ملے گا (دانوں ہی کے شمار

کے موافق نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)۔

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ مِنْ حَيْثُ اَحْتَسِبُ وَمِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ۔ یا اللہ جہاں سے مجھ کو گمان ہو وہاں سے اور جہاں سے گمان نہیں ہے وہاں سے مجھ کو روزی دے (جیسے قرآن میں ہے وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ)۔

نَحْتَسِبُ بِاَصَابِعِهٖ۔ ہم آپ کے انگلیوں کے شمار کو دیکھ رہے تھے (یعنی آپ فَسَبَّكْتُ ثُمَّ هَلَّيْتُ ثُمَّ هَلَّيْتُ فرما رہے تھے، ہم دیکھ رہے تھے کہ کہاں تک آپ انگلیوں پر شمار کرتے ہیں)

اَفْضَلُ الْعَمَلِ مَنْحُ الرِّغَابِ لَا يَعْلَمُ حُسْبَانَ اَجْرِهَا اِلَّا اللّٰهُ۔ سب کاموں میں افضل بڑے بڑے اونٹ دودھیل (اللہ کی راہ میں) بخشنا ہے (صدقہ دینا) اُن کے ثواب کا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

حَسَدٌ یا حُسُوْدٌ یا حَسَادَةٌ۔ کُونسنا، جلنا، رشک کرنا۔ (جس کو غِبْطَةٌ کہتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ حسد اور غبطہ (رشک) میں یہ فرق ہے کہ حسد میں دوسرے شخص کے زوالِ نعمت کی خواہش ہوتی ہے اور رشک صرف اس نعمت کی آرزو کرنے کو کہتے ہیں)۔

لَا حَسَدَ اِلَّا فِيْ اِثْنَتَيْنِ یا فِيْ اِثْنَيْنِ۔ ہر بات کے لئے حسد کرنا بُرا ہے مگر دو باتوں دو خصلتوں پر حسد ہو سکتا ہے (یعنی رشک)

حُسْدَلٌ۔ چچڑی یا جوں۔

حَسْرٌ۔ کھولنا۔

حُسُوْرٌ۔ کھل جانا۔ جیسے اِنْحِسَارٌ ہے۔

لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔ قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی، یہاں تک کہ فرات ندی ایک سونے کا پہاڑ کھول دے گی (یعنی سونے کا خزانہ اس میں سے نمود ہوگا)۔

فَحَسَرَ ثَوْبَهٗ مِنَ الْمَطَرِ۔ آپ نے اپنا کپڑا کھول دیا تاکہ بارش کا پانی بدن پر گرے

فَلَمَّا حُسِرَ عَنْهَا قَرَاَ سُوْرَتَيْنِ وَصَلّٰى۔ جب سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) تو دو سورتیں پڑھیں اور نماز پڑھی (یہ راوی کی غلطی ہے، صحیح یہ ہے کہ آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ گہن جاتا رہا سورج صاف ہو گیا)۔

حَتّٰى حُسِرَ عَنْهَا (آپ نماز میں کھڑے رہے یہاں تک کہ سورج کھل گیا (گہن جاتا رہا) (طیبی نے کہا آپ نے سورج گہن میں بردے آزاد کرنے کا حکم دیا۔ اسی طرح ہر ایک صدقہ کا حکم ہے جو خوف کے وقت کرنا چاہیئے۔ کیونکہ صدقہ اور خیرات کرنا بلیات اور عذاب کو دفع کرتا ہے)۔

فَحَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ۔ آپ نے اپنی دونوں بانہیں کھولیں

فَتَحَسَّرَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ وہ کھلے منہ اس کے سامنے ہو گئی

مَامِنْ لَيْلَةٍ اِلَّا مَلَكٌ يَحْسِرُ عَنْ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ۔ ہر شب کو ایک فرشتہ مجاہدین کے جانوروں کی تھکن دور کرتا ہے (ایک روایت میں يَحُسُّ ہے اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا۔ مسجدوں کو کھلا ہوا بناؤ! (اُن پر بُرج اور گنبد اور کنگورے وغیرہ بنانا ضروری نہیں۔ ایک روایت میں جُمًّا ہے، اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے۔ امام سیوطیؒ نے کہا یہ حدیث کامل ابن عدی اور تاریخ ابن عساکر میں یوں ہے اُبْنُوا الْمَسَاجِدَ حُسَّرًا وَمُقَنَّعِيْنَ۔ یعنی مسجدوں کو ننگے سر رہ کر اور سر ڈھانپ کر بناؤ (اصل میں حُسَّرٌ جمع ہے حَاسِرٌ کی۔ حاسر اس کو کہتے ہیں جس پر نہ زرہ ہو نہ خود کیونکہ مسلمانوں کی یہی نشانی ہے کہ ان کی مسجدیں کھلی دیواروں کی ہوں ان پر کنگورے اور برج وغیرہ نہ ہوں)۔

كَانَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ عَلَى الْحُسَّرِ۔ ابو عبیدہ بن الجراح رضہ جس دن مکہ فتح ہوا، اُن لوگوں کی کمانڈ کرتے تھے جو بلا زرہ اور بلا خود تھے۔

فَاَخَذْتُ حَجَرًا فَكَسَرْتُهٗ وَحَسَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لیا اور درخت کی ڈالی کو توڑ کر اس کا پوست نکالا۔ (یہ حَسَرْتُ الْغُصْنَ سے نکلا ہے یعنی شاخ کا پوست نکالا

بعضوں نے حَسَرْتُهٗ روایت کیا ہے، یعنی اُس کو کچل کر باریک اور نرم کیا)۔

حَشَرَۃٌ۔ اُس چھلکے کو کہتے ہیں جو دانہ پر ہوتا ہے۔

اُدْعُوا اللّٰهَ وَلَا تَسْتَحْسِرُوْا۔ اللہ سے دعا کرتے رہو تھک کر بیٹھ نہ جاؤ (نا اُمید نہ ہو جاؤ ہر ایک بات کے لئے ایک وقت مقرر ہے، دوسرے مومن کی دعا ضائع نہیں جاتی، دنیا میں نہ سہی تو آخرت میں اُس کا فائدہ ملے گا)۔

وَلَا يَحْسِرُ صَابِحُهَا۔ اُس کا پانی پلانے والا نہیں تھکتا (کیونکہ وہ اس کو زمین پر کھلے پانی پر لیجاتا ہے کنویں سے بھر کر پلانے کی ضرورت نہیں ہوتی)۔

اَلْحَسِيْرُ لَا يُعْقَرُ۔ جو جانور (غازی کا) ماندہ ہو جائے (کام نہ دے سکے) تو اس کو زخمی نہ کیا جائے (اس ڈر سے کہ دشمن اس کو لے لیگا) بلکہ اس کو چھوڑ دیا جائے۔)

حَسَرَ اَخِيْ فَرَسًا لَهٗ بِعَيْنِ التَّمْرِ۔ میرے ایک بھائی نے اپنا ایک گھوڑا عین التمر میں (جو ایک مقام کا نام ہے) تھکا ڈالا (تو حسر لازم اور متعدی دونوں آیا ہے۔ اور اَحْسَرَ متعدی ہے۔)

يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رَجُلٌ يُسَمّٰى اَمِيْرَ الْعُصَبِ اَصْحَابُهٗ مُحَسَّرُوْنَ۔ اخیر زمانہ میں ایک شخص نکلے گا جس کو امیر العصب (جماعتوں کا سردار) کہیں گے، اُس کے ساتھی حقیر گنے جائیں گے، لوگ ان کو ستائیں گے (یا وہ خستہ اور ماندہ ہوں گے)

بَطْنُ مُحَسِّرٍ۔ ایک نالہ ہے منا اور مزدلفہ کے درمیان اس کو محسر اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا۔

فَلَمْ اَرَهٗ يَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ (کوئی اس طرح نہ کہے کہ میں نے پروردگار سے بہت دعا کی، میں نہیں سمجھتا وہ میری دعا قبول کرے گا اور تھک کر بیٹھ رہے (دعا کرنا چھوڑ دے)۔

اِسْتِحْسَارٌ۔ کہتے ہیں دعا اور سوال سے باز رہنے کو۔

حَسَرْتُهٗ۔ میں نے اس کو تیز کیا۔

حَتّٰى تَحَسَّرَ الْغَضَبُ عَنْ وَجْهِهٖ۔ یہاں تک کہ آپ کے چہرے سے غصہ دور ہو گیا۔

مُحَسَّرٌ۔ بے ہتھیار لوگ نہتے

حَسَرَ الْاِزَارَ عَنْ فَخِذِهٖ۔ اپنی ران پر سے لنگی سرکا دی (ران کھول دی)۔

حَسْرَۃٌ۔ افسوس اور رنج۔

اَلْاِحْسَارُ اَلْفَاقَۃُ۔ احسار کے معنی محتاجی۔

يَا لَهَا حَسْرَۃً عَلٰى كُلِّ ذِيْ غَفْلَةٍ۔ اے افسوس ہر غفلت کرنے والے پر (آخرت میں کیا پشیمان ہوگا)۔

حَسَرْتُ الْعِمَامَةَ عَنْ رَأْسِيْ۔ میں نے عمامہ سر پر سے اُتار لیا (سر کھول دیا)۔

تَحَسُّرٌ۔ افسوس اور رنج۔

اِنْحَسَرَتِ الْاَفْهَامُ۔ عقلیں تھک کر ماندہ ہو گئیں۔

كَلَّتِ الْعُقُوْلُ۔ حَاسِرٌ مرد بے ہتھیار جس پر زرہ اور خود نہ ہو۔

حَسِيْرٌ۔ درماندہ، افسوس کرنے والا۔

حَسٌّ۔ قتل کرنا، استیصال کرنا، جلا ڈالنا، جاننا، ادراک حواس سے معلوم کرنا۔

حِسٌّ اور اِحْسَاسٌ۔ حواس سے معلوم کرنا، آہٹ پانا۔

حَاسَّةٌ۔ دیکھنے اور سننے اور سونگھنے اور چکھنے اور چھونے کی قوت۔ اس کی جمع حواس ہے۔ جو پانچ ہیں۔ باصرہ اور سامعہ اور شامہ اور ذائقہ اور لامسہ۔

مَتٰى اَحْسَسْتَ اُمَّ مِلْدَمٍ۔ تو نے بخار کب پایا (تجھ کو بخار معلوم ہوا؟)۔

فَسَمِعَ حِسَّ حَيَّةٍ۔ ایک سانپ کی سرسراہٹ سنی (رینگنے کی آواز محسوس کی)۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ۔ شیطان بہت پانے والا بہت چاٹنے والا ہے۔

لَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا۔ ٹوہ نہ لگاؤ (ذکر و یہ حدیث کتاب الجیم میں گزر چکی ہے)۔

هَلْ حَسَسْتُمَا مِنْ شَيْءٍ۔ تم نے کچھ آہٹ پائی

برزدیکھی)۔

اصل میں حَسَسْتُمَا تھا۔ ایک سین تخفیف کے لئے گرادی

حَسَسْتُ اور اَحْسَسْتُ میں نے آہٹ پائی۔ (دونوں کے معنی ایک ہیں)۔

فَاِنَّهٗ یَقْطَعُ الْحِسَّ۔ شتو درد کو میٹ دیتا ہے (یعنی زچگی کے درد اور تکلیف کو)۔

حَسُّوْهُمْ بِالسَّیْفِ حَسًّا۔ اُن کو تلوار سے نیست و نابود کردو (کاٹ ڈالو) جیسے قرآن میں ہے "اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ"

عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَّ الْبَرْدُ الْكَلَاَ۔ پالے (سردی) نے گھاس کو مار ڈالا (تباہ کردیا)۔

لَقَدْ شَفٰی وَحَادِ حَمَهٰدِیْ حَسُّكُمْ اِیَّاهُمْ بِالنِّصَالِ۔ میرے سینے کے تھکونکو کو اس سے تسلی ہوگئی جو تم نے ان کو تیر مار مار کر تمام کردیا (یعنی میرے دل کی بھڑاس نکل گئی)۔

کَمَا اَذَالُوْكُمْ حَسًّا بِالنِّصَالِ۔ جیسے انھوں نے تم کو تیر مار کر تباہ کیا تھا۔

اِذَا حَسَّهُ الْبَرْدُ فَقَتَلَهٗ۔ ٹڈی کو جب سردی لگی، سردی نے اس کو مار ڈالا۔

فَبَعَثْتُ اِلَيْهِ بِجَرَادٍ مَحْسُوْسٍ۔ میں نے آپ کے پاس ٹڈی بھیجی جو سردی سے مرگئی تھی۔ (بعضوں نے کہا مَحْسُوْسٍ سے یہ مراد ہے کہ آگ پر بھنی ہوئی)۔

اِدْفِنُوْنِیْ فِیْ ثِیَابِیْ وَلَا تَحُسُّوْا عَنِّیْ تُرَابًا۔ مجھ کو میرے کپڑوں میں گاڑ دو اور مجھ پر سے مٹی مت جھٹکو۔

عرب لوگ کہتے ہیں حَسَّ الدَّابَّةَ۔ جانور پر سے مٹی جھاڑی۔

یَحُسُّ عَنْ ظُهُوْرِ دَوَابِّ الْغُزَاةِ الْكَلَالَ (ہر رات ایک فرشتہ) غازیوں کے جانوروں کی پیٹھ پر سے مٹی جھاڑ کر ان کی تکان رفع کرتا ہے (سبحان اللہ جہاد کے جانوروں کی یہ فضیلت ہے تو مجاہدین کا کیا درجہ ہوگا؟)۔

وَضَعَ یَدَهٗ فِی الْبُرْمَةِ لِیَاْكُلَ فَاحْتَرَقَتْ اَصَابِعُهٗ فَقَالَ حَسِّ۔ آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ہانڈی میں ڈالا کھانے کے لئے، آپ کی انگلیاں جلنے لگیں، فرمایا "حَسِّ" (یہ وہ کلمہ ہے جسے عرب لوگ دفعۃً کوئی تکلیف پہنچنے پر کہتے ہیں۔ ہماری زبان والے اُنو یا اُف کہتے ہیں)۔

اَصَابَ قَدَمُهٗ قَدَمَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلعم فَقَالَ حَسِّ۔ اُن کا پاؤں آنحضرتؐ کے پاؤں پر پڑا، آپ نے فرمایا "حَسِّ" (اُنو)

قُطِعَتْ اَصَابِعُ طَلْحَةَ یَوْمَ اُحُدٍ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ۔ طلحہؓ کی انگلیاں اُحد کے دن کاٹی گئیں (کافروں نے آنحضرت صلعم پر وار کیا تھا لیکن طلحہؓ نے اپنے ہاتھ پر روک لیا، اُن کی انگلیاں کٹ گئیں ایک ہاتھ بیکار ہوگیا) انھوں نے (درد کی وجہ سے) حَسِّ کہا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر تو (تلوار لگتے وقت) بسم اللہ کہتا تو تجھ کو فرشتے اُٹھا لیتے لوگ دیکھتے رہتے۔

كَانَتْ لِیْ اِبْنَةُ عَمٍّ فَطَلَبْتُ نَفْسَهَا فَقَالَتْ اَوَ یُعْطِیْنِیْ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَطَلَبْتُهَا مِنْ حَسِّیْ وَبَسِّیْ (ایسا ہوا) میری ایک چچازاد بہن تھی، اُس سے صحبت کا خواستگار ہوا، وہ کہنے لگی، ہرگز نہیں جب تک تو مجھے سو اشرفیاں نہ دے۔ آخر میں نے جہاں سے بنا ادھر اُدھر سے سو اشرفیاں تلاش کیں (عرب لوگ کہتے ہیں):

جِئْ بِهٖ مِنْ حَسِّكَ وَبَسِّكَ یعنی اِدھر اُدھر جہاں سے بنے لے کر آ یا جہاں سے چاہے لے کر آ۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیَحِسُّ لِلْمُنَافِقِ۔ مومن منافق پر رحم کرتا ہے اس کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے (وہ جانتا ہے یہ مومن ہی ہے)

عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسِسْتُ یا حَسِیْتُ لَهٗ۔ مجھ کو اُس پر رقت آئی۔

فَلَمَّا حَسَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یا فَلَمَّا

اَحَسَّ۔ جب آنحضرتؐ کو معلوم ہو گیا (یعنی میرا پیچھے پیچھے آنا)۔

اَسْقٰی فَرَسَہٗ وَ اَحَسَّہٗ۔ اپنے گھوڑے کو پانی پلایا اس کی مالش کی (کھریرا چلایا)

مَنْ اَحَسَّ الْفَتَی الدَّوْسِیَّ۔ جس نے یا کس نے دَوس کے جوان کو دیکھا ہے؟ (دَوس ایک قبیلہ ہے مشہور)

سَنَۃٌ حَسُوْسٌ۔ قحط کا سال (جو سب کھا جائے)۔

مِحَسَّۃٌ۔ کھریرا (جس سے جانور کی مالش کرتے ہیں)۔[1]

فَلَمَّا سَمِعَ اَبُوْبَکْرٍ حِسَّہٗ۔ جب ابوبکرؓ نے آپ کی حرکت اور چلنے کی آواز سنی (آہٹ پائی)

حَسْفٌ۔ جاری ہونا صاف کرنا ہنکانا راتوں میں صحبت کرنا کوٹنا سانپ کا کینچلی چھوڑنے کی آواز نکالنا۔

یَا اَسْلَمُ حُتَّ عَنْہُ قِشْرَہٗ قَالَ فَاَحْسِفُہٗ ثُمَّ یَاْکُلُہٗ (حضرت عمرؓ اپنے غلام اسلم سے کہتے تھے) اسلم کھجور پر سے چھلکا صاف کرو! اسلم نے کہا میں اس کو صاف کر دیتا تھا (پوست نکال ڈالتا تھا) اس وقت وہ کھاتے۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَسَفْتُ التَّمْرَ۔ بمعنی حَتَتُّہٗ یعنی اس کا پوست نکال کر اس کو صاف کیا۔

رَاَیْتُ جِلْدَہٗ یَتَحَسَّفُ تَحَسُّفَ جِلْدِ الْحَیَّۃِ۔ میں نے دیکھا اُن کی کھال اس طرح نکلتی تھی جیسے سانپ کی کینچلی نکلتی ہے۔

حَسَکٌ۔ غصہ ہونا، جانور کا دانہ چرانا۔

حَسَکٌ۔ ایک قسم کی گھانس ہے۔ اُس کے پتّے کے پاس ایک کانٹا سہ شاخہ سخت ہوتا ہے۔

حَسَکَۃٌ۔ "حَسَکْ" کا مفرد (محیط میں ہے حَسَکْ جنگ کا ایک ہتھیار ہے (یعنی سہ شاخہ گوکھرو) جو لوہے وغیرہ سے بنا کر میدانِ جنگ میں بچھا دیتے ہیں۔ اس پر آدمی یا گھوڑا چلے تو اُس کے پاؤں میں گھس جاتا ہے)۔

حَسِکٌ اور حَسْکِیٌّ غضبناک۔

تَیَاسَرُوْا فِی الصَّدَاقِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَیُعْطِی الْمَرْاَۃَ حَتّٰی یَبْقٰی ذٰلِکَ فِیْ نَفْسِہٖ عَلَیْھَا حَسِیْکَۃٌ۔ مہر کم رکھا کرو (اتنا کہ مرد کو اُس کا ادا کرنا ناگوار نہ ہو۔ کیونکہ (جب مہر گراں ہے تو) مرد عورت کو ادا کرتا ہے لیکن اُس کے دل میں عورت پر غصہ رہتا ہے۔

حَسِیْکَۃٌ۔ عداوت، دشمنی، کینہ۔

اَمَّا ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ بَلْحَارِثِ بْنِ کَعْبٍ فَحَسَکٌ اَمْرَاسٌ۔ بلحارث بن کعب قبیلے کے یہ لوگ تو ایک کانٹا ہیں تجربہ کار (جنگ آزمودہ بڑے لڑنے والے) کانٹے سے یہ غرض ہے کہ دشمن کے مقابلہ میں بڑے سخت ہیں، ان کو زیر کرنا دشوار ہے۔

اِنَّکُمْ مُعَسَّوْنَ مُحَسَّکُوْنَ۔ تم تو باندھے گئے اور کانٹے لگائے گئے ہو (یعنی بخیل اور ممسک رہو روپیوں کو تھیلیوں میں بند کر کے رکھا ہے، جو کوئی مانگے اس کو کاٹتے ہو، کانٹے کی طرح اس کو ستاتے ہو)۔

مُحَسِّکَۃٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں، وہاں یہود رہا کرتے تھے۔

فَوَقَعَتْ حَسَکَۃُ النِّفَاقِ فِیْ قُلُوْبِ الْقَوْمِ۔ نفاق کا کانٹا اُن لوگوں کے دلوں میں پڑ گیا۔

حَسْمٌ۔ جڑ سے کاٹنا کاٹ کر بھون دینا خون بند کرنے کے

اِنَّہٗ کَوَاہُ فِی اَکْحَلِہٖ ثُمَّ حَسَمَہٗ۔ آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ کی ہفت اندام کی رگ پر داغ دیا پھر آگ سے بھون ڈالا۔

اِقْطَعُوْہُ ثُمَّ احْسِمُوْہُ۔ اُس کا (یعنی چور کا) ہاتھ کاٹ ڈالو۔ پھر اس کو تل دو (تاکہ اس کا خون بند ہو)

عَلَیْکُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ مَحْسَمَۃٌ لِلْعِرْقِ تم روزہ رکھنا لازم کر لو اس سے شہوت کی رگ کٹ جاتی ہے۔

فَلَہٗ مِثْلُ قَوْرِ حِسْمَا۔ وہاں حسما کی طرح ٹیلے (بڑے بڑے) ہیں۔

حُسُوْمًا۔ پے در پے یا منحوس۔

لَا تَجْعَلْ بَرْدَہٗ عَلَیْنَا حُسُوْمًا۔ اس کی سردی ہم پر

[1] اِس کو فِرْدَجُوْن بھی کہتے ہیں۔ ۱۲ منہ

حُسَامٌ۔ کاٹنے والی تلوار۔

حُسْنٌ۔ خوبصورتی، جمال۔

حَاسِنٌ اور حَسَنٌ اور حَسِیْنٌ اور حُسَانٌ اور حُسَّانٌ

...بصورت مرد۔

حَسَنَةٌ اور حَسْنَاءُ اور حُسَّانَةٌ۔ خوبصورت عورت۔

اَلْاِحْسَانُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ۔ احسان یہ ...ے کہ اللہ کی پرستش اس طرح (ادب اور حضورِ قلب کے ساتھ کرو) جیسے ...س کو دیکھ رہا ہے (ابن اثیر نے کہا احسان سے یہاں اخلاص مراد ...ے اور یہ ایمان اور اسلام کے صحت کی شرط ہے۔ کیونکہ اگر کوئی ...ص اسلام کا کلمہ زبان سے پڑھے یا کوئی نیک کام کرے لیکن اس ...ں اخلاص نہ ہو، تو نہ اس کا ایمان صحیح ہوگا نہ وہ محسن کہلائے گا۔

کُنَّا عِنْدَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَاءَ ...اءِ وَعِنْدَہُ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ فَسَمِعَ تَوَلْوُلَ ...ۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا وَھِیَ تُنَادِیْھِمَا یَاحَسَّانِ یَاحُسَیْنَانِ اَلْحِقَا بِاُمِّکُمَا (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) ایسا ہوا کہ ایک ...ایک اندھیری سخت تاریک رات میں آنحضرتؐ کے پاس تھے امام ...ن اور امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی وہیں تھے۔ اتنے میں آپ ...ضرت فاطمہ رض کا شور سُنا، وہ پکار رہی تھیں «یا حسان یا ...سنان» آپ نے فرمایا جاؤ اپنی ماں کے پاس چلے جاؤ (حسنان ...سینان بطریق تغلیب کہا، جیسے عمران ابو بکر اور عمر کو، اور ...ان اور قمران چاند سورج کو)۔

اُذْکُرُ مَقْتَلَ بِسْطَامِ بْنِ قَیْسٍ عَلَی الْحَسَنِ (ابو رجا ...اَبن کی عمر ایک سو اٹھائیس برس کی ہوئی) [1] مجھ کو بسطام بن ...حسن پر مارا جانا یاد ہے (حسن ایک ریت کا ٹیلہ ہے مشہور)

قَامَ اِلٰی شَنٍّ فَتَوَضَّاَ وُضُوْءً حَسَنًا۔ آپ ایک پرانی مشک ...ں اُٹھے اور اچھی طرح وضو کیا (یہ دوسری روایت کے ...ں نہیں ہے جس میں اس طرح ہے کہ آپ نے ہلکا وضو کیا کیونکہ ہلکا وضو آداب اور سنن کے ساتھ اس وضو سے کہیں بہتر ہے جس میں خلافِ سنت مبالغہ ہو)۔

فَاِنَّ اِقَامَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ حُسْنِ الصَّلٰوۃِ۔ صفوں کا قائم کرنا نماز کا حسن ہے (یعنی اُس کی وجہ سے نماز کامل ہوتی ہے) دوسری روایت میں یوں ہے:

سَوُّوْا صُفُوْفَکُمْ فَاِنَّ تَسْوِیَۃَ الصُّفُوْفِ مِنْ اِقَامَۃِ الصَّلٰوۃِ۔ صفیں برابر کرو کیونکہ صفیں برابر کرنا نماز قایم کرنے میں داخل ہے (یعنی اس کا ایک جز ہے)۔

رَجُلٌ حُسَّانٌ۔ خوبصورت مرد۔

فَحَسُنَ اِسْلَامُہٗ۔ اس کا اسلام اچھا ہوا (یعنی شرک سے پاک اخلاص کے ساتھ)۔

اَمَّا مَنْ اَحْسَنَ مِنْکُمْ فَلَا یُؤَاخَذُ بِھَا۔ جو شخص اچھی طرح چلے (یعنی نفاق اور شرک سے بچا رہے) اس پر ان اعمال کا مواخذہ نہ ہوگا جو اس نے کفر کی حالت میں کئے۔ نوویؔ نے کہا اِس پر اجماع ہے کہ اسلام لانے سے کفر کے زمانے کے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔)

اِلَّا وَیُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللّٰہِ۔ مگر اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھتا ہو کہ وہ رحیم و کریم ہے سب گناہ معاف کر دے گا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مرتے وقت آدمی کو اپنے مالک کے ساتھ نیک گمان کرنا اور اس کے رحم و کرم کا امیدوار رہنا نجات کی دلیل ہے اور حالتِ صحت میں خوف اور رجاء دونوں بہتر ہیں)۔

فَتَطَھَّرَ فَتُحْسِنَ الطُّھُوْرَ۔ پھر تو وضو کرے اور اچھا وضو سُنن اور آداب کے ساتھ یا تو نجاست سے طہارت کرے، پھر اچھا وضو کرے۔

اَحْسِنْ اِلَیْھَا۔ تو اس عورت (یعنی غامدیہ کے ساتھ جس نے آنحضرتؐ کے پاس آکر زنا کا اقرار کیا تھا) اچھا سلوک کر (اس کو ستا نہیں اس خیال سے کہ اس نے حرام کاری کی اور ہم کو بدنام کیا)

حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسَنًا۔ یہاں تک کہ سورج اچھی طرح نکل آئے (یعنی بلند ہو جائے اور خوب چمکنے لگے)۔

[1] ...ال سے ان منیوں کا قول باطل ہوتا ہے جو کہتے ہیں آدمی کی انتہائی ...ایک سو بیس سال ہے۔ ۱۲ منہ

لَا يَدْرِي حَسَنٌ مَّنْ هِيَ۔ حسن بن مسلم راوی کو معلوم نہیں وہ عورت کون تھی۔

خِيَارُكُمْ مَحَاسِنُكُمْ قَضَاءً۔ تم میں بہتر وہی لوگ ہیں جو قرض کو اچھی طرح ادا کریں۔

اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ اِلَى حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔ اپنی غرض ان لوگوں کے پاس لے جاؤ جن کے چہرے خوبصورت ہوں (کیونکہ ظاہری حُسن وجمال باطنی حُسن وجمال کا نمونہ ہے۔ اکثر بدصورت آدمی بدخُلق بھی ہوتا ہے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ وجاہت والے صاحب قدرت ہوں ان کے سامنے اپنی حاجتیں پیش کرو)۔

فَلْيُحَسِّنْ كَفَنَهٗ۔ اُس کا کفن اچھا کرے (یعنی پاکیزہ سفید اور صاف کپڑے کا کفن دے یا اس کو خوشبو لگا کر معطر کرے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کفن میں اسراف کرے۔ شال دوشالے کمخواب کا کفن دے۔ کیونکہ دوسری حدیث میں صاف وارد ہے کہ گراں قیمت کفن مت دو)۔

حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَةِ (مسلمانوں کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ایک اچھی عبادت ہے (جس پر ثواب اور اجر ملے گا)

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ۔ اچھے عام لوگوں کی نیک باتیں (جو اُن کے حق میں گناہ نہیں ہیں) مقرب اور نزدیک والوں کے لئے بُرائیاں ہیں (بقول شخصے "نزدیکاں را بیش بود حیرانی")

يُحْسِنُ الرَّجَاءَ۔ اللہ سے اچھی اُمید رکھے (کہ وہ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ ہے سب گناہ بخشدے گا)۔

وَلَبِسَ اَحْسَنَ ثِيَابِهٖ۔ اپنے اچھے کپڑے پہنے (یعنی سفید پاکیزہ جمعہ کے دن، یہ سنت ہے)۔

فَاِذَا اَنَا بِرَجُلٍ اَحْسَنِ النَّاسِ۔ میں نے دیکھا ایک شخص جو سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت تھا (یعنی حضرت یوسفؑ اور سب لوگوں سے مُراد آنحضرتؐ کے سوا دوسرے لوگ کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ تمہارے پیغمبر سب پیغمبروں سے زیادہ خوش آواز اور سب سے زیادہ خوش رو تھے اور ہر پیغمبر خوش آواز اور خوش رُو بھیجا گیا ہے)۔

اَلْمَرْءُ الْمُسْلِمُ الْبَرِيْءُ مِنَ الْخِيَانَةِ يَنْتَظِرُ مِنَ اللّٰهِ اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ۔ مسلمان بندہ جو چور نہ ہو وہ اللہ سے دو میں سے ایک بھلائی کا انتظار کرتا رہتا ہے (یا تو موت آئے گی تو اللہ کے پاس بہتر سے بہتر سامان ملے گا۔ یا زندہ رہے گا تو روزی ملے گی اور کے ساتھ صاحب دولت اور اہل وعیال بنے گا)۔

حُسْنٰى۔ ایک باغ کا نام تھا جو حضرت فاطمہ پر وقف کیا گیا تھا۔

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا سُئِلَ مَا هٰذَا الْاِحْسَانُ فَقَالَ اَنْ يُحْسِنَ صُحْبَتَهُمَا وَلَا يُكَلِّفُهُمَا اَنْ يَسْئَلَاهُ شَيْئًا مِمَّا يَحْتَاجَانِ اِلَيْهِ۔ آپ سے پوچھا گیا۔ اللہ تعالےٰ جو فرماتا ہے "وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا" تو احسان سے کیا مُراد ہے؟ فرمایا کہ اُن کے ساتھ اچھی طرح گزارہ کرے (ادب اور عاجزی سے پیش آئے کوئی سخت کلمہ مُنہ سے نہ نکالے) اور اُن کو کسی چیز کے مانگنے کی ضرورت نہ آنے دے (بلکہ بغیر سوال کے ان کی تمام ضروریات کا بندوبست رکھے)

حَسِّنْ بِالْقُرْاٰنِ صَوْتَكَ۔ قرآن خوش آوازی کے ساتھ پڑھ۔

حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ۔ قرآن کو اپنی آوازوں سے زینت دو۔

لِكُلِّ شَيْءٍ حِلْيَةٌ وَحِلْيَةُ الْقُرْاٰنِ اَلصَّوْتُ الْحَسَنُ۔ ہر چیز کا ایک زیور ہے اور قرآن کا زیور اچھی آواز ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ۔ اللہ تعالےٰ اچھی آواز کو پسند کرتا ہے۔

حَسُّوْنٌ۔ ایک چھوٹی چڑیا ہے خوش آواز۔ اس کو ... بھی کہتے ہیں۔

حَسْوٌ۔ چُسکی لے کر پینا۔

تَحْسِيَةٌ اور اِحْسَاءٌ اور مُحَاسَاةٌ۔ چُسکی لے کر ...

مَنْ تَحَسّٰى۔ جو شخص گھونٹ گھونٹ پیئے۔

ء اس کی مثال یہ ہے کہ بایزید بسطامی رح سے مرنے کے بعد اس پر بھی پرسش ہوئی کہ تم نے ایک بار یوں کیا تھا کہ دُودھ پینے سے میرے پیٹ میں درد ہوگیا، تو گویا تم نے شرک بھی کیا۔ ۱۲ منہ

مَا اَسْکَرَ مِنْہُ الْفَرَقُ فَالْحُسْوَۃُ مِنْہُ حَرَامٌ۔ جس شراب کا ایک فرق (ایک پیمانہ ہے سولہ رطل کا) نشہ لائے اس کا ایک گھونٹ پینا بھی حرام ہے۔

حُسْوَۃٌ اور حَسْوَۃٌ دونوں کہہ سکتے ہیں۔ محیط میں ہے کہ فتحہ زیادہ فصیح ہے۔ اور نہایہ میں ہے کہ حُسْوَۃٌ گھونٹ اور حَسْوَۃٌ ایک بار گھونٹ لینا۔

اِذَا اَخَذَہُ الْوَعْکُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ۔ جب آپ کو بخار آتا حریرہ بنانے کا حکم دیتے (کیونکہ وہ سریع الہضم جید الغذا ہے)۔
نہایہ میں ہے حَسَاءٌ وہ حریرہ جو آٹے اور پانی اور گھی سے بنایا جائے۔ کبھی اس میں شیرینی بھی ڈالی جاتی ہے۔

وَحَسْوَ الْمَرَقَ۔ حضرت علی رض اور آنحضرت ؐ نے کھانا کھایا اور شوربا گھونٹ گھونٹ پی گئے۔

مَا التَّلْبِیْنَۃُ قَالَ اَلْحَسْوُ بِاللَّبَنِ۔ تلبینہ کیا ہے کہا حریرہ دودھ کے ساتھ۔

حِسْیٌ یا حَسْیٌ پانی کا جھرہ جو نرم مرطوب زمین میں کھود لیتے ہیں

ذَھَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ مِنْ حِسْیِ بَنِیْ حَارِثَۃَ
گئے ہمارے لئے بنی حارثہ کے جھرے سے میٹھا پانی لانے کے لئے۔

اِنَّھُمْ شَرِبُوْا مِنْ مَاءِ الْحِسْیِ۔ انھوں نے جھرے کا پانی پیا۔

نہایہ میں ہے،
حِسْیٌ بکسرۂ حا چھوٹا گڑھا جس میں پانی نکل آئے بعضوں نے کہا حِسْیٌ وہاں ہوتا ہے جہاں نیچے کی زمین پتھریلی ہو اور اوپر ریت ہو تو ریت بارش کا پانی چوس لیتی ہے اور پتھریلی زمین پر وہ رہتا ہے)۔

ھَلْ حَسْتَمَا مِنْ شَیْءٍ (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)

حسس میں خطابی نے کہا یہ حَسِیْتُ الْخَبَرَ سے نکلا ہے، یعنی میں نے اس کو جان لیا (بعضوں نے کہا: حَسْتُمَا اصل میں حَسَسْتُمَا تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا پھر وہ یا گر گئی۔ اسی طرح حَسِیْتُ بھی اصل میں حَسِسْتُ تھا۔ ایک سین کو یا سے بدل دیا
واللہ اعلم +

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الشِّیْنِ

حَشْحَشَۃٌ یا تَحَشْحُشٌ۔ اُٹھنے کے لئے حرکت کرنا، متفرق ہو جانا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:۔

سَمِعْتُ حَشْحَشَۃً وَخَشْخَشَۃً۔ میں نے لوگوں کے سرکنے کی آواز سنی۔

دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْنَا قَطِیْفَۃٌ فَلَمَّا رَاَیْنَاہُ تَحَشْحَشْنَا فَقَالَ مَکَانَکُمَا۔ (حضرت فاطمہ رض اور حضرت علی رض کہتے ہیں) آنحضرت ہمارے پاس تشریف لائے، ہم ایک چادر اوڑھے پڑے تھے۔ (آپ کو دیکھ کر) ہم نے حرکت کی (اٹھنا چاہا) آپ نے فرمایا ٹھہرو اپنی جگہ رہو۔

حَشْدٌ۔ پورا اُگ آنا، جلدی سے بلانے پر آجانا، ایک کام کے لئے جمع ہونا، اکٹھا کرنا۔

اِحْشِدُوْا یا اُحْشُدُوْا فَاِنِّیْ سَاَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ۔ تم اکٹھا ہو جاؤ یا لوگوں کو جمع کر دو میں ابھی تم کو قرآن کی تہائی پڑھ کر سناؤں گا (مراد سورۂ اخلاص ہے، وہ ثواب میں تہائی قرآن کے برابر ہے)۔

حَشَدٌ۔ لوگوں کی جماعت۔

اِحْتَشَدَ الْقَوْمُ۔ لوگ جمع ہوئے، تیار ہوئے۔

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ۔ آنحضرت ؐ کی لوگ خدمت کرتے تھے آپ کے پاس جمع ہوتے تھے (یعنی آپ مخدوم اور مرجع خلائق تھے)۔

اِنِّیْ اَخَافُ حَشَدَہٗ (حضرت عمر رض نے حضرت عثمان رض کی نسبت فرمایا، یوں تو وہ خلافت کے لائق ہیں مگر) میں اُن کے گروہ سے ڈرتا ہوں۔ (یعنی بنی امیہ سے، ایسا نہ ہو کہ اُن کی خلافت میں بنی امیہ کو بہت قوت حاصل ہو جائے۔ ساری حکومتیں انہی کو مل جائیں۔ کیونکہ حضرت عثمان رض کنبہ پرور ہیں۔ جو ڈر حضرت عمر رض نے ظاہر کیا تھا وہی ہوا۔ حضرت عثمان رض نے

اپنی خلافت میں تمام عہدوں پر بنی امیہ کو مامور کیا۔ آخر لوگ ناراض ہوئے اور فتنہ پردازوں نے بغاوت کر دی جس کے بعد آج تک پھر مسلمان متفق نہیں ہوئے)۔

حَاشِدٌ۔ مستعد اور تیار۔ جو خستہ اور ماندہ نہ ہو۔ اس کی جمع حُشَّدٌ ہے۔

حُشَّدٌ وَرُفَّدٌ۔ مستعد اور خوب دینے والے (لوگوں سے سلوک کرنے والے)۔

اَمِنْ اَهْلِ الْمَحَاشِدِ وَالْمَخَاطِبِ۔ کیا وہ اُن لوگوں میں سے ہے جو فوج جمع کر سکتے ہیں، لوگوں کو خطبہ سناتے ہیں، (لکچر دیتے ہیں)۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَدَ لَهٗ۔ یعنی اس کی ضیافت اچھی کی۔

فَلَمَّا حَشَدَ النَّاسُ قَامَ خَطِيْبًا۔ جب لوگ جمع ہو گئے تو آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے۔

حَشْرٌ۔ باریک کرنا، جمع کرنا، اکٹھا کرنا، شہر بدر کرنا، ہلاک کرنا تباہ کرنا، جلا وطن ہونا۔

اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً وَعَدَّ فِيْهَا وَاَنَا الْحَاشِرُ۔ میرے کئی نام ہیں ان میں سے ایک آپ نے حاشر فرمایا (یعنی لوگ میدان حشر میں آپ کے پیچھے پیچھے چلیں گے۔ آپ آگے ہوں گے یا آپ کے دین پر لوگ قیامت میں اٹھیں گے۔ کیونکہ آپ کا دین آخری دین ہے یا سب سے پہلے قیامت کے دن قبر سے اٹھوں گا اور لوگ میرے بعد اٹھیں گے، میرے قدم پر)۔

اِنْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ جِهَادٍ اَوْ نِيَّةٍ اَوْ حَشْرٍ۔ اب ہجرت کا تو زمانہ جاتا رہا (گزر گیا جب سے کہ فتح ہوا) مگر جہاد (قیامت تک باقی ہے یا اگر جہاد میسر نہ ہو تو) جہاد کی نیت اور ملک سے چلے جانا (جب وہاں بدعات ہوں یا فسق و فجور) یا لڑائی کے لئے اٹھ کھڑے ہونا (جب کافر چڑھائی کریں)۔

نَارٌ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِهِمْ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشر کی زمین کی طرف (یعنی ملک شام کی طرف) لے جائے گی۔

وَتَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ۔ باقی ماندہ لوگوں کو آگ اکٹھا کر دے گی، ہانک لے جائے گی۔

وَاٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ (آخری زمانہ میں مدینہ بالکل ویران ہو جائے گا سب لوگ وہاں سے نکل جائیں گے)۔ آخر میں دو گڈریئے نکلیں گے (بعضوں نے کہا اس نشانی کا ظہور ہو چکا ہے۔ ایک زمانہ میں مدینہ کے اکثر باشندے وہاں سے چل دیئے تھے مگر پھر دوبارہ آباد ہوا)۔

اٰخِرُ مَنْ يُحْشَرُ۔ اخیر میں جن کا حشر ہو گا (یعنی اخیر میں وہ مریں گے۔ بعضوں نے کہا اخیر میں جو مدینہ میں آئے گا)۔

يُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰى ثَلَاثِ طَرَائِقَ۔ تین طرح پر لوگوں کا حشر ہو گا (یہ حشر وہ ہے جو قیامت کے قریب مدینہ سے ملک شام کی طرف ہو گا۔ نہ آخرت کا حشر، اس لئے کہ آخرت میں سب پاپیادہ ہوں گے، جیسے دوسری حدیث میں ہے۔ بعضوں نے کہا آخرت میں کئی حشر ہوں گے، ایک تو قبر سے نکلتے وقت اس وقت تو سب پاپیادہ ہوں گے، دوسرے اس کے بعد اس میں بعضوں کو سواریاں ملیں گی، بعضے پیدل ہی چلیں گے۔ غرض اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیغمبر کی کیا مراد ہے)۔

نَارٌ تَسُوْقُ النَّاسَ اِلَى الْمَحْشَرِ۔ ایک آگ جو لوگوں کو حشرگاہ میں لے جائے گی (یعنی ملک شام کی طرف۔ بعضوں نے کہا اس آگ سے ریل مراد ہے اور اس کا ظہور اس زمانہ میں ہو چکا کیونکہ یہ ریل شام کے ملک سے حجاز کی طرف بن رہی ہے)۔

اِنَّ وَفْدَ ثَقِيْفٍ اِشْتَرَطُوْا اَنْ لَا يُعْشَرُوْا وَلَا يُحْشَرُوْا۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے انہوں نے اس شرط پر اسلام قبول کیا تھا کہ ان سے زکوٰۃ لی جائے (یعنی دہ یکی) اور جہاد کے لئے وہ نہ بلائے جائیں (آنحضرت نے یہ شرط قبول کر لی اور فرمایا عنقریب وہ زکوٰۃ بھی دیں گے جہاد بھی کریں گے۔ انہوں نے یہ شرط بھی چاہی کہ نماز معاف ہو لیکن آپ نے یہ شرط منظور نہیں کی اور فرمایا اس دین کی خیر نہیں جس میں نماز نہ ہو۔ بعضوں نے کہا لَا يُحْشَرُوْنَ سے یہ مطلب ہے کہ وہ اپنے مال زکوٰۃ کے تحصیلدار کے پاس نہیں لائیں

تحصیلدار اُن کے ٹھکانوں پر جاکر زکوٰۃ وصول کرلے۔ نجران والوں نے بھی یہی شرط کی تھی۔)

اَنْ لَا یُحْشَرُوْا اور لَا یُعْشَرُوْا اور ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔)

لَا یُعْشَرْنَ وَلَا یُحْشَرْنَ۔ عورتوں سے دہ یکی نہ لی جائے ان کو جہاد کے لئے بلایا جائے (کیونکہ عورتوں پر جہاد فرض نہیں ہے)۔

لَمْ یَدَعْهَا تَاْکُلُ مِنْ حَشَرَاتِ الْاَرْضِ۔ اس بلی کو چھوڑا بھی نہیں کہ وہ زمین کے کیڑے کھالیتی (حشرات الارض سے زمین کے چھوٹے جانور مراد ہیں۔ جیسے گوہ و چوہا وغیرہ۔ بعضوں نے کہا زمین کے وہ کیڑے جو زہریلے نہیں ہوتے)

حَشَرَةٌ اس کا مفرد ہے۔

لَمْ اَسْمَعْ لِحَشَرَةِ الْاَرْضِ تَحْرِیْمًا۔ حشرات الارض کی حرمت میں نے نہیں سُنی (جیسے گوہ، جنگلی چوہا وغیرہ۔ یہ سب حلال ہیں)

فَکَسَرْتُهٗ وَحَشَرْتُهٗ۔ میں نے ایک پتھر لےکر اس کو توڑا اور باریک نرم کیا۔

یُحْشَرُ النَّاسُ اِثْنَانِ عَلٰی بَعِیْرٍ وَثَلٰثٌ عَلٰی بَعِیْرٍ لوگ حشر کئے جائیں گے۔ کسی اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی پر تین۔

تَحْشُرُهُمُ النَّارُ مَعَ الْقِرَدَةِ وَالْخَنَازِیْرِ۔ آگ ان کو بندروں اور سوٗروں کے ساتھ حشر کرے گی۔

حَشْرَجَةٌ۔ موت کا خرّ اٹا۔

وَلٰکِنْ اِذَا شَخَصَ الْبَصَرُ وَحَشْرَجَ الصَّدْرُ رُفِعَنَا مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ اَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهٗ (موت کو ہر شخص ناپسند کرتا ہے میرا مطلب یہ ہے) جب ٹکٹکی بندھ جائے آنکھیں پتھرا جائیں) اور سینے میں دم اٹک کر خرخر شروع ہو (یعنی خراٹا ہونے لگے) اس وقت جو کوئی اللہ سے ملنا پسند کرے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا۔ (حضرت عائشہ رض اپنے والد کے پاس اس وقت گئیں جب وہ مرنے کے قریب تھے اور یہ پڑھا:

لَعَمْرُكَ مَا یُغْنِیْ الثَّرَاءُ وَلَا الْغِنٰی

اِذَا حَشْرَجَتْ یَوْمًا وَضَاقَ بِهَا الصَّدْرُ

قسم آپ کی عمر کی نہ مال داری کچھ کام آتی ہے نہ تونگری، جب خرّاٹا شروع ہو جائے اور سینہ تنگ ہو جائے، (انھوں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے)۔

وَجَاءَتْ سَکْرَةُ الْحَقِّ بِالْمَوْتِ[۱] (حضرت ابوبکر صدیق رض کی یہی قراءت ہے)۔

حَشٌّ۔ سوکھ جانا شل ہو جانا، ڈورنا، سلگانا، جلانا، کاٹنا، درست کرنا، بڑھانا، دینا، گھانس ڈالنا۔

وَاِذَا عِنْدَهٗ نَارٌ یَحُشُّهَا۔ کیا دیکھتا ہوں، اس کے پاس آگ ہے وہ اس کو سلگا رہا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَشْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ سلگائی۔

وَیْلُ اُمِّهٖ مِحَشُّ حَرْبٍ لَوْ کَانَ مَعَهٗ رِجَالٌ (آنحضرت نے ابوبصیر کے حق میں فرمایا) ارے اس کی ماں کی خرابی، اگر اس کے ساتھ لوگ ہوتے تو یہ لڑائی بھڑکانے والا ہے۔

مِحَشٌّ۔ وہ پھُنکنی لوہے کی جس سے آگ سلگاتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَشَّ الْحَرْبَ۔ اس نے جنگ بھڑکادی (یعنی آتش جنگ، بہادر شخص کو بھی مِحَشٌّ کہتے ہیں۔

نِعْمَ مِحَشُّ الْکَتِیْبَةِ۔ فوج کو لڑائی کے لئے بھڑکانے والا کیا اچھا ہے۔

وَاَطْفَاءَ مَا حَشَّتْ یَهُوْدُ (یہ حضرت عائشہ رض نے اپنے والد کی تعریف میں کہا) یہود نے جو آتش جنگ سلگائی تھی وہ انھوں نے بجھادی۔

دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضَرَبَنِیْ بِمِحَشَّةٍ۔ آنحضرت صلعم میرے پاس آئے (یہ حضرت زینب رض کہتی ہیں) اور مجھ کو آگ جلانے کی لکڑی سے مارا۔

کَمَا اَزَالُوْکُمْ حَشًّا بِالنِّصَالِ۔ جیسے تم کو تیروں سے سلگا کر

[۱] یہ آیت سورۂ قٓ میں ہے۔ مشہور قراءت یوں ہے "وَجَاءَتْ سَکْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ" ۱۲ منہ

ہٹایا۔

كَانَ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يَحُشُّ عَلَيْهَا۔ وہ بکریوں کے اپنے ایک چھوٹے گلّے (ریوڑ) میں تھا جس کے لئے گھاس کاٹا کرتا تھا (بعضوں نے کہا صحیح يَهُشُّ ہے یعنی لکڑی سے مارکر پتّے جھاڑتا تھا۔ جیسے قرآن میں ہے وَأَهُشُّ بِهَا عَلَىٰ غَنَمِي۔

رَأَى رَجُلاً يَحْتَشُّ فِي الْحَرَمِ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا جو حرم کی سوکھی گھاس کاٹ لے رہا تھا۔

جَاءَتِ ابْنَةُ أَبِي ذَرٍّ عَلَيْهَا مِحَشُّ صُوفٍ۔ حضرت ابوذرؓ کی بیٹی آئیں وہ ایک پرانی کملی اوڑھے ہوئی تھیں (جس میں گھاس وغیرہ باندھتے ہیں)۔

إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضَرَةٌ۔ دیکھو ان پاخانوں میں جن اور شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں (یہ حَشٌّ سے نکلا ہے جو اصل میں باغ کو کہتے ہیں، پھر پاخانے کو کہنے لگے، اس لئے کہ عرب لوگ اکثر باغوں میں پاخانہ پھرا کرتے تھے۔)

فَجَاءَتْ بِحَشِيشَةٍ۔ وہ حشیشہ لے کر آئی (حشیشہ وہ کھانا جو گیہوں سے پیس کر بناتے ہیں اور اس میں گوشت یا کھجوریں ڈالتے ہیں)۔

حَشِيشَةٌ۔ بھنگ کو بھی کہتے ہیں۔

إِنَّهُ دُفِنَ فِي حَشِّ كَوْكَبٍ۔ حضرت عثمانؓ حش کوکب میں دفن کئے گئے (یہ ایک باغ تھا مدینہ میں بقیع سے باہر، کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا)

أَدْخَلُونِي الْحَشَّ فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلَى قَفَيَّ۔ مجھ کو باغ میں لے گئے اور تلوار میری پیٹھ پر رکھی (حَشٌّ یا حُشٌّ کی جمع حِشَّانٌ اور حشوش اور حشون آتی ہے)۔

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَى فِي حِشَّانٍ۔ آنحضرت صلعم نے باغوں میں پاخانہ پھرا۔

نَهَى أَنْ تُؤْتَى النِّسَاءُ فِي مَحَاشِّهِنَّ۔ آپ نے عورتوں کے دبر میں جماع کرنے سے منع فرمایا (یہ جمع ہے مَحَشَّةٌ کی یعنی دبر (کون)۔

مَحَاشُّ النِّسَاءِ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ۔ عورتوں کی کونین (دبر) تم پر حرام ہیں۔

نَهَى عَنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ فِي حُشُوشِهِنَّ۔ عورتوں کی گانڈوں میں آپ نے جماع کرنے سے منع فرمایا (اکثر اہل سنت اور امامیہ کا یہی قول ہے۔ لیکن بعض صحابہ اور ائمہ سے اس کی اباحت منقول ہے۔ ان کی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ یعنی أَيْنَ شِئْتُمْ۔ وہ کہتے ہیں یہ حدیثیں ضعیف ہیں، اس لئے نصِ قرآنی کا معارضہ نہیں کرسکتیں)۔

فَلَمَّا مَاتَ حَشَّ وَلَدُهَا فِي بَطْنِهَا۔ جب اس کا پہلا خاوند مرگیا تو بچہ سوکھ کر پیٹ میں رہ گیا (یہ عورتوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، جب ایک عورت کا خاوند مرگیا تھا، اس نے چار مہینے دس دن عدت کرکے دوسرے سے نکاح کرلیا اور ساڑھے چار مہینے میں بچہ جنی۔ آپ نے عورتوں کو بلاکر دریافت کیا، یہ کیا بات ہے؟)

عرب کے باشندے کہتے ہیں۔

أَحَشَّتِ الْمَرْأَةُ فَهِيَ مُحِشٌّ۔ عورت کے پیٹ کا بچہ سوکھ گیا۔

حُشٌّ کہتے ہیں اس بچہ کو جو ماں کے پیٹ میں مرجائے۔

إِنَّ رَجُلاً أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلَى تَبُوكَ فَقَالَتْ لَهُ أُمُّهُ أَوِ امْرَأَتُهُ كَيْفَ بِالْوَدِيِّ فَقَالَ الْغَزْوُ أَنْمَى لِلْوَدِيِّ فَمَا مَاتَتْ مِنْهُ وَدِيَّةٌ وَلَا حَشَّتْ۔ ایک شخص نے (آنحضرتؐ کے ساتھ) جنگِ تبوک میں جانا چاہا، اس کی ماں یا بیوی کہنے لگی، اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی کون خبر لے گا اس نے جواب دیا، جہاد کرنے سے تو درخت اور زیادہ بڑھیں گے (آخر وہ شخص جہاد میں گیا، خدا کی قدرت دیکھو) ایک درخت بھی نہیں مرا نہ سوکھا (سب تروتازہ رہے)۔

فَانْفَلَتَتِ الْبَقَرَةُ مِنْ جَازِرِهَا بِحُشَاشَةِ نَفْسِهَا۔ گائے قصائی کے پاس سے اپنی بچی ہوئی جان لے کر بھاگ گئی۔

حُشَاشَةٌ۔ وہ رمق یعنی تھوڑا سا حصہ جان کا جو کسی بیمار اور زخمی میں باقی رہ جائے۔

حَشَفَ یَدُہٗ۔ اس کا ہاتھ شل ہوگیا۔
اَیَصْلُحُ مَکَانُ الْحُشِّ اَنْ یُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔ کیا
نے کی زمین کو مسجد بنا سکتے ہیں؟
لَبِئْسَ حَشَاشُ نَارِ الْحَرْبِ اَنْتُمْ۔ تم آتشِ جنگ کے
کا ایندھن ہو۔ کذا فی مجمع البحرین۔
شَفٌ۔ خراب کھجور سوکھی ہوئی۔
حَشَفٌ۔ سوکھی روٹی۔
رَاٰی رَجُلًا عَلَّقَ قِنْوَ حَشَفٍ تَصَدَّقَ بِہٖ۔ ایک شخص کو دیکھا
نے ایک خراب کھجور کا خوشہ خیرات کے طور پر (مسجد میں) لٹکا دیا،
مسکین لوگ کھائیں، جو آنحضرتؐ کے زمانہ میں مسجد ہی میں رہتے تھے)
لی الْحَشَفَۃِ الدِّیَۃُ۔ اگر کوئی سپاری (ذکر کا سرا جہاں تک
ہو) کاٹ ڈالے تو پوری دیت واجب ہوگی۔
لِیْ اَرَاکَ مُتَحَشِّفًا۔ کیا سبب ہے میں دیکھتا ہوں تم پرانی
ہو یا اونچی سمٹی ہوئی (ازار کو اچھی طرح لگاؤ)! انھوں نے کہا
ے صاحب یعنی آنحضرتؐ ایسی ہی ازار پہنتے تھے۔ یہ سوال جواب
ن سعید اور حضرت عثمان رضؓ میں ہوا)۔
شَفَۃٌ۔ مفرد ہے حَشَفٌ کا، یعنی ایک خراب کھجور۔
معْتُ حَشْفَۃً۔ میں نے ایک خفیف حرکت سُنی۔
شَفَۃٌ۔ اُس چٹان کو بھی کہتے ہیں جو سمندر میں پانی سے اوپر
ہو۔
شَفًا وَّ سُوْءَ کِیْلَۃٍ۔ ایک تو خراب کھجور اوپر سے تول
(یہ ایک مثل ہے جیسے کہتے ہیں "کڑوا کریلا اوپر سے نیم
تَدَعُ اُمَّتِی السَّحُوْرَ وَلَوْ عَلٰی حَشَفَۃٍ۔ میری امت سحری
رے، کچھ نہ ملے تو ایک خراب کھجور ہی سہی۔
ن۔ بہت پھیلنا، جمع ہونا، جمع کرنا۔
شَکٌ۔ چھاتی میں بہت دُودھ بھر جانا، زور سے کھینچنا۔
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ قَبْلَ حَشَکِ النَّفْسِ۔ یا اللہ! میری
زور سے کھینچے جانے سے پہلے مجھ کو بخش دے (یعنی موت سے پہلے)

حَشَمٌ۔ شرمندہ کرنا، سخت سُست سُنانا۔
حَشَمٌ۔ غصّہ ہونا۔
حُشُوْمٌ۔ ڈھونڈھنا، منقبض ہونا، کھانا، موٹا ہونا۔
شَکَوْا اِلَیْہِ اِنَّ لَھُمْ عِیَالًا وَّحَشَمًا۔ انھوں نے
آنحضرتؐ سے شکایت کی، اُن کے بال بچے نوکر چاکر ہیں۔
حَشَمٌ۔ اصل میں اُن لوگوں کو کہتے ہیں جو اس کے لئے غصّہ
ہوں یا وہ ان کے لئے غصہ ہو مثلاً نوکر چاکر غلام خدمت گار ہمسایے
وغیرہ۔ "خَدَمٌ" اس سے خاص ہے (یعنی نوکر چاکر لونڈی غلام)
اِنِّیْ لَاَحْتَشِمُ اَنْ لَّا اَدَعَ لَہٗ یَدًا۔ مجھ اس سے
شرم آتی ہے کہ میں چور کے لئے ایک ہاتھ بھی نہ چھوڑوں۔
اَحْتَشِمُ۔ یہ حِشْمَۃٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی حیا اور شرم دور
لوگ کہتے ہیں۔
ھُوَ یَتَحَشَّمُ الْمَحَارِمَ۔ وہ شخص حرام کاموں کے کرنے
میں شرم کرتا ہے (یعنی اُن سے بچتا ہے)۔
جَمَعَ ابْنُ عُمَرَ حَشَمَہٗ۔ عبد اللہ بن عمرؓ نے اپنے متعلقین
کو جمع کیا (یعنی بچوں اور خادموں اور غلاموں وغیرہ کو)۔
یَحْتَشِمُھُمْ وَیَحْتَشِمُوْنَہٗ۔ وہ ان کا لحاظ کرتا ہے اور
وہ اُس کا لحاظ کرتے ہیں۔
حَشَنٌ۔ کثرتِ استعمال سے دُودھ کا میل لگجانا۔
حِشْنَۃٌ۔ کینہ اور عداوت۔
مِنْ حِشَانَۃٍ۔ ایک بدبودار مشک سے (عرب لوگ کہتے
ہیں:
حَشِنَ السِّقَاءُ یَحْشَنُ۔ جب مشک بدبودار ہو جائے۔
(ایک مدت تک نہ دھونے کی وجہ سے)۔
حُشَّانٌ۔ مدینہ کے محلّوں میں سے ایک محلہ کا نام تھا۔ قبورِ
شہداء کے رستے پر۔
تَحَشَّنَ الرَّجُلُ۔ اُس نے کمایا۔
اِحْشَانَّ اِحْشِئْنَانًا۔ غصّے ہوا۔
حَشْوٌ۔ بھرنا۔

حَشَا۔ اندر کے اعضاء (جیسے دل۔ جگر۔ شش وغیرہ)۔

ثُمَّ شَقَّا بَطْنِيْ وَ اَخْرَجَا حُشْوَتِيْ۔ پھر ان دونوں فرشتوں نے میرا پیٹ چیرا اور آنتیں نکالیں (یا جو پیٹ کے اندر بُرے اخلاق اور خراب خواہشیں تھیں، جیسے مکر و فریب، حسد و بغض وغیرہ ان کو نکال ڈالا۔ نہایہ میں ہے کہ

حُشْوَۃٌ اور حِشْوَۃٌ بہ ضمہ اور کسرۂ حا آنتوں کو کہتے ہیں)

اِنَّ حُشْوَتَهٗ خَرَجَتْ۔ آپ کے اندر کی چیزیں نکل گئیں۔

مَحَاشِي النِّسَاءِ حَرَامٌ۔ عورتوں کے دُبر حرام ہیں (یہ جمع ہے مِحْشَاۃٌ کی مِحْشَاۃٌ کہتے ہیں پیٹ کے سب سے نیچے کے مقام کو، جہاں کھانا رہتا ہے اس سے دُبر مراد لیا۔ بعضوں نے کہا یہ مِحْشٰی کی جمع ہے۔ یعنی وہ کپڑا جو عورتیں اپنی سُرین یا پستان پر اس کو بڑا کرنے کے لئے باندھتی ہیں۔ یہ بھی کنایہ ہے دُبر سے)۔

فَاِنْ رَاَتْ شَيْئًا اِحْتَشَتْ۔ اگر مستحاضہ عورت کچھ خون وغیرہ دیکھے تو اپنی شرم گاہ میں کوئی چیز جیسے روئی وغیرہ رکھ لے (تاکہ خون باہر نہ بہے، اور کپڑے خراب نہ ہوں)۔

حَشْوٌ۔ روئی کو بھی کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اندر بھری جاتی ہے۔

مَنْ يَّعْذِرُنِيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ الضَّيَاطِرَةِ يَتَخَلَّفُ اَحَدُهُمْ يَتَقَلَّبُ عَلٰى حَشَايَاهُ۔ میرے سامنے ان موٹے موٹے چوتڑ والوں کا کون عذر بیان کرتا ہے، یہ لوگ (جہاد سے) پیچھے رہ جاتے ہیں۔ اپنے بستروں پر لوٹتے رہتے ہیں۔

حَشَايَا جمع ہے حَشِيَّةٌ کی بہ معنی فرش۔

لَيْسَ اَخُو الْحَرْبِ مَنْ يَّضَعُ خُوْرَ الْحَشَايَا عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَشِمَالِهٖ۔ وہ شخص جنگی (سپاہی) نہیں ہے جو نرم نرم بچھونے (اور تکیے) داہنے بائیں طرف رکھے (اس سے جنگ کی تکلیفیں کیسے سہی جائیں گی)۔

فَاُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهٖ جُرْحُهٗ۔ بوریا جلایا گیا اور آپ کے زخم میں بھر دیا گیا۔

وَاحْشُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ بِصَلٰوةِ اللَّيْلِ۔ فجر کی دونوں (سنتوں) کو رات کی نماز میں گھسیڑ دے (یعنی تہجدات کے اخیر میں ادا کر، اس طرح کہ تہجد سے فارغ ہوتے ہی صبح صادق ہو جائے اور تو فجر کی سنتیں پڑھ لے)۔

اَلْحَائِضُ تَحْتَشِيْ بِالْكُرْسُفِ۔ حائضہ عورت شرمگاہ میں [illegible] رکھے۔

حَشَیٰ۔ پیٹ کے اندر کی چیزیں۔ سانس پھول جانا۔ مشک میں ہوا [illegible] کی طرف دودھ کی تہمت جانا، کنارہ، کونا۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِيْ اَمْوَالِهِمْ۔ زکوٰۃ میں اُن کے چھوٹے چھوٹے جانور لے (یہ جمع ہے حَاشِيَةٌ کی۔ یعنی کنارہ۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ عمدہ عمدہ جانور زکوٰۃ میں نہ لے، جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے)

اِتَّقِ كَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ۔ اُن کے عمدہ مالوں سے بچا رہ۔

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ حَاشِيَةِ الْمَقَامِ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے کنارے میں نماز پڑھتے (یعنی طواف کا دوگانہ وہاں ادا کرتے)

لَوْ كُنْتُ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ لَنَزَلْتُ مِنَ الْكَلَاءِ [illegible] اگر میں جنگل والوں میں سے ہوتا تو گھانس کے کنارے پر رہتا۔

مَالِيْ اَرَاكِ حَشْيَاءَ رَابِيَةً۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ کو دیکھتا ہوں۔ تیری سانس پھول رہی ہے، دم چڑھ رہا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَشٍ وَّحَشْيَانٌ یا اِمْرَاَةٌ حَشْيَةٌ [illegible] جس کا دوڑنے سے دم چڑھنے لگے یا غصّے میں باتیں کرنے [illegible] پھول جائے۔

وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُّؤْمِنِهَا۔ وہاں کے مومن کو [illegible] اس کو ایذا دینے سے پرہیز نہ کرے۔

حَاشَاهُ مِنَ الْوَصْمِ۔ وہ عیب سے پاک ہے۔

حَاشَا اور حَشٰی اور حَاشَ سب کے ایک معنی [illegible] پاک ہے۔

حَاشَا لِلّٰهِ۔ معاذ اللہ۔

حَاشَا۔ استثناء کے لئے بھی آتا ہے۔ جیسے

قَامَ الْقَوْمُ حَاشَا زَيْدًا یا حَاشَا زَيْدٍ۔ [illegible]

ہوئے زید کے سوا۔
اُسَامَةُ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ مَا حَاشَا فَاطِمَةَ۔ یعنی اُسامہ بن زید سب لوگوں سے زیادہ مجھ کو محبوب ہے، بجز فاطمہ کے۔
لَا اَدْرِیْ اَیَّ الْحَشَا اَخَذَ۔ میں نہیں جانتا وہ کس جانب گیا۔

باب الحاء مع الصاد

حَصْبٌ۔ کنکر مارنا، چیچک نکلنا۔
اِنَّهٗ اَمَرَ بِتَحْصِیْبِ الْمَسْجِدِ۔ آنحضرتؐ نے مسجد میں کنکریاں بچھانے کا حکم دیا (کیونکہ کنکریوں کی وجہ سے کیچڑ نہیں ہوتی نمازیوں کے کپڑے اور بدن تھوک وغیرہ سے آلودہ نہیں ہوتے۔ یہ اُس زمانہ میں تھا جب مسجد کا صحن کچا ہوتا تھا)۔
حَصَّبَ الْمَسْجِدَ وَقَالَ هُوَ اَغْفَرُ لِلنُّخَامَةِ۔ مسجد میں کنکریاں بچھوائیں اور فرمایا "اِن کی وجہ سے بلغم وغیرہ (جو لوگ تھوکتے ہیں) اچھی طرح چھپ جاتا ہے" (لوگ تھوک کر کنکریوں میں دبا دیتے ہیں) (دوسری حدیث میں ہے کہ مسجد میں تھوکنا گناہ ہے۔ اس کا کفارہ یہ ہے کہ تھوک کو دبا دے۔ کنکریوں میں چھپا دے)
نُهِیَ عَنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فِی الصَّلٰوةِ۔ نماز میں کنکریوں کو چھونے سے آپ نے منع فرمایا (اس وقت لوگ کنکریوں پر نماز پڑھتے کوئی فرش وغیرہ نہ ہوتا تو سجدہ کرتے وقت ہاتھ سے کنکریوں کو برابر کرتے تاکہ پیشانی اور ناک پر وہ چبھیں نہیں۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا، کیونکہ یہ ایک فعل عبث ہے نماز میں۔ نہایہ میں ہے اگر دو بار ایسا کرے تو نماز باطل ہو جائے گی)۔
اِنْ کَانَ لَا بُدَّ مِنْ مَسِّ الْحَصْبَاءِ فَوَاحِدَةً۔ اگر کنکریوں کا برابر کرنا ایسا ہی ضروری ہو، جس کے بغیر چارہ نہ ہو تو ایک بار کر سکتا ہے۔
فَاَخْرَجَ مِنْ حَصْبَائِهٖ فَاِذَا یَاقُوْتٌ اَحْمَرُ وَزُمُرُّدٌ اَخْضَرُ۔ (حوض کوثر) کی تہہ سے کنکریاں وغیرہ نکالیں، دیکھا وہ سرخ یاقوت کی کنکریاں تھیں (سبحان اللہ اس کے پاس نہ الماس کی کمی ہے نہ یاقوت کی، نہ پکھراج کی، نہ نیلم کی، نہ زمرد کی، اگر چاہے تو سب پتھروں کو دم بھر میں الماس اور یاقوت کر دے)۔
یَا لَخُزَیْمَةَ حَصِّبُوْا۔ اے خزیمہ کے لوگو محصّب میں ٹھہرو۔ (محصّب ایک کنکریلا مقام ہے مکہ اور منا کے درمیان۔ منا سے لوٹتے وقت وہاں اترنا اور ٹھہرنا مستحب ہے۔ اس کو ابطح بھی کہتے ہیں)۔
لَیْسَ التَّحْصِیْبُ بِشَیْءٍ[۱]۔ محصّب میں اُترنا کچھ ضروری نہیں یا محصّب میں سونا کیونکہ آنحضرتؐ ایک ساعت کے لئے وہاں اترے تھے، مگر لوگوں کے لئے اس کو سنت نہیں کیا۔ جس کا جی چاہے وہاں اترے اور جس کا جی نہ چاہے نہ اترے۔ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ محصّب میں اُترنا کوئی حج کا رکن نہیں ہے)۔
مُحَصَّبٌ۔ اس مقام کو بھی کہتے ہیں، جہاں پر منا میں کنکریاں مارتے ہیں۔ اسی طرح "حصاب" بھی۔
رَاٰی رَجُلَیْنِ یَتَحَدَّثَانِ وَالْاِمَامُ یَخْطُبُ فَحَصَبَهُمَا۔ (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ نے) دو آدمیوں کو دیکھا کہ باتیں کر رہے ہیں اور امام خطبہ پڑھ رہا ہے، تو اُن پر کنکریاں ماریں (اُن کو خاموش کرنے کے لئے)۔
اِنَّهُمْ تَحَاصَبُوْا فِی الْمَسْجِدِ حَتّٰی مَا اُبْصِرَ اَدِیْمُ السَّمَاءِ۔ لوگوں نے مسجد میں ایک دوسرے پر کنکریاں پھینکیں، یہاں تک کہ آسمان نہیں دکھائی دیتا تھا (اتنی گرد اڑی)۔
اَصَابَکُمْ حَاصِبٌ (حضرت علیؓ نے خارجیوں سے فرمایا) تم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آیا (تم بچنے والے نہیں)۔
اَتَیْنَا عَبْدَ اللّٰهِ فِیْ مُجَدَّرِیْنَ وَمُحَصَّبِیْنَ۔ ہم عبد اللہ کے پاس آئے ہم میں سے کچھ لوگوں کو چیچک اور سیتلا نکل آئی تھی۔
حَتّٰی اِذَا کَانَ لَیْلَةُ الْحَصْبَةِ۔ جب محصّب میں اترنے کی رات آئی۔
فَحَصَبُوا الْبَابَ۔ دروازے پر کنکریاں ماریں (اس خیال سے

[۱] یہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

کرشاید آنحضرتؐ تراویح کے لئے نکلنا بھول گئے)

فَاَهْوٰى اِلَى الْحَصْبَاءِ يَحْصِبُهُمْ۔ کنکریوں کی طرف جھکے اُن کو کنکریاں مارنے کو۔

اُحْصُبْ وُجُوْهَهَا۔ اُن کے مُنہ پر کنکریاں مارو۔

وَلَمْ نَزِدْ عَلٰى اَنْ مَسَحْنَا اَيْدِيَنَا بِالْحَصْبَاءِ۔ ہم نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کیا کہ اپنے ہاتھ کنکریوں سے صاف کرلئے (نہ وضو کیا نہ پانی سے ہاتھ دھوئے۔ حالانکہ ہم نے گوشت روٹی کھایا تھا)۔

حَاصِبٌ۔ آندھی۔

حَصَبٌ۔ ایندھن

فَرَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ۔ آپ نے محصّب میں ایک نیند لی (محصّب وہی مقام مُراد ہے جو منا اور مکہ کے راستہ میں ملتا ہے۔ آنحضرتؐ نے مغرب اور عشاء وہیں پڑھی۔ اس کے بعد ذرا دیر سو رہے۔ مجمع البحرین میں ہے۔ لیلۃ الحصبہ ایام تشریق کے بعد ہوتی ہے تو یوم الحصب چودھواں دن ذی الحجہ کا ہے اور اس پر دلیل لی حضرت علیؓ کے قول سے کہ جس تمتع کرنے والے کے پاس ہدی نہ ہو تو وہ منا کے دنوں میں روزہ رکھے، اگر یہ نہ ہوسکے تو یوم الحصبہ کی صبح کو اور دو دن اس کے بعد روزہ رکھے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

حَصِبَ فُلَانٌ يا حَصِبَ جِلْدُهٗ۔ جب اُس کے چیچک نکل آئے۔

حَصْحَصَةٌ۔ کھلنا، ظاہر ہونا، قرار پکڑنا، ثابت ہونا، ہلانا جمانے کے لئے۔

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِيْ يَدَيَّ جَمْرَتَيْنِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُحَصْحِصَ كَعْبَتَيْنِ (حضرت علیؓ نے کہا) اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے ہلاؤں تو یہ مجھ کو اچھا معلوم ہوتا اس سے کہ چوسر کے پانسے ہلاؤں (چوسر کھیلوں)، چوسر کھیلنا حرام ہے اس کو اکثر صحابہؓ نے مکروہ رکھا ہے۔ مگر عبداللہ بن مغفل رضؓ اپنی بیوی کے ساتھ چوسر کھیلا کرتے بغیر شرط کے اور سعید بن مسیب نے بھی اس کی اجازت دی جب شرط نہ ہو۔ میں کہتا ہوں شطرنج کا بھی یہی حکم ہے۔ اگر بغیر شرط کے کھیلی جائے محض تفریح طبع کے لئے، تو اس میں اختلاف ہے۔ لیکن شرط لگا کر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر یا شطرنج میں ایسا مصروف رہے کہ نماز کا وقت مکروہ یا فوت ہوجائے یا جماعت سے نماز نہ پڑھ سکے تو ایسی چوسر یا شطرنج سب کے نزدیک ایک شیطانی کام اور حرام ہے۔ اسی طرح اگر چوسر کے مُہرے مورت ہوں، تب بھی اُن کا رکھنا حرام ہے۔ کیونکہ وہ مجسم مورتیں ہیں جن کی حُرمت میں کسی کو اختلاف نہیں۔ صرف بچیوں کی گڑیاں مورتوں کی تعریف میں نہیں آتیں۔ کیونکہ حضرت عائشہ رضؓ گڑیاں کھیلا کرتی تھیں اور آنحضرتؐ نے دیکھا اور منع نہیں فرمایا۔ اسی طرح گانا اور بجانا تفریح طبع کے لئے مختلف فیہ ہے۔ اور عید اور شادی اور خوشی کی رسموں میں بقول راجح جائز بلکہ مستحب ہے بشرطیکہ گانے والی اجنبی عورت یا مرد خوبصورت نہ ہو، ورنہ بالاتفاق حرام ہے۔ البتہ اپنی لونڈی یا بیوی یا کوئی محرم عورت گائے بجائے تو اس کا سننا بعض صحابہ سے منقول ہے اور اکثر نے اُس کو بھی ناجائز رکھا ہے اور امام ابن تیمیہ اور ابن قیم نے اور احناف نے ہر قسم کے مزامیر کو بجز دف کے حرام رکھا ہے اور ایک جماعت محدثین نے دوسرے مزامیر کو بھی دف پر قیاس کیا ہے اور مباح قرار دیا ہے)

اِنَّهٗ اُتِيَ بِعِنِّيْنٍ فَاَدْخَلَ مَعَهٗ جَارِيَةً فَلَمَّا اَصْبَحَ قَالَ لَهٗ مَا صَنَعْتَ قَالَ فَعَلْتُ حَتّٰى حَصْحَصَ فِيْهَا فَسَاَلَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَمْ يَصْنَعْ شَيْئًا فَقَالَ خَلِّ سَبِيْلَهَا يَا مُحَصْحِصُ۔ سمرہ بن جندبؓ (جو معاویہ کی طرف سے حاکم تھے) ان کے پاس ایک نامرد شخص لایا گیا (جو اپنی بیوی سے صحبت نہیں کرسکتا تھا، انھوں نے معاویہ کو لکھا اس کے بارے میں کیا کیا جائے؟ انھوں نے جواب میں لکھا کہ اس شخص کو بیت المال کے پیسے سے ایک لونڈی خرید دو اور اس کی آزمائش کرو۔ سمرہ نے معاویہ کے حکم کے موافق ایک لونڈی کو اُس کے ساتھ سُلا دیا۔ جب صبح ہوئی تو اس شخص سے پوچھا کہ تو نے کیا کیا؟ اُس نے کہا، میں نے خوب ہلایا یہاں تک

تمّم گیا (یعنی ذکر کو فرج میں خوب حرکت دی یہاں تک کہ انزال ہوگیا) پھر انھوں نے لونڈی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی، اس نے کچھ نہیں کیا آخر تمرہ نے اس شخص سے کہا چل ہلانے ڈالے اپنی جورو کو آزاد کر (میاں اور بیوی میں جُدائی کرادی)۔

حَصْدًا یا حَصَادًا یا حِصَادًا۔ کاٹنا۔ مرجانا۔ خوب بٹے جانا۔

اَحْصَدَ الزَّرْعُ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آن پہنچا۔

اِسْتَحْصَدَ۔ غصہ ہوا۔ اور بمعنی اَحْصَدَ ہے۔

نَهٰی عَنْ حِصَادِ اللَّيْلِ۔ رات کو کھیت یا میوہ کاٹنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں یہ نیت ہوتی ہے کہ محتاج لوگ اُس وقت نہیں آئیں گے۔ بعضوں نے کہا رات کو ڈر ہوتا ہے کہیں کوئی زہریلا جانور ایذا نہ پہنچائے)۔

فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ غَدًا اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا۔ جب کل صبح اُن سے اس لئے ملو کہ ان کو کاٹ کر تمام کردو (خوب قتل کرو)۔

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ بھلا لوگوں کو ناکوں کے بل دوزخ میں کس نے باتیں ڈالیں گی، یہی ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں (جن میں کفر و شرک جھوٹ و بہتان اور غیبت ہو)۔

حَتّٰى تَسْتَحْصِدَ یا تُسْتَحْصَدَ۔ یہاں تک کہ ایک بارگی کٹ جائے، جیسے سوکھا ہوا کھیت۔ یا ایکبارگی کاٹنے کے لائق ہوجائے اور جڑ سے نکال لیا جائے۔

يَاْكُلُوْنَ حَصِيْدَهَا۔ اس کا کٹا ہوا کھاتے ہیں۔

حَصِيْدًا بمعنی مَحْصُوْدٌ ہے۔

حَصْرٌ۔ تنگی کرنا۔ روکنا۔ گھیر لینا۔

حَصَرٌ۔ دل تنگ ہونا۔ بخیلی کرنا۔ پڑھتے پڑھتے رک جانا۔ نہ کرسکنا۔ عورت سے صحبت نہ کرسکنا۔

اَلْمُحْصَرُ بِحَرَضٍ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَطُوْفَ۔ جو شخص حج سے روک دیا جائے وہ اس وقت تک حلال نہ ہو جب تک طواف نہ کرلے۔

اِحْصَارٌ۔ کہتے ہیں روکنے اور قید کرنے کو۔

فَلَمَّا رَاَتْ عَلِيًّا جَالِسًا اِلٰى جَنْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَصِرَتْ وَبَكَتْ۔ جب حضرت فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کو دیکھا کہ وہ آنحضرتؐ کے بازو بیٹھے ہیں (ان کو معلوم ہوا کہ میرا نکاح ان سے ہوتا ہے) تو وہ دم بخود رہ گئیں اور رودیں (ان کو اس وجہ سے رنج ہوا کہ حضرت علیؓ کے پاس دنیا کا مال و اسباب نہ تھا۔ ایک مفلس شخص سے میں بیاہی گئی)۔

فَرَفَعَتِ الرِّيْحُ ثَوْبَهٗ فَاِذَا هُوَ حَصُوْرٌ (آنحضرتؐ کی لونڈی ماریہ کو لوگ ایک قبطی سے متہم کرتے تھے، آپ نے حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ اس قبطی کو قتل کردیں) اتفاق سے ہوا چلی اُس کا کپڑا اُٹھ گیا، دیکھا تو وہ حصور ہے (حصور اس شخص کو کہتے ہیں جو عورتوں سے جماع کرنے پر قادر نہ ہو، یا اس کو عورتوں کی طرف رغبت ہی نہ ہو۔ اس حدیث میں حصور سے مجبوب مُراد ہے یعنی ذکر کٹا۔ اس قبطی کے ذکر اور خُصیے سب کٹے ہوئے تھے محض ہیجڑا تھا اس وجہ سے حضرت علیؓ نے اُس کو چھوڑ دیا معلوم ہوا شریر لوگ ناحق اُس بیچارے پر اتہام لگاتے تھے کہ وہ ماریہ سے ملوث ہے)۔

اَفْضَلُ الْجِهَادِ وَاَجْمَلُهٗ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ ثُمَّ لُزُوْمُ الْحُصُرِ۔ عورتوں کے لئے بہتر اور عمدہ جہاد حج مبرور ہے (جس میں کوئی خطا یا لغزش نہ ہو، جس کے بعد پھر آدمی گناہوں سے باز رہے) اس کے بعد بوریوں پر جمے رہنا (اپنے گھروں میں پڑے رہنا، اللہ کی یاد کرنا)

تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ عَرْضَ الْحَصِيْرِ۔ فتنے گمراہی کی باتیں دلوں کو ایسا گھیر لیتی ہیں جیسے بوریا گھیر لیتا ہے (بعضوں نے کہا "حصیر" سے یہاں وہ رگ مُراد ہے جو پہلو سے پیٹ تک جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا حصیر ایک نقشی نہایت خوبصورت کپڑا ہے جب اُس کو پھیلاؤ تو دل میں کُھب جاتا ہے، فتنوں کو اس سے مشابہت دی، وہ بھی دلوں میں کُھب جاتے ہیں۔

مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَخْلَقَ لِلْمُلْكِ مِنْ مُعَاوِيَةَ كَانَ النَّاسُ يَرِدُوْنَ مِنْهُ اَرْجَاءَ وَادٍ رَحْبٍ لَيْسَ مِثْلَ

اَلْحَصِرُ الْعَقِصُ۔ (عبد اللہ بن عباس رض نے کہا) میں نے معاویہ سے بڑھ کر بادشاہت کے لائق کسی کو نہیں دیکھا۔ لوگ جب ان کے پاس آتے تو گویا ایک کشادہ وسیع میدان کے کناروں پر آئے (ان کا دل کشادہ اور پیسے دینے والے آدمی تھے) وہ اس بخیل بدخلق کی طرح نہ تھے (یہ عبد اللہ بن زبیر کی طرف اشارہ کیا)۔

وَقَدْ حَلَّ سُفْرَةً مُعَلَّقَةً فِي مُؤَخَّرَةِ الْحِصَارِ۔ ایک دسترخوان کو کھولا جو حصار کے اخیر میں لٹک رہا تھا (حصار ایک قسم کا تکیہ یا گدہ جس کے دونوں کنارے اونچے کر کے اونٹ پر ڈالدیتے ہیں پھر اس پر سوار ہوتے ہیں۔ عرب لوگ کہتے ہیں:۔

اِحْتَصَرْتُ الْبَعِيْرَ۔ میں نے اونٹ پر حصار رکھا۔

حِصَارٌ۔ بالکسر پناہ کو کہتے ہیں جس کی آڑ میں دشمن سے حفاظت ہو)

وَفِي يَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ۔ آنحضرت کے ہاتھ میں مخصرہ تھا (مخصرہ کوڑا یا لکڑی جس کو آدمی ہاتھ میں رکھتے ہیں)۔

خَرَجْتُ مُخَاصِرًا مَرْوَانَ۔ میں مروان کے ہاتھ میں ہاتھ دئے ہوئے نکلا۔

حَاصَرْتُ الْعَدُوَّ۔ میں نے دشمن کو گھیر لیا۔

حَصِيْرٌ۔ قید خانہ کو بھی کہتے ہیں۔

(مجمع البحرین میں ہے کہ اماميہ کے نزدیک اگر بیماری حج کرنے سے روک دے تو اس کو اِحْصَارٌ کہیں گے۔ اگر دشمن وغیرہ روک دے تو اس کو صَدٌّ کہیں گے)۔

هَلَكَ الْمَحَاصِيْرُ وَنَجَى الْمُقَرَّبُوْنَ۔ محاصیر تباہ ہوئے میں نے پوچھا محاصیر کیا؟ فرمایا جلدی کرنے والے لوگ۔

حَصٌّ۔ مونڈ ڈالنا، دور کرنا، حصہ ملنا۔

مُحَاصَّةٌ۔ حصہ رسد تقسیم کرنا۔

فَجَاءَتْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ۔ ایک برس ایسا آیا جو سب کچھ لے گیا (یعنی قحط کا سال جو سب مال ختم کر گیا)۔

اِنَّ ابْنَتِيْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا وَاَمَرُوْنِيْ اَنْ اُرَجِّلَهَا بِالْخَمْرِ فَقَالَ اِنْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ فَاَلْقَى اللّٰهُ فِيْ رَاْسِهَا

الْحَاصَّةَ۔ ایک شخص نے عبد اللہ بن عمرو رض سے کہا میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں لوگ کہتے ہیں شراب لگا کر اس کے سر میں کنگی کر، انھوں نے کہا، اگر تو ایسا کرے گا تو اللہ اس پر بالخورہ کی بیماری بھیجے گا (جس سے بالکل بال گر کر پھر پیدا ہی نہ ہوں گے)۔

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ (ہوا یہ کہ معاویہ نے غسان کے ایک شخص کو بادشاہ روم کے پاس بھیجا اور اس کے جان کی تین دیتیں (اس کے وارثوں کے لئے) ٹھیرا دیں (یعنی یہ کہا کہ اگر تو مارا گیا تو تین گنی دیت ہم دیں گے) اس سے یہ کہا کہ تو وہاں پہنچتے ہی شاہ روم کے سامنے اذان دیدیجیو! اس نے ایسا ہی کیا۔ روم کے سرداروں نے اس کو مار ڈالنا چاہا لیکن شاہ روم نے منع کیا اور کہا معاویہ کا مطلب یہ ہے کہ میں دغا کر کے اس کو مار ڈالوں (کیونکہ ایلچی کا مارنا بڑی دغابازی ہے) تو وہ اس کے بدلے جتنے لوگ ہم میں سے امن لے کر اس کے ملک میں گئے ہیں ان کو مار ڈالے خیر وہ شخص لوٹ کر (مع الخیر) معاویہ رض کے پاس آیا، معاویہ رض نے جب اس کو دیکھا تو کہنے لگے) تو بچ کر نکل بھاگا مگر دم کٹ گئی (اس نے کہا ہرگز نہیں دم بالوں میں موجود ہے۔ یہ ایک مثل ہے عرب لوگ کہتے ہیں)

اَفْلَتَ وَانْحَصَّ الذَّنَبُ (جب کوئی آدمی ہلاکت کے موقع پر پہنچکر پھر بچ نکلتا ہے) بچ کر نکل بھاگا، مگر دم کٹ گئی۔

لَا يَنْحَصُّ شَعِيْرَةٌ۔ ایک جو بھی کم نہ ہوگا۔

ثُمَّ يَقْطَعُهَا اَحْصَاءً یہ تحریف ہے، صحیح اَعْضَاءً

اِذَا سَمِعَ الشَّيْطَانُ الْاَذَانَ اَدْبَرَ وَلَهٗ حُصَاصٌ شیطان جب اذان سنتا ہے تو پیٹھ موڑ کر دم ہلاتا ہوا کان کھڑے کر کے بھاگتا ہے، یا زور سے بھاگتا ہے یا پادتا ہوا بھاگتا ہے (یہ اپنے ظاہر پر محمول ہے۔ کیونکہ شیطان ایک جسم ہے اس کے دم کان وغیرہ سب ہوں گے اور پادنا بھی ہوگا۔ اب جس احمق نے شیطان کے وجود کا انکار کیا ہے وہ اس حدیث کا کیا جواب دیتا ہے؟)

وَلَا تُحَاصَّنَا بِذُنُوْبِنَا۔ ہمارے گناہوں کے موافق عذاب کا ایک حصہ ہمارے لئے مت ٹھہرا (بلکہ اپنے فضل و کرم

معاف فرمادے)۔

حُصٌّ۔ زعفران یا وَرس یا موتی۔

یَوْمٌ اَحَصُّ۔ صاف دن (جس میں ابر وغیرہ نہ ہو)۔

حَصَافَۃٌ۔ دُور کرنا، پختہ عقل ہونا۔ (جیسے حَصَافَۃٌ ہے)۔

اَحْصَفَ۔ جلدی سے گزر گیا، ایک کام کو مضبوط کیا۔

لَا یُمْضِیْ اَمْرَ اللّٰہِ اِلَّا بَعِیْدُ الْغِرَّۃِ حَصِیْفُ الْعُقْدَۃِ (حضرت عمرؓ نے ابو عبیدہؓ کو لکھا) اللہ کا وہ حکم چلانے جو غافل نہ ہو اور پختہ عقل پختہ تدبیر والا ہو۔

حَصَفٌ۔ کھجلی، خارش۔

حَصَلٌ۔ غلہ کو کھلیان میں اکٹھا کرنا۔

حَصَلٌ۔ فولوں میں پتھری پڑنا، مٹی یا کنکر کھانا۔

حُصُوْلٌ یا مَحْصُوْلٌ۔ حاصل ہونا، ثابت ہونا، ٹھہرنا، رہ جانا، الگ ہونا، جوڑنا، محفوظ کرنا۔

بِذَھَبَۃٍ لَمْ تُحَصَّلْ مِنْ تُرَابِھَا۔ کچھ سونا جو ابھی مٹی سے صاف نہیں کیا گیا تھا۔

تَحْصِیْلٌ۔ حاصل کرنا، پوست میں سے مغز نکالنا یا بالی سے گیہوں نکالنا۔

حَوْصَلَۃٌ۔ پرندے کا پوٹا جس میں کھانا بھر لیتا ہے۔

حَیْصَلٌ۔ بیگن، بادنجان۔

سَاَلْتُہٗ عَنِ الْحَوَاصِلِ الَّتِیْ تُصَادُ بِبِلَادِ الشِّرْکِ۔ میں نے پوچھا حواصل کا کیا حکم ہے؟ جس کا شکار مشرکوں کے ملک میں کیا جاتا ہے۔

حَوَاصِلُ۔ ایک مشہور پرندہ ہے۔ اس کا پوٹا بڑا ہوتا ہے یہ نیک ... بہت ہے اس کی دو قسمیں ہیں ایک سفید رنگ دوسرے سیاہ ... لیکن سیاہ رنگ بدبودار ہوتا ہے۔

حَاصِلٌ اور مَحْصُوْلٌ دونوں کے ایک معنی ہیں۔ یعنی خلاصہ اور اصل مطلب (بعضوں نے کہا حاصل یہ ہے کہ اجمال کے تفصیل کرے اور محصول اس کا عکس یعنی تفصیل کے بعد اجمال)۔

مَحْصُوْلٌ۔ اس کو بھی کہتے ہیں جو حاکم اموال تجارت یا زراعت پر مقرر کرتا ہے، یعنی لگان اور ٹیکس کو، جیسے حَصِیْلَۃٌ۔

حِصْلِبٌ۔ مٹی۔

وَحِصْلِبُھَا الصُّوَارُ۔ بہشت کی مٹی مشک ہوگی۔

حَصُنَ۔ عورت کا پاک دامن ہونا، شوہر والی ہونا، حاملہ ہونا۔

حَصَانَۃٌ۔ روکنا۔

حَصِیْنٌ۔ محفوظ، روکا گیا۔

اَحْصَنَ۔ نکاح کر لیا (اسی سے ہے)۔

مُحْصِنٌ اور مُحْصِنَۃٌ۔ یعنی جس مرد یا عورت کا نکاح ہو چکا ہے۔

حِصَانٌ۔ نر گھوڑا یا عمدہ گھوڑا (نہایہ میں ہے کہ شرعاً اِحْصَانٌ یہ ہے کہ آدمی مسلمان، پاک دامن، آزاد ہو نکاح کر چکا ہو)۔

مُحْصِنٌ اور مُحْصَنٌ مرد کو کہیں گے۔

مُحْصِنَۃٌ اور مُحْصَنَۃٌ عورت کو کہیں گے۔

حَصَانٌ رَزَانٌ مَا تُزَنُّ بِرِیْبَۃٍ (یہ حضرت حسان نے حضرت عائشہؓ کی تعریف میں کہا) پاک دامن سنجیدہ اُن پر کوئی عیب نہیں لگایا جاتا۔

تَحَصَّنَ فِیْ مِحْصَنٍ۔ ایک محل یا قلعہ میں اس نے پناہ لی۔

لَمْ تُحْصَنْ یا لَمْ تُحْصِنْ۔ ابھی وہ محصنہ نہیں ہوئی۔

حِصَانٌ مَرْبُوْطٌ۔ ایک نر گھوڑا بندھا ہوا تھا۔

اَلْحِصْنُ الْحَصِیْنُ۔ مضبوط اور مستحکم قلعہ۔ اور مشہور کتاب ہے جزری محدث کی، جس میں آنحضرتؐ کی دعائیں جمع ہیں۔

اَسْاَلُکَ بِدِرْعِکَ الْحَصِیْنَۃِ۔ میں تیری مضبوط زرہ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں۔

اَللّٰھُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ۔ یا اللہ! میری شرم گاہ کو بچائے رکھ (حرام کاری اور بدکاری سے)

حَصِّنُوْا اَمْوَالَکُمْ بِالزَّکٰوۃِ۔ اپنے مالوں کو زکاۃ دے کر بچائے رکھو (تلف ہونے اور ضائع ہو جانے سے)

حَصْوٌ۔ روکنا۔

حَصِبَتِ الْاَرْضُ۔ زمین میں کنکریاں بہت ہو گئیں۔

حَصْبٌ۔ کنکریاں مارنا۔

اِحْصَاءٌ۔ گننا، یاد کرنا، سمجھنا۔

مُحْصِی۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ کیونکہ اُس نے ہر شے کو اپنے علم میں محفوظ کر لیا ہے اور ہر ایک کا شمار وہ جانتا ہے چھوٹی ہو یا بڑی

مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اِن ناموں کو یاد کر لے یا اُن پر ایمان رکھے یا اللہ کی کتاب اور احادیث میں سے اُن کو نکالے، وہ بہشت میں جائے گا (بعضوں نے کہا اَحْصَا سے یہ مطلب ہے کہ ان ناموں کا تصور رکھے۔ مثلاً اللہ سمیع ہے یعنی سب کچھ سنتا ہے تو اس کا اَحْصَا یہ ہے کہ کوئی بات کفر یا گناہ کی منہ سے نہ نکالے۔ اسی طرح بصیر ہے یعنی سب کچھ دیکھتا ہے، اس کا اَحْصَا یہ ہے کہ کوئی کام خلافِ شرع اور فسق و فجور کا نہ کرے)۔

لَا اُحْصِی ثَنَاءً عَلَيْكَ۔ میں تیری تعریف کا حوصلہ نہیں رکھتا یا تیری نعمتوں کا شمار نہیں کر سکتا۔

اَكُلَّ الْقُرْاٰنِ اَحْصَيْتَ۔ کیا سارا قرآن تجھ کو یاد ہے۔

اَحْصِهَا حَتّٰى نَرْجِعَ۔ جب تک ہم لوٹیں اس کی حفاظت کر

اِسْتَقِيْمُوْا وَلَنْ تُحْصُوْا وَاعْلَمُوْا اَنَّ خَيْرَ اَعْمَالِكُمُ الصَّلٰوةُ۔ سیدھی روش رکھو حق پر قائم رہو اور تم ہرگز ایسا نہ کر سکو گے کہ پوری پوری سیدھی روش رکھو (بلکہ کچھ نہ کچھ قصور تم سے ضرور ہو جائے گا) اور یہ جان لو کہ تمہارے نیک کاموں میں نماز سب سے بہتر ہے (تو نماز کا ضرور خیال رکھو، اس کو وقت پر آداب اور شرائط کے ساتھ ادا کرو۔ بعضوں نے کہا لَنْ تُحْصُوْا کا مطلب یہ ہے کہ تم اس استقامت کا ثواب شمار نہ کر سکو گے، اتنا بے حساب ثواب ہے)۔

اِنَّمَا هِیَ اَعْمَالُكُمْ اُحْصِيْهَا۔ یہ تمہارے اعمال کا بدلہ ہے جن کو میں محفوظ رکھتا ہوں (تمہارے نامۂ اعمال میں لکھواتا جاتا ہوں، تاکہ ان کا پورا پورا بدلہ تم کو ملے)۔

مَا اُحْصِی مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں شمار نہیں کر سکتا جتنے بار میں نے آنحضرت صلعم سے یہ سُنا (یعنی بہت بار سُنا)۔

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ فَاَحْصَاهُ۔ جو شخص خانۂ کعبہ کا اچھی طرح آداب اور سُنن کے ساتھ طواف کرے اور سات پھیرے کرے یا سات دن پے در پے کرے۔

لَا تُحْصِیْ فَيُحْصِیَ۔ تو روپیہ پیسہ مت جوڑ رکھ، ایسا کرے گا تو اللہ بھی جوڑ رکھے گا (تجھ کو بے حساب نہ دے گا) یا روپیہ پیسہ گن گن کر فقیر کو نہ دے، یونہی بے شمار خیرات کرتا جا۔ اگر ایسا کرے گا تو اللہ بھی تجھ کو گن گن کر تھوڑا تھوڑا دے گا یا آخرت میں گن گن کر تیرے اعمال حساب لے گا۔

بَيْعُ الْحَصَاةِ۔ وہ بیع یہ ہے کہ بایع اور مشتری میں یہ طے ہو کہ جب ایک فریق دوسرے کی طرف کنکری اُٹھا کر پھینکے تو بیع لازم ہو گئی۔ بعضوں نے کہا یہ ہے کہ آدمی بکریوں کے گلہ پر کنکر مارے جس بکری کے کنکر لگے وہی بک گئی۔

اَحْصِهِمْ عَدَدًا۔ اُن کو گن گن کر ہلاک کر (یعنی ان سب کو تباہ کر)۔

لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَاَحْصَاهُ۔ اگر گننے والا اس کو گننا چاہے تو گن لے۔

اَحْصُوْا لِیْ كَمْ يَلْفِظُ الْاِسْلَامَ۔ گنو تو کتنے لوگ ان میں اسلام کا کلمہ پڑھتے ہیں (یعنی مسلمان ہیں)۔

فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ۔ آپ نے اُس پر سات کنکریاں ماریں۔

يُكَبِّرُ بِكُلِّ حَصَاةٍ۔ ہر کنکری مارتے وقت تکبیر کہے۔

هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ فِی النَّارِ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ۔ آدمیوں کو اَوندھا دوزخ میں کونسی چیز گرائے گی۔ یہی اُن کی زبانوں کی تیزیاں۔ (مشہور روایت حصائد ہے، جیسے اوپر گزر چکا۔)

حَدِّثْنَا كَمْ تُحْصِهِ۔ جس بات کو تو بخوبی نہیں جانتا

حَصٰی۔ عقل کو بھی کہتے ہیں۔

رَأَیْتُ النَّبِیَّ صلعم مَالَا اُحْصِیْ۔ میں نے آنحضرتؐ کو (یہ) اتنے بار کرتے دیکھا، جن کو شمار نہیں کر سکتا۔

اَحْصُوْا شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔ شعبان کے دن یاد رکھو، گنتے جاؤ! رمضان (کی آمد) معلوم کرنے کے لئے۔ (یعنی شوال کے)

وَکَیْفَ لَا نُحْصِیْهَا۔ ہم کیونکر اُن کا شمار نہیں کر سکتے (یعنی بخوبی شمار کر سکتے ہیں)۔

باب الحاء مع الضاد

حَضْبٌ۔ اُلٹنا، اُٹھانا، لکڑیاں لگانا، روشن کرنا۔

حَضَبٌ۔ جلانے کی لکڑی

حَطَبٌ وَامْرَأَةٌ تَحْضِبُ بِقِدْرِهِ۔ ایک عورت اپنی ہانڈی کے نیچے آگ سُلگا رہی تھی۔

حَضْجٌ۔ زیادتی کرنا، سُلگانا، مارنا۔

فَهَمَّتْ بَغْلَتُهُ مَا اَرَادَ فَانْحَضَجَتْ (جنگِ حنین میں آنحضرتؐ نے مشرکوں پر کنکریاں مارنا چاہیں) آپ جس خچر پر سوار تھے وہ آپ کا ارادہ سمجھ کر (غصے سے) بپھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں کہ)۔

اِنْحَضَجَ۔ یعنی غصے سے اپنے تئیں زمین پر دے مارا اور

اِنْحَضَجَ مِنَ الْغَیْظِ۔ یعنی غصے سے پھٹ گیا۔

لَا اَدَعُهُمَا فَمَنْ شَاءَ اَنْ یَنْحَضِجَ فَلْیَنْحَضِجْ (ابوالدرداءؓ نے کہا، میں تو عصر کے بعد دو نفل رکعتیں پڑھنا نہیں چھوڑوں گا، جس کا جی چاہے کہ غصے سے پھٹ جائے وہ پھٹ جائے۔

حَضْجَرَةٌ۔ بھرنا۔

حَضَاجِرُ۔ بجو کا نام ہے۔

حُضْجُوْرٌ۔ موٹا۔

حِضَجْرٌ۔ بڑے پیٹ والا۔

حَضْحَضَةٌ۔ حرکت کی آواز۔

سَمِعْتُ حَضْحَضَةَ الْمَاءِ میں نے پانی کے حرکت کی آواز سُنی

حَضَرٌ گھر میں رہنا یہ ضد ہے سفرؔ کی۔

حُضُوْرٌ اور حَضَارَةٌ۔ حاضر رہنا۔

ثُمَّ تَحْضُرُ الْفَرَسِ۔ پھر گھوڑے کی دوڑ کی طرح (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

اَحْضَرَ الْفَرَسُ

اَقْطَعَ الزُّبَیْرَ حُضْرَ فَرَسِهٖ بِاَرْضِ الْمَدِیْنَةِ آپؐ نے حضرت زبیرؓ کو اُن کے گھوڑے کی دوڑ کے برابر مدینہ میں زمین بطور مقطعہ دیدی تھی۔

فَانْطَلَقْتُ مُسْرِعًا اَوْ مُحْضِرًا۔ میں تیز چلا یا دوڑتا چلا

لَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔ شہر والا دیہات والے کا مال نہ بیچے (اس کا دلال نہ بنے، بلکہ خود اس کو بیچنے دے۔ بعضوں نے کہا لوگ دیہات سے غلہ وغیرہ لے کر بستی میں آتے تھے، بستی والے کیا کرتے تھے، اُن سے کہتے تھے تم اپنا مال ہمارے پاس چھوڑ جاؤ ہم مہنگا بیچ دیں گے۔ آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں بستی والوں کو تکلیف دینا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ یہ ممانعت کھانے پینے کی چیزوں میں ہے، لیکن دوسری چیزوں کی ممانعت میں شک ہے۔ بعضوں نے کہا، ممانعت عام ہے ہر قسم کے مال واسباب کو شامل ہے)

کُنَّا بِحَاضِرٍ یَمُرُّ بِنَا النَّاسُ۔ ہم پانی کے ایک چشمہ پر تھے لوگ ہمارے اوپر سے گزرا کرتے تھے (جہاں سے پانی پھوٹتا ہے۔ یعنی چشمہ کو "منہل" اور "محضر" کہتے ہیں۔ ان کی جمع "مناہل" اور "محاضر" آتی ہے۔ اور کبھی "حاضر" کے معنی اس جگہ کے آتے ہیں، جہاں لوگ رہتے ہوں۔ یعنی محضور کے معنی میں۔)

وَقَدْ اَحَاطُوْا بِحَاضِرٍ فَعْمٍ۔ انہوں نے ایک قبیلے کو گھیر لیا جو لوگوں سے بھرا ہوا تھا (اس میں کثرت سے لوگ تھے)

هِجْرَةُ الْحَاضِرِ۔ اس مکان سے ہجرت

تَحْضُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ حَاضِرَةٌ۔ اللہ کی طرف سے میرے پاس فرشتوں کی ایک جماعت آتی رہتی ہے۔

فَاِنَّهَا مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ۔ صبح کی نماز میں فرشتے

شریک اور حاضر رہتے ہیں۔

إِنَّ هٰذِهِ الْحُشُوْشَ مُحْتَضَرَةٌ۔ دیکھو ان پاخانوں میں جن شیطان وغیرہ آتے رہتے ہیں۔

مَا تَحْضَرَ تِكُمْ۔ جو حاضر ہو (یعنی تکلف نہ کرو جو موجود ہو وہ سامنے رکھو)۔

كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ۔ ہم ایک پانی کے قریب تھے۔

وَالسَّبْتُ أَحْضَرُ إِلَّا أَنَّ لَهُ أَشْطُرًا (آنحضرتؐ نے دنوں کا ذکر کیا فرمایا) ہفتہ کا دن بہت برا ہے مگر اس میں برائی کے ساتھ بھلائی بھی ہے۔

بعضوں نے أَخْضَرُ بہ خائے معجمہ روایت کیا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں۔

فُلَانٌ حَلَبَ الدَّهْرَ أَشْطُرَهُ۔ فلاں شخص نے زمانہ کی بھلائیاں برائیاں سب دیکھیں۔

كُفِّنَ فِي ثَوْبَيْنِ حَضُوْرِيَّيْنِ۔ آنحضرتؐ کو حضور کے دو کپڑوں میں کفن دیا گیا (حضور ایک بستی ہے یمن میں)۔

حَضِيْرٌ۔ ایک میدان کا نام ہے۔

فَأَحْضَرَ فَأَحْضَرْتُ۔ وہ دوڑنے لگا میں بھی دوڑا۔

خَرَجْتُ أُحْضِرُ۔ میں دوڑتا ہوا نکلا۔

حَضَرَتِ الْمَلٰئِكَةُ۔ جمعہ کے دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں (جو مسجد کے دروازے پر آنیوالوں کے نام اور وقت لکھتے جاتے ہیں یہ کراماً کاتبین کے سوا دوسرے فرشتے ہیں ان کا کام یہی ہے کہ جمعہ کی نماز کے لئے آنیوالوں کو لکھا کریں)۔

هُوَ بِحَضْرَةِ الْعَدُوِّ یا بہ کسرہ حا یا بہ ضمہ حا یا بِحَضَرِ الْعَدُوِّ یعنی دشمن کے سامنے۔

أَسْرَعُوْا إِلٰى حَضَائِرِهِمْ۔ جلدی سے اپنے خرمنوں کی طرف چلے (یعنی کھجور کے کھلیان کی طرف)۔

اِسْتَحْضَرَ دَابَّتَهُ۔ اپنے جانور کو منگوایا یا حاضر کیا۔

إِذَا احْتُضِرَ الْمَرْءُ وُجِّهَ كَمَا يُوَجَّهُ فِي الْقَبْرِ۔ جب آدمی مرنے کے قریب ہو تو اس کا منہ ادھر پھیرا دیں جدھر قبر میں پھیرا جاتا ہے (یعنی قبلہ کی طرف)۔

كُلُّ شَيْءٍ حَاضِرٌ۔ سب چیز تیار اور موجود ہے (مجمع میں ہے کہ یہ مولد لوگوں کا محاورہ ہے۔ یعنی حاضر کو بمعنی تیار استعمال کرنا۔)

مَحْضَرٌ۔ وہ کاغذ جس پر لوگوں کی گواہیاں لکھی جائیں۔

حَسَنُ الْمُحَاضَرَةِ۔ وہ شخص جو علم مجلس خوب جانتا ہو صحبت کے آداب میں ماہر ہو۔

حُضُوْرٌ۔ حاضر کی جمع۔

حَضِيْرَةٌ۔ وہ مقام جہاں لوگ بات چیت اور دل بہلانے کے لئے جمع ہوا کریں (یعنی کلب) یا وہ میدان جس میں لوگ جمع ہوتے ہیں۔

حَضَرِيٌّ۔ شہری (یہ ضد ہے بَدَوِيٌّ کی یعنی گنوار کی)

حَضْرَمَةٌ۔ بات میں غلطی کرنا، ملانا، خلط ملط کرنا۔

يَسِيْرُ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلٰى حَضْرَمَوْتَ۔ ایک سوار صنعاء سے حضرموت تک چلا جائے گا۔ (کوئی اس کو چھیڑے گا راستہ میں ایسا امن ہوگا)۔

حَضْرَمَوْتُ۔ بہ فتحہ میم یا بہ ضمہ میم، ایک شہر کا نام ہے عدن کے پورب کی طرف اور صحیح یہ ہے کہ حضرموت ایک قلعہ ملک ہے جس میں کئی شہر ہیں "مُکَلّیٰ" اس کا ساحل ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ وہاں اصحاب فیل پر کنکریاں ماری گئی تھیں، وہ مر گئے اس لئے اس کا نام "حضرموت" ہوا۔ بعضوں نے کہا صالح علیہ السلام پیغمبر نے وہیں انتقال فرمایا اور وفات کے وقت انھوں نے کہا "حَضَرَ الْمَوْتُ" اس وجہ سے اس کا یہی نام مشہور ہو گیا۔

كَانَ يَمْشِيْ فِي الْحَضْرَمِيِّ۔ آپ حضرموت کی جوتیاں پہن کر چلتے (عرب لوگ کہتے ہیں)۔

فِيْ لِسَانِهِ حَضْرَمِيَّةٌ۔ اس کی زبان میں لکنت ہے (ہکلاپن)۔

حَضٌّ۔ ترغیب دینا، ابھارنا، برانگیختہ کرنا۔

تَحْضِیْضٌ۔ اُبھارنا، رغبت دینا۔

جَاءَتْهُ هَدِيَّةٌ فَلَمْ يَجِدْ لَهَا مَوْضِعًا فَقَالَ ضَعْهُ بِالْحَضِيْضِ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ آكُلُ كَمَا يَأْكُلُ الْعَبْدُ۔ آنحضرتؐ کے پاس کچھ (کھانا) تحفہ آیا، آپ نے اُس کے رکھنے کے لئے کوئی (میز یا تخت وغیرہ اونچی) جگہ نہ پائی، تو فرمایا نیچے ہی (زمین پر) رکھدے۔ میں تو (اللہ کا) غلام (بندہ) ہوں غلام کی طرح کھانا کھاتا ہوں (زمین پر بیٹھ کر)۔

حَضِيْضٌ۔ پستی (اس کے مقابل اَوج ہے)۔

مَا عِنْدَنَا لَا حَضْحَضٌ وَلَا بَضْبَضٌ۔ اُس کے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔

تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ إِلَى حَضِيْضِهِ۔ اُس پہاڑ کے پتھر دامن میں گر پڑے (یعنی پہاڑ کے نشیب میں جہاں زمین ہوتی ہے۔)

إِنَّ الْعَدُوَّ بِعُرْعُرَةِ الْجَبَلِ وَنَحْنُ بِالْحَضِيْضِ۔ دشمن پہاڑ کی چوٹی پر ہے اور ہم نیچے زمین پر ہیں۔

حُضَّی اور حَضِّيْضٰی اور حُضِّيْضٰی سب کے وہی معنی ہیں جو حَضٌّ کے ہیں۔

فَأَيْنَ الْحِضِّيْضٰی۔ پھر ابھارنا کہاں گیا؟

لَا بَأْسَ بِالْحُضُضِ۔ رسوت کے استعمال میں کوئی قباحت نہیں۔

كَأَنَّهُ يَطْلُبُ دَوَاءً أَوْ حُضَضًا۔ جیسے وہ دوا کا طالب ہے یا رسوت کا۔

لَا بَأْسَ أَنْ يَكْتَحِلَ الصَّائِمُ بِالْحُضَضِ يا بِالْحُضُضِ روزہ دار کو رسوت آنکھوں میں لگانا کچھ منع نہیں۔

إِنَّهُ كَانَ يَأْكُلُ عَلَى الْحَضِيْضِ وَيَنَامُ عَلَى الْحَضِيْضِ زمین ہی پر کھاتے تھے اور زمین ہی پر سوتے تھے۔

حروفِ تحضیض چار ہیں: هَلَّا اور أَلَّا اور لَوْلَا اور لَوْمَا۔

مُحَاضَّةٌ۔ ایک دوسرے کو رغبت دلانا۔ تَحَاضُّوْنَ اسی سے ہے۔

حِضْنٌ۔ گود میں لینا، پالنا، انڈے سینا۔

إِنَّهُ خَرَجَ مُحْتَضِنًا أَحَدَ ابْنَيْ ابْنَتِهِ۔ آنحضرتؐ برآمد ہوئے اپنے ایک نواسے کو گود میں لئے ہوئے (امام حسنؑ یا امام حسینؑ کو)۔

حِضْنٌ۔ پہلو کو کہتے ہیں (ہر آدمی میں دو "حضن" ہوتے ہیں)

أَخْرُجُ بِذِمَّتِكَ لَا أَنْفُذُ حِضْنَيْكَ۔ میں تیری پناہ میں نکلوں گا۔ تیرے پہلو میں نہیں چھوڑنے کا۔

كَأَنَّمَا أُخْرِجَتْ مِنْ حِضْنَيْ ثَكَنٍ۔ جیسے ثکن پہاڑ کے دونوں پہلوؤں سے نکالا گیا۔

عَلَيْكُمْ بِالْحِضْنَيْنِ۔ تم لشکر کے دونوں کنارے سنبھالے رہو۔

عَجِبْتُ لِقَوْمٍ طَلَبُوا الْعِلْمَ حَتَّى إِذَا نَالُوْا مِنْهُ صَارُوْا حُضَّانًا لِأَبْنَاءِ الْمُلُوْكِ۔ اُن لوگوں پر مجھ کو تعجب ہوتا ہے جو علم کو طلب کرتے تھے، جب علم کو حاصل کیا تو (بجائے اس کے کہ لوگوں کو تعلیم کریں اس پر عمل کریں) بادشاہزادوں کے اتالیق بن گئے (ان کی پرورش کرنے لگے، ان کی صحبت میں رہنے لگے)۔

حُضَّانٌ۔ "حَاضِنٌ" کی جمع ہے۔ یعنی پرورش کرنے والا، کھلانے والا (اسی سے "حَاضِنَةٌ" ہے یعنی کھلائی دایہ)۔

حَضَانَةٌ۔ حُضَّانٌ کا مصدر ہے۔

يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَحْضُنُوْنَا مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ۔ یہ انصاری بھائی چاہتے ہیں کہ ہم کو خلافت سے علیحدہ کردیں (خود خلیفہ بنیں یہ حَضَنْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْأَمْرِ سے نکلا ہے۔ یعنی میں نے اس شخص کو کام سے علیحدہ کیا)۔

إِنَّ نُعَيْمًا يُرِيْدُ أَنْ يَحْضُنَنِيْ أَمْرَ ابْنَتِيْ (نعیم کی بیوی نے[1] آنحضرتؐ سے عرض کیا) نعیم چاہتا ہے کہ میری بیٹی کا معاملہ (شادی وغیرہ کا) خود کرلے (مجھ سے کوئی رائے وغیرہ نہ لے یہ سنکر آپ نے نعیم سے فرمایا، اس کو علیحدہ مت کر، اس سے مشورہ لے)

لَا تُحْضَنُ زَيْنَبُ عَنْ ذٰلِكَ (عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی) زینبؓ اس سے علیحدہ نہیں رکھی جائے گی (بلکہ اس کی بھی رائے لی جائیگی)

---

[1] اُن کی بیوی کا نام زینب تھا۔ ۱۲ منہ

فِيْ اَعْنُزٍ حَضَنِيَّاتٍ۔ چند بکریوں میں جو "حضن" کی ہوں۔ (حضن ایک پہاڑ ہے نجد میں وہاں کی بکریاں مشہور ہیں۔ بعضوں نے کہا لال کالی بکریاں مراد ہیں۔ بعضوں نے کہا حضون وہ بکری جس کا ایک تھن دوسرے تھن سے بڑا ہو۔ علی بن محمد حُضَيْنِيْ حدیث کا راوی ہے۔ اسی طرح اسحاق حضینی امام رضا کا خادم تھا)۔

باب الحاء مع الطاء

حَطْأٌ۔ ازنا گوز لگانا جماع کرنا۔

حَطَأَنِيْ حَطْأَةً۔ آپ نے مٹھی سے ایک مار لگائی۔

حَطَأَ بِكَ اِذْ تَشَاوَرْتُمَا۔ جب تم نے مشورہ کیا تو اس نے تمھاری رائے سے تم کو ہٹا دیا۔

حَطْبٌ۔ لکڑیاں جمع کرنا، چغل خوری کرنا، مدد کرنا، اغوا کرنا۔

اٰمُرُ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبُ۔ میں جلانے کی لکڑیوں کے لئے حکم دوں وہ جمع کی جائیں یا توڑی جائیں۔

تَحْطِيْبٌ اور اِحْتِطَابٌ بھی لکڑیاں جمع کرنا۔

حَمَّالَةُ الْحَطَبِ۔ چغل خور لگانے بجھانے والی۔

حَاطِبُ اللَّيْلِ۔ وہ شخص جو اچھی بری سب طرح کی باتیں کرے یا اپنی کتاب میں صحیح اور غلط سب طرح کی روایتیں بھر دے۔

حَاطِبُ بن ابی بلتعہ۔ مشہور صحابی ہیں۔

حَطَّابٌ۔ لکڑہارا۔

اَرْضٌ حَطِيْبَةٌ۔ وہ زمین جہاں لکڑی بہت ہو۔

عَائِذٌ مِمَّا احْتَطَبْتُ عَلٰى ظَهْرِيْ۔ میں ان گناہوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو میں نے اپنی پیٹھ پر اکٹھا کئے ہیں یا لادے ہیں۔

حَطَّابَةٌ۔ وہ لوگ جو لکڑیاں چنتے ہیں۔

حَطٌّ۔ اوپر سے نیچے اترنا، نرخ گھٹ جانا، کم کر دینا، معاف کر دینا، چھوڑ دینا۔

حِطَّةٌ اور حِطِّيْطٰى اسم مصدر ہے (اللہ تعالٰی نے بنی اسرائیل کو حکم دیا تھا کہ "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے جاؤ یعنی ہمارے گناہ اتار دے معاف کر دے۔ ان کو ٹھٹھا سوجھا وہ کیا کہنے لگے حِنْطَةٌ فِيْ شَعِيْرَةٍ یعنی گیہوں جو میں)

اَلْحَطِيْطَةُ۔ وہ رقم جو قرضہ یا قیمت میں سے کم کر دی جائے۔

حُطَّ حَطًّا یا حِطَّ حَطًّا یا حَطْحَطًا سب طرح صحیح ہے یعنی معاف کر دے۔

مَنِ ابْتَلَاهُ اللّٰهُ فِيْ جَسَدِهٖ فَهُوَ لَهٗ حِطَّةٌ جس کو اللہ جسم کی کسی بیماری میں مبتلا کرے تو وہ اس کے لئے گناہوں کا اتار (کفارہ) ہوگی۔

فَقَالَ بِيَدِهٖ فَحَطَّ وَرَقَهَا (آنحضرتؐ ایک سوکھے درخت کی ٹہنی کے نیچے بیٹھے) اور ہاتھ سے ایسا کیا کہ اس کے پتے جھاڑ دیئے

اِذَا حَطَطْتُمُ الرِّحَالَ فَشُدُّوا السُّرُوْجَ۔ جب تم کجاوے (اونٹوں پر سے) اتار چکے (حج کر چکے) تو اپنے گھوڑوں کو جہاد کی تیاری کرو)۔

حَطَّتْ اِلَى الشَّابِّ۔ وہ عورت جوان کی طرف جھکی (اس کو پسند کیا گو وہ مفلس تھا)۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تُسَمّٰى فِي التَّوْرَاةِ حَطُوْطًا۔ توراۃ شریف میں نماز کو حطیط فرمایا ہے (یعنی گناہوں کی اتارنے والی)۔

حَطْمٌ۔ توڑنا۔

اَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔ تیری وہ زرہ کہاں گئی جو تلواروں کو توڑ دیتی ہے؟ (ایسی مضبوط ہے کہ تلوار اس پر پڑتی ہے تو ٹوٹ جاتی ہے۔ بعضوں نے کہا "حطمیہ" سے مراد یہ ہے کہ چوڑی اور بھاری۔ بعضوں نے کہا یہ منسوب ہے حطمہ بن محارب کی طرف جو زرہیں بنایا کرتا تھا یہ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا جب انھوں نے کہا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے کہ میں شادی کا سامان کروں)

شَرُّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ۔ برا چرواہا وہ ہے جو اونٹوں پر ظلم کرتا ہے سختی کرتا ہے (چرواہے سے آپ کی مراد بادشاہ اور حاکم ہے اور اونٹوں سے آدمی)

حُطَمَةٌ اور حُطَمٌ۔ ظالم چرواہا۔

كَانَتْ قُرَيْشٌ إِذَا رَأَتْهُ فِي حَرْبٍ قَالَتْ إِحْذَرُوا الْحُطَمَ إِحْذَرُوا الْقُطَمَ۔ جب قریش کے لوگ حضرت علی رض کو جنگ میں دیکھتے تو کہتے «اس ظالم سے بچو اِس کاٹنے والے سے بچو» (سبحان اللہ! حضرت علی رض کی شجاعت اور بہادری ایسی ہی تھی)۔

قَدْ لَفَّهَا اللَّيْلُ بِسَوَّاقٍ حُطَمٍ۔ رات نے اس کو ایک ظالم ہانکنے والے کے ساتھ ڈھانپ لیا۔

حُطَمَةٌ۔ دوزخ کا ایک طبقہ ہے (بعضوں نے کہا وہ چوتھا طبقہ ہے۔ اس کو حُطَمَۃ اِس لئے کہا کہ آگ وہاں بہت جوش پر ہے گویا ایک کو ایک توڑ رہی ہے۔ جیسے دریا میں ایک موج دوسری موج کو توڑ دیتی ہے)۔

رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔ میں نے دوزخ کو دیکھا اس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو توڑ رہا ہے۔

تَدَافَعَ مِنْ مِّنًى قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ۔ منا سے لوٹ جا اس سے پہلے کہ لوگوں کا ہجوم ہو، ایک کو ایک ہٹائے اور توڑے۔

إِذًا يَحْطِمُكُمُ النَّاسُ۔ اس وقت لوگ تم کو پیس ڈالیں گے (روند ڈالیں گے)۔

حَطِيْمٌ۔ کعبہ کا وہ مقام جو حجرِ اسود اور دروازے کے درمیان ہے۔ یا حجرِ اسود اور زمزم کے درمیان۔ یا مقامِ ابراہیم اور دروازے کے درمیان۔ اور مشہور یہ ہے کہ حطیم اُس خالی جگہ کو کہتے ہیں جو میزاب رحمت کے تلے کعبہ سے باہر چھوڑ دی گئی ہے (حطیم اس لئے کہا کہ توڑ کر وہ جگہ خالی چھوڑ دی گئی۔ بعضوں نے کہا اس لئے کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ طواف کے کپڑے وہاں ڈال جاتے، وہ پڑے پڑے ریزہ ریزہ ہو جاتے۔ بعضوں نے کہا حطیم اس کو اس لئے کہتے ہیں کہ عرب لوگ جب کسی بات پر قسم یا عہد بیان کرتے، تو ایک کوڑا یا جوتی یا کمان اس عہد کی یادگار میں وہاں رکھ دیتے۔)

بَعْدَ مَا حَطَمَهُ النَّاسُ یا بَعْدَ مَا حَطَمْتُمُوْهُ۔ جب لوگوں نے اس کو توڑ ڈالا یعنی بوڑھا کر دیا (سارے گھر کی فکریں اُس پر ڈال کر)۔

فَجَعَلَ يَتَحَطَّمُ عَلَيْهِ غَيْظًا۔ وہ لگا غصہ سے اُس پر جوش مارنے۔

كُنَّا نَخْرُجُ سَنَةَ الْحَطْمَةِ۔ ہم قحط کے سال نکلتے۔

قَالَ لِلْعَبَّاسِ إِحْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَطْمِ الْجَبَلِ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عباس رض سے فرمایا ابوسفیان کو اس مقام پر کھڑا کرو، جہاں پہاڑ ٹوٹا ہے (اور رستہ تنگ ہو گیا ہے کیونکہ ایسے مقام پر فوج کے لوگوں کا ہجوم ہو گا اور ابوسفیان پر رعب پڑے گا) ایک روایت میں:۔

عِنْدَ خَطْمِ الْجَبَلِ ہے جہاں پہاڑ کی سونڈ نکلی ہے۔

ایک روایت میں:

عِنْدَ خَطْمِ الْخَيْلِ ہے۔ یعنی جہاں پر سواروں کا ہجوم ہو ایک کو ایک روند رہا ہو۔

حُطَامُ الدُّنْيَا۔ دنیا کا مال و اسباب۔

حُطَامٌ۔ سوکھی چیز کو بھی کہتے ہیں جو ریزہ ریزہ ہو جائے۔

حَطَامٌ۔ شیر جیسے حَطُوْمٌ ہے

حَاطُوْمٌ۔ قحط کا سال۔

إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ۔ آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نہ توڑتے یہاں تک کہ ان کو منہ پر پھیر لیتے (گویا جو برکت اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہاتھ پر اُتری، اس کو پہلے منہ پر پھیر لیا، کیونکہ وہ سب اعضا سے اشرف ہے)۔

لَا سَهْمَ لِلْحَطِيْمِ۔ اس گھوڑے کو حصہ نہیں ملے گا، جو بوڑھا ہو کر بالکل ٹوٹ گیا ہو۔

حَطْوٌ۔ زور سے ہلانا۔

أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَفَايَ فَحَطَانِيْ حَطْوَةً۔ آنحضرتؐ نے میری قفا (پشت گردن) تھامی اور اس کو ایک جھونکا دیا (زور سے ہلایا) بعضوں نے حَطَأَنِيْ حَطْأً روایت کیا ہے۔ اس کے معنی اوپر بیان ہو چکے ہیں۔

باب الحاء مع الظاء

حَظْرٌ - منع کرنا، روکنا۔

لَا یَلِجُ حَظِیْرَۃَ الْقُدُسِ مُدْمِنُ خَمْرٍ۔ جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو وہ بہشت میں نہیں جا سکتا (خطیرۃ القدس سے مراد بہشت ہے۔ اصل میں خطیرہ اس احاطہ کو کہتے ہیں جس میں بکریوں کا منڈہ اونٹ وغیرہ رکھے جاتے ہیں، اُن کو ہوا اور سردی سے بچانے کے لئے)

لَا حِمَی فِی الْاَرَاکِ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اَرَاکَۃٌ فِیْ حِظَارِیْ پیلو کے درخت محفوظ نہیں ہو سکتے۔ ایک شخص نے کہا یہ درخت میری زمین میں ہے (یعنی جس کو میں نے آباد کیا ہے، مطلب یہ ہے کہ گو زمین تو نے آباد کی ہے اس وجہ سے تو اس کا مالک ہو گیا مگر جو درخت پیلو کے اُس میں پہلے سے موجود تھے، ان کا تو مالک نہیں ہو سکتا، کیونکہ وہ جانوروں کے عام چراگاہ تھے)۔

لَقَدِ احْتَظَرْتِ بِحِظَارٍ شَدِیْدٍ مِّنَ النَّارِ (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے لئے دعا فرمائیے میں اپنے تین بچے دفن کر چکی ہوں، ارشاد ہوا) تو نے تو دوزخ سے مضبوط آڑ کر لی (اب دوزخ کی آگ تجھ تک نہیں پہنچ سکتی)۔

یَشْتَرِطُ صَاحِبُ الْاَرْضِ عَلَی الْمُسَاقِیْ سَدَّ الْحِظَارِ زمین کا مالک مساقاۃ کرنے والے پر یہ شرط لگا سکتا ہے کہ باغ کی دیوار بند رکھے یا باڑ لگائے، حظار اُس باڑ کو کہتے ہیں جو باغ کے گرد لگائی جاتی ہے)۔

لَا یُحْظَرُ عَلَیْکُمُ النَّبَاتُ۔ تم پر روک نہیں ہو سکتی جہاں چاہو وہاں کھیتی کرو۔

وَمَا کَانَ عَطَاءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًا۔ پروردگار کی دین رُک نہیں سکتی۔

مَحْظُوْرٌ۔ حرام کو کہتے ہیں۔

حَظَرْتُ الشَّیْءَ۔ میں نے اس کو حرام کر دیا۔

کِتَابُ الْحَظْرِ وَالْاِبَاحَۃِ۔ اس کتاب میں حرام و حلال کا بیان ہے۔

کَانَ یَجْعَلُہٗ فِیْ حَظِیْرَۃٍ مِّنْ قَصَبٍ یَحْبِسُہٗ فِیْہَا۔ (جو شخص ایلا کرتا پھر طلاق نہ دیتا (بیچاری عورت کو تکلیف دینے کے لئے) تو حضرت علی رضؓ اس کو سینٹھوں کے ایک احاطہ میں قید کر دیتے

اَلثَّابِتُ عَلٰی سُنَّتِیْ مَعِیَ فِیْ حَظِیْرَۃِ الْقُدُسِ جو شخص میری سنّت پر قائم رہے (تکلیفوں پر صبر کرے) وہ میرے ساتھ بہشت میں ہوگا۔

حَظِیْرَۃُ الْمَحَارِیْبِ۔ بیت المقدس۔

فَقَدْ اَحْظَرَ عَلٰی نَفْسِہِ الرِّزْقَ۔ اس نے اپنے اوپر روزی بند کر دی۔

اَنْ یُّحْظَرَ لَہَا حِظَارٌ۔ اُس کے لئے ایک باڑ بنائی جائے

حَظٌّ۔ نصیبہ۔ بخت۔ قسمت۔ مزہ اٹھانا۔ سرور اور خوشی۔

مِنْ حَظِّ الرَّجُلِ نَفَاقُ اَیِّمِہٖ وَمَوْضِعُ حَقِّہٖ آدمی کی خوش قسمتی یہ ہے کہ اس کے خاندان کی بے شوہر عورت سے نکاح کرنے کی لوگ رغبت کریں اور اس کا روپیہ جس کے ذمہ آتا ہو اس کے لئے مکر جانے کا موقع نہ ہو یعنی کامل دستاویزی ثبوت رکھتا ہو)۔

مَنْ اَتَی الْمَسْجِدَ لِشَیْءٍ فَہُوَ حَظُّہٗ۔ جو شخص مسجد میں جس غرض سے آئے وہی اس کا حصّہ ہے (یعنی اگر عبادت کی نیت سے آئے تو ثواب پائے گا۔ اگر دنیوی غرض سے آئے تو ثواب نہیں مل سکتا)

فَذٰلِکَ حَظُّہٗ (اگر جمعہ کی نماز کے لئے آئے اور لغو کرے مثلاً لوگوں کی گردنیں پھاندے، اُن کو ایذا دے) اس کا حصہ یہی ہے۔

لِتَکُوْنَ حَظَّہٗ مِنَ النَّارِ۔ ہر آدمی کے لئے دوزخ میں جانا لکھا ہے تو بخار اس کا بدل ہو جائے گا (بخار گویا دوزخ کی آگ کا بدل ہو جائے گا)۔

مَنْ اَرَادَ بِالْعِلْمِ الدُّنْیَا فَہُوَ حَظُّہٗ۔ جو شخص دین کا علم حاصل کرے، اُس سے دنیا کمانا چاہے گا تو اس کا نصیب وہی ہوگا (آخرت میں اجر نہیں ملے گا)

مَنْ اَنْشَدَ شِعْرًا یَوْمَ الْجُمُعَۃِ فَہِیَ حَظُّہٗ۔ جو شخص جمعہ کے دن شعر شاعری کرے تو اس کا حصہ وہی ہوگا (یعنی اس کو ثواب نہ ملے گا)

اِحْتِظَاظٌ۔ بمعنی مزہ اٹھانے کے (عربی زبان میں مستعمل نہیں ہے، عوام میں مشہور ہے۔ البتہ مَحْظُوْظٌ اور حَظِیْظٌ مستعمل ہے بمعنی صاحب نصیب اور متمول۔)

حُظُوٌّ۔ مزہ اٹھانا۔

اِحْظَاءٌ۔ مزہ دینا، احسان کرنا۔

اِحْتِظَاءٌ۔ مزہ اٹھانا۔

حَظْوَۃٌ اور حُظْوَۃٌ اور حُظَیَّۃٌ۔ چھوٹا تیر بے پیکاں جس سے کھیلتے ہیں۔

فَحَظَانِیْ بِہَا حَظَیَاتٍ ذَوَاتِ عَدَدٍ (قلمہ نے جوتی لی اور مجھ کو چند بار مارا (ایک روایت میں لاتے ہیں سے ہے) لوگ کہتے ہیں۔

حَظَاہُ بِالْحَظْوَۃِ جیسے عَصَاہُ بِالْعَصَا اس کو لکڑی سے مارا۔

فَاَیُّ نِسَاءٍ کَانَ اَحْظٰی مِنِّیْ (آنحضرتؐ نے شوال میں مجھ سے نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھ سے صحبت کی) پھر آپ کی کون بیوی مجھ سے زیادہ صاحب نصیب تھی (تو ان جاہلوں کا قول باطل ہوا جو کہتے ہیں کہ شوال میں اگر نکاح کیا جائے تو عورت سے محبت نہیں ہوتی)۔

وَمَا یُقَرِّبُ مِنْکَ وَیُحْظِیْ عِنْدَکَ (یا اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں جو مجھ کو تیرے نزدیک کرے (اس کی وجہ سے قرب حاصل ہو) اور میری مراد پوری کرے یا مجھ کو مراد ...

باب الحاء مع الفاء

حَفْدٌ۔ پھرتی سے کام کرنا، جلدی کرنا، خدمت کرنا۔

حَافِدٌ۔ خدمت گار۔ اس کی جمع حَفَدَۃٌ خدمت گاران۔

حَفِیْدٌ۔ نواسا، پوتا۔

مَحْفُوْدٌ مَحْشُوْدٌ لَا عَابِسٌ وَلَا مُفَنِّدٌ۔ آنحضرتؐ مخدوم تھے (لوگ آپ کے فرمان کی فوراً تعمیل کرتے) اور مرجع خلائق (آپ کے پاس لوگ جمع ہوتے) نہ آپ ترش رُو تھے نہ فضول بک بک کرنے والے۔

وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ۔ ہم تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری ہی خدمت کے لئے لپکتے ہیں۔

اَخْشٰی حَفَدَہٗ (حضرت عمرؓ نے کہا! حضرت عثمان رضؓ بے شک خلافت کے لائق ہیں مگر) میں ان کی کنبہ پروری سے ڈرتا ہوں (وہ اپنے عزیز و اقارب کی بہت پاس داری اور حمایت کرتے ہیں)۔

یَحْفِدُوْنَ فِیْ مَبَرَّاتِکُمْ۔ وہ تمہاری بہتریوں کے لئے کوشش کرتے ہیں۔

تُقْتَلُ حَفَدَتِیْ بِاَرْضِ خُرَاسَانَ۔ میرے نواسے خراسان کے ملک میں مارے جائیں گے (مراد امام رضا علیہ السلام ہیں)۔

حَفْرٌ۔ دودھ کے دانت گرنا، کھودنا، انتہا تک جاننا، دُبلا کرنا، جماع کرنا، دانت خراب ہو جانا، ان میں کیڑا لگ جانا۔ جیسے حَفَرٌ ہے۔

وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ بِذَا اَمِیْتَ عِنْدَ الْحَافِرَۃِ ثُمَّ لَا تَعُوْدُ اِلَیْہِ اَبَدًا۔ (میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا، توبہ نصوح کیا ہے؟ آپ نے فرمایا گناہ پر شرمندہ ہونا گناہ ہوتے ہی اور شرمندگی کے ساتھ فوراً اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہنا، پھر وہ گناہ کبھی نہ کرنا۔ (عرب لوگ "عند الحافر" یا "عند الحافرۃ" کو فوراً کے معنی میں استعمال کرتے ہیں۔ کیونکہ "حافر" گھوڑے کو کہتے ہیں اور گھوڑا ان کے نزدیک سب مالوں میں نفیس ہے۔ وہ ہمیشہ نقد بیچا جاتا ہے۔ چنانچہ کہتے ہیں:

اَلنَّقْدُ عِنْدَ الْحَافِرِ۔ یعنی گھوڑے کے پاس نقد روپیہ موجود ہے۔)

اِنَّ ہٰذَا الْاَمْرَ یُتْرَکُ عَلٰی حَالِہٖ حَتّٰی یُرَدَّ اِلٰی حَافِرَتِہٖ۔ یہ کام اپنی حالت پر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اپنی پہلی بنا پر آ جائے۔

اَمُؤَاخَذُوْنَ بِهَا عِنْدَ الْحَافِرِ۔ کیا فوراً ان کاموں پر ہم سے مواخذہ ہوگا؟

حَفَرُ اَبِیْ مُوْسٰے۔ ابو موسیٰ کے کنویں (جو اُنھوں نے بصرہ سے مکہ تک کھُدوائے تھے)۔

حُفَرٌ۔ ایک مقام کا نام ہے ذوالحلیفہ اور ملل کے درمیان

حَفِیْرٌ۔ قبر۔

حَفِیْرٌ۔ ایک نہر کا نام ہے اُردن میں۔ وہاں نعمان بن بشیر اُترے تھے۔

حَفَّارٌ۔ گورکن۔

مِحْفَرٌ اور مِحْفَارٌ اور مِحْفَرَةٌ۔ کدال یا سبل یا پھاس (متنبّی شاعر کہتا ہے:

اَلشِّعْرُ مَیْدَانٌ وَّ الشُّعَرَاءُ فُرْسَانٌ فَرُبَّمَا اتَّفَقَ تَوَارُدُ الْخَوَاطِرِ کَمَا قَدْ یَقَعُ الْحَافِرُ عَلَى الْحَافِرِ۔

یعنی شعر ایک میدان ہے اور شاعر لوگ گھوڑے کے سوار ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے ایک ہی شعر دو شاعروں کے دل میں آجاتا ہے، جیسے کبھی ایک گھوڑے کی سُم وہیں پڑتی ہے جہاں دوسرے گھوڑے کی سُم پڑ چکی۔

تُرَدِّیْكَ اِلٰى حُفْرَتِكَ۔ وہ تجھ کو تیرے گڈھے (قبر) تک پہنچا دے گی۔

اَلرِّهَانُ فِی الْحَافِرِ۔ گھوڑے میں شرط کرنا درست ہے (اسی طرح ہر سُم والے جانور مثلاً گدھے خچر وغیرہ میں)۔

لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ۔ آگے بڑھنے کی شرط کرنا درست نہیں، مگر تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں۔

حَفْزٌ۔ ہلانا، برانگیختہ کرنا، پیچھے سے ڈھکیلنا، جماع کرنا، مارنا گھیرا دینا، جلدی میں ڈالنا۔

مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ حَفْزُ الْمَوْتِ۔ قیامت کی ایک نشانی ناگہانی موت بھی ہے (بہت لوگ مرگِ مفاجات میں مبتلا ہوں گے۔)

وَقَدْ حَفَزَهُ النَّفَسُ۔ اُن کی سانس پھول گئی (جلدی جلدی چلنے لگی چونکہ وہ رکوع کی حالت میں دوڑتے ہوئے صف میں آکر مل گئے)

اِحْتَفَزَ لِاَمْرٍ۔ ایک کام کے لئے کمر کسی تیار ہوا۔

وَهُوَ مُحْتَفِزٌ۔ آپ جلدی کی حالت میں بیٹھے تھے (یعنی اُکڑوں نہ اطمینان سے)۔

وَفِیْ فَخِذَیْهِ جَنَاحَانِ یَحْفِزُ بِهِمَا رِجْلَیْهِ۔ اس کی دونوں رانوں میں دو پنکھ تھے اُن کی وجہ سے وہ اپنے پاؤں جلد جلد چلاتا تھا۔

فَجَعَلَ یَقْسِمُهُ وَهُوَ مُحْتَفِزٌ۔ آپ کھجور تقسیم کرنے لگے اور جلدی کی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے (مستعجل اور مستوفز اور محتفز سب کے ایک معنی ہیں۔ یعنی اُکڑوں بیٹھے تھے جلدی اُٹھنا چاہتے تھے)۔

ذُكِرَ عِنْدَهُ الْقَدَرُ فَاحْتَفَزَ۔ ابن عباس کے سامنے تقدیر کا ذکر آیا تو وہ گھبرا گئے (رنجیدہ ہوئے بعض نے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ اپنی سُرین پر بیٹھ گئے، جیسے اُٹھنا چاہتے تھے)۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْاَةُ فَلْتَحْتَفِزْ اِذَا جَلَسَتْ وَاِذَا سَجَدَتْ وَلَا تُخَوِّیْ كَمَا یُخَوِّی الرَّجُلُ۔ عورت جب نماز پڑھے تو جلسہ اور سجدہ میں سمٹ کر رہے اور مرد کی طرح کھلا نہ رہے (یعنی جیسے مرد سجدے میں اپنا پیٹ رانوں سے علیحدہ رکھتا ہے اور بازو پہلو سے جدا رکھتا ہے۔)

كَانَ یُوَسِّعُ لِمَنْ اَتَاهُ فَاِذَا الْمَجْلِسُ مُتَّسَعٌ تَحَفَّزَ لَهُ تَحَفُّزًا۔ احنف کیا کرتے تھے کہ جو کوئی ان کے پاس آتا اُس کے لئے جگہ کشادہ کرتے۔ اگر کشادگی کا موقع نہ ہوتا تو سمٹ جاتے تاکہ وہ فراغت سے بیٹھ جائے۔

فَاحْتَفَزْتُ۔ میں سمٹ گیا (چھوٹا ہو کر مہری میں گھس گیا)۔

لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَحْتَفِزْ۔ نماز میں مُنہ پر گھونگھٹ مت ڈال اور نہ اعضا کو سمیٹ (یہ حکم مرد کے واسطے ہے اور عورت کے لئے اس کے خلاف حکم ہے)۔

فَهِيَ تَحْتَفِزُ بِالْغِنَاءِ سُكَّانَهَا۔ وہ مال دار بنا کر اپنے رہنے والوں کو ہانک رہی ہے (یعنی دنیا)

حَفْشٌ۔ بہنا، دوڑنا، ہاتھوں کو زمین پر مارنا، جمع ہونا، چھیلنا، نکالنا، ہانکنا۔

هَلَّا قَعَدَ فِي حِفْشِ أُمِّهِ۔ اپنی ماں کے قطی (چھوٹا صندوقچہ) میں کیوں نہ بیٹھ رہا (پھر دیکھتے کوئی اس کو تحفہ بھیجتا ہے یا نہیں، یہاں "حفش" سے مراد اس کا چھوٹا گھر ہے۔ یہ آپ نے ابن لتبیہ سے فرمایا جو زکوٰۃ کا تحصیلدار تھا، جب لوٹ کر آیا تو بعضی چیزوں کی نسبت کہنے لگا یہ مجھ کو تحفہ کے طور پر ملی ہیں)۔

دَخَلَتْ حِفْشًا۔ (جاہلیت کے زمانے میں عورت جب حائضہ ہوتی تو) ایک چھوٹی کوٹھری میں چلی جاتی (اور بُرے سے بُرے کپڑے پہن لیتی)۔

حِفْظٌ۔ پہرہ دینا، نگہبانی کرنا، یاد کرلینا۔

إِحْفَاظٌ۔ غصہ دلانا۔

اِحْتِفَاظٌ۔ غصہ ہونا۔

أَرَدْتُ أَنْ أُحْفِظَ النَّاسَ۔ میں نے یہ چاہا کہ لوگوں کو غصہ دلاؤں۔

فَبَدَرَتْ مِنِّي كَلِمَةٌ أَحْفَظَتْهُ۔ میری زبان سے ایک کلمہ جلدی میں ایسا نکلا کہ اُن کو غصہ آگیا۔

فَلَمَّا أَحْفَظَ الْأَنْصَارِيَّ۔ جب انصاری شخص کو غصہ آیا (بعضوں نے کہا وہ زہری کا کلام ہے)

لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو کوئی ان ناموں کو یاد کرلے وہ بہشت میں جائے گا (اس کی شرح "احصاہا" میں گزر چکی ہے)۔

حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا۔ میں نے اُس کو ایسا یاد رکھا، جیسے یہ بات کہ تو اِس جگہ موجود ہے (یعنی محسوس امر کی طرح مجھ کو اس کا یقین ہے)۔

ذَكَرَ أَشْيَاءَ حَفِظْتُهَا أَوْ لَا أَحْفَظُهَا۔ آپ نے کئی چیزیں بیان کیں (اُس میں سے) کچھ مجھ کو یاد رہیں کچھ یاد نہیں رہیں (بعضوں نے کہا یہ شک ہے۔ یعنی میں نہیں جانتا کہ مجھ کو یاد رہیں یا نہیں یاد رہیں۔)

أَوْ تَحَفَّظْتُهُ مِنْ إِنْسَانٍ۔ (یہ علی بن مدینی راوی کا شک ہے۔ یعنی سفیان بن عیینہ سے پوچھا گیا، تم نے جب یہ حدیث عمرو سے سنی) تو اس سے پہلے تم نے یہ حدیث اور کسی سے یاد کی تھی؟

مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيثًا۔ جو شخص میری اُمت کو چالیس حدیثیں یاد کرکے پہنچا دے (یہ حدیث ضعیف ہے، مگر فضائلِ اعمال میں ایسی حدیثوں کو قبول کیا ہے۔ بعضوں نے کہا کہ چالیس حدیثوں کو یاد کرنے سے یہ مطلب ہے کہ مع اسناد اور مع معرفت رواۃ اور معرفت صحت و ضعف ان کو یاد کرلے۔ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کو علم کی مدد فرمایا)۔

كَانَ فِي حِفْظٍ مِنَ اللّٰهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ خِرْقَةٌ۔ وہ اللہ کی حفاظت میں رہے گا جب تک ایک چیتھڑا بھی اس کپڑے کا اُس کے تن پر رہے گا۔

مَنْ حَفِظَهَا يَا مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا۔ جو شخص نمازوں کی محافظت کرے (یعنی اُن کو بھلائے نہیں اور جملہ شرائط اور آداب کے ساتھ اپنے وقت پر ادا کرے)۔

فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصّٰلِحِينَ۔ تو میری جان کو بھی اسی طرح محفوظ رکھ، جیسے اپنے نیک بندوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

إِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ۔ تو اللہ کے حکموں کا خیال رکھ (فرائض کو بجا لا اور حرام کاموں سے بچا رہ۔) اللہ کو اپنے سامنے پائے گا (یعنی وہ تجھ کو دنیا اور آخرت دونوں کی آفتوں سے محفوظ رکھے گا)۔

اَللّٰهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ۔ یا اللہ! عباس کی اولاد کو محفوظ رکھ اور اُن کی نسل میں خلافت باقی رکھ۔

وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ۔ جن لوگوں کو اللہ نے تحریف سے بچائے رکھا، انھوں نے جان لیا۔

یَحْفَظُوْنَہٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ۔ وہ فرشتے اللہ کے حکم سے اس کو بچاتے رہتے ہیں۔

فلت

لَا یُحَافِظُ عَلَی الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ۔ وضو پر وہی محافظت کرتا ہے (ہر وقت باوضو رہتا ہے)۔ جو مومن ہو۔

اِحْتَفِظُوْا بِکُتُبِکُمْ۔ اپنی کتابوں کو محفوظ رکھو۔

اِنْ اَسْعَدَ الْقَلْبُ بِالرِّضَاءِ نَسِیَ التَّحَفُّظَ جب آدمی قضائے الٰہی سے راضی ہو جاتا ہے تو پھر احتیاط اور چوکسی چھوڑ دیتا ہے بھول جاتا ہے۔

مِنْ دَعَائِمِ النِّفَاقِ الْحَفِیْظَۃُ۔ نفاق کے ستونوں میں ایک غصہ بھی ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی الْمُسْتَحْفِظِیْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ یا عَلَی الْمُسْتَحْفَظِیْنَ مِنْ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ یا اللہ! آلِ محمدؐ میں جو امانت کے محفوظ رکھنے والے ہیں یا جن کو تو محفوظ رکھے (برائیوں سے) ان پر اپنی رحمت اُتار (مجمع البحرین میں ہے کہ مُراد ائمہ اہلبیتؑ ہیں کیونکہ انھوں نے دین اور شریعت کو محفوظ رکھا)۔

حَفٌّ۔ سُوکھ جانا، بالوں کا بے روغن ہونا، گھوڑے کے دوڑنے کی آواز، مُونڈنا، گِروانا، گھیر لینا۔

فَیَحُفُّوْنَھُمْ بِاَجْنِحَتِھِمْ۔ وہ فرشتے اپنے پنکھوں سے ان کو گھیر لیتے ہیں (ان کے گرد جمع ہو جاتے ہیں)

مَنْ حَفَّنَا اَوْ رَفَّنَا فَلْیَقْتَصِدْ۔ جو شخص ہماری تعریف کرنا چاہے یا ہم سے محبت رکھے تو بیچ کی چال چلے (میانہ روی اختیار کرے، افراط و تفریط اور غلو و مبالغہ سے بچے) عرب لوگ کہتے ہیں کہ:

مَالَہٗ حَافٌّ وَلَا رَافٌّ۔

اور کہتے ہیں کہ:

ذَھَبَ مَنْ کَانَ یَحُفُّہٗ وَیَرُفُّہٗ۔ اب اس کا کوئی سراہنے والا، خرچ کرنے والا نہیں رہا)

اِلَّا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ۔ اُن کو فرشتے گھیر لیتے ہیں

ظَلَّلَ اللّٰہُ مَکَانَ الْبَیْتِ غَمَامَۃً فَکَانَتْ حِفَافَ الْبَیْتِ۔ اللہ تعالیٰ نے خانۂ کعبہ جہاں تھا، وہاں پر ابر کا سایہ کر دیا۔ وہ کعبہ کے گرد اگرد ہو گیا (محیط میں ہے کہ حِفَافٌ بہ کسرۂ حا مصدر ہے اور بمعنی جانب بھی آتا ہے)۔

حِفَافَ الْجَبَلِ۔ پہاڑ کے دونوں کنارے۔

کَانَ اَصْلَعَ لَہٗ حِفَافٌ۔ حضرت عمرؓ کے سر کے بال گر گئے تھے، بیچ میں سے سر کھلا تھا، گرد اگرد بال تھے۔

لَمْ یَشْبَعْ مِنْ طَعَامٍ اِلَّا عَلٰی حَفَفٍ۔ آنحضرتؐ نے کھانا سیر ہو کر نہیں کھایا ہمیشہ تنگی ہی میں عمر گزاری۔ (بعضوں نے کہا حَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والوں کے موافق کھانا ہو اور ضَفَفٌ یہ ہے کہ کھانے والے بہت ہوں کھانا تھوڑا ہو)۔

ھُوَ حَافُّ الْمَطْعَمِ (عراق کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے کہا، آپ بوڑھے ہو گئے ہیں اور اب تک) خشک غذا کھاتے ہیں (آپ کی طاقت کیسے قائم رہے گی؟)۔

کَیْفَ وَجَدْتَ اَبَا عُبَیْدَۃَ قَالَ رَاَیْتُ حُفُوْفًا تم نے ابو عبیدہ بن جراح کو کس حال میں دیکھا؟ انھوں نے کہا تنگی اور ضیق میں (باوجودیکہ فوج عظیم کے سردار تھے اور ایک بڑے ملک کے حاکم تھے، مگر گزران اِس طرح کرتے تھے جیسے غریب لوگ کرتے ہیں، مسلمانوں کا ابتدا سے یہی وتیرہ رہا انھوں نے سادی غذاؤں پر قناعت کی، موٹا جھوٹا لباس پہنا اسی وجہ سے اپنے دشمنوں پر غالب آئے جو عیش و نشاط میں مصروف رہتے تھے، پھر جب مسلمانوں نے اپنے بزرگوں کی روش چھوڑ دی عیش و نشاط اور تکلفات میں مصروف ہوئے تو دشمنوں نے ان سے سب کچھ چھین لیا۔ جو اُن کے بزرگوں نے خون بہا کر حاصل کیا تھا)

حَفَّتْ بَعْضُھُمْ۔ بعضوں نے گھیر لیا (ایک روایت میں حَضَّ ہے یعنی برانگیختہ کیا۔ ایک میں حَطَّ ہے یعنی ایک نے دوسرے کو گھٹایا، اُترنے کے لئے اشارہ کیا۔)

حُفَّتِ الْجَنَّۃُ بِالْمَکَارِہِ۔ بہشت تو ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس کو ناگوار ہیں۔ (محنت اور مشقت عبادت اور جہاد کی تکالیف وغیرہ، جب یہ باتیں اختیار کرو، نفس کی

خواہشات اور اس کی تمناؤں کو ختم کرو تب کہیں بہشت تک رسائی
ہوگی۔ ایک روایت میں حُجِبَتْ ہے)۔
حُفَّتِ الدُّنْیَا بِالشَّهَوَاتِ یا حُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ
دنیا یا دوزخ شہوتوں (خواہشوں) سے گھری ہوئی ہے۔ (جب
خواہش پرستی کرتے رہوگے تو دوزخ تک رسائی ہوگی)۔
حَفِیْفٌ۔ درخت کے پتے ہلنے یا گھوڑے کے دوڑنے کی آواز۔
مَحِفَّةٌ۔ محافہ ہودہ
حَفْلٌ۔ جمع ہونا، بہت ہونا، بھر کر ہونا۔
حُفُوْلٌ اور حَفِیْلٌ بھی حَفْلٌ کے مترادف ہیں۔
مَنِ اشْتَرٰی مُحَفَّلَةً وَرَدَّهَا فَلْیَرُدَّ مَعَهَا صَاعًا۔
شخص ایسا جانور خریدے جس کے تھنوں میں دُودھ بھر دیا گیا ہو (جانور
مالک نے اُس کو کئی روز سے نہ دُوہا ہو اِس خیال سے کہ دُودھ
بہت سا جمع ہو جائے اور خریدار دھوکا کھائے اُس کو بہت دُودھ
والا سمجھ کر گراں قیمت پر خریدلے) اور اس کو پھیر دے (جب
خریدار کو معلوم ہو کر بائع نے اس کو چکمہ دیا) تو ایسا کرے وہ
جانور واپس کردے، اس کے ساتھ ایک صاع (غلہ یا کھجور) بھی
دے (تاکہ بائع کے دودھ کی قیمت ادا ہو جائے)۔
اَلنَّهْیُ لِلْبَائِعِ اَنْ لَّا یُحَفِّلَ الْاِبِلَ وَکُلَّ مُحَفَّلَةٍ
(اس کی ممانعت کہ اونٹنی کے تھنوں میں دودھ جمع کرے یا اور کسی جانور
کے تھنوں میں (جیسے بکری، گائے، بھینس وغیرہ) جس کا دودھ جمع کیا
گیا ہو۔
لِلّٰهِ اُمٌّ حَفَلَتْ لَهٗ وَدَرَّتْ عَلَیْهِ۔ بڑی شان والی ہے وہ
ماں جس نے عمر کے لئے دودھ اپنی چھاتی میں بھرا پھر اُن کو پلایا (یہ حضرت
علیؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف کی)۔
هِیَ حَافِلٌ۔ وہ بہت دودھ والی ہے۔
حُفَّلًا بِطَانًا۔ دودھ بھری ہوئیں پیٹ پھولی ہوئیں۔
وَدُفِقَتْ فِیْ مَحَافِلِهَا۔ اور جمع ہونے کی جگہوں میں بہہ گئی۔
مَحَافِلُ جمع ہے مَحْفِلٌ کی۔ یعنی مجمع۔ اسی طرح ا
مُحْتَفَلٌ۔ جمع ہونے کا مقام۔

تَبْقٰی حُفَالَةٌ کَحُفَالَةِ التَّمْرِ (قیامت کے قریب
اچھے اچھے لوگ گزر جائیں گے) اور کچرا (کوڑا) رہ جائے گا جیسے
کھجور کا کچرا رہ جاتا ہے (یعنی بُرے لوگ رہ جائیں گے)۔
لَا یَحْتَوِیْهِ مُحْتَفِلٌ۔ اُس کو اچھا مستعد آدمی بھی نہیں
گھیر سکتا۔
اِحْتَفَلَ۔ مبالغہ کیا اچھی طرح کیا۔
اَسْوَاطِنُ الْحَفِلَةُ۔ لوگوں سے بھرے ہوئے مقامات
(ایک روایت میں حَفِیْلَةٌ ہے، معنی وہی ہیں)
اَلْعَرُوْسُ تُکْحِلُ وَتَحْتَفِلُ۔ دُلہن سُرمہ لگائے اور
اپنے آپ کو آراستہ اور تیار کرے۔
نَهٰی عَنِ التَّصْرِیَةِ وَالتَّحْفِیْلِ۔ (دونوں کے ایک معنی ہیں)
یعنی جانور کے تھن میں دودھ جمع کرنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ
یہ دھوکا دینا ہے)۔
مُصَرَّاةٌ بمعنی مُحَفَّلَةٌ۔
حَفْنٌ۔ دونوں ہتیلیاں بھر کر لینا۔
حَفْنَةٌ ایک لپ دونوں ہتیلیاں بھر کر۔
اِنَّمَا نَحْنُ حَفْنَةٌ مِّنْ حَفَنَاتِ اللّٰهِ۔ ہم لوگ اللہ تعالیٰ
کے لپوں میں سے ایک لپ ہیں (یعنی باوجودیکہ دنیا میں کروڑوں
آدمی ہیں مگر پروردگار کی عظمت کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتے
اُس کے ایک لپ ہیں۔ دوسری روایت میں حَثْیَةٌ مِّنْ حَثَیَاتِ
رَبِّنَا ہے اس کے معنی اوپر گزر چکے ہیں۔ اہلِ حدیث نے اِس قسم کی
احادیث میں تاویل نہیں کی، بلکہ اُن کو اپنے ظاہر پر رکھا ہے بغیر
تشبیہ اور تکییف کے اور یہی مذہب راجح ہے)
اَهْدٰی اِلَیْهِ مَارِیَةَ مِنْ حَفْنٍ۔ مقوقس (اسکندریہ
کے بادشاہ) نے ماریہ قبطیہ کو حفن سے لے کر آنحضرتؐ کے پاس
بطور تحفہ کے بھیجا (حفن ایک بستی کا نام ہے ملک مصر میں)۔
حُفْنَةٌ بہ ضمہ حا، بہ معنی حَفْنَةٌ ہے۔ بعضوں نے کہا مٹھی،
اور حُفْنَةٌ گڑھے کو بھی کہتے ہیں)۔
حَفْوٌ۔ دینا اور نہ دینا، جڑ سے نکالنا، خوب تراشنا، احسان کرنا

ننگے پاؤں چلنا۔

اِحْفَاءٌ۔ مبالغہ کرنا، خوب تراشنا، بہت پوچھنا، بہت مانگنا۔

اِنَّ عَجُوْزًا دَخَلَتْ عَلَيْهِ فَسَأَلَهَا فَأَحْفٰى وَقَالَ اِنَّهَا كَانَتْ تَأْتِيْنَا فِيْ زَمَنِ خَدِيْجَةَ۔ ایک بڑھیا آنحضرتؐ کے پاس آئی آپ نے اُس کا حال پوچھا اور اچھی طرح پرسش کی، فرمانے لگے یہ بڑھیا ہمارے پاس خدیجہؓ کے زمانہ میں آیا کرتی تھی

اِنَّهُمْ سَأَلُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اَحْفَوْهُ۔ صحابہ نے آنحضرتؐ سے پوچھا اور بہت پوچھا (انتہا کر دی)۔

تَحَفِّيْ۔ پرسش کرنا۔

حَفِيُّ الْاَلْطَافِ۔ بڑی مہربانیاں کرنے والا (بعضوں نے خَفِيُّ الْاَلْطَافِ پڑھا ہے یعنی پوشیدہ طور پر احسان کرنے والا)۔

فَاَنْزَلَ اُوَيْسًا الْقَرَنِيَّ فَاحْتَفَاهُ۔ اویس قرنی کو اتارا اُن کی خاطر کی (حال پوچھا)۔

اِنَّ الْاَشْعَثَ سَلَّمَ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ بِغَيْرِ تَحَفٍّ۔ اشعث بن قیس نے حضرت علیؓ کو سلام کیا انھوں نے مختصر جواب دیا (مزاج پرسی وغیرہ کچھ نہیں کی)۔

لَزِمْتُ السِّوَاكَ حَتّٰى كِدْتُ اُحْفِيْ فَمِيْ۔ میں نے مسواک لازم کر لی (کثرت سے مسواک کرنا شروع کیا) یہاں تک کہ قریب تھا میرے دانت نہ رہیں خالی مُنہ رہ جائے (دانت گھس جائیں)۔

اَمَرَ اَنْ تُحْفَى الشَّوَارِبُ یا اَنْ نُحْفِيَ الشَّوَارِبَ آپ نے حکم دیا مونچھوں کو خوب کتروانے کا۔

اَحْفُوا الشَّوَارِبَ یا اُحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى۔ مونچھوں کو خوب کترواؤ اور داڑھیاں چھوڑ دو (مسلمانوں کی یہی وضع ہے جو آنحضرتؐ نے پسند کی ہے۔ اب نام کے مسلمانوں نے آنحضرتؐ کی پیروی چھوڑ کر کافروں کا شیوہ اختیار کیا ہے یعنی داڑھی منڈانا اور مونچھیں بڑھانا۔ خصوصاً ترک اور ایرانیوں نے تو داڑھی منڈانا لازم کر لیا ہے۔ ان میں شاذ و نادر ہی اشخاص داڑھی والے نظر آتے ہیں، اب مونچھوں کا کتروانا یہ ہے کہ ہونٹ کا کنارہ کھل جائے۔ امام مالکؒ نے کہا مونچھ منڈانا مُثلہ ہے، ایسا کرنے والے کو سزا دینا چاہیے"۔ حقیقت میں مونچھ منڈانے سے آدمی بدصورت ہو جاتا ہے، اسی طرح مونچھیں بہت بڑھانے سے، سنت کا طریق یہ ہے کہ مونچھ اتنی کتروائے کہ ہونٹ کا کنارہ کھلا رہے۔ بعضوں نے کہا جڑ سے کتروانا افضل ہے۔ اور داڑھی بالکل چھوڑ دے یا ایک مٹھی سے جو زیادہ ہو وہ کتروا لے بعضوں نے کہا ایک مُشت اور دو انگشت سے جو زیادہ ہو اُس کو کتروا سکتا ہے۔ اور امامیہ کے نزدیک ایک مٹھی سے زیادہ داڑھی رکھنا مکروہ ہے، لیکن داڑھی منڈانا بالاتفاق حرام یا مکروہ ہے)

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُحْتُفِيْنَا اِذًا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدمؑ سے فرمائے گا اپنی اولاد میں سے دوزخ کا حصہ نکال وہ عرض کریں گے، پروردگار کتنے آدمی نکالوں؟ تب ارشاد ہوگا ہر سیکڑے میں سے ننانوے آدمی! صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلعم پھر تو ہم مٹ گئے (بالکل برباد ہوگئے)۔

اَنْ تَحْصُدُوْهُمْ حَصْدًا وَّاَحْفٰى بِيَدِهٖ۔ اُن کو کاٹ کر پھینک دو (قتل کر ڈالو) اور آپ نے اپنا ہاتھ (صاف کرنے کا اشارہ کیا)۔

كَتَبْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنْ يَّكْتُبَ اِلَيَّ وَيُحْفِيَ عَنِّيْ۔ میں نے ابن عباس کو لکھا کہ مجھ کو لکھو (نصیحت کرو) بعض باتیں رہنے دو (جن کے سننے کی میں طاقت نہیں رکھتا) بعض نے اِس طرح ترجمہ کیا ہے، خوب لکھو تو عَنِّيْ بمعنی عَلَيَّ ایک روایت میں يُخْفِيْ عَنِّيْ ہے خائے معجمہ سے، یعنی اپنا کا حال مخفی رکھو کسی پر ظاہر نہ کرو)۔

اِحْفَاءٌ کے معنی دینے اور نہ دینے دونوں کے آئے ہیں

اِنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَهٗ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَقَالَ لَهٗ حَفَوْتَ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ کے پاس تین بار سے زیادہ چھینکا، تو آپ نے فرمایا۔ بس اب تو نے ہم کو روک دیا (کیونکہ

تین بار کے بعد پھر چھینک کا جواب دینا ضروری نہیں ہے)۔

اِنَّ رَجُلاً سَلَّمَ عَلٰی بَعْضِ السَّلَفِ فَقَالَ وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ الزَّاکِیَاتُ فَقَالَ اَرَاکَ قَدْ حَفَوْتَنَا ثَوَابَہٗ۔ ایک شخص نے اگلے لوگوں میں سے کسی کو سلام کیا، اس نے جواب میں یہ کہا، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ الزاکیات تب، یہ شخص بولا واہ تم نے تو ہمارے سلام کا ثواب ہی کھو دیا (کیونکہ جواب اس سے بہتر دیا تم نے سارا ثواب لوٹ لیا)۔

لِیُحْفِهِمَا جَمِیْعًا اَوْ لِیَنْعَلْهُمَا جَمِیْعًا۔ یا تو دونوں جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلے یا دونوں پہن کر چلے (مگر ایک جوتی پہن کر اور ایک ننگا پاؤں رکھ کر چلنا اچھا نہیں۔ کیونکہ اس طرح چلنے میں پاؤں میں موچ آجانے اور پھسلنے کا ڈر ہوتا ہے اور بدنمائی بھی ہے)۔

مَالَمْ تَصْطَبِحُوْا اَوْ تَغْتَبِقُوْا اَوْ تَحْتَفِئُوْا بِهَا بَقْلًا فَشَأْنُكُمْ بِهَا (مردار کب حلال ہے؟) جب صبح کچھ نہ شام کچھ نہ پیو اور کوئی ترکاری (یا میوہ) بھی زمین پر نہ پاؤ تم کو اختیار ہے (مردار کھا سکتے ہو)۔

ایک روایت میں مَالَمْ تَحْتَفُوْا ہے بغیر حمزہ کے، ایک میں مَالَمْ تَجْتَفِئُوْا ہے جیم معجمہ سے، ایک میں مَالَمْ تَحْتَفُوْا ہے۔

اِنَّکُمْ تُحْشَرُوْنَ حُفَاۃً عُرَاۃً غُرْلًا۔ تم ننگے پاؤں ننگے بدن، بے ختنہ حشر کئے جاؤ گے۔

اِنْ قَدِمْتُ الْبَلَدَ لَاَسْتَحْفِیَنَّ عَنْ ذٰلِکَ۔ اگر میں شہر آؤں گا تو تجھ سے اس بات کو خوب پوچھوں گا۔

اَرَاہُ بِکَ حَفِیًّا۔ میں دیکھتا ہوں آنحضرتؐ تجھ پر مہربان ہیں (تیرے حال پر توجہ فرماتے ہیں)۔

حَفْیَاءَ۔ ایک موضع ہے مدینہ سے کئی میل پر۔

حَتّٰی حَفِیَتْ رِجْلَاہُ فَحَمَلَہٗ اَبُوْ بَکْرٍ عَلٰی کَاهِلِہٖ حَتّٰی اَتٰی بِهٖ فَمَ الْغَارِ۔ ہجرت کی رات میں آنحضرتؐ انگلیوں کی نوکوں پنجوں کے بل چلے، تاکہ مشرک قدموں کا نشان نہ پائیں) یہاں تک کہ آپ کے پاؤں تھک گئے (کیونکہ آپؐ ننگے پاؤں تھے، اور آپ کو ننگے پاؤں چلنے کی عادت نہ تھی دوسرے رات کا وقت زمین پتھریلی اور شاید رستہ بھی بھول گئے ہوں، یا عمداً دوسرے چکر کے راستے سے گئے ہوں، چنانچہ دوسری روایت میں ہے کہ رات بھر چلتے رہے) آخر حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو اپنے کاندھے پر بٹھا کر غار کے منہ تک لے گئے۔

وَسَتُنْبِئُكَ ابْنَتُكَ النَّازِلَةُ بِكَ فَاحْفِهَا السُّؤَالَ۔ آپ کی صاحبزادی جو آپ کے پاس آتی ہیں آپ کو خبر کر دیں گی، آپ ان سے خوب پوچھئے (یہ حضرت علیؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا)۔

كَانَ اَبِیْ یُحْفِیْ رَأْسَهٗ اِذَا جَزَّهٗ۔ میرے والد جب سر کے بال تراشتے تو جڑ سے تراشتے۔

بَابُ الحَاءِ مَعَ القَاف

حَقَبٌ۔ پیشاب یا پاخانہ رک جانا۔ اسی طرح:

حَقْنٌ۔ پیشاب روکنا۔

لَا رَأْیَ لِحَاقِبٍ وَّلَا لِحَاقِنٍ[۵]۔ پاخانہ یا پیشاب جس کا رکا ہوا ہو اس کی رائے کچھ نہیں (کیونکہ ایسی حالت میں اس کی فکر صائب نہیں ہو سکتی)۔

نَهٰی عَنْ صَلٰوةِ الْحَاقِبِ وَالْحَاقِنِ۔ آنحضرتؐ نے پیشاب یا پاخانہ روکے ہوئے نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

حَقِبَ اَمْرُ النَّاسِ۔ لوگوں کے کام رک گئے۔ حَقِبَ الْمَطَرُ سے نکلا ہے۔ یعنی پانی رک گیا۔

رَكِبْتُ الْفَحْلَ فَحَقِبَ۔ میں اونٹ پر چڑھا، پھر اس کا پیشاب رک گیا (بعضوں نے کہا، حَقَبٌ کہتے ہیں اس رسی کو جو اونٹ کی کمر پر باندھی جاتی ہے۔ یہ رسی اس کے ذکر پر

---

[۵] "حاقِب" جس کا پاخانہ رکا ہوا ہو۔ اور "حاقِن" جس کا پیشاب رکا ہوا ہو۔ ۱۲ مجمع البحرین

لگ جاتی ہے تو اُس کا پیشاب بند ہو جاتا ہے تو۔
حَقِبَ۔ کے معنی یہ ہیں کہ رسّی اُس کے ذکر پر لگ گئی۔
ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِنْ حَقَبِهٖ۔ پھر ایک تسمہ اس رسّی میں سے نکالا جو اونٹ کے پُٹھے پر باندھی جاتی ہے یا پالان کے آخری حصّہ یعنی حقیبہ میں سے (حقیبہ وہ تھیلی جو پالان کے آخر میں رہتی ہے اُس میں آدمی اپنا توشہ وغیرہ رکھتا ہے)۔
فَحَمَلَنِي إِلَى غَزْوَةِ مُؤْتَةَ مُرْدِفِي عَلَى حَقِيبَةِ رَحْلِهٖ (حضرت زید بن ارقم کہتے ہیں میں یتیم تھا عبد اللہ بن رواحہ میری پرورش کرتے تھے) وہ غزوۂ موتہ میں مجھ کو اپنے ساتھ اونٹ کے حقیبہ پر بٹھا کر نکلے۔
فَاحْتَقَبَهَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَلَى نَاقَةٍ۔ عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہ رض کو اپنے پیچھے اونٹنی پر سوار کر لیا۔
أَحْقَبَ زَادَهٗ خَلْفَهٗ عَلَى رَاحِلَتِهٖ۔ اپنا توشہ اونٹنی پر اپنے پیچھے حقیبہ پر رکھا۔
اَلْإِمَّعَةُ فِيكُمُ الْيَوْمَ الْمُحْقِبُ النَّاسَ دِينَهٗ يَا الَّذِي يُحْقِبُ دِينَهُ الرِّجَالَ۔ اِمّعہ آج تم میں وہ شخص ہے جو اپنے دین کو لوگوں کے تابع بناتا ہے (جس طریقہ پر لوگ چلیں وہ بھی چلتا ہے، اندھا دھند ان کی تقلید کرتا ہے، خود کچھ نہیں سوچتا نہ غور و فکر کرتا ہے)
كَانَ نَفِجَ الْحَقِيبَةِ۔ زبیر کے سرین اونچے اُٹھے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں کہ:
اِنْتَفَجَ جَنْبَا الْبَعِيرِ۔ اونٹ کے دونوں پہلو اُبھر گئے۔
أَحْقَبُ۔ نصیبین کے جن جو آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے ان میں سے ایک کا نام تھا۔ کہتے ہیں یہ پانچ جن تھے۔ خسا۔ مسا۔ شاصہ۔ باصہ۔ احقب۔
وَأَعْبَدَ مَنْ تَعَبَّدَ فِي الْحِقَبِ۔ جن لوگوں نے سال بہ سال عبادت کی ان سب میں زیادہ عبادت کرنے والا۔
حِقَبٌ۔ جمع ہے حِقْبَةٌ بہ کسرۂ حا کی، بمعنی سال اور حُقُبٌ بہ ضمہ حا اسّی سال کا ہوتا ہے۔ اس کی جمع حِقَابٌ اور أَحْقَابٌ اور أَحْقُبٌ آتی ہے۔
وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً۔ ہم جذیمہ کے دونوں مصاحبوں کی طرح ایک مدت تک ملے جلے رہے (جذیمہ کے مصاحبوں کا قصہ مشہور ہے)
اِحْتَقَبَ۔ کمایا۔ حَقَائِبُ جمع ہے حَقِيبَةٌ کی۔
حدیث میں ہے کہ: يُقَاسَانِ بِحَقَائِبِ الْبِيرِ[1]۔ (اسماعیل بن حقبہ حدیث کا راوی ہے)
حَقْحَقَةٌ۔ جانور کو بہت چلانا یہاں تک کہ تھک جائے۔
شَرُّ السَّيْرِ الْحَقْحَقَةُ۔ بہت برا چلنا یہ ہے کہ آدمی تھک جائے یا جانور کو اتنا چلائے کہ وہ خستہ ہو جائے۔
بعضوں نے کہا حَقْحَقَةٌ یہ ہے کہ ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے، پھر ایک ساعت ٹھہرے پھر چلے یا جانور کو اسی طرح چلائے۔ یہ جملہ مطرف نے بھی اپنے بچے سے کہا تھا۔ ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی عبادت کس کام کی، جس کے بعد آدمی بالکل خستہ ہو جائے ایسی عبادت کرنی چاہیے جو آسانی کے ساتھ ہمیشہ نبھ سکے۔
حِقْدٌ یا حَقْدٌ یا حَقِيدَةٌ۔ دل میں کینہ رکھنا چھپی دشمنی۔
حَقَدٌ۔ پانی کا رک جانا، کان میں سے بال نکلنا، نہ ہونا چربی دار ہونا۔ جمع حُقُودٌ اور حَقَائِدُ اور أَحْقَادٌ ہے۔
حَقُودٌ۔ بڑا کینہ رکھنے والا۔
حَقْرٌ یا حُقْرِيَّةٌ یا مَحْقَرَةٌ۔ ذلیل ہونا، ذلیل کرنا۔
تَحْقِيرٌ۔ ذلیل کرنا۔
اِسْتِحْقَارٌ۔ ذلیل جاننا، ذلیل سمجھنا۔
حَاقُورَةٌ۔ چوتھا آسمان۔
حَقَارَةٌ۔ ذلت۔
عَطَسَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرْتَ وَنَقِرْتَ ایک شخص آپ کے پاس چھینکا، آپ نے فرمایا تو ذلیل اور خوار ہو۔
لَا يَحْقِرُهٗ۔ اس کو حقیر نہ سمجھے، غرور نہ کرے۔
تَحْقِرُونَ صَلٰوتَكُمْ بِصَلٰوتِهِمْ۔ تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز کو حقیر جانوگے۔

[1] ان دونوں کو کنوئیں کے ڈولوں پر قیاس کیا جاتا ہے۔ ۱۲ منہ

سَيَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تَحْقِرُونَ۔ تم عنقریب شیطان کی اطاعت کروگے ان گناہوں میں جن کو تم حقیر سمجھتے ہو (مثلاً فتنہ و فساد اور خانہ جنگی وغیرہ)

لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا۔ کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو حقیر نہ سمجھے (اس کے بھیجے ہوئے حصہ کو نظرِ حقارت سے نہ دیکھے، مُنہ سے کوئی ایسا کلمہ نہ نکالے جس سے اس کی حقارت ہوتی ہو)

اِتَّقُوا الْمُحَقَّرَاتِ مِنَ الذُّنُوبِ۔ ایسے گناہوں سے بچو جن کو تم چھوٹا اور حقیر سمجھتے ہو (ایسا نہ ہو جنابِ احدیت کو وہی ناگوار ہوں اور تم ہلاک ہو جاؤ)۔

حِقْفٌ۔ ٹیڑھی، ریتی، لانبی (اس کی جمع اَحْقَافٌ اور حِقَافٌ اور حُقُوفٌ اور حَقَائِفُ اور حِقْفَةٌ ہے)۔

عرب لوگ کہتے ہیں اِحْقَوْقَفَ الشَّیْءُ۔ جب کوئی شے ٹیڑھی ہو جائے۔

حُقُوفٌ۔ سونے کے لئے جُھک جانا۔

فَاِذَا ظَبْیٌ حَاقِفٌ۔ دیکھا تو ایک ہرن ٹیڑھا ہوکر سو رہا ہے

فِی تَنَائِفَ حِقَافٍ یا فِی تَنَائِفَ حَقَائِفَ۔ خشک پتلے میدانوں میں (بعضوں نے کہا۔)

حِقْفٌ۔ قُبّہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور قرآن میں اَحْقَافٌ سے قوم عاد کے گنبد مراد ہیں۔ مگر لغت سے اُس کی تائید نہیں ہوتی

حِقٌّ۔ غلبہ کرنا، واجب کرنا، بیچ سر میں مار لگانا، یقین کرنا، ثابت ہونا، اونٹ کا چوتھے سال میں لگنا۔

حِقَّةٌ۔ بھی "حق" سے ہے، وہ اونٹ جو تین سال کا ہوکر چوتھے سال میں لگے۔

حَقٌّ۔ اللہ کا نام بھی ہے کیونکہ حقیقۃً موجود وہی ہے باقی سب چیزوں کا وجود مثل عدم کے ہے جو زوال پذیر ہو۔

حَقٌّ۔ باطل کی ضد ہے۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاٰیَ الْحَقَّ۔ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اُس نے یقیناً مجھ ہی کو دیکھا (کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا)۔

اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ۔ امانت دار، بڑا امانت دار۔

مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ۔ اللہ پر بندوں کا حق کیا ہے (حق سے مُراد یہاں یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جس ثواب کا وعدہ اپنے بندوں سے کیا ہے وہ وعدہ ضرور پورا ہوگا۔ لیکن حق کے یہاں یہ معنی نہیں ہیں کہ اللہ تعالےٰ پر کوئی شئے واجب یا لازم ہو جس کے خلاف وہ نہیں کر سکتا۔ اُس کو تو سب قدرت ہو چاہے تو تمام مومنوں کو آگ میں ڈال دے اور سب کافروں کو بہشت میں بھیجدے۔ البتہ یہ صحیح ہے کہ ایسا نہ ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے۔ اِس حدیث سے اُن لوگوں کا بھی رَدّ ہوا جو دُعا میں اِس طرح کہنا مکروہ جانتے ہیں: اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ یا بِحَقِّ مُوْسٰى یا بِحَقِّ عِیْسٰى۔ مگر یہ سمجھ لینا چاہئے کہ حق سے ان دعاؤں میں وہی مُراد ہو، جو اوپر ہم نے بیان کیا، یعنی ثواب موعود، یا حق سے حُرمت مقصود ہو)

اَلْحَقُّ بَعْدِیْ مَعَ عُمَرَ۔ میرے بعد پھر حق عمر کے ساتھ رہے گا (جو بات وہ کہیں گے حق ہوگی۔)

لَبَّيْكَ حَقًّا حَقًّا لَبَّيْكَ تَعَبُّدًا وَّ رِقًّا۔ میں تیری اطاعت اپنے اوپر لازم کر لیتا ہوں جو سراسر حق ہے میں تیری اطاعت بندگی اور غلامی کے ساتھ کرتا ہوں (حضرت محمد صلعم گو بڑے شان والے پیغمبر تھے مگر اللہ تعالےٰ کے بندے اور غلام تھے، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ہر نماز میں پڑھا جاتا ہے، اب افسوس ان جاہلوں پر ہے جو کہتے ہیں حضرت محمد صلعم کو اللہ کا حبیب اور خلیل اور پیغمبر کہو! مگر بندہ اور غلام نہ کہو! حالانکہ اللہ کی بندگی اور غلامی کا تو آنحضرت ؐ نے جابجا اقرار کیا ہے اور آپ نے صاف صاف اپنی اُمت کو وصیت کردی ہے کہ کہیں حضرت عیسیٰ ؑ کی طرح تم مجھ کو چڑھا نہ دینا، میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں)۔

اِنَّ اللّٰهَ اَعْطٰى كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ۔ اللہ تعالےٰ نے ہر حق والے کا حق دلا دیا ہے اب وارث کے لئے وصیت جائز نہ ہوگی۔

اَلصَّلٰوۃُ وَاللّٰہِ اِذًا وَّلَا حَقَّ۔ نماز، ہاں خدا کی قسم جو شخص نماز کو چھوڑ دے اُس کا اسلام میں کچھ حصہ نہ رہا (یہ حضرت عمرؓ نے اُس وقت فرمایا جب وہ زخمی پڑے تھے، لوگوں نے نماز کے لئے انھیں جگایا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے "خیر! خدا کی قسم نماز کا حق تو میں ادا کرلوں گا، مگر کیا اس کے بعد اور کوئی حق مجھ پر نہیں ہے؟ نہیں مجھ پر ہزاروں حقوق ہیں جن کو میں ادا نہیں کرسکتا")

لَیْلَۃُ الضَّیْفِ حَقٌّ فَمَنْ اَصْبَحَ بِفِنَائِہٖ ضَیْفٌ فَھُوَ عَلَیْہِ دَیْنٌ۔ مہمان کی مہمانی شب میں کرنا لازم اور ضروری ہے، جس شخص کے گھر میں یا زمین میں کوئی مہمان صبح کرے تو اُس کی مہمانی اُس پر قرضہ ہے (یعنی مروّت کے لحاظ سے ضرور اور لازم ہے اور جو کوئی مہمانی نہ کرے اس کی آدمیت میں خلل ہے)۔

اَیُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَاَصْبَحَ مَحْرُوْمًا فَاِنَّ نَصْرَہٗ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰی یَاْخُذَ قِرٰی لَیْلَتِہٖ مِنْ زَرْعِہٖ وَمَالِہٖ۔ اگر کوئی شخص شب میں کسی قوم کے پاس جاکر اترے، پھر صبح ہوجائے اور کوئی اُس کی مہمانی نہ کرے، تو اس کی مدد ہر مسلمان پر لازم ہے یہاں تک کہ وہ شخص ایک شب کی مہمانی کے موافق اس کے کھیت یا جائداد میں سے لے سکتا ہے (گو اس کا اذن نہ ہو کیونکہ وہ اپنا حق وصول کرسکتا ہے۔ خطابی نے کہا یہ اُس شخص کے لئے ہے، جس کو ہلاکت کا ڈر ہو، اُس کے پاس کھانے کے لئے کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں وہ دوسرے کا مال بغیر اس کی اجازت کے لے سکتا ہے، مگر اتنا جس سے زندگی قائم رہ سکے اب اگر اس نے اتنا مال لے کر صرف کیا تو اس کا عوض ادا کرنا اس پر لازم ہوگا، یا نہیں؟ اس بارے میں فقہا کا اختلاف ہے اور ظاہر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ لازم نہ ہوگا)۔

مَا حَقُّ امْرِیٍٔ مُسْلِمٍ اَنْ یَّبِیْتَ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ عِنْدَہٗ۔ ہر مسلمان مرد کے لئے اس سے زیادہ ہوشیاری کی کوئی بات نہیں کہ وہ دو راتیں اس طرح نہ گزارے کہ اُس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (کیونکہ زندگی کا اعتبار نہیں، معلوم نہیں موت کس وقت آجائے۔ اِس حدیث میں وصیت سے یہ مُراد ہے کہ آدمی کو کسی کا دینا ہو یا کسی کی امانت اُس کے پاس ہو یا اللہ تعالیٰ کا کوئی حق اُس پر واجب ہو تو اس کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ایسا نہ ہو کہ دفعۃً مرجائے اور زبان سے کہنے کا موقع نہ ملے۔ باقی وارثوں کے لئے وصیت کرنا وہ تو میراث کی آیت سے منسوخ ہوگیا۔ البتہ غیر وارث کے لئے ثلث مال تک اگر وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ بھی لکھ کر رکھ چھوڑے)

فَجَاءَ رَجُلَانِ یَحْتَقَّانِ فِیْ وَلَدٍ۔ دو آدمی آئے وہ دونوں ایک بچہ میں جھگڑ رہے تھے (ایک کہتا تھا اس بچّے کی پرورش میرا حق ہے، دوسرا کہتا تھا نہیں میرا حق ہے)

مَنْ یُّحَاقُّنِیْ فِیْ وَلَدِیْ۔ میرے بچّے کے مقدمہ میں مجھ سے کون جھگڑ سکتا ہے۔

اَتُحَاقُّنِیْ بِخَطِیْئَتِکَ۔ (اللہ تعالےٰ نے حضرت ایوبؑ سے فرمایا) کیا تو مجھ سے اپنے گناہ کے بارے میں جھگڑتا ہے؟

اِنَّ لَہٗ کَذَا وَکَذَا لَا یُحَاقُّہٗ فِیْھَا اَحَدٌ۔ اس کو اتنا اتنا ملے گا کوئی اس سے اس میں جھگڑا نہ کرے۔

مَتٰی مَا تَغْلُوْا فِی الْقُرْاٰنِ تَحْتَقُّوْا۔ تم کب تک قرآن میں تکرار کرتے رہوگے، وہ کہے میں حق پر ہوں یہ کہے میں حق پر ہوں۔

اِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحِقَاقِ فَالْعَصَبَۃُ اَوْلٰی۔ جب عورت جوانی کی حد کو پہنچ جائے تو اس کا عصبہ (مثلاً باپ دادا، چچا، بھائی) اس کا زیادہ حق دار ہے (وہی اس کا ولی ہوگا اور جب تک نابالغ رہے تو ماں کی پرورش میں رہے گی وہی زیادہ حق دار ہے)۔

اصل میں حِقَاقٌ کے معنی جھگڑا۔ یعنی ہر فریق کا یہ کہنا کہ میں حق پر ہوں، اور یہاں اس سے مراد جوانی ہے۔ کیونکہ بچپن میں آدمی خصومت کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا کہ نَصُّ الْحِقَاقِ سے یہ مُراد ہے کہ اُس حد کو پہنچ جائے جب اُس پر اللہ اور لوگوں کے حقوق واجب ہوتے ہیں۔ وہ بھی

جوانی ہی کی طرف اشارہ ہے۔ بعضوں نے کہا "نص الحقاق" سے مراد یہ ہے کہ عورت اُس حد کو پہنچ جائے کہ اس کی شادی بیاہ تصرف وغیرہ اپنے حق میں جائز اور نافذ ہو۔ یہ بھی جوانی ہی میں ہوتا ہے ایک روایت میں "نص الحقائق" ہے، مطلب وہی ہے۔

فُلَانٌ حَامِي الْحَقِيقَةِ (عرب لوگ اِس جملہ کو اُس وقت بولتے ہیں جب کوئی شخص اپنے لوگوں کی، جن کی حمایت اُس پر واجب ہو حمایت کرسکے)۔

لَا يَبْلُغُ الْمُؤْمِنُ حَقِيقَةَ الْإِيمَانِ حَتّٰى لَا يَعِيبَ مُسْلِمًا بِعَيْبٍ هُوَ فِيهِ۔ کوئی آدمی ایمان کی کُنہ اور حقیقت تک اُس وقت تک نہیں پہنچ سکتا، جب تک دوسرے مسلمان کا وہ عیب بیان کرنا نہ چھوڑے، جو خود اس میں موجود ہو۔ (جیسے انجیل شریف میں ہے "دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہو اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتے؟" ے

اے پسر واناے مرشد شہاب　　دو اندرز فرمود بر روی آب
یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش　　دوم آنکہ بر غیر بد بین مباش

مِنْ وَرَاءِ حِقَاقِ الْعُرْفُطِ۔ عرفط کے نوجوان درختوں کے پیچھے۔

مَا أَخْرَجَنِي إِلَّا مَا أَجِدُ مِنْ حَاقِّ الْجُوعِ (ابوبکر صدیقؓ ٹھیک دوپہر کو مسجد کی طرف نکلے لوگوں نے پوچھا تم اس وقت کیوں نکلے؟ انہوں نے کہا مجھ کو حقیقی اور سخت بھوک نے نکالا۔ میں کھانے کی تلاش میں نکلا ہوں۔ بعضوں نے کہا یہ حَاقَ، يَحِيقُ سے تخفیف قاف ہے، یعنی بھوک کے گھیر لینے کی وجہ سے نکلا ہوں)

وَتَخْتَنِقُونَهَا إِلَى شَرَقِ الْمَوْتٰى۔ تم نماز میں اتنی دیر کرو گے ایسے تنگ وقت میں پڑھو گے جتنا وقت مُردے کو اچھو لگنے سے اُس کے مرنے تک ہوتا ہے (جب اس کی سانس اٹک رہی ہو) یہ عین موت کے قریب ہوتا ہے مشہور روایت تَخْنُقُونَهَا خائے معجمہ سے، اس کا ذکر آگے آئے گا۔)

لَيْسَ لِلنِّسَاءِ أَنْ يَحْقُقْنَ الطَّرِيقَ۔ عورتوں کو بالکل راستے سے نہ جانا چاہیئے (بلکہ ایک کنارے سے)۔

مَا حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَتّٰى اسْتَغْنَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ۔ بنی اسرائیل پر عذاب کا وعدہ اُس وقت پورا ہوا جب مرد مردوں کو اور عورتیں عورتوں کو لے کر بے پرواہ ہوگئیں (مرد لواطت میں اور عورتیں مساحقہ (چپٹی) میں مصروف ہوگئیں)۔

لَقَدْ تَلَافَيْتُ أَمْرَكَ وَهُوَ أَشَدُّ انْفِضَاجًا مِنْ حُقِّ الْكَهُولِ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہ سے کہا) میں نے تیرا کام درست کیا جب وہ مکڑی کے جالوں سے بھی زیادہ بودا اور کمزور تھا۔

إِنَّهُ زَرَعَ كُلَّ حُقٍّ وَلُقٍّ۔ اُس نے ہر نرم اور بلند زمین میں کھیتی کی (سب آباد کر دی)۔

إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ۔ مگر اسلام کے حق سے (جیسے کسی کا خون کرے یا حد کا کام کرے، مثلاً زنا وغیرہ یا کسی کا مال تلف کر دے یا نماز چھوڑ دے)

اَلْوُضُوءُ حَقٌّ وَسُنَّةٌ (اذان کے لئے) وضو کرنا ضروری سنت ہے۔

فَحَقُّ اللّٰهِ أَحَقُّ۔ اللہ کا حق اور زیادہ پورا کرنے کے لائق ہے (اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کا حق بندوں کے حق پر مقدم کیا جائے گا، بلکہ جہاں حق اللہ اور حق العباد جمع ہوں تو پہلے حق العباد ادا کیا جاتا ہے، اِس لئے کہ بندے محتاج ہیں اور اللہ غنی ہے مطلب یہ ہے کہ جب تو بندوں کا حق ادا کرنے کا خیال رکھتا ہے تو اللہ کا حق ادا کرنے کا ضرور خیال ہونا چاہیئے کیونکہ اللہ کا احسان بندوں کے احسانات سے کہیں زیادہ ہے)۔

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ۔ بندوں کی ساری باتوں میں یہ بات بہت بجا اور بہت درست ہے کہ پروردگار جو تو عنایت فرمائے اس کا کوئی روکنے والا نہیں "كُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ" بیچ میں جملہ معترضہ ہے، یعنی ہم سب تیرے بندے ہیں۔)

أَحَقًّا عَلَى الْإِمَامِ۔ کیا آپ سمجھتے ہیں امام پر یہ حق ہے؟

فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ۔ تب تمہارا دعوےٰ قاتل پر

ثابت ہو جائے گا تم اس سے قصاص یا دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے۔

اِنَّ فِی الْمَالِ حَقًّا سِوَی الزَّکٰوۃِ۔ مال میں زکوٰۃ کے سوا اور بھی حقوق ہیں (مثلاً ضرورت کی چیزیں ہانڈی، برتن، کلہاڑی، تسلا، پھاوڑا، دست پناہ، چھلنی، توا، آگ، پانی، وغیرہ مانگنے پر دینا مہمان کی خاطر داری کرنا، ایک دن ایک رات تک)

اَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ جَوْفَ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ۔ سب وقتوں سے زیادہ بندے کی دعا قبول ہونے کا وقت رات کا پچھلا درمیانی حصہ ہے۔

فَاَعْطُوا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ۔ اونٹ کا جو حصہ زمین میں ہے وہ اس کو دو (ساعت بہ ساعت اس کو چھوڑ دیا کرو تاکہ زمین میں چرتا رہے اپنا پیٹ بھر لیا کرے اگر قحط کے دنوں میں اونٹ پر سفر کرو تو قحط زدہ مقامات سے جلد نکل جاؤ تاکہ اونٹ دبلے نہ ہونے پائیں (سبحان اللہ شریعت محمدی میں کوئی بات نہیں چھوڑی، جانوروں تک کی بھی راحت رسانی کی تجویزیں اس میں کی گئی ہیں اور آنحضرتؐ کا وجود باجود جسطرح آدمیوں کے لئے رحمت تھا اسی طرح جانوروں کے لئے بھی۔ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

اِذَا اُعْطُوا الْحَقَّ قَبِلُوْهُ۔ جب کوئی ان سے حق بات کہتا ہے تو اس کو قبول کر لیتے ہیں، (نصیحت کرنے سے ناراض نہیں ہوتے)۔

ثُمَّ لَمْ یَنْسَ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ ظُهُوْرِهَا وَرِقَابِهَا۔ پھر اللہ کا جو حق ان جانوروں کی پیٹھ اور گردن میں ہے ان کو نہیں بھولا (پیٹھ میں حق یہ ہے کہ تھکے ماندہ شخص کو سوار کر لینا، گردنوں میں حق یہ ہے کہ ان کو اچھی طرح پرورش کرنا ان کے کھانے پینے کی فکر رکھنا، طاقت کے موافق ان سے محنت لینا اور ان پر بوجھ لادنا)

حَاقَقْتُهٗ فَحَقَقْتُهٗ۔ میں نے اس سے جھگڑا کیا، پھر میں غالب آیا جیسے خَاصَمْتُهٗ فَخَصَمْتُهٗ۔

حَقَّ الطَّرِیْقَ۔ راستہ پر چلا۔

حَقٌّ۔ موت۔

اَلْاِقَامَةُ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ۔ اقامت یعنی تکبیر امام کا حق ہے (جب امام نماز کے لئے اٹھے یا نکلے اس وقت تکبیر کہی جائے)

اَسْاَلُكَ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ۔ میں تیرے ان حقوق کے وسیلے سے جو تیرے بندوں پر ہیں سوال کرتا ہوں۔

وَبِحَقِّ السَّائِلِیْنَ عَلَیْكَ۔ اور مانگنے والوں کا جو حق تجھ پر ہے اس کے وسیلے سے (اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے)

اَلْعَیْنُ حَقٌّ۔ نظر بد لگنا سچ ہے (واقعی اس سے اثر ہوتا ہے، اب تو "مسمریزم" کا جو عمل نکلا ہے اس سے یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا کہ نظر میں بڑی تاثیر ہے اور ان لوگوں کا خیال باطل نکلا جو حدیث کے خلاف اثراتِ نظر کو ایک ڈھکوسلا سمجھتے تھے)

حَقٌّ کے کئی معنی آتے ہیں، ایکؔ تو حکمت کے ساتھ پیدا کرنے والا دوسرےؔ وہ چیز جو حکمت کے ساتھ پیدا کی گئی ہو یا بنائی گئی ہو تیسرےؔ صحیح اعتقاد اور قول جو واقع کے مطابق ہو یا وہ قول یا فعل جو وقت اور مصلحت کے موافق ہو۔ چوتھےؔ واجب اور لازم پانچویںؔ مضبوط اور مستحکم چھٹےؔ یقین اور اذعان۔ ساتویں حقیقت اور ماہیت۔

لَا تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِمُشَاهَدَةِ الْعِیَانِ وَلٰكِنْ تُدْرِكُهُ الْعُقُوْلُ بِحَقَائِقِ الْاِیْمَانِ۔ اللہ تعالیٰ کو عقلیں آنکھوں سے دیکھ کر نہیں دریافت کر سکتیں (اور محسوسات کی طرح) بلکہ ایمان کی حقیقتیں پہچان کر (اس ایمان کی ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ اللہ تعالےٰ کے وجود پر ایسا یقین ہو جاتا ہے جیسے اس بات پر کہ، ایکؔ دوؔ کا یا دوؔ چارؔ کا نصف ہے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں اگر کوئی کہے کہ تجھ کو اس امر کا یقین ہے کہ فلاں شخص تیرا باپ تھا تو میں کہوں گا نہیں، مگر اس امر پر مجھ کو پورا یقین ہے کہ ہمارا پروردگار موجود ہے اور اس نے اپنی طرف سے پیغمبروں کو دنیا میں بھیجا اور قیامت اور شریعت کی سب باتیں برحق ہیں۔ اس قسم کا یقین ایمان کا نور ہے جو سچے مومنوں کے دل میں اللہ تعالیٰ ڈالتا ہے۔ اہل بدعت اور اہل باطل کو یہ یقین ساری عمر نصیب نہیں ہوتا)۔

اِذَا اسْتُحِقَّتْ وَلَایَةُ اللّٰهِ۔ جب تو اللہ تعالیٰ کی

کا سزاوار ہوتا ہے۔

لَا تَتَعَرَّضُوا الْحُقُوقَ۔ بلا وجہ اپنے آپ کو اللہ یا لوگوں کے حقوق میں مت پھنساؤ (یعنی ایسے کام مت اختیار کرو، جن میں لوگوں کے حقوق تم پر پیدا ہوں، بلکہ ایسے کاموں سے بھاگتے رہو، اگر زبردستی پھنس جاؤ! مثلاً کوئی زبردستی تم کو عدالت کا حاکم کر دے تو صبر کرو اور اللہ سے مدد مانگو)۔

حَقَلٌ۔ حقلہ ہونا (یہ ایک بیماری ہے جو اونٹ یا گھوڑے کو ہو جاتی ہے۔ گھاس کے ساتھ مٹی کھا جانے سے پیدا ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ میں درد ہوتا ہے)۔

مُحَاقَلَةٌ۔ زمین کو گیہوں کے عوض کرایہ پر لینا، یا کھیتی کو اس کی پختگی معلوم ہونے سے بیشتر بیچ ڈالنا یا تہائی یا چوتھائی پیداوار بٹائی کرنا یا گیہوں کو جو بالی کے اندر ہو صاف گیہوں کے بدل اندازہ سے بیچ ڈالنا۔

نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ۔ آنحضرتؐ نے محاقلہ سے منع فرمایا۔ (اس کے معنی اوپر گزر چکے)

مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ۔ تم اپنے کھیتوں کو کیا کرو گے (حَقْلٌ سے نکلا ہے۔ بمعنی کھیتی کرنا۔

كَانَتْ فِينَا امْرَأَةٌ تَحْقِلُ عَلَى أَرْبِعَاءَ لَهَا سِلْقًا۔ ہم میں ایک عورت تھی جو اپنی نالیوں پر چقندر بوتی تھی (جسم)۔

أَكْثَرُهُمْ حَقْلًا۔ سب سے زیادہ کھیتی والے (مجمع البحار) میں ہے کہ مُحَاقَلَةٌ کی تفسیر ایک روایت میں یوں آئی ہے۔ خشک کھجور کو تر کھجور کے بدل یا تازے انگور کو منقی کے عوض اور ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ اس میں کمی یا بیشی کا احتمال ہے)

حَوْقَلَ۔ بوڑھا ہو گیا، جماع کے قابل نہیں رہا۔

حَيْقَلٌ۔ جس میں بھلائی نہ ہو۔

حَقْنٌ۔ باز رکھنا، روکنا، محفوظ رکھنا۔

حَاقِنٌ۔ جس کا پیشاب رُکا ہوا ہو۔

حَقْنَةٌ۔ ایک درد ہے پیٹ کا۔

حُقْنَةٌ یا اِحْتِقَانٌ۔ حقنہ، جس کو ڈاکٹر انیما کہتے ہیں (یعنی دوا مقعد کی راہ سے ڈالنا)

لَا رَأْيَ لِحَاقِنٍ۔ یہ ایک مثل ہے جس کا پیشاب رُکا ہو، وہ کیا رائے دے گا؟ وہ تو بے قرار اور مضطرب ہو گا۔

لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ حَاقِنٌ يَا حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ۔ کوئی تم میں پیشاب روکے ہوئے نماز نہ پڑھے جب تک (پیشاب کر کے) ہلکا نہ ہو جائے (کیونکہ نماز کا بڑا جز خشوع اور خضوع ہے اور ایسی حالت میں کیا خشوع خضوع ہو سکتا ہے)

حَقَنَ لَهُ دَمَهُ۔ اس کا خون محفوظ رکھا (اس کو مارے جانے سے بچایا)۔

تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي۔ آنحضرتؐ نے میری ڈگد گی اور ٹھڈی کے درمیان وفات پائی (میں آپؐ کا سر اپنی چھاتی سے لگائے ہوئے تھی)۔

اَلْإِيمَانُ يُحْتَقَنُ بِهِ الدَّمُ۔ ایمان سے جان بچتی ہے

مِحْقَنَةٌ۔ حقنہ کا آلہ۔

حَقْوٌ۔ وہ مقام جہاں ازار باندھتے ہیں۔ اس کی جمع أَحْقٍ اور أَحْقَاءٌ اور حُقِيٌّ اور حِقَاءٌ ہے۔

حَقْوٌ۔ ازار کو بھی کہتے ہیں۔

أَعْطَى النِّسَاءَ اللَّاتِي غَسَلْنَ ابْنَتَهُ حَقْوَهُ وَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ۔ آنحضرتؐ نے ان عورتوں کو جو آپ کی صاحبزادی کو غسل دے رہی تھیں اپنا تہبند دیا اور فرمایا یہ اُن کے کفن کا اندر کا کپڑا کرو (تاکہ ان کے جسم سے لگا رہے اور اس کی برکت سے ان کو فائدہ ہو)۔

قَامَتِ الرَّحِمُ فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمٰنِ۔ رحم (یعنی رشتہ ناتا) کھڑا ہوا اور پروردگار کا حقو تھام لیا (نہایہ میں ہے کہ یہ مجاز اور تمثیل ہے کیونکہ رحم کو رحمان کی ایک شاخ قرار دیا اور شاخ اپنی جڑ کی پناہ لیتی ہے، جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی پناہ لیتا ہے)۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

عُذْتُ بِحَقْوِ فُلَانٍ۔ یعنی میں نے اس کی پناہ لی ہے۔
مؤلف کہتا ہے یہ حدیث احادیث صفات میں سے ہے۔ اور سلف نے اِس قسم کی حدیثوں میں تاویل نہیں کی، بلکہ اُن کو اپنے ظاہر پر رکھا اور یہ کہا ہے کہ پروردگار کی آنکھ اور ہاتھ اور چہرہ اور قدم اور ساق اور حقو سب کچھ ہیں، مگر جیسے اس کی ذاتِ مقدس کے لائق ہیں اور یہی طریقہ اسلم ہے۔
تَعَاهَدُوْا هَمَايِنَكُمْ فِيْ اَحْقِيْكُمْ۔ اپنی ہمیانوں کو کمر میں محفوظ رکھو (ہمیان وہ تھیلی جس میں روپے رکھتے ہیں)
لَا تَزْهَدُنَّ فِيْ جَفَاءِ الْحَقْوِ۔ موٹی ازار پہننے سے نفرت نہ کرو (یہ حضرت عمرؓ نے عورتوں سے فرمایا تاکہ اُن کی پردہ پوشی کامل طریقہ پر ہو سکے)۔
مَا حَسَدْتُ ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا عَلَى الطَّسَّاةِ وَ الْحَقْوَةِ۔ (شیطان کہتا ہے) میں نے آدمی کی کسی بیماری پر اتنا حسد نہیں کیا، جتنا ہیضے اور پیٹ کے درد پر کیا (کیونکہ اس بیماری میں شہادت کا درجہ اس کو ملتا ہے)۔

بَابُ الحاء مع الكاف

حَكَأٌ۔ باندھنا۔ (جیسے اِحْتِكَاءٌ ہے)۔
اِحْكَاءٌ۔ چھپنا۔
فِي الْحُكَاَةِ مَا اُحِبُّ قَتْلَهَا۔ حکأۃ کا مارڈالنا میں پسند نہیں کرتا (وہ ایک جانور ہے چھپکلی کے مشابہ جو ایذا نہیں دیتا۔ بعضوں نے کہا "چھپکلی" ہی کو کہتے ہیں۔ مجمع البحار میں ہے کہ حُكَاءٌ خنفسہ کا نر ہے مد ہمزہ)۔
حَكْرٌ۔ ظلم کرنا، بدسلوکی کرنا، ضبط کرنا۔
حَكَرٌ۔ مستقل ہونا۔ روکنا۔
اِحْتِكَارٌ اور تَحَكُّرٌ۔ غلہ کا رکھ چھوڑنا اِس نیت سے کہ مہنگا ہونے پر بیچیں گے۔
مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا۔ جس نے کھانے کی چیزیں روک رکھیں۔
نَهٰى عَنِ الْحُكْرَةِ۔ احتکار سے منع فرمایا۔
حُكْرٌ۔ کے بھی وہی معنی ہیں۔
اِنَّهٗ كَانَ يَشْتَرِي الْعِيْرَ حُكْرَةً۔ حضرت عثمانؓ قافلے کا سب غلہ خرید لیتے یا یوں ہی ڈھیر لگا کر خرید لیتے۔
اِذَا وَرَدْتَ الْحَكَرَ الْقَلِيْلَ فَلَا تَطْعَمْهُ۔ جب تُو تھوڑے سے پانی پر (جو گڑھے میں جمع ہو جاتا ہے) آتے جاتے (اُس میں سے پانی پیتے رہیں) تو وہ پانی مت پی (اس لئے کہ قلیل پانی میں احتمال ہے کہ اُن کا زہر سرایت کر گیا ہو، گو وہ ناپاک نہ ہو گا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)
مَنِ احْتَكَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ۔ جو شخص احتکار کرے وہ گنہگار ہے (نووی نے کہا مُراد یہ ہے کہ غلہ کی گرانی کے وقت بہت غلہ خرید کرکے اِس نیت سے رکھ چھوڑے کہ جب اور گراں ہو گا تو بیچیں گے، اگر اُس کے گاؤں یا کھیت سے غلہ آئے یا ارزانی میں خریدے اور اُس کو رکھ چھوڑے یا گرانی میں اِس نیت سے خریدے کہ اسی وقت اس کو بیچ ڈالے گا، تو یہ احتکار نہ ہو گا نہ وہ گنہگار ہو گا۔)
لَاَنْ يَلْقَى اللّٰهَ الْعَبْدُ سَارِقًا اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَلْقَى اللّٰهَ وَقَدِ احْتَكَرَ الطَّعَامَ۔ اگر بندہ چور ہو کر اللہ تعالٰے سے ملے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ احتکار کرنے والا ہو کر ملے، اس نے غلہ کا احتکار کیا ہو۔
اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَّالْمُحْتَكِرُ مَلْعُوْنٌ۔ غلہ باہر سے لانے والا روزی دیا جائے گا (اللہ تعالٰے اس کو برکت دے گا چونکہ وہ خلق اللہ کی آسائش اور پرورش چاہتا ہے) اور غلہ روک رکھنے والا ملعون ہے۔ (مجمع البحرین میں ہے کہ ارزانی میں چالیس دن تک غلہ روک رکھنا احتکار ہے۔ اور مہنگائی اور قحط میں تین دن تک روک رکھنا بھی احتکار ہے۔ اور گیہوں اور جو اور کھجور اور گھی اور تیل کو مزید فائدہ کی غرض سے روک رکھنا احتکار ہے۔ میں کہتا ہوں اِس کی کوئی وجہ نہیں ہے بلکہ ہر ایک اناج جس کو لوگ کھاتے ہوں، اُس کا روک رکھنا احتکار ہے

جیسے چاول۔ جوار۔ باجرہ۔ ساؤان۔ کودون۔ منڈوان اور روشن دانہ وغیرہ وغیرہ۔

مَرَّ بِالْمُحْتَكِرِيْنَ فَأَمَرَ بِحُكْرَتِهِمْ أَنْ تُخْرَجَ إِلَىٰ بَطْنِ الْأَسْوَاقِ حَيْثُ تَنْظُرُ الْأَبْصَارُ إِلَيْهَا۔ آنحضرتؐ احتکار کرنے والوں پر گزرے۔ فرمایا اِن لوگوں نے جو غلہ روک رکھا ہے اس کو بازاروں کے درمیان نکال کر لاؤ جہاں پر سب لوگ اُس کو دیکھیں (اور ان لوگوں پر لعنت پھٹکار کریں)۔

حَكَرٌ۔ گمی شہد جس کو بیچے جاتے ہیں۔

حَكَّ۔ رگڑنا، ملنا، کھجانا، چھیلنا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:) مَا حَكَّ جِلْدَكَ مِثْلُ ظُفْرِكَ۔ تیری کھال کو تیرے ہی ناخن کی طرح کوئی نہیں کھجا سکتا (مطلب یہ ہے کہ اپنی مدد آپ کرو، اپنی فکر آپ کرو، دوسروں کے بھروسے پر بیٹھے رہنا بڑی غلطی ہے)۔

اَلْإِثْمُ مَا حَكَّ فِيْ نَفْسِكَ وَكَرِهْتَ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکتا ہو اور تو لوگوں کو اُس کی خبر ہو جانا پسند نہ کرتا ہو۔

اَلْإِثْمُ مَا حَكَّ فِيْ نَفْسِكَ وَإِنْ أَفْتَاكَ الْمُفْتُوْنَ گناہ وہ ہے جو تیرے سینے میں چبھے اگرچہ کوئی گمراہ شخص تجھ کو فتویٰ دے کر یہ گناہ نہیں ہے۔

إِيَّاكُمْ وَالْحَكَّاكَاتِ فَإِنَّهَا الْمَآثِمُ۔ تم اُن باتوں سے بچے رہو جو دل کھجلاتی ہیں (یعنی دل پر اثر کرتی ہیں) وہی گناہ ہیں۔

حَتّٰى إِذَا تَحَاكَّتِ الرُّكَبُ قَالُوْا مِنَّا نَبِيٌّ وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلُ۔ (ابوجہل لعین کہنے لگا) جب گھٹنے گھٹنوں سے لگ گئے (یعنی ہم اور بنی ہاشم شرف و فضیلت میں برابر ہو گئے) تو اب بنی ہاشم (اپنی فضیلت یوں جتانے لگے) کہنے لگے ہم میں ایک پیغمبر ہوا (تم کو یہ شرف کہاں ملا؟) خدا کی قسم میں تو کبھی ماننے والا نہیں (خدا ان کو غارت کرے یا منہ کالا کرے)

أَنَا جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ۔ میں اِس مقدمہ کی وہ لکڑی ہوں جس سے خارش زدہ اونٹ اپنے آپ کو رگڑ کر اپنی کھجلی دفع کرتے ہیں (یعنی بڑے بڑے اہم کاموں میں میری رائے سے لوگ فائدہ اُٹھاتے ہیں، میری طرف رجوع کرتے ہیں) کتاب الجیم میں بھی اِس کی تفسیر گزر چکی ہے۔

إِذَا حَكَكْتُ قُرْحَةً دَمَّيْتُهَا (یہ عمرو بن عاص رضؓ کا قول ہے) جب میں کسی زخم کو کھجاتا ہوں تو اُس کو خون آلودہ کر دیتا ہوں (یعنی ہر کام میں اُس کی انتہا کو پہنچ جاتا ہوں)۔

أَمَرَ بِدَفْنِ حِكَّةٍ يَلْعَبُ الصِّبْيَانُ بِهَا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضؓ نے بچوں کے ایک کھلونے کو جس کو "حکہ" کہتے ہیں (وہ ہڈی سے رگڑ کر مورت کے طور پر بنایا جاتا ہے) گاڑ دینے کا حکم دیا (بچے کیا کرتے ہیں اُس کو اُٹھا اُٹھا کر دور پھینکتے ہیں۔ جو کوئی جا کر اُس کو لے لے وہ جیت لیتا ہے)۔

حِكَّةٌ۔ خارش اور کھجلی کو بھی کہتے ہیں۔ مگر "حکہ" سوکھی کھجلی اور "جرب" وہ کھجلی جو دانوں کے ساتھ ہو۔

حُكْمٌ۔ فیصلہ کرنا۔ پھیر جانا، فساد سے روکنا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام حکیم بھی ہے، کیونکہ وہ بڑا قاضی اور فیصلہ کرنے والا ہے۔ بعضوں نے کہا اِس لئے کہ وہ چیزوں کو مضبوطی اور درستی کے ساتھ بناتا ہے۔ بعضوں نے کہا اِس لئے کہ وہ حکمت والا ہے۔ حکمت کہتے ہیں موجودات کی حالت نفس الامر کے موافق پہچاننے کو۔ صاحب نہایہ نے کہا، حکمت افضل اشیاء کی معرفت افضل علوم سے۔ اور حکیم اس کو بھی کہتے ہیں جو باریک باریک کاریگریاں کرے اور نادر نادر چیزیں بنائے۔

وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ۔ یعنی قرآن تمہارے لئے اور تمہارے اوپر حکومت کرنے والا ذکر ہے۔ (بعضوں نے کہا حکیم کے معنی یہاں "محکم" کے ہیں یعنی جس میں اختلاف اور اضطراب نہیں ہے، بعضوں نے کہا اُس میں حکمتیں اور دانائی کی باتیں بھری ہوئی ہیں)۔

قَرَأْتُ الْمُحْكَمَ عَلَىٰ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ میں نے مفصل کی سورتیں آنحضرتؐ ہی کے

زمانہ میں پڑھ لی تھیں۔ بعضوں نے کہا محکم سے مُراد یہاں وہ ہے جو متشابہ کی ضد ہو)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَكَنَّاهُ بِاَبِيْ شُرَيْحٍ۔ ابوشریح کی کنیت پہلے ابوالحکم تھی، آنحضرتؐ نے فرمایا حَکَم تو اللہ کا نام ہے اور اُن کی کنیت ابوشریح رکھی۔

اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ۔ ایک وہ آیت جو محکم ہو (یعنی منسوخ نہ ہو) (مجمع البحار میں ہے کہ "مُحْكَمَاتٌ" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف ہو۔ اور "متشابہات" وہ آیتیں جن کا مطلب واضح اور صاف نہ ہو)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ۔ اللہ نے اُس کو حکمت دی (یہاں حکمت سے مُراد قرآن ہے)۔

اٰتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ وَالْكِتَابَ۔ اللہ نے اُس کو حکمت دی (یعنی دانائی اور عقل یا علم یا کاموں کو مضبوطی اور درستی سے کرنا، یا فکرِ سلیم جس میں خطا نہ ہو۔ کتاب سے مُراد قرآن ہے)۔

حکمت اُس علم کو بھی کہتے ہیں، جس میں ہر موجود کے احوال اور خصائص اور حقیقت اور ماہیت سے بحث کی جاتی ہے جہاں تک بشری طاقت کام کرتی ہے اسی طرح انسان کے مفید اور مُضر باتوں کی اور صلاح تمدن اور زندگی کی آسائش کے ساتھ گزارنے کے اصول و تدابیر کی اس میں تعلیم ہوتی ہے، حکیم اُس شخص کو کہیں گے جو یہ علم جانتا ہو اور اُس پر عمل کرتا ہو، اگر عمل نہ کرے تو وہ حکیم نہیں ہے صرف عالم ہے۔ انبیاء کا مرتبہ حکیموں سے بڑھ کر ہے۔ اور انبیاء کے بعد پھر سب سے اعلیٰ مرتبہ حکیموں کا ہے، اُس کی وجہ یہ ہے کہ حکیموں کا علم انہی باتوں تک پہنچتا ہے جو محسوس اور عقلِ انسانی کی حدود میں ہیں۔ اور انبیاؑ ان باتوں کو بھی جانتے ہیں جو حس اور عقل کی رسائی سے برتر ہیں۔

وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ۔ میں اپنے جھگڑوں میں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں (تیرے ہی سامنے اپنا مقدمہ لے جاتا ہوں، نہ جاہلیت والوں کی طرح بُتوں یا کاہنوں کے سامنے)۔

وَمِنْهُمْ حَكِيْمٌ اِذَا لَقِيَ الْعَدُوَّ۔ ان میں ایک شخص ہے جس کا نام حکیم ہے بعضوں نے کہا حکیم سے حکمت والا مُراد ہے۔

يَنْزِلُ حَكَمًا عَدْلًا۔ حضرت عیسیٰؑ (قیامت کے قریب) حاکم بنکر اُتریں گے انصاف کریں گے (یعنی شریعتِ محمدی کے موافق حکم دیں گے)

مجمع البحار میں ہے کہ اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں اور وہ زندگی میں آسمان پر اُٹھالئے گئے۔ اور مالکؒ نے کہا کہ وہ تینتیس ۳۳ کی عمر میں مر گئے، مرنے سے اُن کی مُراد یہ ہوگی کہ آسمان کی طرف اُٹھالئے گئے یا حقیقۃً مرجانا مُراد ہو تو اللہ تعالےٰ اخیر زمانہ میں پھر ان کو زندہ کرکے دنیا میں بھیجے گا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰؑ کے قیامت کے قریب اُترنے میں متواتر حدیثیں وارد ہیں۔

مؤلف کہتا ہے اکثر علماء کا کیا، بلکہ کل علمائے اُمتِ محمدی یہاں تک کہ علمائے نصاریٰ کا بھی اِس پر اجماع ہے کہ قیامت کے قریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور متواتر حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ آپ دجّال کو قتل کریں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے، صلیب توڑ ڈالیں گے، سوروں کو مار ڈالیں گے۔ اور مالکؒ کا یہ قول شاذ ہے اور عجب نہیں کہ راوی کو اس میں شبہ ہوگیا ہو، اُس نے غلطی سے مالکؒ کے کلام کا یہ مطلب سمجھا ہو، یہ قول ثابت بھی ہو تو وہ تاویل کرنا ضروری ہے جو اوپر منقول ہے اور اگر مالکؒ وہ بات کہیں جو صحیح حدیثوں کے برخلاف ہو تو اُن کا قول ہرگز تسلیم کے لائق نہ ہوگا، جیسے اور علماء کا قول ویسے وہ بھی معصوم نہیں ہیں۔ بہرحال مالکؒ نے اِس امر کا انکار نہیں کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے قریب پھر دنیا میں آئیں گے۔ اب جو شخص نزولِ عیسیٰ کا منکر ہو وہ بدعتی اور گمراہ ہے اُس پر کفر کا خوف ہے۔ اور افسوس اُس پنجابی کے حال پر جو اپنے کو عیسیٰ کہتا ہے، کبھی مریم، کبھی مثیلِ عیسیٰ، کبھی مرد بنتا ہے کبھی عورت۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت کرے اور اس کی اِغوا سے ہر ایک مسلمان کو محفوظ رکھے۔ وہ یقیناً اُن دجّالوں میں کا ایک دجّال ہے جن کے ظاہر ہونے کی خبر آنحضرتؐ دے چکے ہیں۔

مجمع البحار میں ہے کہ باجی نے یہ روایت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ ع سنہ ۹۷ھ میں اُتریں گے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ میں کہتا ہوں یہ روایت غلط تھی اس کی غلطی ظاہر ہو چکی۔ کیونکہ اس وقت جب میں یہ مضمون لکھ رہا ہوں، رجب کی دوسری تاریخ یوم دوشنبہ سنہ ۱۳۲۵ھ ہے اور اب تک حضرت عیسیٰ ع نہیں اُترے۔ نہ ابھی تک شام اور قسطنطنیہ پر نصاریٰ قابض ہوئے ہیں، گو مسلمانوں کی اکثر حکومتیں دوسروں نے چھین لی ہیں اور باستثنائے سلطانِ روم اور شاہِ ایران مسلمانوں کا کوئی مختار بادشاہ نہیں رہا ہے۔

فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ بَلْ عَلٰى حُكْمِكَ۔ تو ایسا کر قلعہ کے کافروں کو اپنے حکم پر اُتار اللہ کے حکم پر مت اُتار (یعنی ان سے یوں کہہ اگر تم اس امر پر راضی ہو کہ میں جو تمہارے بارے میں مناسب سمجھوں وہ حکم دوں گا، تب تو اُتر آؤ۔ اگر وہ یہ کہیں کہ ہم اللہ کے حکم پر اُترتے ہیں تو یہ شرط منظور نہ کر، اس لئے کہ اللہ کا حکم تجھے کیا معلوم ہے)

وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْهِمْ۔ یہ اس لئے کہ سعد بن معاذ نے بنی قریظہ کے یہودیوں کے بارے میں حکم دیا تھا (وہ حکم یہ تھا کہ ان میں کے جوان مرد قتل کر دیئے جائیں، بچے عورتیں لونڈی غلام بنیں)

اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحُكْمًا یا لَحِكْمَةً۔ بعض اشعار حکمت کے بھی ہوتے ہیں (جن میں مفید مضامین ہوتے ہیں، دانائی کی باتیں، نصیحتیں وغیرہ۔ تو عموماً ہر شعر کو بُرا نہیں کہہ سکتے اور آنحضرت نے بھی اشعار سُنے ہیں، چنانچہ ایک بار حسان رض نے آپ کو اشعار سنائے)۔

اَلصَّمْتُ حُكْمٌ وَّقَلِيْلٌ فَاعِلُهٗ۔ خاموشی حکمت ہے لیکن اس کے کرنے والے کم ہیں (اکثر لوگ بیہودہ اور بے ضرورت بکواس کیا کرتے ہیں اور بعض تو غیبت، بہتان، فحش گوئی اور دروغ بیانی سے بھی باک نہیں کرتے ہیں)

بیاموزد بہائم از تو گفتار + تو خاموشی بیاموز از بہائم

اَلْخِلَافَةُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْحُكْمُ فِي الْاَنْصَارِ۔ خلافت اور حکومت تو قریش کے لوگوں میں رہے گی، لیکن فیصلہ کرنا انصار میں ہوگا۔ (اکثر فقہاء انصاری صحابہ ہوئے ہیں۔ جیسے معاذ بن جبل، اُبی بن کعب، زید بن ثابت وغیرہم)۔

بِكَ حَاكَمْتُ۔ میں اپنا مقدمہ تیرے سامنے لاتا ہوں تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں یا تیری ہی مدد کے بھروسہ پر میں مخالفوں سے بحث اور تقریر کرتا ہوں

اِنَّ الْجَنَّةَ لِلْمُحَكَّمِيْنَ یا لِلْمُحَكِّمِيْنَ۔ بہشت اُن لوگوں کے واسطے ہے جن کو کافر لوگ کہیں یا تو تم کافر ہو جاؤ یا قتل ہو، وہ قتل ہونا گوارا کریں پر کفر پر راضی نہ ہوں۔ یا بہشت ان لوگوں کے واسطے ہے جو اپنے نفس سے آپ انصاف کرتے ہیں (بُری باتوں سے نفس کو روکتے ہیں) من آنم کہ من دانم، سب بندگانِ خدا سے زیادہ اپنے تئیں گنہگار اور قصوروار سمجھتے ہیں، کبر و غرور نہیں کرتے، اتراتے نہیں)۔

لَا يَنْزِلُهَا اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ اَوْ مُحَكَّمٌ فِيْ نَفْسِهٖ۔ بہشت میں ایک گھر ہے، اس میں وہی شخص جانے پائے گا جو پیغمبر ہو یا صدیق یا شہید یا وہ شخص جس کو دو باتوں میں اختیار دیا گیا ہو، مرنا قبول کرے یا کفر کرنا، اور وہ مرنا قبول کرے گر کفر پر راضی نہ ہو۔

فَاَحْكَمَ اللّٰهُ عَنْ ذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرمایا (یہ اَحْکَمْتُ سے نکلا ہے بمعنی مَنَعْتُ (بعضوں نے کہا: حَكَمْتُ الْفَرَسَ یا اَحْكَمْتُهٗ یا حَكَّمْتُهٗ سے۔ یعنی میں نے گھوڑے کو روک لیا)۔

مَا مِنْ اٰدَمِيٍّ اِلَّا وَفِيْ رَأْسِهٖ حَكَمَةٌ۔ ہر آدمی کے سر پر ایک حَكَمَةٌ ہے (حکمہ لگام کا وہ لوہا جو گھوڑے کی ناک پر رہتا ہے اور اُس کی ٹھوڑی کے تلے جس طرح جانور اس کی وجہ سے سوار کی مخالفت نہیں کر سکتا اسی طرح جب اللہ چاہتا ہے تو آدمی کو بھی اس کی وجہ سے برائی سے روک دیتا ہے)۔

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَوَاضَعَ رَفَعَ اللّٰهُ حَكَمَتَهٗ۔ بندہ جب عاجزی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کا مرتبہ اور بڑھا دیتا ہے۔

عرب لوگ کہتے ہیں۔

فُلَانٌ عَالِي الْحَكَمَةِ۔ وہ شخص عالی شان ہے۔

وَاَنَا اٰخِذٌ بِحَكَمَةِ فَرَسِهٖ۔ میں آپ کے گھوڑے کی لگام تھامے ہوئے تھا۔

اَحْكِمِ الْيَتِيْمَ كَمَا تُحْكِمُ وَلَدَكَ۔ یتیم کو بھی بُری باتوں سے اسی طرح بچا جس طرح اپنی اولاد کو بچاتا ہے (اس کی تعلیم و تربیت میں بھی اپنی اولاد کی طرح کوشش کر) بعضوں نے کہا اس کی جائداد کی اصلاح کے لئے اسی طرح فکر کر جس طرح اپنی اولاد کی جائداد میں اصلاح اور درستی کرتا ہے)۔

فِیْ اَرْشِ الْجِرَاحَاتِ الْحُكُوْمَةُ۔ زخموں کی دیت میں حکومت کرنا چاہئے (یعنی جن زخموں کی دیت مقرر نہیں ہے اس میں حاکم یہ کرے کہ اگر ایسا زخم کسی صحیح سالم غلام کو پہنچایا جاتا تو اس کی قیمت کتنی کم ہو جاتی، اسی نسبت سے دیت دِلائے مثلاً ایک غلام کی قیمت سو روپے تھی، اگر اس کو ایسا زخم لگتا تو اس کی قیمت نوّے روپیہ رہ جاتی۔ تو دیت کا دسواں حصّہ زخمی کرنے والے کو دینا ہوگا)۔

شَفَاعَتِیْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ حَتّٰی حَكَمٍ وَحَاءٍ۔ میں اپنی امّت کے اُن لوگوں کی شفاعت کروں گا جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں گے یہاں تک کہ حکم اور حاء قبیلوں کی بھی شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلے بڑے شریر مشہور تھے)۔

فَقَدْ اَحْكَمَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو جہاد میں آنے سے روک دیا۔

نَطَقُوْا فَكَانَ نُطْقُهُمْ حِكْمَةً۔ اولیاء اللہ بات کرتے ہیں تو حکمت کی بات کرتے ہیں (جو دنیا اور آخرت دونوں میں مفید ہوتی ہے)۔

لَيْسَ كُلَّ كَلَامِ الْحِكْمَةِ اَتَقَبَّلُ۔ میں حکمت کی ہر بات قبول نہیں کرتا (بلکہ بات کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہوں اگر اس کی نیت میری رضا جوئی کی ہے، تب اس کی بات قبول ہوتی ہے، اس پر ثواب ملتا ہے)۔

اَدْعُو اللّٰهَ اَنْ يَّمْلَاَ قَلْبِیْ عِلْمًا وَّحُكْمًا۔ میں اللہ سے یہ دُعا کرتا ہوں کہ وہ میرا دل علم اور حکمت سے بھر دے۔

حِكَمٌ جمع ہے حِكْمَةٌ کی (مجمع البحرین میں ہے کہ حکمت دو قسم کی ہے ایک عملی جس کا تعلق عمل سے ہے۔ جیسے علم اخلاق، تدبیر منزل، علم حساب، علم المواوین، علم الارض، علم الحرب، سیاست مدن، طب، جرِّ ثقیل، کیمیا، علم الماء، علم الہواء، علم البرق، علم البخار، علم المناظر، علم المثلث والمساحۃ، علم الزراعت والتجارۃ وغیرہ۔ دوسری حکمتِ نظری، جس کا تعلق صرف علم سے ہے۔ مثلاً آٹھوں موجودات کا علم کہ وہ کیا ہیں خدا تعالیٰ، فرشتے، نفس، ہیولیٰ، صورت، جسم، عرض، مادہ۔ میں کہتا ہوں کہ ایک موجود رہ گیا، یعنی جن)۔

كَلِمَةُ الْحِكْمَةِ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا۔ حکمت کی بات مسلمان کی کھوئی ہوئی چیز ہے جہاں وہ اُس کو پائے، وہ اس کا زیادہ حقدار ہے (یعنی مسلمانوں کو علم حاصل کرنے میں سب قوموں سے زیادہ کوشش کرنا وہ ان کا سرمایہ ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ میں مسلمان ہی علوم فنون حاصل کرنے میں سب قوموں سے پیچھے رہ گئے ہیں حالانکہ یہ ان کے بزرگوں کی میراث تھی جس کے حاصل کرنے میں ان کو دوسرے سب لوگوں سے زیادہ سبقت کرنا تھی، یہ جو فرمایا جہاں وہ اس کو پائے، اس میں یہ تعلیم ہے کہ علم حاصل کرنے میں شرم نہ کرنی چاہئے، کوئی کافر یا ذلیل سے ذلیل شخص کے پاس بھی اگر علم کی کوئی بات ہو تو ہم کو اس کا شاگرد بن کر وہ بات سیکھ لینی چاہئے)۔

اَلْكَلِمَةُ الْحَكِيْمَةُ ضَالَّةُ الْحَكِيْمِ۔ حکمت کی بات حکیم کی کھوئی ہوئی چیز ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ حَکَم یا حَكَمٌ یا خَالِدٌ یا مَالِكٌ یا هَمَّام یہ نام رکھنے مکروہ ہیں کیونکہ یہ جاہلیت کے زمانوں کے نام تھے۔ حکیم بن حزام مشہور صحابی ہیں اور اُم الحکم معاویہؓ کی بہن تھیں)۔

لَا حَكِيْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ۔ حکیم جب ہی ہوتا جب تجربہ ہو (صرف علم سے کچھ نہیں ہوتا)۔

حَكٰی۔ بات کرنا۔

حِكَايَةٌ۔ نقل کرنا، مشابہت کرنا، گرہ مضبوط کرنا اور

چغلی کھانا۔
مُحَاکَاۃٌ۔ مشابہت
فَحَکَی نَبِیًّا ضَرَبَہٗ قَوْمُہٗ۔ ایک پیغمبر کی نقل بیان کی، جس کو اُس کی قوم نے مارا تھا۔
مَا سَرَّنِی اَنِّی حَکَیْتُ فُلَانًا وَاِنَّ لِی کَذَا وَکَذَا مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں فلاں شخص کی نقل کروں (جیسے بھانڈ کیا کرتے ہیں یا تھیٹر والے) گو مجھ کو اتنا اتنا مال دیا جائے۔
بعضوں نے کہا یہ مُحَاکَاۃٌ سے ہے بہ معنی غیبت یعنی میں کسی کی غیبت کو پسند نہیں کرتا گو مجھ کو اتنا اتنا روپیہ دیا جائے طیبی نے کہا مُحَاکَاۃٌ بھی غیبت میں داخل ہے جو حرام ہے وہ کیا ہے کسی کی نقل کرنا مثلاً لنگڑاتے ہوئے یا سر جھکائے ہوئے چلنا، منہ ٹیڑھا کرنا۔
اَلَا اُحْکِیْ لَکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ کیا میں تم کو آنحضرتؐ کا وضو نہ بتلاؤں (یعنی جس طرح آنحضرتؐ وضو کرتے تھے اسی طرح وضو کرکے)۔
کُلُّ کُفُوٍ مَا خَلَا حَائِکٍ اَوْ حَجَّامٍ۔ ہر ذات والا اپنا ہے سوا بُت تراش اور چُغل خور کے (بعضوں نے کہا حَائِکٍ سے چغل خور اور بھانڈ مراد ہے اور حَجَّامٌ سے پچھنے لگانے والا)

باب الکاف مع اللام

حَلْ حَلْ یا حَلْ یا حَلِ حَلْ۔ ایک کلمہ ہے جس کو عرب لوگ اونٹ کو ہانکنے کے وقت یا اس کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔
حَلْءٌ سُرمہ لگانا، مارنا، پچھاڑنا، چھیلنا۔
تَحْلِئَۃٌ اور تَحْلِیْئٌ۔ روکنا دور کرنا ہانک دینا۔
یَرِدُ عَلَیَّ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَھْطٌ فَیُحَلَّئُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ قیامت کے دن کچھ لوگ میرے پاس آئیں گے (حوض کوثر سے پینے کے لئے) لیکن وہ حوض پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو دھکیل دیں گے) (ایک روایت میں فَیُجْلَوْنَ ہے معنی وہی ہیں، ایک میں فَیُحَلَّوْنَ ہے، ایک میں فَیُجْلَوْنَ ہے جلا وطن سے)

سَاَلَ وَفْدًا اَمَا لِاِبِلِکُمْ خِمَاصًا قَالُوْا حَلَّاَنَا بَنُوْ ثَعْلَبَۃَ فَاَجْلَاھُمْ۔ (حضرت عمرؓ کے پاس لوگ کہیں سے پیغام لے کر آئے) انھوں نے پوچھا، کہو تمھارے اونٹوں کو کیا ہوا بھوکے معلوم ہوتے ہیں۔ کہنے لگے بنو ثعلبہ نے ہم کو ہانک دیا (ہمارے اونٹوں کو پانی تک نہیں پینے دیا) آخر حضرت عمرؓ نے بنو ثعلبہ کو ان کے ملک سے باہر نکال دیا۔
اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ عَلَی الْمَاءِ الَّذِیْ حَلَّاْتُھُمْ عَنْہُ بِذِیْ قَرَدٍ (سلمہ ابن اکوعؓ نے کہا) میں آنحضرتؐ کے پاس آیا، آپ اُس پانی پر تھے جہاں سے میں نے ڈاکوؤں کو ہانک دیا تھا (جو آنحضرتؐ کے اونٹ لے کر بھاگ گئے تھے)۔
حَلَّیْتُھُمْ اصل میں حَلَّاْتُھُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا برخلاف قیاس جیسے قَرَاْتُ میں قَرَیْتُ کہتے ہیں۔
غَیْرُ مُحَلَّئِیْنَ عَنْ وِرْدٍ۔ پانی پر آنے سے ہانکے نہ جائیں گے (بعضوں نے غَیْرُ مُجْلَیْنَ روایت کیا ہے اِجْلَاءٌ سے یعنی ملک بدر کرنا)
حَلْبٌ یا حَلَبٌ یا حِلَابٌ دودھ دوہنا۔
حَلْبٌ اور حُلُوْبٌ جمع ہونا۔
مَا لَہٗ حَلَبٌ وَّلَا جَلَبٌ۔ نہ اُس کے پاس اونٹنیاں ہیں نہ اونٹ۔
وَمِنْ حَقِّھَا حَلَبُھَا عَلَی الْمَاءِ۔ دودھ والے جانوروں کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پر (جہاں پینے کے لئے وہ لائے جائیں) ان کا دودھ دوہا جائے (اور غریب لوگوں کو پلایا جائے)۔
قَدْ تَحَلَّبَ ثَدْیُھَا تَسْعٰی۔ اس کی چھاتی میں دودھ بھر کر دودھ بہہ رہا تھا۔ دوڑ رہی تھی (اپنے بچہ کو قیدیوں میں ڈھونڈھ رہی تھی)۔
فَاِنْ رَضِیَ حِلَابَھَا اَمْسَکَھَا۔ اگر اس جانور کے دودھ پر راضی ہو جائے (یعنی جتنا دودھ دودھ دے) تو اس کو رکھ لے۔
حِلَابٌ۔ اُس برتن کو بھی کہتے ہیں، جس میں دودھ دوہا

جاتا ہے۔

کَانَ اِذَا اغْتَسَلَ بَدَاَ بِشَیْءٍ مِّثْلِ الْحِلَابِ۔ آں حضرت صلعم جب غسل کرتے تو پہلے ایک برتن لیتے، اتنا بڑا جیسا دودھ دوہنے کا برتن ہوتا ہے۔ امام بخاری نے حِلَابٌ کو ایک قسم کی خوشبو سمجھا۔ بعضوں نے کہا، اُن کا مطلب یہ ہے کہ یہ لفظ جُلَّابٌ ہے جو معرب ہے بہ معنی گلاب کی خوشبو۔ مگر گلاب تو غسل کے شروع میں استعمال کرنا بے فائدہ ہے کیونکہ وہ پانی سے بہہ جائے گا۔ دوسرے صحیح بخاری کے کئی نسخوں میں یہ لفظ بہ وائے حطی روایت کیا گیا ہے۔ کرمانی نے کہا ”جلاب“ کی روایت غلط ہے)۔

فَاَجِیْءُ بِالْحِلَابِ۔ میں دودھ لے کر آتا۔

اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ۔ دودھ والا جانور زکوٰۃ میں لینے سے بچارہ

وَلَا حَلُوْبَةَ فِی الْبَیْتِ گھر میں کوئی دودھ دینے والی بکری نہ تھی

اَبْغِنِیْ نَاقَةً حَلْبَانَةً رَکْبَانَةً۔ میرے لئے ایک اونٹنی ڈھونڈو جو دودھ دیتی ہو اور سواری کے کام بھی آئے۔

اَلرَّهْنُ مَحْلُوْبٌ۔ جو جانور گروی ہو تو گرویدار (یعنی مرتہن) اس کا دودھ دوہ سکتا ہے (اور اپنے استعمال میں لا سکتا ہے یہ اس کا عوض ہوگا جو مرتہن اس جانور کا دانہ چارہ اور اس کی داشت اور نگرانی کرے گا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرتہن کو اپنی محنت اور نگرانی کے معاوضہ میں شئی مرہونہ سے فائدہ اٹھانا درست ہے اور یہ ربٰو میں داخل نہیں۔ مثلاً مکان مرہونہ میں مرتہن بغرض حفاظت اور نگرانی رہ سکتا ہے اور یہ عوض ہوگا اس کا جو مرتہن اس مکان کی صفائی اور درستی اور مرمت میں خرچ کرے)۔

وَنَسْتَحْلِبُ الصَّبِیْرَ۔ اور ابر سے ہم پانی چاہیں۔

کَانَ اِذَا دُعِیَ اِلٰی طَعَامٍ جَلَسَ جُلُوْسَ الْحَلَبِ۔ آنحضرتؐ جب کھانے کے لئے بلائے جاتے تو اس طرح بیٹھتے جیسے کوئی دودھ دوہنے کے لئے بیٹھتا ہے (یعنی گھٹنوں کے بل)

اُحْلُبْ فَکُلْ اگر دوہ سکو پیو کھا۔

لَا تَسْقُوْنِیْ حَلَبَ امْرَاَةٍ۔ عورت کا دوہا ہوا دودھ مجھ کو مت پلاؤ (کیونکہ اہل عرب میں عورتوں کا دودھ دوہنا معیوب ہے۔ ابن جوزی نے کہا ابراہیم حربی نے کہا عورتیں جب دودھ دوہتی ہیں تو کبھی ان کو پیشاب کی حاجت ہوتی ہے تو وہ اچھی طرح طہارت نہیں کرتیں، اُن کے ہاتھ یا کپڑے میں پیشاب لگ جاتا ہے اور وہی ہاتھ یا کپڑا جانور کے تھن پر لگا دیتی ہیں اس لئے آپ نے عورتوں کے دوہے ہوئے دودھ سے نفرت کی۔ سبحان اللہ ہمارے آقا کے مزاج میں کتنی نفاست اور طہارت تھی۔ افسوس اُن مسلمانوں پر ڈھیر نیوں اور چمارنیوں کے ہاتھ لگی ہوئی سیندھی پیتے ہیں یہ تو گو در گو ہے ایک تو سیندھی خود حرام دوسرے اس کی پلانے والی میلی کچیلی نجس ناپاک عورت جس کو دیکھ کر ہی نفرت پیدا ہوتی ہے)۔

هَلْ یُوَافِقُکُمْ عَدُوُّکُمْ حَلَبَ شَاةٍ نَثُوْرٍ۔ کیا دشمن تمہارے مقابلہ میں اتنی دیر ٹھہر سکتا ہے جتنی دیر میں ایک کھلے تھن والی بکری کا دودھ دوہا جاتا ہے (”نثور“ وہ بکری جس کے تھن کا سوراخ کشادہ ہو اور دودھ کی دھار اس میں سے موٹی نکلے)۔

ظَنَّ اَنَّ الْاَنْصَارَ لَا یَسْتَحْلِبُوْنَ لَهٗ۔ سعد بن معاذ یہ سمجھے کہ انصاری لوگ ان کی مدد کے لئے جمع نہ ہوں گے۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحْلَبَ الْقَوْمُ یا اِسْتَحْلَبَ الْقَوْمُ۔ جب لوگ جمع ہو جائیں (اصل میں اِحْلَابٌ کے معنے دودھ دوہنے میں مدد کرنا)۔

رَاَیْتُ عُمَرَ یَتَحَلَّبُ فُوْهُ فَقَالَ اَشْتَهِیْ جَرَادًا مَقْلُوًّا۔ میں نے عمرؓ کو دیکھا، اُن کی رال بہنے کو تھی (منہ میں پانی آگیا تھا، کہنے لگے جی چاہتا ہے بھنی ہوئی ٹڈی کھاؤں)۔

لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِی الْحُلْبَةِ لَاشْتَرَوْهَا وَلَوْ بِوَزْنِهَا ذَهَبًا۔ اگر لوگ جانیں جو فائدہ میتھی میں ہے تو سونا دے کر اس کے ہموزن خرید کریں۔ (مؤلف کہتا ہے حقیقت میں میتھی بڑی فائدہ مند چیز ہے میں تو ساری ترکاریوں میں میتھی کی بھاجی بہت پسند کرتا ہوں کیونکہ وہ رافع قبض اور دافع دردِ بواسیری ہے۔ بعضوں نے کہا ”حُلْبَہ“ ایک جنگلی گھاس

درخت کا پھل ہے۔ اور عرفج اور قتاد کو بھی حلبہ کہتے ہیں۔)
أَحْلَبَ الرَّجُلُ۔ جب اس کی اونٹنی مادہ جنے جیسے أَجْلَبَ الرَّجُلُ جب اُس کی اونٹنی نر جنے۔)
اَلْإِسْلَامُ يَسِيرُ الْمِضْمَارِ جَامِعُ الْحَلْبَةِ۔ اسلام کے دین کا میدان (جہاں پر دوڑ ہوتی ہے) چھوٹا ہے (یعنی دنیا) اور سب گھوڑوں کو اکٹھا کرنے والا ہے (یعنی قیامت کے دن)۔
يُسَمَّى الَّذِي يَلِي السَّابِقَ فِي الْحَلْبَةِ مُصَلِّي۔ جو گھوڑا آگے بڑھ جانے والے گھوڑے کے نزدیک ہی ہوتا ہے (شرط میں) اس کو مصلی کہتے ہیں (کیونکہ اس کا سر آگے والے گھوڑے کے پٹھوں کے محاذی رہتا ہے)۔
مَحْلَبٌ دودھ دوہنے کا مقام۔
حَلْتٌ۔ موڑنا، ادا کرنا۔
حِلْتِيتٌ اور حِلْتِيثٌ اور حِلْتِيثٌ۔ ہینگ۔
حَلْجٌ۔ گز لگانا، ذرا ذرا چلنا، روئی میں سے بنولے نکال کر اس کو صاف کرنا (اسی سے مَحْلَاجٌ، یعنی روئی صاف کرنے والا۔ حسین بن منصور حلاج یا منصور بن حلاج تمیمی ایک شخص گزرا ہے۔ جو الوہیت کا دعوے کرتا تھا۔ "انا الحق" کہتا تھا۔ آخر علماء کے فتوے سے قتل کیا گیا)۔
دَعْ مَا تَحَلَّجَ فِي صَدْرِكَ وَتَخَلَّجَ۔ جو چیز تیرے سینے میں کھٹکے اور خلش پیدا کرے اس کو چھوڑ دے (یعنی جس چیز میں شک ہو کہ درست ہے یا نادرست، اُس کا چھوڑ دینا بہتر ہے)۔
لَا يَتَحَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ۔ تیرے دل میں کوئی کھانا کھٹکے (یعنی جو کھانا حلال ہے، جیسے مرغی وغیرہ، اس کے کھانے میں تردد مت کر۔ ایک روایت میں لَا يَتَخَلَّجَنَّ ہے اسی معنی سے)۔
حَتَّى تَرَوْهُ يَحْلِجُ فِي قَوْمِهِ۔ یہاں تک کہ اس کو دیکھو وہ قوم کی محبت میں جلدی کر رہا ہے (ایک روایت میں يَخْلِجُ ہے)۔
مِحْلَجٌ وہ لکڑی جس سے روئی دھنکتے ہیں۔

حِلْسٌ۔ برابر باشش ہونی رہنا، زکوٰۃ میں جانور کے بدل نقد پیسہ لینا۔
حَلَسٌ۔ جھول اڑھانا، اقامت کرنا۔
عَدَّ مِنْهَا فِتْنَةَ الْأَحْلَاسِ۔ اُن فتنوں میں سے ایک احلاس کا فتنہ شمار کیا۔ (یہ حِلْسٌ کی جمع ہے۔ یعنی وہ کملی جو پالان کے تلے اونٹ کی پیٹھ پر ڈالی جاتی ہے۔ جیسے یہ کملی اونٹ کی پیٹھ پر برابر پڑی رہتی ہے۔ ویسے ہی یہ فتنہ بھی لوگوں کو چھوڑنے والا نہیں برابر قائم رہے گا۔)
جِبْرِيلُ سَاقِطٌ كَالْحِلْسِ الْبَالِي مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔ جبرئیل خدا کے ڈر سے پرانی کملی کی طرح پڑے ہوئے ہیں (ایک روایت میں كَالْحِلْسِ اللَّاصِقِ ہے۔ یعنی چپکی ہوئی کملی کی طرح)۔
كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ۔ اپنے گھروں کی کملیاں بن جاؤ (مطلب یہ ہے کہ گھروں میں پڑے رہو باہر نہ نکلو)۔
كُنْ حِلْسَ بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ۔ اپنے گھر کی کملی بنا رہ، یہاں تک کہ گنہگار ہاتھ تجھ پر آن پڑے (کوئی ظالم آکر تجھ کو قتل کر ڈالے) یا موت جو فیصلہ کرے (قصہ ہی چکا دے)۔
قَامَ إِلَيْهِ بَنُو فَزَارَةَ فَقَالُوا يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ نَحْنُ أَحْلَاسُ الْخَيْلِ فَقَالَ نَعَمْ وَنَحْنُ فُرْسَانُهَا بنی فزارہ کے لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا۔ اے خلیفۂ رسول ہم تو گھوڑوں کی پیٹھوں کے نمدے ہیں (یعنی ہر وقت گھوڑے پر سوار رہتے ہیں یہ انھوں نے شیخی سے کہا اپنی سپاہ گری جتانے کو) حضرت عمرؓ نے کہا ہاں ٹھیک ہے اور ہم لوگ گھوڑوں کے سوار ہیں (تم سائیس ہو جو گھوڑے کی خدمت کرتے ہو)۔
اِسْتَحْلَسْنَا الْخَوْفَ۔ ہم کو تو ڈر لازم ہو گیا (ہر وقت خوف کی حالت رہتی ہے)۔
عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ بِأَحْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا (حضرت عثمانؓ نے جنگِ عسرۃ میں کہا، جب مسلمانوں کو سواری اور خرچہ کی بڑی تکلیف تھی) سو اونٹ مع اُن کی جھولوں اور پالانوں

کے میں دیتا ہوں (آنحضرت نے حضرت عثمان رضؓ کی اس ہمت کو دیکھ کر فرمایا) مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَہٗ۔ یعنی عثمان پر اب کچھ نقصان نہیں اگر وہ اس کے بعد پھر کوئی نفل عبادت نہ کریں۔ کیونکہ یہ تمام نفل عبادتوں کے واسطے کافی ہو گئی۔ یا عثمان کو اب کوئی برا عمل جو اس کے بعد کریں، کچھ نقصان نہ کرے گا (کیونکہ یہ نیکی اُن کی بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہو گئی۔ اور بہشت کے سزاوار بن گئے۔ اب اگر بالفرض کوئی خطا بھی ان سے صادر ہو تو وہ معاف ہو جائے گی اُس پر کوئی مواخذہ نہ ہو گا)۔

اَلَمْ تَرَ الْجِنَّ وَاِبْلَاسَہَا وَلُحُوْقَہَا بِالْقِلَاصِ وَاَحْلَاسِہَا۔ کیا تو نے جنوں کو اور ان کی نا امیدی کو اور اپنی اونٹنیوں اور کملیوں سے مل جانے کو نہیں دیکھا (مطلب یہ ہے کہ جن جابجا متفرق ہو گئے ہیں اپنی اپنی سواریوں پر سوار ہو کر چل دیئے ہیں اب آسمان کی خبر لانے سے ناامید ہو گئے ہیں گویا ان کا جو کام تھا وہ بند ہو گیا اپنے اپنے ٹھکانوں کو چل دیئے)۔

مُحَلَّسٌ اَخْفَافُہَا شَوْکًا مِّنْ حَدِیْدٍ۔ اُن کے سُموں میں لوہے کے کانٹے جوڑ دیئے جائیں گے (تاکہ وہ اپنے مالکوں کو روندیں جو دنیا میں زکوٰۃ نہیں دیتے تھے)۔

فِیْ شَرِّ اَحْلَاسِہَا۔ بُرے سے بُرے کپڑوں میں (خراب کپڑوں کو حِلس قرار دیا، جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں)

کُنْ حِلْسَ الْبُیُوْتِ مِصْبَاحَ اللَّیْلِ۔ گھر کی کملی اور چراغ بن جا (یعنی گھر ہی میں پڑا رہ باہر مت نکل)۔

کُنْ حِلْسًا مِّنْ اَحْلَاسِ الْبُیُوْتِ۔ گھر کی کملیوں میں سے ایک کملی بن جا۔

حَلِسٌ۔ بہادر، دلیر۔

حَلْفٌ یا حِلْفٌ یا حَلِفٌ یا مَحْلُوْفٌ یا مَحْلُوْفَۃٌ یا مَحْلُوْفَاءَ۔ قسم کھانا۔

مُحَالَفَۃٌ۔ آپس میں قول و قرار، عہد پیمان کرنا۔

اِنَّہٗ حَالَفَ بَیْنَ قُرَیْشٍ وَالْاَنْصَارِ۔ آنحضرتؐ نے قریش کے مہاجرین اور انصار میں عہد و پیمان کرا دیا (یعنی بھائی چارہ دوستی اور محبت کا عہد)۔

حَالَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ فِیْ دَارِنَا مَرَّتَیْنِ۔ آنحضرتؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان ہمارے گھر میں دو بار بھائی چارہ کرایا۔

لَا حِلْفَ فِی الْاِسْلَامِ۔ اسلام میں وہ معاہدہ نہیں ہے جو جاہلیت کے زمانے میں ہوا کرتا تھا (ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور غارت کرنے کے لئے تیسرے قبیلے سے دوستی اور عہد کرتا، اسلام میں ایسی دوستی اور عہد سے ممانعت ہوئی لیکن اب بھی اگر مظلوم کی مدد کرنے، یا حق بات کو جاری کرنے کے لئے مسلمانوں کا ایک گروہ دوسرے گروہ سے معاہدہ کرے، تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔)

وَجَدْنَا وِلَایَۃَ الْمُطَیَّبِیِّ خَیْرًا مِّنْ وِلَایَۃِ الْاَحْلَافِیِّ۔ (حضرت ابن عباسؓ نے کہا) ہم نے تو مطیبی یعنی ابوبکر صدیق رضؓ کی حکومت کو احلافی یعنی حضرت عمر رضؓ کی حکومت سے بہتر پایا (اس کا قصہ یہ ہے کہ عبد مناف کے بیٹوں نے عبد الدار کے لوگوں سے بعض کام لینے چاہے، جیسے کعبہ کی دربانی، حاجیوں کو پانی پلانا وغیرہ۔ عبد الدار کے لوگوں نے انکار کیا، اب ہر فریق نے اپنے اپنے دوست قبیلوں سے معاہدہ کیا۔ چنانچہ عبد الدار کی طرف جو قبائل تھے ان کو احلاف کہتے تھے۔ وہ چھ قبیلے تھے، عبد الدار، جمح، مخزوم، عدی، کعب، سہم۔ حضرت عمر رضؓ بھی ان ہی لوگوں میں سے تھے۔ اُدھر عبد مناف کے لوگوں نے کیا کیا، ایک پیالہ خوشبو سے بھرا ہوا لائے اور اپنے دوست قبیلے والوں سے کہا، اس میں ہاتھ ڈبو کر عہد کرو۔ تین قبیلے ان کے شریک ہوئے اسد اور زہرہ اور تیم۔ انھوں نے ہاتھ ڈبوئے اور مسجد میں عہد موکد کیا، ان کو مطیبین کہنے لگے، یعنی خوشبو لگائے گئے۔ ابوبکر صدیق رضؓ ان لوگوں میں تھے۔)

لَمَّا مَاتَتِ الصَّابِحَۃُ عَلٰی عُمَرَ قَالَتْ وَاسَیِّدَ الْاَحْلَافِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَعَمْ وَالْمُحْتَلَفِ عَلَیْہِمْ

یَعْنِیَ الْمُطَیَّبِیْنَ۔ جب رونے والی عورت حضرت عمرؓ پر یوں رونے لگی "ہائے احلاف کے سردار!" تو ابن عباسؓ نے کہا، بے شک اور ان لوگوں کے بھی سردار، جن کے مقابلہ میں حلف لی گئی تھی، یعنی مطیبین کے (عبد اللہ بن عباسؓ کا مطلب یہ تھا کہ اسلام کے بعد پھر دو فریق کہاں رہے۔ حضرت عمرؓ جیسے احلافی گروہ کے سردار تھے ویسے ہی مطیبین کے بھی سردار تھے۔ کیونکہ دونوں فریق مومن تھے، اور آپ امیر المومنین تھے)۔

مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا۔ جو شخص سمجھ بوجھ کر ایک کام پر قسم کھائے، پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھے۔

اَحَالِفُكَ مُنْذُ الْیَوْمِ۔ میں آج کے دن تم سے قسم کھا رہا ہوں (اور تم مجھ کو منع نہیں کرتے، حالانکہ تم نے آنحضرتؐ سے اس کی ممانعت سُنی ہے)۔

مَا اَحْلٰی جَنَانَهٗ وَ اَحْلَفَ لِسَانَهٗ۔ اس کا دل کیا مضبوط ہے، اس کی زبان کیسی تیز ہے؟

اَنَا الَّذِیْ فِی الْحَلْفَاءِ۔ (عتبہ بن ربیعہ جب جنگ بدر میں عبیدہ بن حارث کے سامنے آیا اور انہوں نے پوچھا تو کون ہے تو کہنے لگا) میں وہ ہوں جو حلفاء میں رہتا ہے (حلفاء ایک مشہور گھاس ہے۔ بعضوں نے کہا بانس بن، مطلب یہ ہے کہ میں شیر ہوں کیونکہ شیر سایہ اور ٹھنڈک کی وجہ سے بانسوں کے جنگل میں رہتا ہے)۔

اِذَنْ یَحْلِفَ فَیَذْهَبَ بِمَالِیْ۔ جب تو وہ قسم کھا کر میرا مال اڑائے گا۔

اِنَّ بَنِیْ كِنَانَةَ حَالَفَتْ قُرَیْشًا۔ بنی کنانہ نے قریش لوگوں سے معاہدہ کیا۔

لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ۔ اپنے باپ دادا کی قسم مت کھاؤ خدا کے سوا اور کسی مخلوق کی۔ کیونکہ دوسری حدیث میں ہے جس نے خدا کی قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ اب یہ جو ایک حدیث میں وارد ہے اَفْلَحَ وَاَبِیْهِ اِنْ صَدَقَ تو شاید یہ اس ممانعت سے پہلے کی ہے اور دوسرے یہ کہ یہ قسم نہیں ہے بلکہ محاورہ ہے عرب کا، جو بغیر ارادۂ قسم کے زبان سے نکل جاتا ہے اور ایسی قسم لغو ہے جیسے

ہندوستان میں بھی لوگ عام بول چال میں یوں کہتے ہیں، اجی نہیں تمہارے سر کی قسم، تمہاری جان کی قسم اور ایسا کہنے سے اُن کا قصد قسم کھانے کا نہیں ہوتا۔ شریعت میں اسی قسم کا اعتبار ہے جو عمداً اور قصداً تعظیم کی نیت کے ساتھ کھائی جائے۔ اور اسی کو حلف کہتے ہیں۔ ایسی قسم اللہ کے سوا اور کسی کی کھانا منع ہے مثلاً جیسے ہمارے زمانہ میں بعض گمراہ لوگ اپنے پیر یا استاد کی قسم کھاتے ہیں یا پیغمبرؐ کی یا اور کسی ولی کی۔ البتہ اللہ تعالےٰ کو اختیار ہے کہ وہ اپنی مخلوقات میں سے جس چیز کی چاہتا ہے قسم کھاتا ہے)۔

مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَیْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ جو کوئی شخص جھوٹ موٹ بھی اسلام کے سوا اور کسی دین کو اختیار کرنے کی قسم کھائے (مثلاً یوں کہے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں اور پھر وہ کام کرے۔ گو اس کی نیت یہودی ہو جانے کی نہ ہو) تب وہ ویسا ہی ہو جائے گا جیسا اُس نے کہا (یعنی یہودی ہو جائے گا[1] اس لئے کہ زبان سے اُس نے خود کو یہودی قرار دیا اور اسلام کے لئے جیسے دل کی تصدیق شرط ہے ویسے ہی زبان سے اقرار کرنا بھی ضروری ہے)۔

مجمع البحار میں ہے اگر لات و عزیٰ کی قسم کھائے اور دل میں اُن کی تعظیم کی نیت ہو تو کافر ہو جائے گا اور جو تعظیم کی نیت نہ ہو تو کافر نہ ہو گا مگر گنہگار ہو گا اس لئے کہ جھوٹ بولا۔ کیونکہ جو چیز معظم نہ تھی، قسم کھا کر اس کو معظم کیا۔ امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں اس کو اختیار کیا ہے کہ صرف لات و عزیٰ کی قسم کھانے سے آدمی کافر نہیں ہوتا۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جب ان کی تعظیم کی نیت نہ ہو مگر اس وقت بھی یہ ظاہراً کفر ہے گو عند اللہ کفر نہ ہو اور اسی لئے حدیث میں وارد ہے کہ جو کوئی لات و عزیٰ کی قسم کھائے وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے یعنی تجدید ایمان کرے اور پورا بیان اس کا ہم نے کتاب ہدیۃ المہدی میں کیا ہے۔

وَالْحَلِیْفَیْنِ۔ دو قبیلے جو باہم عہد رکھتے ہیں (یعنی اسد

[1] امام ترمذی نے کہا یہ بطریق تغلیظ کے فرمایا تاکہ لوگ ایسی قسموں سے احتراز کریں۔ ۱۲ منہ

اور غطفان -

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ حَلَفَ أَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ هُوَ الدَّجَّالُ - عبد اللہ بن عمرؓ قسم کھاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال ہے (کیونکہ وہ واقعۂ حرہ میں گم ہو گیا اس کی نعش بھی نہیں ملی، اور آنحضرتؐ کو بھی اس کے دجال ہونے کا گمان تھا۔ یہاں سے یہ نکلتا ہے کہ جس امر کا گمان غالب ہو آدمی اس کے بارے میں قسم کھا سکتا ہے۔ مثلاً کوئی اپنے باپ کے ہاتھ کا لکھا ہوا یہ پائے کہ اس کے اتنے روپیہ فلاں شخص کے پاس جمع ہیں تو وہ اس پر قسم کھا سکتا ہے۔)

بِالْحِلْفِ الْفَاجِرِ - جھوٹی قسم کے ساتھ۔

لَا تُحْدِثُوا حِلْفًا فِي الْإِسْلَامِ - اسلام میں کوئی نیا عہد و پیمان نہ نکالو (جیسا جاہلیت کے زمانہ میں کیا کرتے تھے کہ ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو لوٹنے اور فتنہ مچانے کے لئے تیسرے سے عہد و پیمان کرتا۔ لیکن جو عہد و پیمان مظلوم کی مدد یا نیک کام کے لئے ہو، وہ تو اسلام کی وجہ سے اور زیادہ مضبوط ہو جائے گا)۔

بِجَرِيرَةِ حُلَفَائِكَ - تیرے حلفاء کے قصور میں (تو پکڑا گیا ہے)۔

حُلَفَاءُ - حلیف کی جمع ہے۔ یعنی وہ لوگ جن سے عہد و پیمان کیا گیا ہو۔

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ - جو شخص لات و عزّٰی کی قسم کھائے وہ لا الٰہ الا اللہ کہے، (از سر نو تجدید ایمان کرے، لات و عزّٰی کی طرح وہ سب چیزیں ہیں جن کی مشرکین تعظیم اور عبادت کیا کرتے تھے اور ہماری شریعت میں ان کی تعظیم مطلقاً نہیں رہی، لیکن اگر ہماری شریعت میں بھی ان کی تعظیم باقی رہی ہو۔ مثلاً کوئی حجر اسود یا کعبہ یا زمزم یا مقام ابراہیم یا صفا و مروہ کی قسم کھائے، اسی طرح اولیاء اللہ یا انبیاء اللہ یا مومنین کی یا اُن کی قبروں کی، تو وہ کافر نہ ہوگا گو گنہگار ہوگا ابن اثیر نے کہا ایسی قسموں میں کفارہ لازم نہ ہوگا بلکہ استغفار کافی ہے۔)

أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ - دیکھو میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

ذُو الْحُلَيْفَةِ - ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل دور پر۔

حَلْقٌ - حلق پر مار لگانا (جیسے فادٌ دل پر مار لگانا)، بھرنا، اندازہ کرنا، کاٹنا، مونڈھنا۔

تَحْلِيقٌ - حلقہ کرنا، مونڈھنا، بلند ہونا۔

كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ (آنحضرتؐ) عصر کی نماز اُس وقت پڑھتے جب سورج سپید اور بلند ہوتا (اس میں زردی نہ آتی)۔

حَلَّقَ الطَّائِرُ فِي كَبِدِ السَّمَاءِ يا فِي جَوِّ السَّمَاءِ پرندہ آسمان میں چڑھ گیا (زہری نے کہا شروع دن میں تحلیق کے معنی سورج کا بلند ہونا اور اخیر دن میں نیچے گرنا۔)

فَحَلَّقَ بِبَصَرِهٖ إِلَى السَّمَاءِ - اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُحَلِّقَاتِ - جو پرندے آسمان میں اُڑ رہے ہوں (ابھی پکڑے نہ گئے ہوں) ان کی بیع سے منع فرمایا کیونکہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں وہ پرندہ پکڑا جاتا ہے یا نہیں اسی طرح مچھلی کی بیع دریا میں یا میوے کی بیع درخت پر جب وہ کچا ہو یا گیہوں یا چاول یا اناج کی بیع جب وہ بالی میں ہو اور پختہ نہ ہوا ہو منع ہے)

فَهَمَمْتُ أَنْ أَطْرَحَ نَفْسِي مِنْ حَالِقٍ - میں نے قصد کیا اپنے تئیں اونچے پہاڑ سے گرا دوں (خودکشی کر لوں)۔

فَبَعَثَتْ إِلَيْهِمْ بِقَمِيصِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَحَبَ النَّاسُ فَحَلَّقَ بِهٖ أَبُو بَكْرٍ إِلَيَّ وَقَالَ تَزَوَّدُوا مِنْهُ وَاطْوِهٖ (حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کی قمیص لوگوں کے پاس بھیجی، وہ اُس کو دیکھ کر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے (آنحضرتؐ کو یاد کر کے۔ سبحان اللہ ؎

در نماز م خم ابروئے تو یاد آمد
حالتے رفت کہ محراب بہ فریاد آمد

ابوبکر صدیقؓ نے وہ قمیص اُٹھا کر میری طرف پھینکی اور کہا اس کو

بند کرکے رکھ دے۔

نَهٰى عَنِ الْحِلَقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔ نماز سے پہلے مسجد میں حلقہ باندھ کر بیٹھنے سے آپ نے منع فرمایا (ایک روایت میں عَنِ التَّحَلُّقِ ہے جوہری نے کہا حَلْقَةٌ کی جمع حَلَقٌ ہے، بفتحہ ما۔ بعضوں نے کہا مفرد حَلَقَةٌ ہے۔ بعضوں نے کہا دونوں صحیح ہیں حَلْقَةٌ اور حَلَقَةٌ، لیکن شیبانی نے کہا حَلَقَةٌ تو حَالِقٌ کی جمع آئی ہے اور مفرد نہیں آیا)۔

لَا تُصَلُّوْا خَلْفَ النِّيَامِ وَلَا الْمُتَحَلِّقِيْنَ سوتے ہوئے شخصوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو نہ ان لوگوں کے پیچھے جو حلقہ باندھے بیٹھے ہوں۔

اَلْجَالِسُ وَسَطَ الْحَلْقَةِ مَلْعُوْنٌ۔ حلقہ کے بیچ میں (مرکز کی طرح) بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض آدمیوں کی طرف اس کی پیٹھ ہوگی وہ بُرا مانیں گے، اُس پر لعنت کریں گے بُرا کہیں گے) طیبی نے کہا مُراد یہ ہے کہ کوئی شخص وہاں آئے جہاں لوگ حلقہ باندھے بیٹھے ہوں اور یہ حلقہ میں جگہ نہ پاکر ان کے بیچ میں جاکر بیٹھ جائے، تو اس سے آپ نے منع فرمایا۔ بعضوں نے کہا بھانڈ مُراد ہو تو بیچ میں بیٹھ کر نقلیں کرتا ہے لوگوں کو ہنساتا ہے یا شعبدے دکھاتا ہے)۔

لَا حِمٰى اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ وَذَكَرَ مِنْهَا حَلْقَةَ الْقَوْمِ تین مقام محفوظ ہو سکتے ہیں، ان میں سے ایک لوگوں کا حلقہ بیان کیا (ان کو یہ حق ہے کہ کسی کو گردنیں پھاند کر اندر نہ آنے دیں)۔

نَهٰى عَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ۔ سونے کے چھلے پہننے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی مردوں کو)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّحَلِّقَ حَبِيْبَهٗ حَلْقَةً مِّنْ نَّارٍ فَلْيُحَلِّقْهُ حَلْقَةً مِّنْ ذَهَبٍ۔ جو شخص چاہے کہ اپنے محبوب کو آگ کا ایک چھلہ پہنائے، وہ اُس کو سونے کا چھلہ پہنائے (محبوب سے مراد بیٹی، بیوی وغیرہ ہے اور بعضوں نے عورتوں کے لئے بھی سونا پہننا درست نہیں رکھا ہے)۔

فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَحَلَّقَ بِاِصْبَعَيْهِ الْاِبْهَامِ وَالَّتِيْ تَلِيْهَا وَعَقَدَ عَشَرًا۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں اتنا روزن ہو گیا اور آپ نے دو انگلیوں سے حلقہ بنایا۔ انگوٹھے اور اس کے پاس والی انگلی کا، یعنی دس کا اشارہ کیا (دس کا اشارہ یہ ہے کہ کلمے کی انگلی کی نوک انگوٹھے کے بیچ میں رکھ کر حلقہ بنائے)۔

مَنْ فَكَّ حَلْقَةً فَكَّ اللّٰهُ عَنْهُ حَلْقَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ جو شخص دنیا میں کسی بردے کو آزاد کرے (اس کے گلے سے حلقہ غلامی نکال ڈالے) اللہ تعالےٰ قیامت کے دن اس کا ایک حلقہ نکال ڈالے گا (یعنی جن مصیبتوں میں وہ پھنسا ہوگا اُن میں سے ایک مصیبت کو اُس سے دفع کر دیا جائے گا)۔

وَلِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّفْرَاءُ وَالْبَيْضَاءُ وَالْحَلْقَةُ۔ جتنی اشرفیاں اور روپے اور ہتھیار ہیں وہ سب آنحضرتؐ کے ہیں (بعضوں نے کہا حلقہ سے زرہ مُراد ہے)۔

اِنَّ لَنَا اَغْفَالَ الْاَرْضِ وَالْحَلْقَةَ۔ جو زمینیں خالی ہیں (بنجر یا افتادہ) اور ہتھیار یہ سب ہمارے ہیں۔

تُنْزَعُ مِنْكُمُ الْحَلْقَةُ۔ تم سے ہتھیار لے لئے جائیں گے

لَيْسَ مِنَّا مَنْ صَلَقَ اَوْ حَلَقَ۔ وہ ہم مسلمانوں میں سے نہیں ہے جو (مصیبت کے وقت) چلّائے یا بال مُنڈائے

لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْحَالِقَةَ وَالسَّالِقَةَ وَالْخَارِقَةَ آں حضرتؐ نے اُن عورتوں پر لعنت کی جو (مصیبت کے وقت) بال مُنڈا ڈالتی ہیں، چلّا چلّا کر روتی ہیں (نوحہ کرتی ہیں) کپڑے پھاڑ ڈالتی ہیں (بعضوں نے کہا: حَالِقَةٌ سے وہ عورت مُراد ہے جو اپنے منہ کے رُوئیں کو زینت کے لئے مُنڈاتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِيْنَ۔ یا اللہ حج اور عمرے میں سر مُنڈانے والوں کو بخش دے (تین بار آپ نے سر منڈانے والوں کے لئے دعا کی اور ایک بار بال کترانے والوں کے لئے، تو حج اور

عُمرے میں سر منڈانا بال کترانے سے افضل ہوگا۔ باقی اوقات میں بال رکھنا افضل ہے اور سر منڈانا بھی جائز ہے۔ لیکن بعض نے سر منڈانا مکروہ رکھا ہے کیونکہ وہ خارجیوں کی نشانی ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے سِیمَاھُمُ التَّحْلِیقُ ان کی نشانی منڈے ہوئے بال ہیں۔

دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمْ اَلْبَغْضَاءُ وَھِیَ الْحَالِقَةُ۔ تم میں بھی اگلی امتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آگئی وہ کیا ہے آپس کی دشمنی دیکھو یہ خصلت تباہ کرنے والی ہے (اس کی وجہ سے ساری قوم تباہی میں پڑ جائے گی)۔

اِنَّهٗ قَالَ لِصَفِیَّةَ عَقْرٰی حَلْقٰی۔ آنحضرت صلعم نے اُمُّ المؤمنین صفیہؓ کو فرمایا (جب ان کو عین کوچ کے قریب حیض آگیا تھا) خدا اس کو زخمی کرے اس کے حلق میں درد پیدا کرے (اکثر روایتوں میں یوں ہی ہے اور لغت کی رُو سے یوں مشہور ہے عَقْرًا حَلْقًا اور تعجب کے مقام پر بھی کہا جاتا ہے اسی طرح منحوس اور موذی عورت کے لئے بھی)

مؤلّف کہتا ہے کہ ممکن ہے کہ یہ عَقْر سے بانجھ ہونے کے معنی میں مستعمل ہو، اسی طرح حلقی بمعنی "محلوقہ" اس صورت میں ترجمہ یوں ہوگا "اری بانجھ سرمنڈی" مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ اور اس فقرہ سے بددعا دینا مقصود نہیں ہے بلکہ اہل عرب خفگی کے وقت عورتوں کو ایسا کہتے ہیں

لَمَّا نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ کُنَّا نَعْمِدُ اِلَی الْحُلْقَانَةِ فَنَقْطَعُ مَا ذَنَّبَ مِنْهَا۔ جب شراب حرام ہوئی تو ہم کیا کرتے تھے، اُس گدر کھجوریں سے جس کی دو تہائی پک جاتیں اُتنی نکال کر پھینک دیتے جتنی پکی ہوتی (اور باقی کا نبیذ بناتے، کیونکہ گدر اور پکی کھجور دونوں کو ملا کر اُس کا نبیذ بنانے سے آپ نے منع فرمایا تھا اس لئے کہ اس میں جلدی نشہ آجاتا ہے۔ نہایہ میں ہے کہ کھجور دُم کی طرف سے پکنی شروع ہوتی ہے، اس کو تَذْنُوبَہ کہتے ہیں جب آدھی پک جاتی ہے تو اس کو مُجَزَّعٌ اور جب دو تہائی پک جاتی ہے تو اُس کو حُلْقَان کہتے ہیں)۔

مَرَّ بِقَوْمٍ یَتَنَاوَلُوْنَ مِنَ الثَّعْدِ وَالْحُلْقَانِ۔ کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو مسکہ اور گدر کھجور کھا رہے تھے (بعضوں نے کہا ثَعْدٌ وہ کھجور گدر جس کا اکثر حصہ پک گیا ہو یا بالکل پک گئی ہو یعنی رُطَب۔ بعضوں نے کہا نرم گدر کھجور)۔

حَتّٰی یَأْخُذَ بِحَلْقَةِ الْبَابِ۔ یہاں تک کہ بہشت کے دروازے کا کڑا تھام لے گا۔

تَهْوِیْ بِیَدِهَا اِلٰی حَلْقِهَا یا حِلَقِهَا اپنے ہاتھ کو حلق کی طرف جھکاتی تھی یا بالیوں یا چھلوں کی طرف (ایک روایت میں حَنَقِهَا ہے یعنی اس مقام کی طرف جہاں طوق پہنا جاتا ہے)

سِیْمَاھُمُ التَّحْلِیْقُ۔ خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے کیونکہ صحابہؓ کے زمانہ میں صحابہ کا طریق یہ تھا کہ حج یا عمرے یا اور کسی ضرورت سے سر منڈاتے اور ان خارجی مردودوں نے ہمیشہ ہر وقت سر گھٹانا لازم کر لیا تھا۔ بعضوں نے کہا "تحلیق" سے مراد داڑھی اور سر اور سارے بدن کے بالوں کا منڈانا ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خوارج داڑھیاں نہیں منڈاتے تھے۔ بعضوں نے کہا تحلیق سے مُراد خون ریزی ہے اور قتلِ عام یہ تو خارجیوں کا اصلی کام تھا۔ انھوں نے سارے مسلمانوں کو کافر اور واجب القتل سمجھ رکھا تھا۔ بس اپنے ہی گروہ کو مسلمان سمجھتے تھے جیسے ہمارے زمانے میں بعضے نام کے مسلمان فروعی ادنی باتوں پر مسلمانوں کو مشرک اور کافر سمجھ لیتے ہیں اور غور نہیں کرتے کہ حقیقت میں شرک کیا چیز ہے۔ نووی نے کہا اس حدیث سے بعضوں نے یہ دلیل لی ہے کہ بے ضرورت سر منڈانا مکروہ ہے مگر یہ استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ نشانی ہر کام ہو سکتی ہے حرام ہو یا مباح۔ مگر ہمارے علماء نے یہ کہا ہے کہ اگر بالوں کی خدمت اور نگرانی کر سکتا ہو یعنی کنگی تیل وغیرہ۔ تب تو بال رکھنا مستحب ہے اور اگر نہ کر سکتا ہو تو سر منڈانا افضل ہے)۔

مؤلّف کہتا ہے نووی کا یہ کلام مسلّم نہیں ہے جب آنحضرتؐ نے خارجیوں کی ایک دنیاوی نشانی بتلائی تو اس کا اقل درجہ یہ ہے کہ وہ فعل مکروہ ہو کیونکہ گمراہ لوگوں کی مشابہت کرنا بالاتفاق مکروہ ہے اور نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا دنیاوی بات نہیں ہے

اد۔ صحیح یہی ہے کہ حج اور عمرے اور دوسری حالتوں کے علاوہ سر منڈانا مکروہ ہے اور اس سے آدمی کا چہرہ بدنما بھی معلوم ہوتا ہے لہٰذا بہتر یہ ہے کہ اگر بالوں کی خدمت نہ ہو سکے تو ان کو کتروا کر چھوٹے چھوٹے رکھے، جڑ سے گھٹانے کی کوئی ضرورت نہیں اور جو خدمت ہو سکے تو بالاتفاق بالوں کا رکھنا بہتر اور سنت ہے اور جس شخص نے بال منڈانا لازم کر لیا ہے یا خواہ مخواہ لوگوں کو سر منڈانے کی ترغیب دیتا ہے وہ جاہل ہے۔

سِیْمَاهُمُ التَّحَالُقُ۔ خارجیوں کی نشانی سر منڈانا ہے (انھوں نے سر منڈانا اپنا شعار کر لیا تھا تاکہ لوگ ان کو بڑا زاہد اور پرہیزگار اور تارک الدنیا سمجھیں اور اس لئے عبادت بھی بہت کرتے تھے رات دن قرآن خوانی اور تہجد گزاری میں معروف رہتے مگر کیا فائدہ ایمان کا اصلی رکن اُن میں نہ تھا۔ یعنی اللہ اور رسول کی محبت جن لوگوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین کا پیشوا بنایا تھا وہ ان کو کافر سمجھتے تھے)

حَلَاقِیْهِمْ۔ ان کے حلقوں میں (یعنی قرآن اُن کے حلقوں میں رہ جائے گا، نیچے نہیں اُترے گا۔ طیبی نے کہا خارجیوں کی نشانی جو تحلیق بتلائی اُس سے غرض یہ ہے کہ وہ سر کے بال مونڈنے میں مبالغہ کریں گے اور اس سے یہ نہیں نکلتا کہ سر منڈانا بُرا ہے کیونکہ اگر اچھی بات کو گمراہ لوگ اختیار کر لیں تو وہ بُری نہیں ہو جاتی جیسے خارجیوں کا نماز اور روزہ اچھی طرح ادا کرنا بیان فرمایا اس کا مطلب نہیں کہ نماز روزہ اچھی طرح ادا کرنا بُرا ہے۔ بعضوں نے کہا تحلیق سے یہ مُراد ہے کہ وہ حلقے باندھ باندھ کر لوگوں کو بٹھلائیں اسی طرح تحالق سے یہ مُراد ہے کہ ایک دوسرے کا سر مونڈیں گے)

اِنَّکُمْ اَهْلُ الْحَلْقَةِ وَالْحُصُوْنِ۔ تم تو ہتھیاروں اور قلعوں والے لوگ ہو۔

مَرَّ مُعَاوِیَةُ عَلٰی حَلْقَةٍ۔ معاویہ ایک حلقہ پر گزرے (یعنی لوگوں پر جو ایک دائرہ میں گھیرا بنائے بیٹھے ہوئے تھے)۔

نَهَانَا عَنِ الْحِلَقِ۔ ہم کو حلقے باندھ کر بیٹھنے سے منع فرمایا (یعنی جمعہ کے دن مسجد میں نماز سے پہلے)۔

وَاَنْ یَّتَحَلَّقُوْا قَبْلَ الْجُمُعَةِ۔ اور اس سے منع فرمایا کہ جمعہ کے دن نماز سے پہلے ہم حلقے باندھ کر بیٹھیں (طیبی نے کہا کیونکہ یہ ہیئت نمازیوں کی ہیئت کے خلاف ہے اور اکثر حلقوں میں لوگ بات چیت کرتے ہیں تو خطبہ نہ سنیں گے۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مذاکرۂ علمی کے لئے بھی جمعہ کے دن نماز سے پہلے حلقہ باندھ کر مسجد میں بیٹھنا مکروہ ہے۔ جمعہ کے دن آدمی کو مسجد میں جاتے ہی تحیۃ المسجد کا دوگانہ پڑھنا چاہیئے اُس کے بعد ذکرِ الٰہی کرتا رہے اور خطبہ سُننے کے لئے خاموش بیٹھے، یا سنت اور نفل پڑھے۔ البتہ نماز کے بعد پھر حلقہ باندھ کر بیٹھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے)۔

فَرَاٰنَا حِلَقًا عِزِیْنَ۔ آپ نے ہم کو دیکھا ہم الگ الگ حلقے باندھ کر بیٹھے ہوتے ہیں۔

فَصَاغَ خَاتَمًا حَلْقَةَ فِضَّةٍ۔ آپ نے ایک انگوٹھی بنوائی، چاندی کا چھلہ۔

مَحَالِقُ۔ کھر کھرے سخت کمبل، جن سے بال اُکھڑ جائیں۔

اِتَّقُوا الْحَالِقَةَ۔ اس خصلت سے بچو جو دین ایمان کو مونڈ ڈالتی ہے (تباہ کر دیتی ہے)۔

کَاَنِّیْ بِهِمْ حِلَقٌ یَتَحَدَّثُوْنَ۔ میں نے مُردوں کو دیکھا وہ حلقے حلقے باندھے باتیں کر رہے ہیں۔

اِنَّهٗ ابْنُ مَنْ حَلَقَ رُؤُوْسَ مَنْ تَرَوْنَ۔ وہ اس شخص کا بیٹا ہے، جس نے ان لوگوں کا جن کو تم دیکھتے ہو سر مونڈھا (یعنی قتل کیا)۔

حَوْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بَسْمَلَةٌ بسم اللہ کہنا۔

حَلْقَمَةٌ گلا کاٹنا یعنی نرخرہ (نلا)

حُلْقُوْمٌ۔ حلق۔ اس کی جمع حَلَاقِیْمُ

یَمْنَعُ النَّاسَ فِیْ اَمْصَارِهِمْ وَیَاْمُرُ بِهَا فِیْ حَلَاقِیْمِ الْبِلَادِ۔ حجاج ظالم شہروں میں تو لوگوں کو جمعہ پڑھنے سے روکتا ہے (کہتا ہے جب تک میں نہ نکلوں کوئی جمعہ نہ پڑھے اور شہروں کے آخری کنارے میں جمعہ کا حکم دیتا ہے۔ یہ امام حسن بصری رح کا قول ہے)۔

حَالِکٌ۔ بہت کالا ہونا۔ جیسے حُلْکَۃٌ ہے۔

وَ تَرَکْتِ الْفَرِیْشَ مُسْتَحْلِکًا۔ (ایسا سخت قحط ہوا) اونٹنی کو جلا کر کوئلہ کر دیا۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

اَسْوَدُ حَالِکٌ۔ یعنی کالا بھجنگ، بہت کالا۔

حَلٌّ۔ کھولنا، توڑنا۔

حُلُوْلٌ۔ اُترنا۔

حِلٌّ۔ حلال ہونا، آدمی کا احرام سے باہر آنا حرم کے علاوہ اور دوسرے مقامات۔

طَیَّبْتُہٗ لِحِلِّہٖ وَ حَرْمِہٖ۔ میں نے آنحضرت صلعم کے اُس وقت خوشبو لگائی، جب آپ احرام نہیں باندھے تھے (حلال تھے) اور جس وقت آپ احرام باندھنے لگے (دوسری روایت میں یوں ہے۔

لِاِحْلَالِہٖ حِیْنَ حَلَّ۔ احرام سے باہر آتے وقت جب آپ نے احرام کھولا عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حِلٌّ۔ وہ شخص جو احرام نہ باندھے ہو۔)

اَحَلَّ الرَّجُلُ۔ احرام کھل گیا یا حرم کی سرحد سے نکل کر حِل میں آگیا، یا حلال مہینوں میں داخل ہوا۔

اَحِلَّ بِمَنْ اَحَلَّ بِکَ۔ جو شخص احرام کا خیال نہ کرکے حلال شخص کی طرح تجھ سے لڑے تو بھی اُس سے حلال بن جا (اس کا مقابلہ کر) یا جو شخص تیری حرمت بگاڑنا چاہے تو بھی اس کی حرمت بگاڑ دے)

مَنْ حَلَّ بِکَ فَاحْلِلْ بِہٖ۔ جو شخص تیری وجہ سے (تجھ کو مار کر یا تجھ سے لڑ کر) حلال بن جائے تو بھی اس کی وجہ سے حلال بن جا (بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے اگر کوئی درندہ یا چور وغیرہ تجھ کو حملہ کرے تو بھی اس پر حملہ کرنے میں اس کو دفع کرنے میں دریغ مت کر گو تو احرام باندھے ہو۔)

حَلَّتِ الْعُمْرَۃُ لِمَنِ اعْتَمَرَ (عربوں کا جاہلیت کے زمانہ میں یہ اعتقاد تھا کہ حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرنا چاہیے، وہ کہا کرتے تھے جب صفر کا مہینہ آیا تو اب عمرہ کرنے والے کے لئے عمرہ درست ہوا۔

لَسْتُ اُحِلُّہَا لِمُغْتَسِلٍ وَ ہِیَ لِشَارِبٍ حِلٌّ۔ میں زمزم کے پانی سے غسل کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ البتہ پینے والے کو اجازت ہے۔

وَ اِنَّمَا اُحِلَّتْ لِیْ سَاعَۃً مِّنْ نَّہَارٍ۔ مگر میرے لئے صرف ایک گھڑی دن کے لئے حلال کیا گیا (یعنی فتح کے دن (جب آپ زور کے ساتھ اس میں داخل ہوئے بغیر احرام کے)۔

تَحْرِیْمُہَا التَّکْبِیْرُ وَ تَحْلِیْلُہَا التَّسْلِیْمُ۔ نماز کی تحریم تکبیر ہے (جب یہ تکبیر کہی تو نماز کے منافی سب کام حرام ہوگئے جیسے بات کرنا، ہنسنا، کھانا پینا) اور اس کی تحلیل سلام ہے (جب السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا تو اب سب کام جو نماز کے منافی ہیں حلال ہوگئے (اس حدیث سے صاف نکلتا ہے کہ جیسے تکبیر تحریمہ فرض ہے ویسے ہی لفظ اسلام بھی، مگر حنفیہ نے اوّل کو تو فرض رکھا ہے اور دوسرے کو فرض نہیں رکھا)۔

لَا یَمُوْتُ لِمُؤْمِنٍ ثَلَاثَۃٌ فَتَمَسُّہُ النَّارُ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ۔ جس مسلمان کے تین بچے مرجائیں (اور وہ صبر کرے) تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں، مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (قسم سے اللہ تعالیٰ کا یہ قول مراد ہے وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے نہ گزرے یا دوزخ میں نہ جائے ایک روایت میں فَیَلِجَ النَّارَ

مَنْ حَرَسَ لَیْلَۃً مِّنْ وَّرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ مُتَطَوِّعًا لَمْ یَأْخُذْہُ الشَّیْطٰنُ وَ لَمْ یَرَ النَّارَ تَمَسُّہٗ اِلَّا تَحِلَّۃَ الْقَسَمِ۔ جو شخص ایک رات بھی اپنی خوشی سے (ثواب سمجھ کر) مسلمانوں کے عقب میں پہرہ دے (دشمن کو تاکتا رہے) تو شیطان اس کو پکڑ نہ سکے گا اور وہ دوزخ کی آگ کو اپنے بدن سے چھوتی ہوئی بھی نہیں دیکھنے کا مگر صرف قسم اتارنے کے لئے (اس پر سے گزر جائے گا)۔

وَ وُقُوْعُہُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِیْلٌ۔ اُن کا زمین پر گرانا

قُوْمِیْ اِلَیْہَا فَتَحَلَّلِیْہَا (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک عورت کی نسبت یوں کہا اس کا دیکھو) دامن کتنا لنبا ہے۔ آنحضر

نے اُن سے فرمایا تو نے اس کی غیبت کی) اُٹھ اس سے معاف کرا،
(اللہ اکبر اتنی ذرا سی بات بھی غیبت میں داخل ہوئی۔ غیبت سخت
گناہ ہے جو بندوں کا حق ہے بن معاف کرائے ساقط نہیں ہو سکتا۔
دوسرے بڑے بڑے گناہ، جیسے لواطت، زنا، شراب خواری، اللہ
کے حق ہیں جو توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں، لیکن غیبت ان سب سے
زیادہ سخت ہے پر ہمارے زمانہ میں مسلمانوں نے اس سے پرہیز کرنا
بہت کم کر دیا ہے، اللہ رحم کرے)۔

مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مَظْلِمَةٌ مِّنْ اَخِيْهِ فَلْيَسْتَحِلَّهٗ
جس شخص پر اُس کے بھائی مسلمان کا کوئی حق ہو جو ظلم سے اُس نے
لے لیا ہو (مثلاً اس کا مال دغا اور فریب سے یا جبراً یا چوری سے لے لیا ہو یا
اس کی غیبت کی ہو یا اُس کو برا کہا ہو یا اس کو ناحق ستایا ہو یا اس کی
بیوی یا لونڈی پر نظر بد کی ہو، یا اس سے فعلِ شنیعہ کیا ہو) تو وہ
(دنیا ہی میں) اس سے معاف کرا لے۔

حِلًّا اُمَّ فُلَانٍ اے فلاں کی ماں اپنی قسم کھول ڈال (یہ
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے ایک عورت سے فرمایا جس نے قسم کھائی
تھی کہ میں اپنی لونڈی کو آزاد نہیں کروں گی)۔

حِلًّا يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْمَا تَقُوْلُ (عمرو بن معدی
کرب نے حضرت عمرؓ سے کہا) اے امیر المؤمنین! آپ جو فرماتے ہیں
اس (قول) سے اپنے آپ کو آزاد کرو (یعنی ایسا کرو کہ آپ کا کلام
صحیح ہو جائے اور کسی کو ایذا بھی نہ ہو)۔

ثُمَّ تَرَكَ فَتَحَلَّلَ۔ جب اس کافر کی طاقت جاتی رہی تو
اس نے میرا بھینچنا چھوڑ دیا (یہ ابوقتادہ کا کلام ہے)۔

وَاَتَحَلَّلُ (حضرت انس سے لوگوں نے کہا تم نے جو آنحضرت
سے سنا ہے اُس میں سے کچھ ہم سے بیان کرو) انھوں نے کہا کچھ بیان
کروں (اور کچھ نہ بیان کروں)۔

سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَلْحَالُّ الْمُرْتَحِلُ
آنحضرت صلعم سے پوچھا گیا۔ کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا!
حال کر قرآن کی تلاوت سرے سے شروع کرے، پھر ختم کرکے پھر
شروع کردے (جیسے مکہ کے قاری کیا کرتے ہیں۔ جب قرآن شریف
ختم کرتے ہیں تو پھر سورۂ فاتحہ اور الٓمّٓ (البقرہ) ھم المفلحون تک پڑھتے
ہیں) (بعضوں نے کہا حال مرتحل سے یہ مراد ہے کہ غازی ایک
جہاد سے فارغ ہو کر دوسرا جہاد شروع کرے)۔

اَحِلُّوا اللّٰهَ يَغْفِرْ لَكُمْ۔ شرک کی تنگی سے نکل کر توحید
کی فراغت میں آؤ، اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا (ایک
روایت میں اَجِلُّوا اللّٰهَ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت کرو)۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحَلِّلَ وَ الْمُحَلَّلَ لَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے حلالہ
کرنے والے پر اور جس کے لئے حلالہ کیا جائے دونوں پر لعنت
کی (حلالہ یہ ہے کہ کسی عورت کو تین طلاقیں دی جائیں اب کوئی
شخص اس سے اس شرط پر نکاح کرے کہ وطی کرکے پھر اس کو طلاق
دیدے گا تاکہ وہ عورت اگلے شوہر کے لئے پھر حلال ہو جائے)

لَا اُوْتٰى بِحَالٍّ وَّلَا مُحَلَّلٍ اِلَّا رَجَمْتُهُمَا۔ میرے پاس
جب کوئی ایسا شخص آئے گا، جس نے حلالہ کیا ہو یا وہ شخص جس
کے لئے حلالہ کرایا گیا ہو تو میں دونوں کو سنگسار کروں گا (یہ کسی
صحابی کا قول ہے انھوں نے تشدید کے طور پر یہ کہا، تاکہ لوگ
حلالہ کرنے اور کرانے سے باز رہیں)

لَا تَحِلُّ لَهٗ اِلَّا مِنْ حَيْثُ حَرُمَتْ عَلَيْهِ (کسی نے
مسروقؒ سے پوچھا، اگر ایک لونڈی کسی کے نکاح میں ہو، وہ
اس کو دو طلاق دیدے اس کے بعد خرید لے تو کیا وہ اس کو حلال
ہو گی؟ انھوں نے کہا) نہیں حلال نہیں ہو گی۔ مگر جب اسی طریق
سے حلال ہو جس طریق سے حرام ہوئی تھی (یعنی اس لونڈی
سے کوئی دوسرا نکاح کرے اور وہ اس کو دو طلاق دے)۔

اَنْ تُزَانِیَ حَلِیْلَةَ جَارِكَ (بڑا گناہ یہ ہے کہ) تو
اپنے ہمسایہ کی جورو یا لونڈی سے زنا کرے (اگرچہ زنا ہر ایک
عورت سے گناہ ہے مگر ہمسایہ اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا
اور بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ ہمسایہ کے ساتھ نیک سلوک
کرنا فرض ہے)۔

اِنَّهٗ يَزِيْدُ فِى الْحَلَالِ۔ حضرت عیسیٰؑ (جب قیامت
کے قریب اُتریں گے تو) حلال کام زیادہ کریں گے (نکاح کریں گے

آپ کی اولاد ہو گی، حضرت عیسیٰ ؑ نے آسمان کی طرف اُٹھائے جانے تک کوئی نکاح نہیں کیا۔ ہمیشہ تجرد اور توکّل اور درویشی میں بسر کی)۔

فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ رِیْحَ نَفَسِہٖ اِلَّا مَاتَ (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰ ؑ اُتریں گے تو) جس کافر کو آپ کے سانس کی خوشبو پہنچے گی، وہ مر جائے گا اس کا مرنا واجب ہو جائے گا۔

لَا یَحِلُّ بمعنی یَجِبُ کے ہے۔ جیسے وَحَرَامٌ عَلٰی قَرْیَۃٍ میں حَرَامٌ بمعنی وَاجِبٌ کے ہے (جیسے پہلے حق تعالےٰ نے آپ کو زندہ کرنے کا معجزہ عطا فرمایا تھا اسی طرح مارنے کا معجزہ عنایت ہو گا۔ دجّال جب آپ کی خبر سُنے گا تو ڈر کی وجہ سے بھاگتا پھرے گا باب لُدّ کے پاس جو ملک شام میں ہے، آپ اس کو پالیں گے اور وہ مردود آپ کے دم کے اثر سے فوراً واصل جہنم ہو گا)

حَلَّتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ۔ اس کے لئے میری سفارش واجب ہو گئی (یا میری سفارش اس پر اُتر آئے گی، اس کو ڈھانپ لے گی)۔

لَا یَحُلُّ الْمُمْرِضُ عَلَی الْمُصِحِّ۔ بیمار تندرست کے پاس نہ اُترے (اس لئے کہ کہیں تندرست بیمار ہو جائے تو وہ یہ نہ سمجھنے لگے کہ اس کی بیماری مجھ کو لگ گئی، حالانکہ بیماری لگنا (عدوٰی) ہماری شریعت میں کوئی چیز نہیں ہے)۔

لَا یُنْحَرُ حَتّٰی یَبْلُغَ مَحِلَّہٗ۔ ہدی کا جانور نحر نہ کیا جائے، جب تک اپنے ٹھکانے تک (یعنی حرم تک) یا اپنے وقت تک (یعنی یوم النحر تک) نہ پہنچے تو مَحِلٌّ زمان اور مکان دونوں کے لئے آتا ہے)

ھَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّھَا (آنحضرتؐ حضرت عائشہ رضؓ کے پاس آئے، پوچھا کچھ کھانے کو تمہارے پاس ہے؟ انھوں نے کہا کچھ نہیں تھوڑا گوشت نسیبہ لونڈی نے جو اُس کو صدقہ میں ملا تھا ہم کو تحفہ کے طور بھیجا ہے، اور آپ تو صدقہ کھا نہیں سکتے؟) فرمایا، وہی گوشت لادو! صدقہ اپنے ٹھکانے تک پہنچ گیا (یعنی جب نسیبہ تک پہنچا تو صدقہ پورا ہو گیا۔ اب نسیبہ نے جو ہم کو بھیجا تو اس کی حیثیت ہدیہ کی ہو گئی لہٰذا اس کا کھانا ہمارے لئے درست ہے)۔

اِنَّہٗ کَرِہَ التَّبَرُّجَ بِالزِّیْنَۃِ لِغَیْرِ مَحِلِّھَا۔ عورتوں کو اپنا بناؤ سوائے اپنے ٹھکانے کے (یعنی خاوند اور محرم مردوں کے علاوہ) دوسرے مردوں کے سامنے ظاہر کرنا بُرا سمجھا۔

خَیْرُ الْکَفَنِ الْحُلَّۃُ۔ بہتر کفن یعنی جوڑا ہے۔

حُلَّۃٌ۔ دو کپڑے ایک قسم کے۔

لَوْ اَنَّکَ اَخَذْتَ بُرْدَۃَ غُلَامِکَ وَاَعْطَیْتَہٗ مُعَافِرِیَّکَ اَوْ اَخَذْتَ مُعَافِرِیَّہٗ وَاَعْطَیْتَہٗ بُرْدَتَکَ فَکَانَتْ عَلَیْکَ حُلَّۃٌ وَّعَلَیْہِ حُلَّۃٌ۔ اگر تم ایسا کرتے کہ اپنے غلام کی چادر لے لیتے اور اپنی لنگی اس کو دیدیتے یا اس کی لنگی تم لے لیتے اور اپنی چادر اس کو دیدیتے تو تمہارا بھی جوڑا ہو جاتا اُس کا بھی جوڑا ہو جاتا (اب تو نہ تمہارا جوڑا مکمل ہے نہ اس کا چادر ایک وضع کی اور لنگی دوسری وضع کی، دونوں بے جوڑ ہوا یہ تھا کہ انھوں نے ۲ دو چادریں ایک قسم کی خریدیں اور دو چادر دوسری قسم کی اور ہر ایک میں سے ایک فرد اپنے پاس رکھی ایک اپنے غلام کو دی، کیونکہ انھوں نے آنحضرتؐ سے یہ سُنا تھا کہ غلام کو وہی کھلاؤ جو تم کھاؤ اور وہی پہناؤ جو تم پہنو۔ اس لئے بے جوڑ لباس انھوں نے گوارا کیا مگر حدیث کے خلاف کرنا پسند نہ کیا۔ آفریں صد آفریں صحابہ کرام کی متابعت پر)۔

اِنَّہٗ رَاٰی رَجُلًا عَلَیْہِ حُلَّۃٌ قَدِ ائْتَزَرَ بِاَحَدِھِمَا وَارْتَدٰی بِالْاُخْرٰی۔ ایک شخص کو چادروں کا جوڑا پہنے دیکھا، ایک کی اس نے لنگی کی تھی اور دوسرے کی چادر۔

فِیْ حُلَّۃٍ حَمْرَاءَ۔ ایک سُرخ جوڑے میں (یہ خالص سرخ نہ تھا بلکہ اس میں سُرخ اور سیاہ دھاریاں تھیں)۔

عَلٰی عَبْدٍ لَّہٗ حُلَّۃٌ وَّعَلَیْہِ حُلَّۃٌ۔ اُن کا غلام ایک جوڑا پہنے تھا اور خود بھی ویسا ہی جوڑا پہنے تھے (میں نے اس کا سبب پوچھا کیونکہ یہ رسم و رواج کے خلاف ہے۔ اکثر قاعدہ یہ ہے کہ میاں بھاری قیمت کے کپڑے پہنتے ہیں اور لونڈی غلام ان کو ہلکی قیمت کے)۔

اِنَّهٗ بَعَثَ اِبْنَتَهٗ اُمَّ کُلْثُوْمٍ اِلٰی عُمَرَ لَمَّا خَطَبَهَا فَقَالَ لَهَا قُوْلِیْ لَهٗ اِنَّ اَبِیْ یَقُوْلُ لَكَ هَلْ رَضِیْتَ الْحُلَّةَ۔ حضرت علیؓ نے اپنی صاحبزادی علیا حضرت اُمِّ کلثوم کو حضرت عمرؓ کے پاس بھیجدیا، جب حضرت عمرؓ نے ان کا پیغام دیا (یعنی ان کے ساتھ نکاح کردیا) اور صاحبزادی سے کہا تم حضرت عمرؓ سے کہنا اِس جوڑے سے تم خوش۔ ہو (جوڑے سے مُراد بیوی کو لیا۔ جیسے قرآن میں ہے "ھن لباس لکم وانتم لباس لھن" اب رافضی لوگ جو حضرت عمرؓ کی شان میں بے ادبی کرتے ہیں وہ اِس حدیث میں غور کریں، اگر حضرت عمرؓ معاذاللہ حضرت علیؓ کے نزدیک ظالم اور غاصب اور بُرے ہوتے، تو کبھی آپ اپنی عزیز صاحبزادی کو جو آں حضرت صلعم کی نواسی تھیں، اُن کی زوجیت میں نہ دیتے اور نہ ایسے کلمات محبت آمیز اُن کی نسبت فرماتے۔ اگر یہ کہیں کہ حضرت علیؓ نے تقیہ کے طور پر یہ فرمایا، تو خیر۔ مگر بیٹی کو اُن کے نکاح میں تقیہ کے طور پر دینا کیا معنی؟ کسی کی مجال تھی کہ شیرِ خدا کی بیٹی اور آنحضرتؐ کی نواسی کو جبری طور پر لیتا۔ یہ ساری افترا پردازی محض بے وقوفی اور کم عقلی پر مبنی ہے جس پر ادنیٰ ادنیٰ اطفالِ دبستان بھی قہقہہ لگائیں گے اور تعجب تو ان بے حیاؤں اور بے شرموں اور دیوثوں پر آتا ہے جو معاذاللہ اہلِ بیت علیہم السلام سے اِس واقعہ پر یہ نقل کرتے ہیں اَوَّلُ فَرْجٍ غُصِبَ مِنَّا۔ بھلا اہلِ بیت علیہم السلام کیا ان نامردوں کی طرح بے غیرت اور بیحیا تھے، لعنت خدا کی ان پر۔ اہلِ بیت علیہم السلام میں کن کا خون تھا، آنحضرتؐ اور حضرت علیؓ کا جو شجاعت اور بہادری اور جلادت اور سپاہ گری میں ساری دنیا سے بڑھ کر تھے۔ دیکھو امام حسینؓ نے سر دیا اور اپنے سارے عزیز و اقربا بلکہ اطفال خورد سال کا بھی قتل گوارا کیا مگر یزید ملعون کے سامنے ذلت کے ساتھ حاضر ہونا اور اس کی اطاعت اور غلامی کرنا گوارا نہ کیا۔ تعجب تو صاحب مجمع البحرین پر آتا ہے۔ اِس مردِ خدا نے کتاب الالف میں ذیل لغت اسا یہ لکھ مارا کہ حضرت عمرؓ جب بیوی اُمِّ کلثوم کے ساتھ صحبت کا قصد کرتے تو ایک جنّنی ان کی صورت پر نمودار ہوتی، وہ اس سے صحبت کرتے۔ جیسے حضرت آسیہ سے فرعون جب صحبت کرنا چاہتا تو ایک شیطانی ان کی صورت پر نمودار ہوتی اور وہ اس سے مقاربت کرتا۔ ارے ظالم کہاں وہ ظالم اور کافر فرعون اور کہاں امیر المومنین حضرت عمرؓ جن کی ذات بابرکات پر آج تک مسلمانوں کو فخر ہے۔ تجھ کو یہ جھوٹا قصہ لکھتے وقت شرم بھی نہ آئی، لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ۔ اور پھر طرّہ یہ کہ ایسے جھوٹے نقل کو امام حسنؓ کی طرف منسوب کیا۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔)

فَجَاءَ بِفَصِیْلٍ مَخْلُوْلٍ (زکوٰۃ کا تحصیلدار) ایک اونٹ کا بچہ لے کر آیا جو بالکل دُبلا تھا (اُس کی ہڈیاں نکلی ہوئی تھیں) (ایک روایت میں مَخْلُوْلٍ بے خائے معجمہ ہے۔ معنی وہی ہیں)

لَاهُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ یَمْنَعُ رَحْلَهٗ فَامْنَعْ حِلَالَكَ۔ (یہ عبدالمطلب کی دعا ہے جو انھوں نے اس وقت کی جب اصحاب فیل کعبہ کو ڈھانے آئے تھے) اے بارِ خدایا آدمی اپنے گھر کو بچاتا ہے (جہاں تک ہوسکتا ہے) تو بھی اپنے گھر میں (یعنی حرم میں) رہنے والوں کو بچا۔

اِنَّهُمْ وَجَدُوْا اُنَاسًا اَحِلَّةً۔ انھوں نے چند لوگوں کو پایا جو حلال تھے (یعنی احرام نہیں باندھتے تھے) یہ حَلَال بہ فتحہ حا یا حِلَال بہ کسرۂ حا کی جمع ہے۔

لَمْ تُخَوِّنْهُ الْاَحَالِیْلُ۔ اُس کو تھنوں نے کمزور اور دُبلا نہیں کیا (مطلب یہ ہے کہ اُس کا دودھ نہیں دُوہا گیا تو وہ موٹی تازی ہے یہ اِحْلِیْلٌ کی جمع ہے جو ذکر اور فرج اور تھن سب کے سوراخ کو کہتے ہیں)۔

اَحْمَدُ اِلَیْکُمْ غَسْلَ الْاِحْلِیْلِ۔ میں تم سے ذکر کو دھونے کی تعریف کرتا ہوں۔

اِنَّ حَلْ لَتُوْطِیُ النَّاسَ وَتُؤْذِیْ وَتَشْغَلُ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی (عرفات سے لوٹتے وقت جب لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے) اونٹ کو حَل حَل کہہ کر ڈانٹنا (تا کہ تیز چلے) لوگوں کو کچل دیتا ہے، تکلیف دیتا ہے اللہ کی یاد سے باز رکھتا ہے۔

(مطلب یہ ہے کہ اُس وقت اونٹ کو ڈانٹنا اور خواہ مخواہ تیز چلانا
تکلیف دہ ہے تو اُس سے باز رہنا چاہیے۔ اللہ کی یاد میں مصروف
رہ کر آہستہ ہی آہستہ چلانا بہتر ہے تاکہ کسی بندۂ خدا کو ایذا نہ پہنچے)
فَلَا یَحِلُّ حَتّٰی یَحِلَّ۔ حضرت علی اُس وقت تک حلال
نہیں ہو سکتے جب تک آنحضرتؐ حلال نہ ہوں (کیونکہ انھوں نے
احرام باندھتے وقت وہی نیت کی تھی جو آنحضرتؐ نے کی ہو)۔
لَمْ اَکُنْ حَلَلْتُ۔ میں (مکہ پہنچتے وقت) حلال نہیں ہوا
تھا (کیونکہ میں نے تمتع نہیں کیا تھا بلکہ قران کیا تھا)
یَقْبِضُوْا ثَمَرَۃَ حَائِطِیْ وَیُحَلِّلُوْا اَبِیْ۔ میرے باغ کا میوہ
لے لیں اور میرے باپ کو (قرضہ کے بارے) سبکدوش کریں۔
اِذَا قَضٰی دُوْنَ حَقِّہٖ اَوْحَلَّلَہٗ صحیح وَحَلَّلَہٗ ہے واؤ عطف سے یعنی
جب پورا قرضہ اَدا نہ کرے کچھ معاف کرائے کچھ اَدا کرے۔
فَلْیَتَحَلَّلْہُ الْیَوْمَ۔ آج اس حق سے نکل جائے (اَدا کر کے یا
معاف کرا کے۔ معاف کرانے میں تفصیل کا بیان کرنا ضرور نہیں
ہے۔ بعضوں نے کہا ضروری ہے)
اِذَا بَلَغَتِ الصَّہْبَآءَ حَلَّتْ۔ جب وہ صہبا (ایک مقام
کا نام ہے) میں پہنچیں تو حیض سے پاک ہوئیں۔
فَاِذَا ذَھَبَ سَاعَۃٌ مِّنَ اللَّیْلِ فَحُلُّوْھُمْ یا فَخَلُّوْھُمْ
جب ایک گھڑی رات گزر جائے اُس وقت ان کو چھوڑ دو۔
اَھْرِیْقُوْا عَلَیَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْکِیَتُھُنَّ
مجھ پر سات ایسی مشکیں بہاؤ جن کے سر بندھن نہ کھولے گئے ہوں
(ان کے پانی میں لوگوں کے ہاتھ نہ لگے ہوں)۔
تَحَلَّلْتُھَا۔ میں اس کا کفارہ دیدیتا ہوں۔
لَا یَحِلُّ مِنْہُ شَیْءٌ حَرُمَ حَتّٰی یَبْلُغَ الْھَدْیُ مَحِلَّہٗ
کوئی شے جو احرام میں حرام تھی اُس پر حلال نہ ہوگی، جب تک
قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ لے۔
اَلشَّیْطَانُ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ الَّذِیْ لَمْ یُذْکَرِ اسْمُ
اللّٰہِ عَلَیْہِ۔ جس کھانے پر بسم اللہ نہ کہی جائے شیطان اُس
کے کھانے پر قادر ہو جاتا ہے (کھانے والے کے ساتھ شیطان
بھی اُس میں سے کھاتا ہے۔ اِس میں کوئی عقلی استبعاد نہیں اکثر
محدثین اور فقہاء اور متکلمین کا یہی قول ہے کہ حقیقتاً شیطان کا کھانا
مُراد ہے تاویل کی ضرورت نہیں ہے)۔
ھٰذَا الْمَحِلُّ اَوْ ھٰذَا الْمَنْزِلُ (دونوں کے ایک معنی ہیں
مَحِلٌّ بکسرۂ حا اور بفتحۂ حا دونوں طرح مستعمل ہے۔
قَبْلَ حِلِّہٖ۔ اُس کا وقت آنے یا واجب ہونے سے پیشتر
تَحُلُّ الشَّفَاعَۃُ یا تَحِلُّ الشَّفَاعَۃُ۔ اس کی سفارش
واقع ہوگی یا اُس کی سفارش کی اجازت دی جائے گی۔
ثُمَّ لَا اَحُلُّ لَھَا عُقْدَۃً حَتّٰی اَقْدَمَ الْمَدِیْنَۃَ
میں تو اپنی اونٹنی کی کوئی گرہ نہیں کھولنے کا (جو چلانے کے لئے
باندھی ہے، یعنی کہیں نہیں اُترنے کا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ جاؤں)
اَلْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰہِ۔ اللہ کے حرم کو حلال کرنے
وہاں کے درخت کاٹنے والا یا وہاں کے جانور مارنے والا وہاں
خون خرابہ کرنے والا بن احرام باندھے داخل ہونے والا)
اَلْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ۔ میری اولاد کی ایذا رسانی کو
روا رکھنے والا (ان کو مارنے والا یا ستانے والا)۔
اَلتَّارِکُ لِسُنَّتِیْ۔ میری سنت کو ترک کرنے والا (ان
دونوں پر آپ نے لعنت کی۔ طیبی نے کہا کہ آں حضرتؐ کی سنت کو
اگر اہانت کر کے ترک کرے تو وہ کافر ملعون ہے اور اگر سستی اور
کاہلی سے ترک کرے تو اس پر لعنت تغلیظاً ہے وہ صرف گنہگار
ہوگا)۔
قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ۔ زکوٰۃ کے وجوب کا وقت آنے سے
فَلَمْ یَحِلَّ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ اِلَّا الشِّرْکَ
کوئی گناہ اس کو چار طرف سے گھیر نہیں سکتا، اس کو تباہ اور
برباد نہیں کر سکتا سوائے شرک کے۔
مَحِلِّیْ حَیْثُ حَبَسْتَنِیْ۔ اے اللہ! تو جہاں مجھ کو
روک دے گا وہیں میں حلال ہو جاؤں گا (احرام کھول ڈالوں گا)
مَنْ کُسِرَ اَوْ عَرِجَ اَوْ مَرِضَ فَقَدْ حَلَّ
جس شخص کا ہاتھ یا پاؤں یا اور کوئی عضو ٹوٹ جائے یا لنگڑا

ہو جائے یا بیمار ہو جائے تو وہ احرام سے باہر آسکتا ہے اگر اس نے احرام باندھتے وقت یہ شرط لگائی ہو)۔

تَنَعَّاهَا رَجُلٌ فَتَحَالَّهَا۔ ایک مرد اس سے ملا اور صحبت کی اس سے۔ (ایک روایت میں فَتَحَلَّلَهَا ہے جس کے معنی اس کی جبیل ہو گیا۔ مطلب یہ ہے کہ اس سے جماع کیا)۔

اَهْلُ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ۔ ہر قوم کے عقلمند اور بزرگ لوگ جن کی طرف اس قوم والے ہر ایک مشکل میں رجوع ہوتے ہیں، ابن اثیر نے کہا، جیسے اکابر اور علماء فضلاء اور سردار (فوج وغیرہ)۔

اَحَلَّتْهُمَا اٰيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا اٰيَةٌ۔ دو لونڈیاں جو بہنیں ہوں، ان دونوں کا رکھنا، ایک آیت وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ کی رو سے حرام ہے، اور ایک آیت اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ کی رو سے حلال ہے۔

وَلَمْ تَحِلَّ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِيْ۔ یعنی لوٹ کے مال مجھ سے پہلے کسی پیغمبر کے لئے درست نہیں ہوئے (بلکہ لوٹ کے مال کو ایک جگہ اکٹھا کرتے، پھر آسمان سے آگ اترتی وہ اس کو جلا دیتی)۔

اُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ۔ میرے لئے لوٹ کے مال حلال کئے گئے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ بیوی کو حَلِيْلَةٌ اور شوہر کو حَلِيْلٌ اس لئے کہتے ہیں کہ ہر ایک دوسرے کے لئے حلال ہوتا ہے یا ایک دوسرے پر اترتا ہے یا ہر ایک دوسرے کی ازار کھولتا ہے۔

فَحُلَّنِيْ حَيْثُ حَبَسْتَنِيْ۔ مجھ کو جہاں تو روکے وہیں میرا احرام کھول دے۔

مَنْ اَكَلَ مِنَ الْحَلَالِ الْقُوْتَ صَفَا قَلْبُهٗ وَرَقَّتْ عَيْنَاهُ وَلَمْ يَكُنْ لِدَعْوَتِهٖ حِجَابٌ۔ جو شخص حلال روزی کھائے گا اس کا دل صاف اور نرم ہوگا، آنکھیں پُر نور رہیں گے، اس کی دعا میں کوئی آڑ نہ ہوگی (سیدھی پروردگار تک پہنچے گی)۔

مُحَلِّلٌ۔ ایک تو نکاح میں ہوتا ہے یعنی حلالہ کرنے والا۔

جس کا ذکر اوپر ہو چکا۔ ایک گھوڑ دوڑ میں ہوتا ہے، یعنی تیسرا شخص جو دونوں شرط کرنے والوں کے درمیان رہتا ہے وہ اگر جیت جائے تو شرط کا روپیہ لیتا ہے اور اگر ہار جائے تو کچھ نہیں دیتا۔

ثُمَّ بَعَثَ رَاحِلَتَهٗ وَقَالَ حَلْ۔ پھر اپنی اونٹنی کو اٹھایا اور حَلْ کہا۔ (اس کلمہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

لَمْ يَحُلَّ فِي الْاَشْيَاءِ۔ پروردگار نے کسی چیز میں حلول نہیں کیا۔

تَحْلِيْلٌ۔ گلانا، حلال کرنا۔

حِلْمٌ۔ بردباری، درگزر کرنا، معاف کرنا۔

حَلْمٌ۔ خواب دیکھنا، لڑکے کا جوان ہونا۔

حُلْمٌ۔ خواب۔

حُلُمٌ۔ خواب میں جماع کرنا۔

حَلَمٌ۔ خراب ہو جانا کیڑے یا جوئیں پڑ جانا۔

حَلِيْمٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے (یعنی وہ اپنے بندوں کے گناہوں اور قصوروں پر جلدی غصہ نہیں کرتا، جیسے ہلکے مزاج والوں کا قاعدہ ہوتا ہے کہ کسی ادنیٰ بات پر بھی مشتعل اور برانگیختہ ہو جاتے ہیں)۔

لِيَلِيَنِيْ مِنْكُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰى (جماعت کی نماز میں) میرے قریب (یعنی صفِ اوّل میں) وہ لوگ تم میں سے رہیں جو عقل و تمیز والے ہیں یا جو بُردبار اور متین اور عقلمند ہیں۔

حُلُوْمُهُمْ كَحُلُوْمِ الْاَطْفَالِ۔ ان کی عقلیں بچوں کی عقلوں کی طرح ہوں گی۔

لَمْ تَكُنِ الْاَحْلَامُ مِنْ قَبْلُ وَاِنَّمَا حَدَثَتْ۔ پہلے لوگوں کو خواب نظر نہیں آتے تھے، پھر خواب دکھائی دینے لگے۔

حَلِيْمَةُ السَّعْدِيَّةُ۔ آنحضرتؐ کی انّا تھیں۔

اَمَرَهٗ اَنْ يَاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا۔ آنحضرتؐ نے حضرت معاذؓ کو یہ حکم دیا (کہ جزیہ میں) ہر جوان مرد سے

رسالانہ) ایک اشرفی لی جائے۔

غُسْلُ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلٰى كُلِّ حَالِمٍ یا مُحْتَلِمٍ جمعہ کے دن نہانا ہر جوان مرد پر واجب ہے

اَلرُّؤْيَا مِنَ اللّٰهِ وَالْحُلُمُ مِنَ الشَّيْطٰنِ اچھا اور نیک خواب اللہ کی طرف سے ہے اور بُرا خواب شیطان کی طرف سے۔

اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ پریشان خوابوں کے گٹھے۔

مَنْ تَحَلَّمَ كُلِّفَ اَنْ يَّعْقِدَ بَيْنَ شَعِيْرَتَيْنِ جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے (جو نہ دیکھا ہو مگر کہے کہ میں نے دیکھا) تو اس کو قیامت کے دن دو جو میں گرہ لگانے کا حکم دیا جائے گا (اور یہ اس سے نہ ہو سکے گا۔ آخر عذاب ہوگا۔ حالانکہ بیداری میں بھی جھوٹ بولنا بڑا گناہ ہے مگر جھوٹا خواب بیان کرنا، اس سے بھی زیادہ گناہ ہے اس لئے کہ خواب نبوت کا ایک جزء ہے اور اس میں جھوٹ بولنا گویا اللہ پر جھوٹ باندھنا ہے جو بندوں پر جھوٹ باندھنے سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلَمَ۔ خواب دیکھا۔ اور:

تَحَلَّمَ۔ جھوٹا خواب بنالیا۔

حَلَمْتُ اَنْ قُطِعَ رَأْسِيْ۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر کٹ گیا ہے (وہ ڈھلکتا جا رہا ہے، میں اس کے پیچھے پیچھے جا رہا ہوں نووی نے کہا، شاید آنحضرتؐ کو یہ معلوم ہو گیا ہو گا کہ یہ پریشان خواب ہے یا شیطان کا کھیل ہے ورنہ خواب کی تعبیر دینے والے کہتے ہیں کہ اگر خواب میں اپنا سر کٹا دیکھے تو دیکھنے والے کی حالت میں تغیر ہوگا، یا اپنے بالادست حاکم سے جدائی ہوگی، یا حکومت جاتی رہے گی۔ البتہ اگر دیکھنے والا غلام ہو تو آزاد ہوگا، یا بیمار ہو تو صحت یاب ہوگا، یا قرض دار ہو تو قرض ادا ہوگا، یا حج نہ کیا ہو تو حج کرے گا، یا مغموم اور رنجیدہ ہو تو اس کا رنج و غم دور ہوگا)۔

فِيْهِ اِنَاءَةٌ وَّحِلْمٌ۔ اشج میں آہستگی اور بردباری یا عقل ہے۔

مَجْلِسُ حِلْمٍ۔ عقلمندی کی ایک مجلس (ایک روایت میں بضمہ حا ہے)

يُصْبِحُ جُنُبًا مِّنْ غَيْرِ حُلُمٍ۔ آپ جنابت کی حالت میں صبح کرتے تھے اور یہ جنابت احتلام سے نہ ہوتی (بلکہ جماع سے۔ نووی نے کہا اس سے یہ نکلتا ہے کہ پیغمبروں کو بھی احتلام ہو سکتا ہے مگر مشہور یہ ہے کہ پیغمبروں کو احتلام نہیں ہو سکتا، اس لئے کہ وہ شیطان کا کھیل ہے)۔

فَهَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ اِذَا احْتَلَمَتْ۔ عورت کو بھی اگر احتلام ہو، تو کیا اس کو غسل کرنا چاہیئے؟ (احتلام خواب میں جماع کی لذّت حاصل کرنا خواہ انزال ہو یا نہ ہو)۔

اَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْاَةُ۔ کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے (ام المومنین ام سلمہؓ کو تعجب ہوا، کیونکہ ہر عورت کو احتلام نہیں ہوتا۔ شاذ و نادر کسی عورت کو ہوتا ہے)۔

لَا حِلْمَ اِلَّا عَنْ تَجْرِبَةٍ۔ بُردباری یا عقل آدمی میں اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب تجربہ ہو (زمانہ کا سرد و گرم جیلا ہو اس پر واقعات گزرے ہوں)۔

لَا حَلِيْمَ اِلَّا ذُوْ عَثْرَةٍ۔ عقلمند جب ہی ہوگا جب لغزشیں ہوں اور ٹھوکریں کھائے (تو آئندہ کے لئے آدمی ایسی باتوں سے پرہیز کرتا ہے، بقول شخصے، بن کھوئے کچھ حاصل نہیں ہوتا "بسیار باید، تا پختہ شود خامے")

تَدَعُ الْحَلِيْمَ حَيْرَانَ۔ عقلمند آدمی کو حیران پریشان بنا چھوڑ دے گا۔

حَلَمَةُ الثَّدْيِ۔ چھاتی کی بھٹنی۔

حَلَمَةٌ۔ چھوٹی یا بڑی جوں۔

كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَنْهٰى اَنْ تُنْزَعَ الْحَلَمَةُ عَنْ دَابَّتِهٖ حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس سے منع کرتے تھے کہ ان کی سواری کے جانور کی جوں یا چچڑی نکالی جائے (یعنی احرام کی حالت میں)

فِيْ حَلَمَةِ ثَدْيِ الْمَرْاَةِ رُبُعُ دِيَتِهَا۔ عورت کی چھاتی کی بھٹنی اگر کوئی کاٹ ڈالے تو چوتھائی دیت دینا ہوگی

بَضَّتِ الْحَلَمَةُ۔ بھٹنی نے خوب دودھ بہایا (بلفظ

نے کہا حلمۃ ایک بجاجی ہے)۔

قَضٰی فِی الْاَرْنَبِ یَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ بِحُلَّامٍ۔ حضرت عمرؓ نے اس خرگوش کے بدلہ میں جس کو احرام والا شخص مار ڈالے ایک بکری کا بچہ دینے کا حکم دیا۔

حُلَّامٌ۔ بکری کا بچہ (ایک روایت میں اگلی حدیث کے سلسلہ میں حُلَّانٍ ہے۔ معنی وہی ہیں)۔

ذُبِحَ عُثْمَانُ کَمَا یُذْبَحُ الْحُلَّانُ۔ حضرت عثمانؓ کو باغیوں نے اس طرح ذبح کر ڈالا، جیسے بکری کا بچہ ذبح کرتے ہیں (یا معنی کہ اُن کے خون کا بدلہ نہیں لیا گیا)۔

نَهٰی عَنْ حُلْوَانِ الْکَاهِنِ[۱] آنحضرتؐ نے کاہن کی شیرینی سے (یعنی جو اُس کو اجرت کے طور پر ملے، نقدی ہو جنس کی شکل میں) منع فرمایا (کیونکہ وہ ایک حرام کام کی اُجرت ہے تو حرام ہوگی، جس طرح قحبہ عورت کی خرچی۔ کاہن وہ شخص جس کے پاس جن یا شیطان آتے ہوں، اُس کو خبریں دیتے ہوں جیسے کشف، اور سطیح کاہن آنحضرتؐ کے زمانہ میں تھے یا وہ علامات اور پوچھنے والے کے حالات پر غور کر کے کسی بات کی پیشین گوئی کرے۔ اس کو عَرَّاف بھی کہتے ہیں۔ فال کھولنے والا چور کو دریافت کرنے والا، گمی ہوئی چیز کا ٹھکانہ بتانے والا یہ سب عراف ہیں۔ کاہن اور عراف اور نجومی ان سب کی اجرت حرام ہے)۔

حُلْوٌ یا حُلْوَانٌ یا حَلَاوَةٌ۔ شیریں ہونا، میوے کا پک جانا

حُلْوٌ۔ میٹھا۔

حَلَاوَةٌ یا حُلَاوَةٌ۔ مٹھائی۔

کَانَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ۔ آنحضرتؐ شیرینی اور شہد پسند کرتے۔

اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ۔ شہد سے زیادہ میٹھا لطیف اور مزیدار

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ۔ وہ ایمان کی شیرینی پائے گا۔

---

[۱] اس کا ذکر کرنے کا یہاں موقع نہیں تھا مگر صاحب مجمع کی متابعت سے بیان کیا گیا۔ ۱۲ منہ

اَلدُّنْیَا قَدْ تَنَدَّتْ وَاحْلَوْلَتْ۔ دنیا تر ہو گئی اور بہت شیریں ہو گئی۔

حَرَامٌ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ اَنْ تَجِدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تَزْهَدَ فِی الدُّنْیَا۔ تمہارے دلوں پر ایمان کی شیرینی حرام ہے یہاں تک کہ وہ دنیا سے نفرت کریں (اور آخرت سے رغبت، اس وقت ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی)۔

حَلْیٌ۔ زیور پہنانا، آراستہ کرنا، شیریں ہونا، حاصل کرنا۔

حَلِیَتِ الدُّنْیَا فِیْ اَعْیُنِهِمْ۔ دنیا ان کی آنکھوں میں اچھی معلوم ہوئی۔

وَحَلِیٌّ وَاَقَاحٌ۔ حلی اور بابونہ۔ (حلی ایک قسم کی گھانس ہے۔ جب تک تر رہتی ہے تو اُس کو نَصِیٌّ کہتے ہیں جب سوکھ جاتی ہے تو حلی کہتے ہیں۔ جب سفید ہو جاتی ہے تو اس کو طَرِیْفَةٌ کہتے ہیں)۔

فَسَلَقَنِیْ لِحُلَاوَةِ الْقَفَا[۱]۔ مجھ کو گدی کے عین وسط سے لٹا دیا (کسی طرف جھکایا نہیں)

محیط میں ہے کہ حَلَاءٌ سوکھی گھانس اور خَلَاءٌ ہری گھانس۔

وَهُوَ نَائِمٌ عَلٰی حَلَاوَةِ الْقَفَا۔ حضر گدی کے بیچا بیچ پر (یعنی چت پڑے ہوئے) سو رہے تھے۔

مَالِیْ اَرٰی عَلَیْكَ حِلْیَةَ اَهْلِ النَّارِ (آنحضرتؐ نے ایک شخص کو لوہے کا چھلا پہنے دیکھا تو فرمایا) مجھ کو کیا ہوا میں دیکھتا ہوں تو دوزخیوں کا زیور پہنے ہے (دوزخ میں دوزخیوں کو لوہے کے طوق اور بیڑیاں پہنائے جائیں گے۔ بعضوں نے کہا لوہے کو دوزخیوں کا زیور اس لئے کہا کہ اس میں بدبو ہوتی ہے۔)

حَلْیٌ۔ ہر ایک زیور کو کہتے ہیں۔ اسی طرح حِلْیَةٌ لیکن حَلْیٌ کی جمع حُلِیٌّ یا حِلِیٌّ آتی ہے، اور حِلْیَةٌ کی حِلًی جیسے لِحْیَةٌ کی لِحًی اور کبھی حُلًی بھی کہتے ہیں، بضمہ حا،

حِلْیَةٌ۔ صورت اور صفت کو بھی کہتے ہیں اور ہیئت

---

[۱] بضمہ حا اور فتحہ حا اور کسرہ حا تینوں طرح آیا ہے۔ ۱۲ منہ

اور شکل، اعضاء۔ اور رنگ وغیرہ کو۔ (نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک شخص کو پیتل کا چھلا پہنے دیکھا تو فرمایا۔ مجھ کو کیا ہوا میں تجھ میں بتوں کی بو پاتا ہوں، کیونکہ بت اکثر پیتل کے بناتے ہیں؛ اور اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لوہے یا پیتل کے زیور پہننا مکروہ ہے۔ اب یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ، کچھ تو بھی ڈھونڈ کر لا لوہے کی انگوٹھی ہی سہی۔ تو یہ مبالغہ کے طور پر ہے۔ یعنی کوئی شئے بھی ذرا بھی قیمتی لے کر آ۔ اس سے یہ غرض نہیں ہے کہ لوہے کی انگوٹھی لے کر آ، جیسے کہتے ہیں، اجی کچھ تو دو خاک کی ایک مٹھی ہی سہی۔ بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل کی ہے کہ لوہے کا کا زیور پہننا حرام نہیں ہے اور یہ نہی تنزیہی ہے)۔

مَنْ تَحَلّٰى بِمَا لَمْ يُعْطَ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُوْرٍ جو شخص اپنے تئیں اس بات سے آراستہ کرے جو اس کو نہیں ملی (مثلاً عالموں کا لباس پہن کر مولوی بنے اور علم وغیرہ کچھ نہیں ہے یا صوفیوں کی وضع بنا کر درویش اور زاہد بنے، یا شیخی سے یہ بیان کرے کہ میرے پاس فلاں فلاں سامان موجود ہے۔ یا میں روز ایسے ایسے لطیف اور عمدہ کھانے کھاتا ہوں، حالانکہ اس کو خشک روٹی کا بھی مقدور نہ ہو) اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی فریب کے دو کپڑے پہنے (قمیص میں دوہری آستینیں لگا لے تاکہ لوگ یہ سمجھیں کہ دو قمیص تلے اوپر پہنے ہے)۔

اِنَّ الْحِلْيَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ (ابو ہریرہؓ کیا کرتے تھے کہ ہاتھوں کو بازوؤں تک اور پاؤں کو آدھی پنڈلی تک دھوتے تھے۔ یعنی وضو میں، اور کہتے تھے) قیامت کے دن زیور وہیں تک پہنایا جائے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

يَبْلُغُ الْحُلِيُّ حَيْثُ يَبْلُغُ الْوُضُوْءُ۔ زیور وہیں تک پہنچے گا جہاں تک وضو پہنچے۔

تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ۔ اگرچہ اپنے زیور ہی میں سے ہو (یعنی زیورات میں سے بھی تصدق کرو، یہ بطریق استحباب ہے، کیونکہ زیور میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے)

تُحَلِّئُهُمْ عَنْهُ جس نے پانی پر سے ان کو ہانک دیا یہ بھی ایک روایت ہے، بغیر ہمزہ کے اور لغت کی رو سے فَحَلَّأَتْهُمْ صحیح ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

لَا يُحْلِيْ مِنْهُ بِطَائِلٍ۔ اس سے کوئی فائدہ نہیں۔

لَمْ يَحْلَ مِنْهُ بِطَائِلٍ۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں اٹھایا۔

عرب لوگ کہتے ہیں:

حَلِيَ فِيْ عَيْنِيْ۔ میری آنکھ میں شیریں ہے۔ اور:

حَلَا فِيْ فَمِيْ۔ میرے منہ میں شیریں ہے۔

لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكٰوةٌ۔ زیور جن کو عورتیں پہنتی ہیں، ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (کیونکہ وہ دوسرے ضروری سامان کی طرح ہے۔ مثلاً کھانے پینے کے برتن، سواری کے گھوڑے وغیرہ)۔

تَطَايَرَ الْحُلِيُّ وَالْحُلَلُ مِنْ جَسَدِهٖ (جب آدمؑ نے اس ممنوع درخت میں سے کھایا) تو بہشتی زیورات اور جوڑے سب ان کے جسم پر سے اڑ گئے (غائب ہو گئے اور وہ ننگے رہ گئے)۔ مجمع البحرین میں ہے کہ:

حَلْوَاءُ بالمد اس کی جمع ہے حَلَاوِيُّ بہ تشدید یا اور حَلْوٰى بالقصر کی جمع حَلَاوٰى ہے)۔

فَهُوَ لِحُلْوَائِهِمْ هَاضِمٌ۔ وہ ان کے حلوے کو ہضم کر جاتا ہے (یعنی ان کی شیریں کلامی کا کوئی اثر اس کے دل پر نہیں رہتا)

حُلْوَانُ۔ ایک شہر ہے عراق میں بغداد سے پانچ منزل۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْمِيْمِ

حَمْأٌ۔ کائی نکالنا۔

حَمْأٌ اور حَمَأٌ۔ پانی میں کائی مل جانا۔

حَمِيَ عَلَيْهِ۔ اس پر غصے ہوا۔

حَمْءٌ اور حَمَأٌ اور حَمًا اور حَمْوٌ۔ خاوند کا عزیز جیسے دیور یا جیٹھ وغیرہ

حَمَأٌ اور حَمْأَةٌ۔ کائی کالی مٹی۔

کَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْئَةٍ۔ جیسے دانہ کائی میں جم جاتا ہے (ایک روایت میں حمیئۃ ہے، یعنی پانی جو کچرا کوڑا بہا کر لاتا ہے)۔

فِیْ عَیْنٍ حَمِئَةٍ۔ کائی دار چشمے میں)۔

حَمْتٌ۔ بہانا۔

حَمَتَ اللّٰہُ عَلَیْہِ بِرَحْمَتِہٖ۔ اللہ اپنی رحمت اُس پر بہائے۔

حَمَتٌ۔ بگڑ جانا، سڑ جانا۔

حُمُوْتَۃٌ۔ سخت گرمی اُس کی امنی حمت ہے۔

فَاِذَا حَمِیْتٌ مِنْ سَمْنٍ۔ دیکھا تو گھی کا ایک کپّہ ہے (کرمانی نے کہا حمیت وہ چمڑے کا تھیلہ جس پر بال نہ ہوں۔ موٹے آدمی کو بھی اس سے مشابہت دیتے ہیں)

اُقْتُلُوا الْحَمِیْتَ الْاَسْوَدَ۔ کالے کپّے کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابوسفیان سے کہا، جب اس نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے)

تَحْمِیْجٌ[1]۔ تیز نظر گھورنا۔

مَالِیْ اَرَاکَ مُحَمِّجًا۔ مجھ کو کیا ہے، میں تجھ کو دیکھتا ہوں تو گھور رہا ہے یا تیری آنکھ کھلی رہ گئی ہے) جیسے ڈر کی حالت میں ہوتا ہے۔ محیط میں ہے کہ تحمیج آنکھ کے اندر جانے کو بھی کہتے ہیں اور دبلا ہونے کو اور غصے سے چہرہ رنگ بدل جانے کو)۔

اِنَّ شَاهِدًا کَانَ عِنْدَهُ فَطَفِقَ یُحَمِّجُ اِلَیْهِ النَّظَرَ۔ ایک گواہ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے قریب تھا انہوں نے اس کو گھورنا شروع کیا (بعضوں نے غلطی سے اس کو بہ تقدیم جیم کہا ہے۔ لیکن زمخشری نے کہا وہ بھی ایک لغت ہے)۔

مُهْطِعِیْنَ مُقْنِعِیْ رُءُوْسِهِمْ مُحَمِّجِیْنَ۔ یعنی ٹکٹکی باندھنے والے اور ایک طرف کو نظر جمائے ہوئے سر جھکائے ہوئے

حَمْحَمَةٌ۔ دانہ دیکھ کر گھوڑے کا ہنہنانا۔ (نہایہ میں ہے کہ حمحمہ، صہیل سے کم آواز گھوڑے کی ہے)۔

قَامَتْ تُحَمْحِمُ۔ گھوڑی کھڑی ہو گئی ہنہناتی ہوئی۔

حَمْدٌ یا مَحْمَدٌ یا مَحْمِدٌ یا تَحْمِیْدٌ یا مَحْمِدَةٌ۔ تعریف کرنا، شکر کرنا، راضی ہونا، حق ادا کرنا، بدلہ دینا۔

اَحْمَدُ اللّٰہَ اِلَیْکَ۔ میں تیرے پاس اللہ کی تعریف یا اس کا شکر کرتا ہوں۔

حَمِیْدٌ۔ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے یعنی تعریف کیا گیا، بمعنی محمود۔ حمد عام ہے اور شکر خاص ہے، کیونکہ حمد صفاتِ ذاتیہ اور داد و دہش دونوں پر ہوتی ہے، اور شکر صفاتِ ذاتیہ پر نہیں ہوتا، بلکہ داد و دہش نعمت اور احسان پر، بعضوں نے کہا حمد بھی ایک طرح سے خاص ہے۔ کیونکہ حمد صرف زبان سے ہوتی ہے، اور شکر ہاتھ پاؤں زبان وغیرہ بہت اعضاء سے ہو سکتا ہے۔

اَلْحَمْدُ رَأْسُ الشُّکْرِ مَا شَکَرَ اللّٰہَ عَبْدٌ لَا یَحْمَدُہٗ۔ تعریف کرنا، شکر کی چوٹی ہے۔ اللہ کا شکر اُس بندے نے نہیں کیا، جس نے اُس کی تعریف نہیں کی۔ (جیسے اخلاص ایمان کی چوٹی ہے)۔

سُبْحَانَکَ اللّٰہُمَّ وَبِحَمْدِکَ۔ تو پاک ہے، تیری تعریف کے ساتھ میں شروع کرتا ہوں یا تعریف کے ساتھ تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِیَدِیْ۔ تعریف کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (جس کی وجہ سے قیامت کے دن میں سب لوگوں میں مشہور و ممتاز ہوں گا)۔

وَابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔ یا اللہ! حضرت محمد صلعم کو وہ مقام عنایت کر جس کی وجہ سے سب لوگ آپ کا شکریہ ادا کریں (یعنی شفاعت کا مقام شفاعت ہی کی وجہ سے لوگوں کو میدانِ حشر کی تکالیف سے نجات ملے گی، اور وہ سب آپ کے شکرگزار ہوں گے)۔

اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّیْ اَحْمَدُ اِلَیْکَ اللّٰہَ۔ بعد حمد و ثنا کے

[1] اس کا مجرد حمج ہے، مگر وہ مستعمل نہیں، صرف باب تفعیل سے مستعمل ہے۔

میں تیرے ساتھ ہو کر اللہ کی تعریف کرتا ہوں (اِلیٰ کے معنی یہاں مع کے ہیں۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں اللہ کی نعمتوں کا شکر تجھ سے بیان کرتا ہوں)۔

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ۔ اللہ کی جو کوئی تعریف کرے تو وہ سنتا ہے (اس کی دعا قبول کرتا ہے، اس کی خواہش پوری کرتا ہے یہ نہیں کہ اس کی تعریف کرنا بے کار ہو)۔

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔ پروردگار! ہماری دعا قبول فرما یا ہماری عبادت قبول کر۔ تیرا شکر اس بات پر کہ تو نے ہم کو اپنی عبادت یا حمد کی توفیق دی۔

أَحْمَدُ إِلَيْكُمْ غَسْلَ الْإِحْلِيلِ۔ میں ذکر یا دبر کا دھونا، اس کی تعریف تم سے بیان کرتا ہوں۔

حُمَادَيَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْأَطْرَافِ۔ عورتوں کی انتہائی خوبی یہ ہے کہ اُن کی نگاہ نیچی ہو وہ شرمگیں ہوں عرب لوگ کہتے ہیں:

حُمَادَاكَ أَنْ تَفْعَلَ اور قُصَارَاكَ أَنْ تَفْعَلَ۔ یعنی انتہا یہ ہے کہ تو ایسا کرے گا، حد درجہ یہ ہے کہ تو یہ کرے گا۔

فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ۔ اللہ کی تعریف کی، اس کی ستایش بیان کی (بعضوں نے کہا، حمد کے معنی خوبیاں بیان کرنا اور ثنا یہ کہ برائیوں اور عیبوں سے اس کو پاک کہنا۔)

حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔ تعریف کیا گیا بزرگی والا۔

أَنَا مُحَمَّدٌ۔ میں تعریف کیا گیا ہوں (یعنی اچھی خصلتوں والا ہوں جو قابل ستایش ہیں۔ ابن عربی نے کہا اللہ تعالیٰ کے ہزار نام ہیں، اسی طرح حضرت محمدؐ کے بھی ہزار نام ہیں اور ایک عجیب امر یہ ہے کہ حضرت محمدؐ سے پہلے عرب میں کسی کا نام محمد نہیں ہوا تھا۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ حکمت تھی کہ لوگوں کو کسی اور کے پیغمبر موعود ہونے کا اشتباہ نہ ہو۔)

أَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى سَارِقٍ۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ میرا عمدہ چور کے ہاتھ میں گیا (اگر چور سے بھی بدتر کسی شخص کے ہاتھ میں جاتا تو کیا کرتا؟)

لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ۔ جو اللہ کی حمد سے شروع نہ کی جائے یعنی اس کے ذکر سے۔ اس صورت میں اس کا اور دوسری حدیث کا، جس میں لَا يُبْدَأُ بِاسْمِ اللّٰهِ ہے، ایک ہی مطلب ہوگا۔ بعضوں نے کہا لَا يُبْدَأُ بِاسْمِ اللّٰهِ کی روایت ثابت نہیں ہے۔ جب بھی "حمد اللہ" سے یہاں ذکر اللہ مراد ہوگا کیونکہ آپ نے ہرقل کو جو نامہ لکھا تھا، اس کے شروع میں صرف بسم اللہ ہے۔)

أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهٗ۔ ایک لقمہ کھائے اور اللہ کا شکر کرے۔

وَالْقِرَاءَةَ بِالْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ آپ نماز میں قرأت الحمد للہ رب العالمین سے شروع کرتے تھے (یعنی بسم اللہ آہستہ کہتے تھے)۔

أُمَّتُهُ الْحَمَّادُونَ۔ اس کی امت کے لوگ اللہ کی بہت تعریف کرنے والے ہوں گے (یہ بشارت بالکل صحیح نکلی مسلمان ہر نماز میں بار بار "الحمد للہ" پڑھتے ہیں۔ بلکہ ساری نماز اللہ کی تعریف سے پر ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْوَاصِلِ الْحَمْدَ بِالنِّعَمِ وَالنِّعَمَ بِالشُّكْرِ۔ سب تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو نعمتوں کے ساتھ تعریف ملاتا ہے (یعنی پہلے نعمتیں دیں پھر اپنی تعریف ان اور پھر شکر کے ساتھ نعمتیں ملائیں۔ یعنی جب بندوں نے شکر کیا تو اور زیادہ نعمتیں دیں)

اَلْمَيِّتُ يُبْدَأُ بِيَدَيْهِ فَيَغْسِلُهُمَا بِثَلٰثِ حَمِيدَاتٍ بِمَاءِ السِّدْرِ۔ میت کے پہلے دونوں ہاتھ تین بڑے لوٹوں سے دھلائیں، جن میں بیری کا پانی ہو۔

حَمِيدٌ۔ بڑا لوٹا۔

حُمَيْدَةُ۔ امام موسیٰ کاظم کی والدہ کا نام تھا۔ ان کا لقب مُصَفَّاةٌ بھی تھا۔

مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مشہور بیٹے ہیں۔ حضرت عثمان غنی رضؓ کے قتل میں وہ شریک تھے لیکن

انھوں نے قتل نہیں کیا صرف داڑھی اُن کی پکڑی تھی۔ آخر اس جرأت کی اُن کو سزا ملی۔ عمرو بن عاص رضؓ نے ان کو مصر میں قتل کیا اور اُن کی نعش بھی گدھے کی کھال میں ڈال کر جلا دی۔ اِس کے علاوہ جو حکایتیں رافضی بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنے والد سے منحرف تھے یا حضرت علی رضؓ کو بلا فصل خلیفہ جانتے تھے، یہ سب غلط ہیں۔ البتہ حضرت علی رضؓ نے ان کی پرورش کی تھی، کیونکہ ان کی والدہ اسماء رضؓ بنتِ عمیس سے حضرت علی رضؓ نے نکاح ثانی کیا تھا۔

حَمْرٌ۔ چھلکا اُتارنا، پوست نکالنا، مونڈھنا، غصہ ہونا: گدھے کی طرح نادان ہو جانا۔

اَحْمَرُ۔ سُرخ۔

بُعِثْتُ اِلَی الْاَحْمَرِ وَ الْاَسْوَدِ۔ میں گورے اور کالے سب کی طرف بھیجا گیا ہوں (یعنی عجم اور عرب سب لوگوں کی طرف۔ بعضوں نے کہا، جن اور آدمی مُراد ہیں)

اُعْطِیْتُ الْکَنْزَیْنِ الْاَحْمَرَ وَ الْاَبْیَضَ۔ مجھ کو دونوں خزانے دیئے گئے سُرخ اور سفید (سُرخ رُوم کا خزانہ وہاں سونے کا سکہ بہت رائج تھا اور سفید ایران کا خزانہ وہاں چاندی کا سکہ بہت رائج تھا)۔

غَلَبَتْنَا عَلَیْکَ هٰذِهِ الْحَمْرَاءُ۔ ان سُرخ لوگوں نے ہم کو تمہاری طرف سے مجبور کر دیا (یعنی عجمی لوگ آپ کے مزاج میں دخیل ہو کر ہم پر غالب ہو گئے ہیں۔ یہ لوگوں نے حضرت علی سے کہا تھا۔ اہلِ عرب غیر ممالک کے لوگوں کو "حمراء" اور "حُمر" اور "حُمران" کہتے ہیں۔)

اَهْلَکَهُنَّ الْاَحْمَرَانِ۔ ان عورتوں کو دو چیزوں نے خراب کر دیا جو سُرخ ہیں (ایک تو زعفران اور دوسرے سونے یعنی زیور اور خوشبو پر مرتی ہیں)

اَصْفَرَانِ بھی سونے اور زعفران کو کہتے ہیں اور اَحْمَرانِ گوشت اور شراب کو بھی کہتے ہیں۔ جیسے اَبْیَضَانِ پانی اور دودھ کو اور اَسْوَدَانِ پانی اور کھجور کو۔

لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ مِنَ الْمَوْتِ الْاَحْمَرِ۔ اگر تم جانو کہ اس اُمت کے کتنے لوگ لال موت سے (یعنی قتل سے) مریں گے؟

مَوْتٌ اَحْمَرُ۔ سخت موت کو بھی کہتے ہیں۔

کُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَاْسُ اتَّقَیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔ جب جنگ بہت سخت ہو جاتی تو ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ ہم لوگوں سے آگے رہتے اور دشمن کے سامنے ہم آپ کی آڑ میں رہتے۔ سبحان اللہ! آفریں صد آفریں، آپ کی شجاعت اور بہادری پر)۔

اَصَابَتْنَا سَنَةٌ حَمْرَاءُ۔ ہم پر قحط کا سال آیا (کیونکہ قحط کے دنوں میں آسمان کے کنارے سُرخ ہو جاتے ہیں)

خُذُوْا شَطْرَ دِیْنِکُمْ مِنَ الْحُمَیْرَاءِ۔ اپنا آدھا حصہ دین کا، حمیرا سے سیکھو (یعنی حضرت عائشہ رضؓ سے آنحضرت پیار کی راہ سے کبھی حضرت عائشہ رضؓ کو حمیراء کہا کرتے کیونکہ وہ سُرخ و سفید تھیں، آدھا دین اُن سے حاصل کرو۔ اس لئے کہ دین کے نصف احکامات مردوں سے متعلق ہیں نصف عورتوں سے، تو عورتوں کے متعلق احکامات اُمّ المومنین رضؓ سے حاصل ہوئے، تو گویا آدھا دین حاصل ہوا)۔

خَرَجَتْ فِیْ سَنَةٍ حَمْرَاءَ قَدْ بَرَتِ الْمَالَ۔ حلیمہ سعدیہ (آنحضرتؐ کو لیکر) اُس سال نکلیں جو قحط کا سال تھا۔ اُس نے اونٹوں کو دُبلا کر دیا تھا (چارہ کی کمی کے سبب)۔

اَرَاکَ اَحْمَرَ قَرِفًا۔ میں تجھ کو ڈھٹا تا سُرخ دیکھتا ہوں۔

اَلْحُسْنُ اَحْمَرُ۔ خوبصورتی تو سُرخی ہی میں ہے (یا خوبی یہ ہے کہ آدمی مشقت اور تکلیف میں صبر کرے، یا خوبصورتی موت ہے یعنی عاشق کے لئے)۔

فَوَضَعْتُهٗ عَلٰی حِمَارَةٍ مِنْ جَرِیْدٍ۔ انھوں نے اُس کو ڈالیوں کی ایک تپائی پر رکھا (تین لکڑیوں کو بیچ میں سے باندھ باندھ کر سہ پائی بنالیں تو اُس کو "حمارہ" کہتے ہیں)۔

قَدْ مَنَارَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَیْلَةً

جئنا على حمرات ۔ ہم مزدلفہ کی رات میں آنحضرتؐ کے پاس گدھوں پر سوار ہو کر آئے۔

حمار ۔ گدھا۔ حمر ۔ حمار کی جمع ہے۔ حمرات ۔ حمار کی جمع الجمع ہے۔

كان يرد الحمارة من الخيل ۔ جو لوگ گدھے پر سوار ہوتے تھے (جہاد میں) اُن کو گھوڑے کے سواروں میں شامل نہیں کرتے تھے (اُن کو اسپ سواروں کا حصہ نہیں ملتا تھا) بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جو گھوڑے گدھوں کی طرح محض لدو ہوتے، دوڑ نہ سکتے ان کے سواروں کو اسپ سواروں کا حصہ نہ ملتا)۔

كانت لنا داجن فحمرت من عجين ۔ ہمارے گھر میں ایک بکری پلی ہوئی تھی، وہ آٹا کھا کر بیمار ہو گئی۔

حمر ۔ ایک بیماری ہے جو جانور کو بہت دانہ کھلانے سے پیدا ہو جاتی ہے۔

يقطع السارق من حمارة القدم ۔ چور کا پاؤں ٹخنے پر سے کاٹا جائے۔

كان يغسل رجليه من حمارة القدم ۔ اپنے پاؤں ٹخنے پر سے دھوتے تھے (محیط میں ہے کہ حمارہ "قدم کا وہ حصہ جو اونچا ہے، انگلیوں کے اوپر، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بہ تخفیف را ہے۔ لیکن نہایہ اور مجمع البحرین میں ہے کہ یہ بہ تشدید میم ہے)۔

في حمارة القيظ ۔ سخت گرمی میں (اور بہ تخفیف را بھی آیا ہے، اُس کی جمع حمار ہے)۔

نزلنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءت حمرة ۔ ہم آنحضرت کے ساتھ اُترے، اتنے میں ایک حمرہ آئی (حمرہ ایک پرندہ ہے چڑیا کی طرح طیبی نے کہا اُس کا سر سُرخ ہوتا ہے۔ منتہی الارب میں ہے کہ حُمَرَة بہ تخفیف میم بھی مستعمل ہے)۔

ما تذكر من عجوز حمراء الشدقين ۔ ابی آپ کیا ذکر کر رہے ہیں ایک بڑھیا کا جس کے (دانت گر کر) سُرخ سُرخ مسوڑے رہ گئے تھے (یعنی حضرت خدیجہؓ کا۔ یہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ سے کہا، جب آپ حضرت خدیجہ کو یاد کر رہے تھے)۔

أسكت يا ابن حمراء العجان ۔ ارے لال چوتڑ والی کے بچے چُپ رہ (اصل میں عجان وہ مقام ہے جو قبل اور دبر کے بیچ میں ہوتا ہے۔ اہل عرب میں گالی دیتے وقت یہ کلمہ بولا جاتا ہے یہ حضرت علیؓ نے ایک شخص کو کہا جو موالی میں سے تھا۔ یعنی عجمیوں میں سے۔ کہتے ہیں لا الفرق بین العجان والہجین وبین العجان والعجین۔ اس کو اچھے بُرے کی تمیز نہیں، اصیل اور کم ذات اور چوتڑ اور آٹا دونوں میں فرق نہیں کرتا)۔

وإياك أن تحمر أو تصفر فتفتن ۔ مسجد کو لال زرد رنگوں سے مت رنگ، ایسا کر کے لوگوں کو بلا میں ڈالے گا (وہ اُس کی رنگ آمیزی اور نقش و نگار کی طرف نماز میں متوجہ ہوں)۔

حمر النعم ۔ سُرخ سُرخ چارپائے یعنی عمدہ جانور یا سُرخ سُرخ اونٹ (عرب میں یہ سب دنیا کے مال اسباب میں بہتر شمار کئے جاتے ہیں)۔

حمر الوجوه ۔ سفید مُنہ سُرخی آمیز (جو بہترین رنگ ہے یعنی گلابی)۔

ربعة احمر ۔ آنحضرتؐ میانہ قامت، سُرخ رنگ تھے (سُرخی سے مراد گندم گوں رنگ ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ہے اور حافظ شیرازی نے جو ایک غزل میں سیہ چردہ سے آپ کے رنگ کو تعبیر کیا ہے یہ غلط ہے اور بے ادبی کا اشتباہ)۔

احمر الشجر ۔ درخت سوکھ گیا۔

لجعلتني يهود حمارا ۔ یہود مجھ کو گدھا بنا دیتے (یعنی جادو کے زور سے، یا گدھے کی طرح ذلیل کر دیتے یا کر کے میری عقل و حواس کو خراب کر دیتے، میں گدھے کی طرح نادان ہو جاتا)۔

اَلْاَحَامِرَہ۔ گوشت، شراب، خوشبو۔

حَامِر۔ گدھے والا۔

حَمَّارَہ۔ گدھے والے (جیسے بَغَّالَہ خچر والے اور جَمَّالَہ اونٹ والے اور فَيَّالَہ ہاتھی والے اور ثَوَّارَہ بیل والے اور خَيَّالَہ گھوڑے والے)

هُوَ اَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ۔ (یہ ایک مثل ہے۔ حمار ایک شخص تھا، چالیس برس تک خدا کا قائل رہا۔ اُس کے دسوں بیٹے شکار کو نکلے اور بجلی گر کر ہلاک ہو گئے۔ اُس روز سے غصّہ میں آکر کافر ہو گیا۔ آخر کار اللہ تعالٰی نے اس کو ہلاک کیا۔)

حِمَارِيَّہ۔ فرائض کا مشہور مسئلہ ہے، اس کو حَجَرِيَّہ اور يَمِّيَّہ بھی کہتے ہیں۔

حُمَرٌ اور حَوْمَرٌ۔ اِلی (ترمذی)۔

اُحَيْمِرُ ثَمُوْدَ۔ ثمود کا وہ شخص جس نے اونٹنی کو زخمی کیا، اس کا نام قدار بن سالف تھا۔

لَوْحَمَلْنَا الْحَمِيْرَ عَلَى الْخَيْلِ۔ اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں۔

حِمَارَان۔ دو پتھر جن پر دودھ سکھایا جاتا ہے۔

مِحْمَرٌ۔ کم ذات گھوڑا۔

رَاَيْتُهٗ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ۔ میں نے آپ کو سرخ جوڑا پہنے دیکھا (سُرخ رنگ کا لباس مرد پہن سکتا ہے یا نہیں؟ اِس میں اختلاف ہے، کوئی جائز کہتا ہے کوئی ناجائز، کوئی کہتا ہے اگر دھاری دار ہو، یا اس کا سُوت رنگا گیا ہو، تب جائز ہے بعضوں نے کہا سُرخ رنگ صرف کُسم کا مردوں کے لئے منع ہے، دوسرے سُرخ رنگ جائز ہیں۔ ابن جریر طبری نے کہا مطلقاً جائز ہے مگر ثقاہت اور مروّت کے خلاف ہے۔ نووی نے کہا جمہور صحابہ اور تابعین کُسم کے رنگ کو بھی مرد کے لئے جائز سمجھتے ہیں، مگر بعضوں نے تنزیہاً مکروہ رکھا ہے۔)

اَلْفَقْرُ هُوَ الْمَوْتُ الْاَحْمَرُ۔ محتاجی ایک سخت موت ہے۔

اَهْلَكَ الرِّجَالَ الْاَحْمَرَانِ۔ مَردوں کو دو سُرخ رنگ کی چیزوں نے خراب کیا، گوشت اور شراب نے۔

سَيُصِيْبُنِيْ مِنَ الْحُمَيْرَاءِ مَالَمْ يَعْلَمِ النَّاسُ مِنْ صَنِيْعِهَا۔ (امام حسنؓ سے امامیہ نے نقل کیا کہ انھوں نے فرمایا) مجھ کو حضرت عائشہؓ سے وہ ایذا پہنچے گی، جو لوگوں کو ان کا حال دیکھ کر معلوم نہیں ہوئی (یعنی جس کی لوگوں کو اُن سے توقع نہیں کہ وہ آنحضرتؐ کے اہل بیت کے ساتھ اس طرح سے پیش آئیں گے)۔

فَاِنَّهٗ اِسْمٌ يُبْغِضُهُ اللّٰهُ (امام ابو عبد اللہ نے فرمایا) حمیراء وہ نام ہے جسے اللہ پسند نہیں کرتا (تو نے اپنی بیٹی کا نام حمیراء رکھا ہے، اس کو بدل دے)۔

يَحْمُوْرٌ۔ گورخر۔

حِمْيَرٌ۔ ایک مشہور قبیلہ ہے یمن کا۔

حَمْزٌ۔ تیزی، کاٹنا، تیز کرنا۔

حَمَازَةٌ۔ سخت اور مشکل ہونا۔ کھٹا ہونا۔

رُمَّانٌ حَامِزٌ یا حَامِضٌ۔ کھٹا انار۔

اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ اَحْمَزُهَا۔ آنحضرتؐ سے پوچھا، کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا جو سخت اور مشکل ہو (جس میں تکلیف اور مشقت زیادہ ہو۔ یہ کلیہ نہیں ہے اسی طرح ہر شخص کی حالت جُدا ہے، کسی پر روزہ سخت ہوتا ہے، کسی پر جہاد بہت سخت ہوتا ہے۔ تو ہر شخص کے لئے وہی عمل افضل ہوگا، جو اس کے لئے بہت سخت ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ حَامِزُ الْفُؤَادِ یا حَمِيْزُ الْفُؤَادِ۔ وہ مضبوط دل کا آدمی ہے (محیط میں ہے کہ حامز الفؤاد کے معنی یہ ہیں کہ تیز ذہن، ظریف)۔

كَنَّانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِبَقْلَةٍ كُنْتُ اَجْتَنِيْهَا (انسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے میری کنیت ایک بھاجی پر رکھ دی، جس کو میں چنا کرتا تھا (اس

بھاجی میں تیزی تھی، تو آپ نے اِسی مناسبت سے انس رض کی کنیت "ابو حمزہ" رکھ دی)۔

حَمْزَةٌ۔ ایک بھاجی کا نام ہے جو زبان کو کاٹتی ہے۔

شَرِبَ شَرَابًا فِيهِ حَمَازَةٌ۔ ایک شربت پیا جس میں تیزی تھی (زبان کو لگتا تھا)۔

حَمْزَةُ۔ آنحضرت ؐ کے چچا کا نام ہے۔ جن کی قبر اُحد میں ہے، وہ جنگِ اُحد میں شہید ہوئے۔ بڑے بہادر تھے۔

حَمْسٌ۔ بھوننا، غصہ دلانا۔

حَمَسٌ۔ دین میں یا لڑائی میں سخت ہونا۔

حَمَاسَةٌ۔ بہادری، سختی۔

تَحْمِيسٌ اور اِحْمَاسٌ غصہ دلانا، بر انگیختہ کرنا۔

هٰذَا مِنَ الْحُمْسِ فَمَا بَالُهُ خَرَجَ مِنَ الْحَرَمِ

یہ شخص تو قریش میں سے ہے تو حرم سے باہر کیوں نکلا؟۔ (اہلِ قریش کو "حُمس" کہتے تھے جو اَحْمَسُ کی جمع ہے، بمعنی سخت اور تیز، یہ لوگ بھی اپنے دین میں بڑے سخت تھے، اُن کی عادت تھی کہ جب حج کرتے تو مزدلفہ سے آگے نہ جاتے اور دوسرے تمام لوگ آگے جاکر عرفات میں ٹھہرتے یہ مزدلفہ ہی میں پڑے رہتے اور کہتے، ہم اہل اللہ ہیں اِس لئے اللہ کے حرم سے باہر نہیں جاتے۔ دوسری بیوقوفی یہ کرتے کہ حج سے جب لوٹ کر آتے تو گھروں میں دروازوں سے نہ جاتے بلکہ اوپر سے پھاند کر، یا کسی اور طرف سے آتے۔ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں اِن دونوں باتوں کا رَدّ فرمایا)۔

اَحَامِسُ بھی اَحْمَسُ کی جمع ہے۔ بمعنی بہادر اور دلیر

حَمِسَ الْوَغٰى وَاسْتَحَرَّ الْمَوْتُ۔ جنگ سخت ہوگئی اور موت کا بازار گرم ہوگیا۔

اَمَّا بَنُو فُلَانٍ فَمَسَكٌ اَحَامِسُ۔ فلاں لوگ تو آزاد اور بہادر ہیں۔

دِيْوَانُ الْحَمَاسَةِ۔ اشعار کا مجموعہ ہے جس کو ابو تمام نے تالیف کیا ہے۔ اس میں عرب شعرا کے منتخب اشعار جمع ہیں

حَمِيسٌ۔ تنور۔

حَمْشٌ۔ جمع کرنا، غصہ دلانا، بر انگیختہ کرنا۔

حُمُوشَةٌ۔ باریکی۔

حَمَشٌ۔ غصہ ہونا، سخت ہونا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكٍ

اگر اس عورت کا بچہ پتلی پنڈلیوں والا پیدا ہو، تب تو شریک کا نطفہ ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

رَجُلٌ حَمْشُ السَّاقَيْنِ یا اَحْمَشُ السَّاقَيْنِ.

یعنی پتلی اور باریک پنڈلیوں والا۔)

كَاَنِّيْ بِرَجُلٍ اَصْلَعَ اَصْمَعَ حَمْشِ السَّاقَيْنِ قَاعِدٌ عَلَيْهَا وَهِيَ تُهْدَمُ۔ جیسے میں دیکھ رہا ہوں ایک گنجا (جس کے چندیا پر بال نہ ہوں) چھوٹے چھوٹے کان والا پتلی پنڈلیوں والا کعبہ پر بیٹھا ہو وہ گرایا جا رہا ہے (یعنی قیامت کے قریب ایسا ہوگا)۔

فِيْ سَاقَيْهِ حُمُوشَةٌ۔ آنحضرت کی پنڈلیاں پتلی تھیں۔

فَاِذَا رَجُلٌ حَمْشُ الْخَلْقِ۔ یکایک ایک شخص دکھائی دیا، جس کے اعضاء دُبلے پتلے تھے۔

رَاَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ صِفِّيْنَ وَهُوَ يُحْمِشُ اَصْحَابَهٗ

میں نے حضرت علی رض کو صفین کے دن دیکھا، آپ اپنے لوگوں کو غصہ دلا رہے تھے اُن کو جنگ پر اُبھار رہے تھے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَمِشَ الشَّرُّ۔ شر اور فساد بہت سخت ہوگیا۔)

اَحْمَشْتُ النَّارَ۔ میں نے آگ بھڑکا دی۔

رَاَيْتُ اِنْسَانًا يُحْمِشُ النَّاسَ۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو غصہ کے ساتھ لوگوں کو ہانک رہا تھا۔

اُقْتُلُوا الْحَمِيْتَ الْاَحْمَشَ۔ اس موٹے تازے خفا ناک شخص کو مار ڈالو (یہ ہندہ نے ابو سفیان کو کہا، گویا اس کی مذمت کی)۔

وَلَا حَمِيَّةَ تُحْمِشُكُمْ۔ تم میں حمیت بھی نہیں ہے

غصہ دلائے۔

حَمَصٌ حُمُوصٌ۔ سمٹ جانا، ورم دب جانا، تھم جانا۔

کَانَ لَہٗ ثُدَیَّۃٌ مِّثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اِذَا مُدَّتْ اِمْتَدَّتْ وَاِذَا تُرِکَتْ تَحَمَّصَتْ۔ ذوالثدیہ (خارجیوں کے گروہ میں تھا) اُس کا ایک پستان عورت کی طرح تھا اُس کو کھینچتے تو لمبی ہو جاتی اور جب چھوڑ دیتے تو سمٹ جاتی۔

حَبِیْصَۃٌ۔ چوری کی بکری۔

حِمَّصٌ۔ چنا۔

حِمْصٌ۔ ایک شہر ہے شام میں۔

حُمُوْضٌ۔ کھٹا ہونا (جیسے حُمُوْضَۃٌ ہے۔)

حَمْضٌ۔ نمکین اور کڑوی بھاجی، وہ اونٹ کا میوہ ہے، جس کو وہ شیریں بھاجی کھاتے کھاتے اس سے نفرت کرکے کھاتا ہے، گویا تبدیلِ ذائقہ کرتا ہے۔

اَحْمِضُوْا (عبداللہ بن عباس رضہ لوگوں سے کہتے جب وہ حدیث و قرآن کے سیکھنے سے فارغ ہو کر بات چیت کرنا چاہتے) اچھا اب نمکین کھاؤ (تھوڑی دیر باتیں کرکے دل بہلاؤ ظرافت اور حکایت میں مشغول ہو)۔

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَۃٌ وَلِلنَّفْسِ حَمْضَۃٌ۔ کان تو پھینک دینے والا ہے (یعنی سُن لیتا ہے، پھر اس کو محفوظ نہیں رکھتا، اور دوبارہ سُننا چاہتا ہے) اور نفس میں خواہش ہے (جیسے اونٹ کو نمکین اور کڑوی بھاجی کی خواہش ہوتی ہے)۔

وَاَبْقَلَ حَمْضُہَا۔ کمر کی کڑوی بھاجی نکل آئی۔

بَیْنَ سَلَمٍ وَاَرَاکٍ وَحُمُوْضٍ وَعَنَاکٍ۔ سلم اور اراک اور کڑوی بھاجی اور ریتی کے درمیان (سلم اور اراک دونوں درخت ہیں)۔

سُئِلَ عَنِ التَّحْمِیْضِ عبداللہ بن عمر رضہ سے پوچھا گیا، تحمیض جائز ہے؟ انھوں نے کہا: تحمیض کیا؟ لوگوں نے کہا عورت کے دبر میں جماع کرنا۔ انھوں نے فرمایا کیا کوئی مسلمان ایسا کرتا ہے؟ اہلِ عرب کہتے ہیں:

اَحْمَضْتُ الرَّجُلَ عَنِ الْاَمْرِ۔ میں نے اس شخص کو اس کام سے پھیر دیا کہ یہ ماخوذ ہے اَحْمَضَتِ الْاِبِلُ سے یعنی اونٹ میٹھی میٹھی بھاجیاں کھا کر اس سے نفرت کرکے اب کڑوی اور کھٹی بھاجی کھانے لگے۔

تَحْمِیْضٌ کے معنی ران میں بھی جماع کر لینے کے آئے ہیں)

حَمْطٌ۔ پوست نکالنا۔

تَحْمِیْطٌ۔ سایہ کرنا، چھوٹا کرنا، خفیف مار لگانا

تَحَمُّطٌ۔ کینہ رکھنا۔

حِمْیَاطَا یا حِمْیَاطِیْ۔ ہمارے پیغمبر صاحب کا نام ہے اگلی آسمانی کتابوں میں (مجمع البحار میں حَمْطَایَا لکھا ہے۔)

حُمْقٌ یا حُمُقٌ یا حَمَاقَۃٌ۔ بیوقوف ہونا۔

تَحْمِیْقٌ۔ احمق بنانا۔

یَنْطَلِقُ اَحَدُکُمْ فَیَرْکَبُ الْحُمُوْقَۃَ۔ تم میں ایک شخص جاتا ہے اور حماقت کی خصلت پر سوار ہوتا ہے (یعنی بیوقوفی کا کام کرتا ہے)۔

نہایہ میں ہے کہ "حمق" اور "حماقت" یہ ہے کہ کسی چیز کو اس کے موقع پر نہ رکھ کر دوسری جگہ رکھنا، حالانکہ اس کی خرابی جانتا ہو (یعنی جان بوجھ کر بے موقع بات کہنا، یا کسی چیز کو بے محل کہنا)۔

لَوْلَا اَنْ یَّقَعَ فِیْ اُحْمُوْقَۃٍ مَّا کَتَبْتُ اِلَیْہِ (ابن عباس رضہ نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ نجدہ ضروری حماقت میں پڑ جائے گا، تو میں اُس کو خط نہ لکھتا۔

اَرَاَیْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔ بھلا بتلا اگر وہ عاجز ہو جائے اور حماقت کا کام کرنے لگے۔

اِسْتَحْمَقَ الرَّجُلُ۔ احمق ہو گیا۔

اِسْتَحْمَقْتُہٗ۔ میں نے اُس کو احمق بیوقوف پایا (جیسے اِسْتَنْوَقَ الْجَمَلُ۔ اونٹ سانڈنی ہو گیا (تیز دوڑنے لگا) کرمانی نے کہا:

عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ کا مطلب یہ ہے کہ وہ رجعت کرنے

سے عاجز رہ گیا، یا اس کی عقل جاتی رہی تو یہ طلاق میں مخل نہ ہوگا)۔

فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّهٗ اَحْمَقُ۔ میں نے ابن عباس سے کہا، یہ بوڑھا احمق معلوم ہوتا ہے (جس نے چار رکعتی نماز میں بائیس تکبیریں کہیں تھیں) (یعنی تکبیرِ تحریمہ اور تشہد اولیٰ سے قیام کی تکبیر سمیت۔ معلوم ہوا کہ اس وقت ان تکبیرات کا رواج زیادہ نہ تھا، بعض لوگ کہتے ہوں گے، بعض نہ کہتے ہوں گے جب تو اس شخص کو خبر نہیں ہوئی، کیونکہ یہ سب تکبیریں سنت ہیں، باستثنائے تکبیرِ تحریمہ کہ وہ فرض ہے)۔

یَنْبَغِیْ لِلْمُسْلِمِ مُجَانَبَةُ الْاَحْمَقِ فَاِنَّهٗ لَا یُشِیْرُ عَلَیْكَ بِخَیْرٍ۔ مسلمان کو احمق سے پرہیز کرنا لازم ہے (اس کی صحبت سے بھاگنا چاہیئے "ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش") وہ کبھی بہتر بات اور صائب رائے نہ دے گا (بلکہ ایسی صلاح دے گا کہ اور آدمی آفت میں گرفتار ہو)۔

زَوِّجُوا الْاَحْمَقَ وَلَا تُزَوِّجُوا الْحَمْقَاءَ فَاِنَّ الْاَحْمَقَ یَنْجُبُ وَالْحَمْقَاءُ لَا تَنْجُبُ۔ احمق مرد سے نکاح کر دو، لیکن احمق عورت سے نکاح مت کرو، کیونکہ احمق نجیب ہوتا ہے اور احمق عورت نجیب نہیں ہوتی (اکثر بدکار ہوتی ہے، ہر شخص اس کو پھسلا لیتا ہے)۔

اَلنَّوْمُ بَعْدَ الْعَصْرِ حُمْقٌ۔ عصر کے بعد سونا حماقت ہے (اس سے عقل میں فتور آتا ہے)۔

اَلْبَقْلَةُ الْحَمْقَاءُ۔ خرفہ کا ساگ۔

حَمْلٌ یا حُمْلَانٌ۔

اٹھانا، خیانت کرنا، اغوا کرنا، حلم کرنا، حاملہ ہونا، لاد دینا، ضامن ہونا، حفظ کرنا، نقل کرنا عمل کرنا، ایک چیز کو دوسری چیز کا حکم دینا۔

تَحَمُّلٌ۔ دوسرے کی شہادت یا روایت کو اٹھانا اور کسی شخص سے بیان کرنے کے لئے۔

اَلْحَمِیْلُ غَارِمٌ۔ ضمانت دار ذمہ دار ہے (یعنی کفیل اور ضامن، جس کی کفالت یا ضمانت کرے اس کا ذمہ دار ہے، اس کو دینا ہوگا)۔

کَانَ لَا یَرٰی بَاْسًا فِی السَّلَمِ بِالْحَمِیْلِ۔ عبد اللہ بن عمرؓ بیع سلم میں ضمانت لینے میں کوئی برائی نہیں سمجھتے تھے (یعنی مسلم الیہ سے اگر ضمانت لے لی جائے کہ وقت پر مال ادا کرے گا تو اس میں کوئی قباحت نہیں)۔

یَنْبُتُوْنَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمِیْلِ السَّیْلِ (وہ مسلمان جو دوزخ سے نکالے جائیں گے) اس طرح بڑھیں گے جیسے دانہ بہیا کے کوڑے کچرے میں اُگتا ہے، جلد جلد بڑھتا ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کے جسم بہت جلد حالتِ اصلی پر آکر صاف و شفاف اور بے داغ ہو جائیں گے)۔

كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِیْ حَمَائِلِ السَّیْلِ۔ جیسے دانہ ندی کے بہاؤ میں اُگ آتا ہے (حمائل، حمیل کی جمع ہے، حمیلہ تلوار کے تسمہ کو بھی کہتے ہیں، اور چھوٹے مصحف کو بھی حمائل عرف عام میں کہتے ہیں اس لئے کہ وہ اکثر گلے میں لٹکا لیا جاتا ہے)۔

یُضْغَطُ الْمُؤْمِنُ فِیْهِ ضَغْطَةً تَزُوْلُ مِنْهَا حَمَائِلُهٗ مومن قبر میں ایسا دبایا جائے گا کہ اس کے خوطوں کی رگیں اپنے مقام سے سرک جائیں گی (دوسری روایت میں یوں ہے پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جائیں گی)۔ یا اللہ! تو ہی مالک ہے اور تیرا ہی آسرا ہے تو ہی ہر مشکل میں ہماری فریاد سننے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

اَلْحَمِیْلُ لَا یُوَرَّثُ اِلَّا بِبَیِّنَةٍ۔ جو طفل نابالغ معصوم دار الاسلام میں لایا جائے (اس کے ماں باپ یا عزیز و اقربا کا حال معلوم نہ ہو، یا جو مجہول النسب ہو) پھر کوئی بربنائے قرابت اس کے ترکے کا دعوےٰ کرے تو بغیر گواہوں کے اس کی تصدیق نہ کی جائے گی، اور جب تک کسی کی وراثت ثابت نہ ہو، اس کا ترکہ اس کے موالی ہی لیں گے)۔

لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِثَلٰثَةٍ رَجُلٌ تَحَمَّلَ حَمَالَةً سوال کرنا تین آدمیوں کے لئے درست ہے۔ ایک تو اس شخص کو جس نے ضمانت کا بوجھ اٹھایا ہو (مقتولین کی دیت کا ضامن ہو یا اور کسی قرضہ کا اور اس کی ساری جائداد اس میں صرف ہو گئی)۔

وَدِدْتُ اَنِّیْ تَرَكْتُهٗ وَمَا تَحَمَّلَ مِنَ الْاِثْمِ۔

آرزو رہ گئی کہ میں کعبہ کو عبد اللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا اور اس کے گرانے اور بنانے کے گناہ کا بوجھ اُن ہی پر رہتا (یہ عبد الملک بن مروان نے کہا۔ ارے خبیث اگر تو کعبہ کو عبد اللہ بن زبیرؓ کی بنا پر چھوڑ دیتا تو اس سے کیا بہتر تھا۔ عبد اللہ بن زبیرؓ اس کے توڑنے میں گنہگار نہیں ہوئے، کیونکہ انھوں نے آنحضرتؐ کی مرضی کے موافق جو حضرت عائشہؓ سے انھیں معلوم ہوئی تھی، اس کو بنا دیا۔ اور تو گنہگار رہا، اس لئے کہ اوّل تو بغیر ضرورت کے کعبہ کی عمارت کو توڑا، دوسرے محض ضد اور نفسانیت کی وجہ سے اس کو پیغمبر صلعم کی رائے کے خلاف کر دیا)۔

تَحَمَّلْتُ بِعَلِيٍّ عَلٰى عُثْمَانَ فِيْ اَمْرٍ۔ میں نے ایک امر میں حضرت علی رضؓ کی سفارش حضرت عثمان رضؓ سے کرائی۔

اِذَا اُمِرْنَا بِالصَّدَقَةِ اِنْطَلَقَ اَحَدُنَا اِلَى السُّوْقِ فَتَحَامَلَ۔ ہم لوگوں کو جب خیرات کرنے کا حکم دیا جاتا، تو ہم میں سے کوئی کیا کرتا (جب اس کے پاس خیرات کرنے کو کچھ نہ ہوتا) بازار میں جاتا اور وہاں حمالی کر کے یعنی اُجرت پر بوجھ اُٹھا کر کچھ پیدا کرتا، پھر اُس کو خیرات کرتا (سبحان اللہ ایسی ہی خیرات مقبول ہے، جو محنت مزدوری حلال کی کمائی سے کی جائے)۔

كُنَّا نُحَامِلُ عَلٰى ظُهُوْرِنَا۔ ہم اپنی پیٹھوں پر بوجھ اُٹھایا کرتے (مزدوری کرتے)۔

اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبْحُهٗ فَتَصَدَّقْتُ بِهٖ۔ جب وہ بوجھ اُٹھانے کے قابل ہو گیا (بڑا ہو گیا) تو میں نے اس کو کاٹا اور خیرات کر دیا۔

اَرْسَلَنِيْ اَصْحَابِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْاَلُهُ الْحُمْلَانَ۔ (حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے کہا) مجھ کو میرے دوستوں نے آنحضرتؐ کے پاس سواری مانگنے کے لئے بھیجا۔

مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَمَلَكُمْ۔ میں نے تم کو سوار نہیں کیا (کہ میری قسم جھوٹی ہو) بلکہ اللہ نے تم کو سواری دی۔

وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ (حضرت جابرؓ نے کہا کہ میں نے وہ اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچ ڈالا) اور مدینہ پہنچنے تک اُس پر سواری کی شرط کر لی (معلوم ہوا کہ بیع میں ایسی شرط درست ہے۔ لیکن حنفیہ اور شافعیہ نے اس کو جائز نہیں رکھا، یہ حدیث ان پر حجت ہے۔)

هٰذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالَ خَيْبَرَ۔ یہ بوجھ بہتر ہے نہ کہ خیبر کا بوجھ (جو کھجور کا ہوتا ہے، یہ حدیث اُس وقت آپ نے فرمائی جب صحابہؓ مسجد نبوی کی تعمیر کے سلسلے میں اینٹ پتھر وغیرہ اُٹھا رہے تھے۔ مطلب یہ ہے کہ خیبر کی باربرداری اس کام کے مقابلہ میں کوئی چیز نہیں ہے، وہ دنیا کا ایک مال ہے جو قابلِ زوال ہے اور یہ بوجھ جس کے اُٹھانے میں تم اپنی جانیں کھپا رہے ہو اور اس کا جو اجر آخرت میں ملے گا، وہ ساری دنیا سے افضل ہے۔ بھلا خیبر کی کھجوروں کا تھیلا کیا حقیقت رکھتا ہے)

حِمَالٌ بالکسر یا تو مصدر ہے، جس کے اُٹھانے کے ہیں، یا جمع ہے حِمْل بالکسر کی، یعنی بوجھ۔

فَاَيْنَ الْحَمَالُ۔ لادنے کی منفعت کدھر گئی (بعضوں نے کہا ضمانت کدھر گئی؟)

مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ جو شخص ہم پر ہتھیار اُٹھائے (یعنی مسلمانوں پر ان کے اسلام کی وجہ سے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (بلکہ کافر مطلق ہے، اگر اور کسی دشمنی یا وجہ سے اُٹھائے تو یہ تغلیظاً فرمایا، تاکہ لوگ مسلمانوں کی خون ریزی سے پرہیز کریں۔ اس حدیث میں وہ شخص داخل نہیں ہے جو امامِ وقت کے ساتھ ہو کر اہلِ بدعات یا بغاۃ پر ہتھیار اُٹھائے، کیونکہ اس کا اذن تو خود قرآن شریف سے ثابت ہے)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا۔ جب پانی دو کپال ہو تو وہ نجاست نہ اُٹھائے گا۔ یعنی نجاست کو اپنے اوپر غالب نہ ہونے دے گا (مطلب یہ ہے کہ نجس نہ ہوگا جیسے دوسری روایت میں صاف ہے کہ نجس نہ ہوگا۔ شافعیہ نے

اِسی حدیث پر عمل کیا ہے مگر قلتین کی مقدار کیا ہے اِس میں بڑی بحث ہے اور حنفیہ کی طرف سے اِس حدیث میں بڑے بڑے اشکالات کئے گئے ہیں اور حق یہ ہے کہ اِن اشکالوں کو مان بھی لیں تب بھی قلتین کا مذہب دہ دردہ کے مذہب سے کہیں قوی رہتا ہے، جس پر کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی۔ اور صحیح تر مذہب اہلِ حدیث کا ہے کہ ہر پانی پاک ہے، جب تک نجاست کی وجہ سے اُس کا کوئی وصف نہ بدلے، قلیل ہو، یا کثیر اور آخر میں حنفیہ اور شافعیہ کو بھی یہی قول اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیا معنی اگر دو دو بھال پانی میں، دو دو بھال پیشاب یا پاخانہ ڈال دیئے جائیں یا دہ در دہ حوض میں اُتنا ہی پیشاب یا پاخانہ ملا دیا جائے، تو کیا حنفیہ اور شافعیہ اُس کو پاک کہیں گے، اُس سے وضو اور غسل جائز سمجھیں گے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ)۔

لَا تُنَاظِرُوْهُمْ بِالْقُرْآنِ فَاِنَّهٗ حَمَّالٌ ذُوْ وُجُوْهٍ ان گمراہ فرقوں سے قرآن کی آیتیں لا کر بحث نہ کرو، اِس لئے کہ قرآن مختلف معانی کا حامل اور ذو معنی ہو سکتا ہے (یہ حضرت علی رضؓ کا قول ہے۔ حقیقت میں قرآن مجمل ہے اور اس کی تفسیر حدیث شریف ہے۔ بغیر حدیث کے جو کوئی صرف قرآن سے دین حاصل کرنا چاہے تو وہ ہدایت کے بجائے سخت گمراہی میں جا پڑے گا۔ خارجی اور رافضی اور معتزلہ تمام گمراہ فرقے قرآن ہی سے سند لیتے ہیں اور اپنے مشرب کے موافق آیتوں کا مطلب نکالتے ہیں۔ اُن میں اور اہلِ سنت میں یہی فرق ہے کہ اہلِ سنت قرآن کے معنی حدیث رسول اللہ ﷺ اور صحابہؓ اور تابعینؒ کی تفاسیر کے موافق کرتے ہیں۔ اور احادیث اور اقوالِ صحابہ اور تابعین ایسی صاف ہیں کہ ان میں اُن گمراہ فرقوں کی دال نہیں گلنے پاتی۔ اِسی لئے حضرت عمر رضؓ نے فرمایا کہ، اِن گمراہ فرقوں پر حدیث کے تیر چلاؤ!)۔

لِاَنَّهَا كَانَتْ حَمُوْلَةَ النَّاسِ۔ بستی کے گدھوں کو آپ نے اِس لئے حرام کر دیا کہ لوگ اُن پر بوجھ لادتے ہیں (اگر اُن کا کھانا جائز کر دیا جاتا، تو لوگوں کو سخت تکلیف ہوتی)۔

حَمُوْلَةٌ۔ بہ فتحہ حا، جن پر لوگ بوجھ لادیں، جیسے: رَكُوْبَةٌ جس پر سواری کریں۔

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ۔ جو اونٹ غلہ لاتے ہیں، ان کا تو شمار نہیں وہ لغو ہیں۔

مَنْ كَانَتْ لَهٗ حَمُوْلَةٌ يَأْوِيْ اِلٰى شِبَعٍ فَلْيَصُمْ رَمَضَانَ حَيْثُ اَدْرَكَهٗ۔ جس کے ساتھ کھانے (سامانِ خورونوش) کے بار ہوں اور وہ سیر ہو کر منزل میں رہتا ہو تو وہ رمضان کا روزہ رکھے، جہاں پر رمضان شروع ہو جائے۔ (کیونکہ ایسے شخص کو روزے میں کوئی تکلیف نہیں ہے، ہر ضرورت کی شے اس کے پاس موجود ہے) محیط میں ہے کہ:

حُمُوْلَةٌ جمع ہے حِمْلٌ بالکسر کی، یعنی بوجھ اور تا تاکید جمع کے لئے۔ اور نہایہ میں ہے کہ:

حُمُوْلٌ۔ بغیر تا کے وہ اونٹ ہیں جن پر ہودے لگے ہوں خواہ اُن میں عورتیں ہوں۔ یا:

وَاَعَانَ عَلَى الْحَمُوْلَةِ۔ اور باربردار جانوروں کی بوجھ لادنے میں مدد کرے۔

حَمَلْتُ عَلٰى فَرَسٍ۔ میں نے ایک شخص کو ایک گھوڑے پر سوار کر دیا (یعنی اُس کو سواری کے لئے گھوڑا دے دیا)

تَحَمَّلَهَا فِيْ نَفْسِهٖ۔ انھوں نے اس کو اپنے دل میں رکھا (غصہ ہو کر)۔

وَاحْتَمَلَتْهُ الْحَمِيَّةُ۔ اُن کو قوم نوازی (کے جذبے) نے غصہ دلایا (ایک روایت میں اِجْتَهَلَتْهُ ہے یعنی جاہل بنا دیا)

يُحَامِلُهٗ عَلَيْهَا۔ لادنے میں اس کی مدد کرے۔

حَمَلَ عَلٰى مِائَةٍ وَّاَعْطٰى مِائَةً۔ سو اونٹ پر سوار کر دیا، سو اونٹ دیئے (یعنی مجاہدین کو کہ اُن پر سوار ہو کر جہاد کریں)۔

كَرِهَ اَنْ تَذْهَبَ حَمُوْلَتُهُمْ۔ آپ کو یہ بُرا معلوم ہوا کہ بوجھ لادنے کے جانور فنا ہو جائیں (اِس لئے گدھوں

(...کے گوشت سے منع فرمایا)

لَا اَجِدُ حَمُوْلَةً. میرے پاس تو باربرداری کے جانور نہیں ہیں۔

اَتَخَافَانِ حَمَّلْتُمَا الْاَرْضَ مَالَا يُطَاقُ (حضرت عمرؓ نے حضرت عثمانؓ اور حذیفہؓ سے کہا) کیا تم کو یہ ڈر ہے کہ تم نے عراق کی زمینوں پر طاقت سے زیادہ دہارہ مقرر کیا ہے؟ (یعنی دہارہ سنگین ہے)

حُمِلْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْقَمْلُ يَتَنَاثَرُ. میں آنحضرتؐ کے پاس اٹھا کر لایا گیا (شاید بیمار ہوں گے خود نہ چل سکتے ہوں گے) جوئیں (سارے سر میں) چل رہی تھیں۔

حَمَّالَةَ الْحَطَبِ. لگانے بجھانے والی چغل خور۔ (مراد ام جمیل ہے، ابولہب کی بیوی اور معاویہؓ کی پھوپی)۔

وَنُحَمِّلُهُمَا. ہم ان دونوں (زانی اور زانیہ کو) سوار کرتے ہیں (ساری بستی میں پھراتے ہیں ذلیل کرنے کے لئے) ایک روایت میں وَنُحَمِّمُهُمَا ہے۔ یعنی ان کے منہ کو کالے کرتے ہیں۔)

حَتّٰى هَمَّ بِنَحْرِ حَمَائِلِهِمْ. یہاں تک کہ سواری کے اونٹ کاٹ ڈالنے کا قصد کیا۔

فَحَمَلْتُ بِهٖ حَمْلًا حَتّٰى اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. مجھے بہت برا معلوم ہوا، میں آنحضرتؐ کے پاس آیا۔

اَنْ تَحْمِلَ عَلَيْهِ۔ تو اس پر حملہ کرے۔

حَمْلٌ۔ بہ فتحہ حا۔ جو عورت کے پیٹ میں ہو

حِمْلٌ۔ بکسرۂ حا۔ جو پیٹھ پر ہو۔

حَمَلٌ۔ بکری کا بچہ جو پہلے سال میں ہو۔

مَنْ حَمَلَ الْجَنَازَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ۔ جو شخص تین بار کندھا دے کر جنازہ اٹھائے۔

لَمْ يَحْمِلْ بَطْنَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مِّنْ فَخِذِهٖ۔ اپنے پیٹ کے کسی حصے کو ران پر نہیں رکھا (بلکہ پیٹ کو ران سے بالکل جدا رکھا۔ یعنی سجدے میں)۔

وَلَقَدْ حُمِلْتُ عَلَيَّ مِثْلُ حُمُوْلَةِ الرَّبِّ. مجھ پر بھی ویسا ہی بوجھ ڈالا گیا، جیسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرتؐ پر (شب معراج میں) ڈالا تھا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے)۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَهٰذَا اَحْمَالُكَ. یا اللہ! میں تیرا بندہ ہوں اور یہ سب تیرا سامان ہے۔

اَنْ لَا يَتَحَمَّلَ عَلَى الْاَصْدِقَاءِ۔ مومن کی ایک صفت یہ ہے کہ اپنے دوستوں پر سارا بوجھ نہ ڈالے (بلکہ کچھ بوجھ اپنے اوپر بھی رکھے) (ایک روایت میں اَنْ لَا يَتَحَامَلَ لَهُمْ ہے۔ یعنی ان کے لئے تکلف نہ کرے، اپنے آپ کو مصیبت میں نہ ڈالے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حَمَلٌ بہ فتحہ حا اور میم حَامِلٌ کی جمع بھی ہے۔ اسی سے یہ ہے کہ:

حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ اور حَمَلَةُ الْعَرْشِ یعنی قرآن اٹھانے والے فرشتے، اور عرش اٹھانے والے فرشتے۔

اِنَّ هٰهُنَا عِلْمًا جَمًّا لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً (حضرت علیؓ نے کہا) یہاں علم تو بہت ہے، اگر میں اس کو اٹھانے والے پاؤں (جو یاد رکھ سکیں) تو بتلا دوں۔

لَمْ اَجِدْ حَمَالَةً يَحْمِلُوْنَهٗ. میں نے ایسی کوئی بات نہیں پائی جس کو وہ لوگ اٹھائیں (نقل کریں)

مَنْ حَمَلَ مُؤْمِنًا عَلٰى شِسْعِ نَعْلٍ حَمَلَهُ اللّٰهُ عَلٰى نَاقَةٍ دَمْكَاءَ حِيْنَ يَخْرُجُ مِنْ قَبْرِهٖ. جو شخص کسی مومن کو جوتی کا ایک تسمہ دے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب وہ قبر سے نکلے گا، اس کو ایک تیز سانڈنی پر سوار کرے گا۔

حَمْلَقَةٌ۔ آنکھیں کھول کر گھورنا۔

حِمْلَاقُ الْعَيْنِ۔ آنکھ کے پلک کا اندر کا حصہ یا سفیدی۔ حَمَالِيْقُ جمع ہے۔

فَمَسَحَ بِاِصْبَعَيْهِ حَمَالِيْقَ عَيْنَيْهِ۔ اپنی انگلیوں سے

آنکھ کے نیچے کے مقاموں کو جو سُرمہ سے کالے ہو جاتے ہیں، پونچھا۔

حَمَّمَ۔ روشن کرنا، سُلگانا، گلانا، گرم کرنا، مقدر کرنا، فکر میں ڈالنا؛ قصد کرنا۔

حُمَّ الْاَمْرُ۔ اِس کام کا فیصلہ ہو گیا، یا یہ کام قریب آگیا

حَمَمٌ۔ کالا ہونا؛ کوئلہ ہونا، گرم ہونا۔

تَحْمِیْمٌ۔ ڈاڑھی نکلنا، سر کے بال اُگ آنا، کوئلہ سے کالا کرنا، حمام کرنا۔

مَرَّ بِیَهُوْدِیٍّ مُحَمَّمٍ مَجْلُوْدٍ۔ ایک یہودی پر سے گزرے جس کا مُنہ کوئلہ سے کالا کیا تھا، اس کو کوڑے لگائے گئے تھے۔

حُمَمَةٌ۔ کوئلہ۔ اس کی جمع حُمَمٌ ہے

نَهٰی عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِهٖ۔ کوئلہ سے استنجا کرنے کو آپ نے منع فرمایا (کیونکہ دوسری روایت میں ہے کہ وہ جنوں کی خوراک ہے) معلوم نہیں کہ کوئلہ اُن کی خوراک کیونکر بنتا ہے؟ شاید ان کے جانوروں کی خوراک ہو، گوبر اور لید کی طرح، یا خوراک سے کوئی اور طریقہ منفعت مُراد ہو)۔

اِذَا مُتُّ فَاحْرِقُوْنِیْ بِالنَّارِ حَتّٰی اِذَا صِرْتُ حُمَمًا فَاسْحَقُوْنِیْ۔ جب میں مر جاؤں تو مجھے آگ میں جلا دینا، پھر جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں، تو اس کو پیس ڈالنا۔

خُذِیْ مِنِّیْ اَخِیْ ذَا الْحُمَمَةِ۔ میری طرف سے میرے کالے بھائی کو لے لے۔

كَانَ اِذَا حَمَّمَ رَاْسُهٗ بِمَكَّةَ خَرَجَ وَاعْتَمَرَ۔ جب ان کا سر مکہ میں کالا ہو جاتا (اُس پر بال اُگ آتے) تو نکل کر عمرہ کر لیتے (محرم کے مہینہ کا انتظار نہ کرتے، بلکہ ذی الحجہ ہی میں عمرہ بھی کر لیتے)۔

كَاَنَّمَا حُمِّمَ شَعْرُهٗ بِالْمَاءِ۔ جیسے پانی سے اُن کا سر کالا کیا گیا ہے (کیونکہ جب بال پریشان ہوتے ہیں تو ان کی سیاہی نمودار نہیں ہوتی، پانی سے دھوئے جائیں تو کالک نمودار ہو جاتی ہے، ایک روایت میں حُمِّمَ ہے جیم معجمہ سے، یعنی پانی سے بالوں کا جوڑا بندھ گیا ہے)۔

اَلْوَافِدُ فِی اللَّیْلِ الْاَحَمِّ الْاَسْوَدِ۔ کالی بھجنگ رات میں آنے والا۔

طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ وَمَتَّعَهَا بِخَادِمٍ سَوْدَاءَ حَمَّمَهَا اِیَّاهَا۔ عبد الرحمٰن نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی اور متعہ میں ایک کالی لونڈی دی (اہل عرب متعہ دینے کو تحمیم کہتے ہیں)

اِنَّ اَقَلَّ النَّاسِ فِی الدُّنْیَا هَمًّا اَقَلُّهُمْ حَمًّا۔ سب سے کم فکر اور رنج دنیا میں اُن لوگوں کو ہے جن کے پاس سامان (مال و متاع) کم ہے (جتنا دنیا کا سامان زیادہ ہو اُتنی ہی فکریں زیادہ ہوتی ہیں۔ لاحول ولا قوۃ اِلّا باللہ۔ دنیا بھی کیا خراب چیز ہے۔ بقول شاعر ؎

اگر دنیا نباشد دردمندیم ٭ وگر باشد بہ فکرش پای بندیم

جِئْنَاكَ فِیْ غَیْرِ مُحِمَّةٍ۔ ہم تمہارے پاس کسی ضروری حاجت کے لئے نہیں آئے (عرب لوگ کہتے ہیں:

اَحَمَّتِ الْحَاجَةُ۔ جب وہ لازم اور ضروری ہو جائے

زمخشری نے کہا:

اَحَمَّ الشَّیْءُ کے معنی، نزدیک آ لگی۔ اُس کا وقت آن پہنچا۔

اِذَا الْتَقَی الزَّحْفَانِ وَعِنْدَ حَمَّةِ النَّهْضَاتِ۔ جب دو فوجیں گتھ جائیں اور جب تکلیفوں کی شدت ہو۔

حُمَّةٌ۔ ہر چیز کا بڑا حصہ (اصل اِس کی حَمٌّ ہے بمعنی حرارت یا حُمَّةُ السِّنَانِ سے ہے بمعنی بھالے کی نوک)

مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ الْحَمَّةِ۔ عالم کی مثال گرم چشمہ کی سی ہے (جس میں نہا کر بیمار لوگ شفا پاتے ہیں۔ اسی طرح عالم سے پوچھ کر دل کی بیماریوں کی دوا کرتے ہیں)۔

اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ حَمَّةِ زُغَرَ۔ زغر کے چشمہ کا حال بیان کرو (زغر ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں)۔

كَانَ یَغْتَسِلُ بِالْحَمِیْمِ۔ گرم پانی سے غسل کرتے تھے۔

لَا يَبُولَنَّ اَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهٖ۔ جہاں پر آدمی غسل کرتا ہو (یعنی حمام یا غسل خانہ) وہاں پیشاب نہ کرے۔ (ابن اثیر نے کہا مراد وہ حمام یا غسل خانہ ہے جہاں پانی بہنے کا راستہ نہ ہو، یا زمین سخت ہو، وہاں پیشاب کرنے سے یہ خیال ہو کر پیشاب کی چھینٹیں اُڑ کر اس کے جسم یا کپڑوں پر پڑ جائیں گی)

اِنَّهٗ كَانَ يَكْرَهُ الْبَوْلَ فِي الْمُسْتَحَمِّ۔ حمام میں پیشاب کرنا بُرا سمجھتے تھے۔

اِنَّ بَعْضَ نِسَائِهٖ اِسْتَحَمَّتْ مِنْ جَنَابَةٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمُّ مِنْ فَضْلِهَا۔ آنحضرتؐ کی ایک بی بی نے جنابت سے غسل کیا، پھر آنحضرتؐ تشریف لائے، ان کے غسل سے جو پانی بچا تھا، اس سے غسل کرنے لگے۔

كُنَّا بِاَرْضٍ وَبِيئَةٍ مُحَمَّةٍ۔ ہم ایک ملک میں تھے جو وبائی اور بخاری تھا (یعنی وہاں لوگوں کو بخار بہت آتا تھا۔ شاید طرطوس اور مرطوب اور کثیف اور نشیبی ملک ہو گا)۔ (یہ حُمّٰی سے نکلا ہے یعنی بخار۔)

حِمَامٌ۔ موت یا موت کی قضا و قدر (یہ حَمَّ كَذَا سے نکلا ہے، یعنی ایسا مقدر تھا)۔

هٰذَا حِمَامُ الْمَوْتِ قَدْ صَلِيتْ۔ یہ موت کی تقدیر ہے جو پوری ہو گئی۔

كَانَ يُعْجِبُهُ النَّظَرُ اِلَى الْاُتْرُجِّ وَالْحَمَامِ الْاَحْمَرِ۔ آنحضرتؐ کو ترنج زرد سرخ کبوتر کی طرف دیکھنا اچھا معلوم ہوتا تھا (ابو موسیٰ نے ہلال بن علاء سے نقل کیا کہ:

حَمَامٍ اَحْمَرَ سے سیب مُراد ہے اور کہا کہ یہ معنی میں نے کسی اور سے نہیں سُنے۔)

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي وَحَامَّتِي اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ۔ یا اللہ! یہ میرے گھر والے اور خاص لوگ ہیں ان سے پلیدی دُور کر دے!

حَامَّةٌ۔ آدمی کے خاص عزیز و اقربا، دوست وغیرہ (ایسے ہی حَمِيْمٌ۔ دل سوز دوست عزیز وغیرہ)

اِنْصَرَفَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْ وَّفْدِ ثَقِيفٍ اِلٰى حَامَّتِهٖ۔ ثقیف کی طرف سے جو لوگ پیغام لے کر آئے تھے اُن میں کا ہر شخص اپنے خاص دوستوں اور عزیزوں میں لوٹ گیا۔

اِذَا بُيِّتُّمْ فَقُوْلُوْا حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ۔ جب تم پر کافر شبخون ماریں، تو تم یہ کہو "حٰمٓ لا ینصرون" یعنی یا اللہ اُن کو مدد نہیں ملے گی (بعضوں نے کہا، جن سورتوں کے شروع میں "حٰمٓ" ہے ان کو دوسری سورتوں پر فضیلت ہے۔ تو اس جملہ کے پڑھنے سے یہ غرض ہے کہ اللہ کی رحمت اور مدد مسلمانوں کے لئے جلد آوے۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ جب کافر تم پر شبخون ماریں تو تم "حٰمٓ" کہو ان کی مدد نہ ہو گی۔ اللہ تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے گا۔ بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ شبخون کے وقت تم اپنے لوگوں کو دشمن کے لوگوں سے پہچاننے کے لئے یہ شعار (مخفی اصطلاح) مقرر کرو)

يُذَكِّرُنِيْ حٰمٓ وَالرُّمْحُ شَاجِرٌ۔ تو مجھ کو حٰمٓ ایسے وقت میں یاد دلاتا ہے جب نیزہ چل رہا ہے (جنگ ہو رہی ہے۔ یہ شریح نے محمد بن طلحہ سے کہا، یوم الجمل میں محمد بن طلحہ جو کوئی اُن کو مارنے آتا، اُس کو حٰمٓ کی قسم دیتے آخر شریح نے ان پر حملہ کیا، محمد بن طلحہ نے ہر چند حٰمٓ کی قسم دی، مگر شریح نے نہ چھوڑا، مار ہی ڈالا، اور یہ مصرعہ پڑھا۔ ابن عباس نے کہا، حٰمٓ اللہ کا نام ہے)۔

وَسُوْرَتَيْنِ مِنْ اٰلِ حٰمٓ اور دو سورتیں ان سورتوں میں سے جن کے شروع میں "حٰمٓ" ہے۔

فَجَعَلْنَا التَّحْمِيْمَ وَالْجَلْدَ مَكَانَ الرَّجْمِ ہم نے سنگسار کرنے کے بدلہ مُنہ کالا کرنا، کوڑے مارنا اختیار کیا۔

تُوُفِّيَ حَمِيْمٌ لِاُمِّ حَبِيْبَةَ۔ اُم المومنین ام حبیبہ کا ایک عزیز فوت ہو گیا۔

كَاَنَّمَا يَمْشِىْ فِىْ حَمَّامٍ۔ گویا حمام میں جا رہا ہے (بالکل سردی اور ہوا محسوس نہیں ہوئی، یہ آنحضرتؐ کی دعا کی برکت تھی، جب لوٹ کر آیا تو سردی معلوم ہوئی۔)

عَادُوْا حُمَمًا۔ کوئلہ ہوگئے ہوں گے۔

اُحَدِّثُ نَفْسِىْ بِالشَّىْءِ لَاَنْ اَكُوْنَ حُمَمَةً اَحَبُّ اِلَىَّ۔ میرے دل میں ایسا خیال گزرتا ہے کہ کوئلہ بنجانا اس سے بہتر مجھ کو معلوم ہوتا ہے (مگر یہ خیال گزرنا اس سے بھی بدتر معلوم ہوتا ہے۔ مراد وہ شیطانی وسوسے ہیں جو شیطان گمراہ کرنے کے لئے دل میں ڈالتا ہے، یہ وسوسے اب تک کبھی میرے دل میں بھی گزرتے ہیں، مگر آنحضرت کی حدیث یاد کرکے مجھ کو تسلی رہتی ہے کہ آپ نے فرمایا ایسے وسوسے گزرنا خالص ایمان کی دلیل ہے اور یہ حدیث کہ، اللہ کا شکر ہے کہ اس نے شیطان کی دشمنی کو وسوسے ہی میں روک دیا، اس سے زیادہ اس کو کوئی قدرت اپنے ایمان دار بندوں پر نہیں دی)۔

سُوْدَاءَ كَاَنَّهُمُ الْحُمَمُ۔ آدم کی اولاد نکالی مثل کالے کوئلے کے۔

لَمْ يَتْرُكْ حَمِيْمًا۔ کوئی دل سوز عزیز نہیں چھوڑا۔

حَمَّمَ الْفَرْخُ۔ اب چوزے کے پر نکل آئے (یعنی زغب کے بعد، زغب کہتے ہیں زرد پر نکلنے کو۔

ذَاتُ حُمَّى۔ بخار والی۔

لِلْحَامَّاتِ مِنْ ذُنُوْبِنَا۔ ہمارے خاص خاص (بڑے) گناہ

اَلْعَالِمُ كَالْحَمَّةِ۔ عالم گرم چشمے کی طرح ہے (مؤلف کہتا ہے یہ گرم چشمہ کئی مقاموں میں ہے، ایک تو طبریہ میں، دوسرے ملک ہند میں سوہنا نامی مقام پر جو نواحِ دہلی میں ہے تیسرے بیدر کے قریب دکن میں)۔

نَهٰى اَنْ يُسْتَشْفٰى بِمَاءِ الْحَمَّامَاتِ۔ حمام کے پانی سے علاج کرنے سے آپ نے منع فرمایا (یعنی یہ سمجھ کر کہ حمام کے پانی سے شفا ہوگی، حالانکہ شفا، اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ دوا اور حمام وغیرہ سے کیا ہوتا ہے۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حمام کے پانی سے مراد مشہور حمام ہے، نہ کہ "حمة" یعنی گرم چشمے کا پانی، اس سے آپ نے منع نہیں فرمایا اور صدوق کے کلام سے یہی مفہوم ہوتا ہے)۔

مَاءُ الْحَمَّامِ سَبِيْلُهُ سَبِيْلُ الْمَاءِ الْجَارِىْ اِذَا كَانَ لَهُ مَادَّةٌ۔ حمام کا پانی جاری پانی کے حکم میں ہے۔

لَا بَأْسَ اَنْ يَتَوَضَّاَ الرَّجُلُ بِالْمَاءِ الْحَمِيْمِ۔ گرم پانی سے وضو کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

حَمِيْمٌ گرم اور سرد دونوں معنوں میں آتا ہے۔

قِيْلَ لِلْحَسَنِ طَابَ حَمِيْمُكَ فَقَالَ وَيْحَكَ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْحَمِيْمَ الْعَرَقُ۔ امام حسن رضؓ سے کہا گیا آپ کا حمیم اچھا ہوا انھوں نے کہا، ہائے تیرے کی تجھ کو معلوم نہیں کہ "حمیم" پسینے کو کہتے ہیں۔

حُمَّ الرَّجُلُ فَهُوَ مَحْمُوْمٌ۔ آدمی کو بخار آگیا اس کو بخار ہے۔

اَحَمَّهُ اللّٰهُ۔ اللہ اس پر بخار ڈالے۔

حَمْنٌ۔ چھوٹی چھوٹی جوئیں (جیسے حَمْنَانٌ ہے)۔

كَمْ قَتَلْتَ مِنْ حَمْنَانَةٍ۔ تو نے کتنی جوئیں ماریں (اس میں ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی جوں کو "قَمْقَامَةٌ" کہیں گے اس سے بڑی کو حَمْنَانٌ۔ اس سے بڑی کو قُرَاد۔ اس سے بڑی کو حلمة اس سے بڑی کو عَلٌّ اور طَلْحٌ۔ ایک قسم کے چھوٹے انگور کو جو طائف میں ہوتا ہے حَمْنَانٌ کہتے ہیں)۔

اَرْضٌ مَحْمَنَةٌ یا مُحْمِنَةٌ۔ وہ زمین جہاں جوئیں بہت ہوں۔

حَمْنَةُ بِنْتُ جَحْشٍ۔ اُم المومنین حضرت زینبؓ کی بہن تھیں اور حضرت عائشہ رضؓ کے واقعہ افک میں شریک تھیں۔

حَمُوٌ۔ حرارت یا خاوند کا بھائی، عزیز باپ وغیرہ ہے حَمُ اس کا مؤنث حَمَاةٌ یعنی خاوند کی عزیز عورت مثلاً دیورانی، جٹھانی، نند وغیرہ۔ مجمع میں ہے کہ عورت کے

باپ یا بھائی یا چچا کو بھی حَمْوٌ کہتے ہیں اُس کی جمع اَحْمَاءٌ ہے، مغرب میں ہے کہ اَحْمَاءٌ خاص خاوند کے عزیزوں کو کہتے ہیں

لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِمُغِیْبَةٍ فَاِنْ قِیْلَ حَمْوُهَا اَلَا حَمْوُهَا الْمَوْتُ۔ کوئی شخص اُس عورت کے ساتھ جس کا خاوند حاضر نہ ہو، تنہائی نہ کرے۔ لوگوں نے کہا اگر خاوند کا رشتہ دار ہو (مثلاً خُسر۔ دیور۔ جیٹھ وغیرہ) فرمایا اُس کی تنہائی سے تو موت بہتر ہے (اُس کی تنہائی تو غیر شخص کی تنہائی سے بھی زیادہ مُضر ہے۔ سچ فرمایا رسول اللہ صلعم نے غیر شخص کو تو ایک بارگی غیر عورت کا پھسلا لینا یا اُس پر ہاتھ ڈالنا مشکل پڑے گا، مگر دیور، جیٹھ وغیرہ آسانی سے اُس کو قابو میں لے آئیں گے۔ ہرچند خُسر محرم ہے مگر اُس کی تنہائی کو بھی بہو کے ساتھ آپ نے پسند نہیں فرمایا۔ اب جان لینا چاہیئے کہ اس حدیث میں تنہائی کی ممانعت ہے۔ لیکن اگر دوسری عورتیں وہاں موجود ہوں یا خاوند حاضر ہو، تب یہ لوگ عورت کے پاس جا سکتے ہیں اور پردہ شرعی اسی قدر ہے کہ ہاتھ اور مُنہ اور دونوں قدموں کے سوا اور سب اعضاء کو عورت ان لوگوں سے چھپائے رہے، البتہ خسر کا حکم اور محارم کا سا ہے اُس کے سامنے سر یا سینہ عورت کھول سکتی ہے اور کسی نے کہا اس حدیث میں حَمْو سے مُراد خاوند کے دوسرے عزیز ہیں، باپ اور بیٹوں کے علاوہ)۔

اَخْبَرْتُ رَجُلًا مِنْ اَحْمَائِیْ۔ میں نے اپنے سُسرالی رشتہ داروں میں سے ایک شخص کو خبر دی۔

یَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِیْنَ سَنَةً۔ اس رنج کی سختی چالیس برس تک اُٹھائے گا۔

حَمِیٌّ یا حِمَایَةٌ یا مَحْمِیَةٌ۔ روکنا، دفع کرنا، مدد کرنا، حفاظت کرنا۔

حِمْیَةٌ۔ پرہیز۔

حَمْیًا۔ غصہ کی سختی۔

حَمِیَّةٌ۔ غیرت۔

حُمَةٌ۔ ڈنک، زہر۔

رَخَّصَ فِی الرُّقْیَةِ مِنَ الْحُمَةِ۔ آنحضرتؐ نے سانپ بچھو وغیرہ کے منتر کرنے کی اجازت دی (یعنی ہر ڈنک دار جانور کے ڈنک کا منتر کرنے کی اجازت دی، جس کے ڈنک میں زہر ہو مُراد وہی منتر ہے جس میں شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہوں۔ اگر منتر میں شرک و کفر کے الفاظ ہوں تو کسی حال میں درست نہیں، ایسے منتر کرانے سے مرجانا سو درجہ مسلمان کے لئے بہتر ہے)۔

وَتُنْزَعُ حُمَةُ کُلِّ دَابَّةٍ[1]۔ ہر جانور کا زہر نکال لیا جائے گا۔

لَا رُقْیَةَ اِلَّا عَنْ عَیْنٍ اَوْ حُمَةٍ۔ منتر یا بدنظری سے ہے یا ڈنک مارنے سے (یعنی ان دو چیزوں میں منتر زیادہ مفید ہوتا ہے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ اور بیماریوں کے لئے منتر نہیں ہو سکتا)

لَا حِمٰی اِلَّا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ۔ چراگاہ کا محفوظ رکھنا کسی کو جائز نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کو (یا جو رسولؐ کا قائم مقام ہو، جیسے خلیفہ اور امام جاہلیت کے زمانے میں ہر ایک قبیلہ کا رئیس کیا کرتا، ایک کتے کو بھونکواتا اور جہاں تک اُس کی آواز پہنچتی، اُتنی زمین کو خاص اپنے جانوروں کے لئے محفوظ کر لیتا۔ اس میں اور کوئی شخص نہ چرا سکتا، تو آنحضرتؐ نے اُس بُری رسم کو موقوف کر دیا اور فرمایا کہ چراگاہ میں ہر ایک شخص اپنے جانوروں کو چرانے کا مجاز ہے البتہ اللہ اور رسول کے لئے کوئی چراگاہ محفوظ ہو سکتا ہے، جیسے جہاد کے گھوڑوں اور جانوروں کے لئے یا زکوٰۃ کے جانوروں کے لئے اور حضرت عمرؓ نے نقیع کو ایسے ہی جانوروں کے لئے محفوظ کر لیا تھا)۔

لَا حِمٰی فِی الْاَرَاكِ فَقَالَ اَبْیَضُ اَرَاكَةٌ فِیْ حِظَارِیْ۔ پیلو کا درخت محفوظ نہیں ہو سکتا ہر شخص کا اونٹ اُس کو کھا سکتا ہے (مُراد وہ درخت ہے جو جنگل اور غیر مملوکہ زمین میں ہو) ابیض نے کہا ایک پیلو کا درخت میری زمین میں ہے دوسری

---

[1] یعنی جس وقت دجّال مارا جائے گا اُس وقت زہریلے جانوروں کا زہر باقی نہ رہے گا۔ ۱۲ منہ

روایت میں اس طرح ہے کہ آپ سے پوچھا گیا: پیلو کا درخت محفوظ ہوسکتا ہے؟ فرمایا اتنا حصہ محفوظ ہوسکتا ہے جہاں تک اونٹوں کے منہ نہ پہنچیں، یعنی بالائی حصہ جو جانوروں کے کام نہیں آسکتا یا مطلب یہ ہے کہ پیلو کے وہ درخت محفوظ ہوسکتے ہیں، جو آبادی سے دور یا ایسے دشوار گزار مقامات پر واقع ہوں کہ وہاں تک جانور نہ جاسکتے ہوں۔ ابن اثیر نے کہا کہ یہ درخت جس کا ابیض نے پوچھا تھا احتمال ہے کہ پہلے سے اس کی مملوکہ زمین میں موجود ہو، ایسا درخت اس کی ملک نہیں ہوسکتا، گو زمین اس کی ملک میں آگئی ہو لیکن وہ درخت جو کوئی اپنی مملوکہ زمین میں بوئے وہ بالاتفاق مالک کے لئے محفوظ ہوگا)۔

عَتَبْنَا عَلَيْهِ مَوْضِعَ الْغَمَامَةِ الْمُحْمَاةِ (حضرت عائشہ نے کہا) ہم کو حضرت عثمان رضؓ پر غصہ آیا کہ انھوں نے اس مقام کو محفوظ کیا جو ابر کے پانی سے سرسبز ہوتا ہے (ایسے مقام کی پیداوار میں سب لوگوں کا حصہ ہے۔) عرب لوگ کہتے ہیں:

أَحْمَيْتُ الْمَكَانَ فَهُوَ مُحْمًى۔ میں نے جگہ کو محفوظ کرلیا اب وہ محفوظ ہے۔

هٰذَا الشَّيْءُ حِمًى۔ یہ محفوظ چیز ہے (ریزرو ڈ انگریزی زبان میں)

حَمَيْتُهُ حِمَايَةً۔ میں نے اُس کی حمایت کی (یعنی حملہ سے محفوظ رکھا۔ حملہ کرنے والے کو دفع کیا)۔

اَلْآنَ حَمِيَ الْوَطِيسُ۔ اب تنور گرم ہوا (خوب لڑائی شروع ہوئی)

وَقِدْرُ الْقَوْمِ حَامِيَةٌ تَفُوْرُ۔ ان لوگوں کی ہانڈی تو گرم ہے: اُبل رہی ہے (مطلب یہ ہے کہ ان کی عزت اور شوکت باقی ہے)۔

حَمِيَ مِنْ ذٰلِكَ اَنَفًا۔ اُن کو حمیت اور غیرت اِس بات سے آگئی۔

اَحْمِيْ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ۔ (یہ حضرت زینب کا قول ہے۔) میں اپنے کان اور آنکھ کی حفاظت کرتی ہوں (کان سے جو سنوں اور آنکھ سے جو دیکھوں، اسی کو بیان کرتی ہوں، یہ نہیں کرتی کہ اُن پر جھوٹ بولوں یعنی جھوٹ کہہ دوں کہ میں نے ایسا سنا ہے یا دیکھا ہے)۔

لَا بُقْيَا لِلْحَمِيَّةِ بَعْدَ الْحَرَائِمِ۔ جب آدمی حرام کام کرنے لگا تو پھر حمیت کہاں رہی۔

يُقَاتِلُ حَمِيَّةً۔ اور آدمی حمیت اور غیرت کی وجہ سے لڑتا ہے (جیسے کوئی شخص اس کی عزت لینا چاہے خواہ یہ عزت شخصی ہو یا قومی یا ملکی)۔

حَمِيَ الْوَحْيُ۔ پھر وحی پے درپے (یعنی کثرت سے) آنے لگی

مَنْ حَامَ حَوْلَ الْحِمٰى۔ جو شخص محفوظ مقام کے گرد پھرے (وہاں اپنے جانوروں کو چرائے۔ وہ کچھ عجب نہیں کہ محفوظ مقام میں گھس جائے۔ مطلب یہ ہے کہ مباح کاموں میں مبالغہ کرنا اور عیش و عشرت کی عادت ڈالنا خوب نہیں ہے۔ ایسا آدمی رفتہ رفتہ حرام کام بھی کرنے لگتا ہے)۔

ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى۔ مومن کی پیٹھ محفوظ ہے (کوئی اس کو بے وجہ شرعی ستا نہیں سکتا)۔

مَنْ لَّمْ يَرْجِعْ عَنْ دِيْنِهٖ اَحْمُوْهُ۔ جو شخص اپنا دین نہ بدلے (اسلام پر قائم رہے) اس کی حمایت کرتے رہو۔

حَمَيْتُ الْقَوْمَ الْمَاءَ۔ میں نے ان لوگوں کو پانی روک دیا (پینے اور پلانے نہ دیا)۔

لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى وَحِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ۔ ہر بادشاہ کی ایک محفوظ جگہ ہوتی ہے (جہاں پر دوسروں کے جانے کی شکار کرنے کی یا جانور کو چرانے کی ممانعت ہوتی ہے) اور اللہ کی محفوظ جگہ حرام کام ہیں (اُن کے کرنے کی ممانعت ہے)۔

اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا اَحْمَاهُ الدُّنْيَا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کو دنیا سے بچاتا ہے (یعنی دنیا نہیں دیتا جس کی وجہ سے وہ پروردگار سے غافل ہو جائے دنیا کا وہ مال و اسباب جن سے آدمی خدا کی رضامندی کا طالب ہو، درحقیقت دنیا نہیں ہے)۔

حَائِرٌ - وہ نر اونٹ جس کے پوتے پر سواری شروع ہو گئی ہو (عرب زمانہ جاہلیت میں ایسے اونٹ کو آزاد کر دیتے، پھر اس سے سواری نہ لیتے)

اَحْمٰی - محفوظ مقام جہاں کوئی نہ جا سکے۔

لَمْ يُدْخِلِ الْجَنَّةَ حَمِيَّةٌ غَيْرُ حَمِيَّةِ حَمْزَةَ - کوئی حمیت بہشت میں نہیں لے جائے گی، سوا حمزہ کی حمیت کے۔ (ان کو اس وقت حمیت آئی جب ابوجہل نے آنحضرتؐ کو گالیاں دی تھیں یا جب اوجھڑی آپ کی پیٹھ پر ڈالی گئی تھی، یہ محض خاندانی حمیت تھی، کیونکہ حمزہؓ اس وقت تک ایمان نہیں لائے تھے)۔

جَعَلَ اِثْنَيْ عَشَرَ مِيْلًا حَوْلَ الْمَدِيْنَةِ حِمًى - آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ کے گرد بارہ میل تک محفوظ کر دیا (کوئی وہاں شکار کرے، وہاں کے درخت نہ کاٹے)۔

اَلْقَرْضُ حِمَى الزَّكٰوةِ - قرض زکوٰۃ کی روک ہے (جب تک وصول نہ ہو اس پر زکوٰۃ لازم نہ ہو گی، یا جس آدمی کے پاس نصاب زکوٰۃ موجود ہو لیکن وہ قرض دار ہو تو اس پر زکوٰۃ نہ ہو گی)۔

عَجِبْتُ لِمَنْ يَحْتَمِيْ مِنَ الطَّعَامِ مَخَافَةَ الدَّاءِ كَيْفَ لَا يَحْتَمِيْ مِنَ الذُّنُوْبِ مَخَافَةَ النَّارِ - مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جو بیماری کے ڈر سے کھانے میں پرہیز کرتا ہے، دوزخ کے ڈر سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتا۔

حِمْيَاطَا - آنحضرت صلعم کا نام ہے۔ اگلی کتابوں میں یہود لوگ اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ حرام کاموں سے منع کریں گے۔

بابُ الحاءِ مع النون

حَانُوْتٌ - شراب کی دوکان جیسے حَانَةٌ یا ہر دوکان یا پیشہ کی جمع حَوَانِيْتُ اور حَانَاتٌ - (اہل عراق شراب کی دکان کو مَاخُوْر کہتے ہیں۔ اس کی جمع مَوَاخِيْرُ ہے۔

اِنَّهٗ حَرَّقَ بَيْتَ رُوَيْشِدِ الثَّقَفِيِّ وَكَانَ حَانُوْتًا تُعَاقَرُ فِيْهِ الْخَمْرُ وَتُبَاعُ - حضرت عمرؓ نے رویشد ثقفی کا گھر جلا دیا، وہ شراب (ساز) کی دوکان (کی مانند) تھا جہاں (طرح طرح کی) شراب بنا کرتی اور بیچی جاتی۔

حَنْتَمٌ - سبز لاکھی گھڑے

حَنْتَمَةٌ - سبز لاکھی گھڑا (پھر ہر گھڑے کو کہنے لگے، جو مٹی کا پکا کر بنایا جائے۔ ایسے برتن میں آنحضرتؐ نے نبیذ بنانے سے منع فرمایا۔ اس لئے کہ اس کی چکنائی کی وجہ سے اس میں نشہ جلد آ جاتا ہے۔)

اِنَّ ابْنَ حَنْتَمَةَ بَعَجَتْ لَهُ الدُّنْيَا مِعَاهَا - (عمرو بن عاصؓ نے کہا) حنتمہ کے بیٹے کے لئے دنیا نے اپنی آنتیں چیر کر رکھ دیں (حنتمہ حضرت عمر فاروقؓ کی والدہ کا نام تھا۔ وہ ہشام بن مغیرہ کی بیٹی تھیں اور ابوجہل کی چچا زاد بہن تھیں)۔

نَهٰى عَنِ الْاِنْتِبَاذِ فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ - آنحضرتؐ نے کدو کی تونبی اور سبز لاکھی گھڑے اور رال لگے ہوئے برتن اور چوبیں برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا۔

حِنْثٌ - گناہ یا نیکی، باطل سے حق کی طرف جانا یا حق سے باطل کی طرف، قسم توڑنا۔

تَحَنُّثٌ - راتوں کو عبادت کرنا۔

اَلْيَمِيْنُ حِنْثٌ اَوْ مَنْدَمَةٌ - قسم کھانے کے بعد یا اس کو توڑنا ہے یا شرمندہ ہونا (اگر نہ توڑے تو شرمندہ ہو گا کہ ناحق قسم کھا کر ایک لذت سے محروم رہا)

مَنْ مَاتَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ - جس شخص کے تین بچے خورد سال مر جائیں (اصل میں حنث گناہ یا طاعت کو کہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ اس عمر تک پہنچنے سے پہلے، جب ان پر قلم جاری ہو، یعنی ان کے گناہ اور نیکیاں لکھی جائیں)

كَانَ يَأْتِيْ حِرَاءَ فَيَتَحَنَّثُ فِيْهِ - آنحضرتؐ حرا

میں آیا کرتے (جو ایک پہاڑ ہے مکہ سے قریب) اور وہاں عبادت کیا کرتے (حق تعالیٰ کا دھیان گیان۔ اصل میں تَحَنَّثَ کے معنی گناہ سے نکلا، جیسے تَاَثَّمَ تَحَرَّجَ یعنی وہ کام کیا جس کی وجہ سے گناہ سے نکل گیا)۔

لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ لَمْ یَحْنَثْ۔ اگر حضرت سلیمانؑ انشاء اللہ کہہ لیتے تو اُن کی قسم جھوٹی نہ ہوتی۔

کُنْتُ اَتَحَنَّثُ یا اَتَحَنَّثَ۔ میں گناہ اپنے اوپر سے اُتارتا تھا۔

کُنْتُ اَتَحَنَّثُ بِھَا فِی الْجَاھِلِیَّۃِ۔ میں جاہلیت کے زمانہ میں اُن کاموں کو عبادت اور موجب قربت الٰہی سمجھتا تھا۔

وَلَا اَتَحَنَّثُ اِلٰی نَذْرِیْ۔ میں اپنی قسم سے گناہ میں مبتلا نہیں ہوتی۔

تَکْثُرُ فِیْھِمْ اَوْلَادُ الْحِنْثِ۔ اُن میں زنا کی اولاد بہت ہوگی (ایک روایت میں اَلْخُبْثِ ہے)۔

حُنْجُرَۃٌ ۔ حلق۔ اس کی جمع حَنَاجِرُ

ضَرَبَ حُنْجُرَۃَ رَجُلٍ فَذَھَبَ صَوْتُہٗ ایک شخص کے حلق پر مار لگائی، اُس کی آواز نکلنی موقوف ہوگئی (فرمایا پوری دیت دینا ہوگی)۔

بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ۔ دل حلق تک آگئے، (یعنی ڈر کی وجہ سے۔ اُردو کا محاورہ اِس طرح ہے کہ کلیجے منہ تک آگئے)

لَا یُجَاوِزُ حَنَاجِرَھُمْ۔ ان لوگوں کا قرآن حلق سے آگے نہیں بڑھنے کا (اللہ تک نہیں چڑھے گا) یا حلق کے نیچے نہیں اُترنے کا (دل تک نہیں پہنچے گا)۔

حُنْجُوْرَۃٌ۔ حلقوم جس میں سانس آتی جاتی ہے یعنی نرخرہ اور جس نلی میں سے کھانا پانی اُترتا ہے اُس کو مَرِیْ کہتے ہیں

حِنْدِسٌ ۔ اندھیری رات، تاریکی (اس کی جمع حَنَادِسُ ہے)،

حَنْدَسَ اللَّیْلُ۔ رات اندھیری ہوگئی۔

کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ لَیْلَۃٍ ظَلْمَاءَ حِنْدِسٍ۔ ہم آنحضرت صلعم کے پاس ایک تاریک بہت اندھیری رات میں بیٹھے ہوئے تھے۔

وَقَامَ اللَّیْلَ فِیْ حِنْدِسِہٖ۔ رات کی تاریکی میں کھڑی ہوئی۔

حَنْذٌ یا **تَحْنَاذٌ** ایک گڑھے میں گرم پتھر اوپر سے رکھ کر بھوننا

اُتِیَ بِضَبٍّ مَحْنُوْذٍ۔ ایک بھنا ہوا گوہ (سوسمار) آپ کے پاس لائے۔

بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ۔ ایک بھنا ہوا بچھڑا۔

عَجَّلْتَ قِبَلَ حَنِیْذِھَا بِشِوَاءِھَا۔ تو نے جلدی سے مہمانی کردی اور دم پخت اور بھونے ہوئے گوشت کا انتظار نہیں دکھلایا (عربوں کے نزدیک جلدی مہمانی کردینا جو حاضر ہو وہ سامنے رکھ دینا تعریف کی بات ہے۔ یہ ایک مثل ہے اس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی کسی مسئلہ کا فوراً جواب دیوے، اوقات گزاری نہ کرے۔ مجمع البحار میں ہے کہ گوہ کے حلال ہونے پر علماء کا اجماع ہے صرف اصحاب الرأی سے اس کی کراہت منقول ہے، بعضوں سے حرمت بھی منقول ہے۔ مگر میں نہیں سمجھتا کہ حرمت کی روایت کسی سے صحیح ہوئی ہو انتہی لفظاً عن الطیبی۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

خُبْزٌ سَمِیْذٌ وَجَدْیٌ حَنِیْذٌ۔ میدے کی روٹی اور دم پخت طوان)۔

حَنَاذٌ ۔ سورج کا ایک نام ہے۔

حَنَذَ الْفَرَسَ یہ ہے کہ گھوڑے کو دوڑا کر اُس کو دھوپ میں کھڑا کردیا اوپر سے دہری جھول ڈال دی تاکہ اس کو پسینہ آجائے۔ یہ ماخوذ ہے حَنَاذُ الْخَیْلِ سے۔

حَنَذٌ۔ ایک مقام ہے مدینہ کے قریب۔

حَنْزٌ ۔ بنانا یا موڑنا۔

حَنِیْزَۃٌ۔ بن چلہ کی کمان۔ یا ہر ٹیڑھی چیز۔ اس کی جمع حَنَائِزُ ہے۔

لَوْ صَلَّیْتُمْ حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْحَنَائِزِ مَا نَفَعَکُمْ

تُجِبُّوا آلَ الرَّسُوْلِ (حضرت ابوذر غفاریؓ نے کہا) اگر تم اتنی نمازیں پڑھو کہ جھک جھک کر کمانوں کی طرح جاؤ، تب بھی تم کو فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہ رکھوگے (مطلب یہ ہے کہ بغیر محبت خدا و رسول کثرت عبادت سے فائدہ نہ ہوگا۔ خارجی لوگ عبادت بہت کرتے تھے مگر آل حضرت کے اہل بیت سے دشمنی رکھتے تھے آخر مردود اور مخذول ہوئے۔ حبِ اہل بیت درحقیقت حبِ پیغمبر اور حبِ خدا ہے، حبِ خدا اور رسولؐ کے ساتھ تھوڑی سی عبادت بھی نجات کے لئے کافی ہے)

حَنْشٌ۔ ہانک دینا، پھیر دینا، شکار کرنا۔

حَنَشٌ۔ کھی، سانپ، حشرات الارض، چھپکلی، گرگٹ وغیرہ

حَتّٰی یُدْخِلَ الْوَلِیْدُ یَدَہٗ فِیْ فَمِ الْحَنَشِ یہاں تک کہ بچہ اپنا ہاتھ سانپ کے منہ میں ڈال دے گا (کسی زہریلے جانور کا زہر نہ رہے گا، یہ اس وقت ہوگا جب دجال مارا جا چکا ہوگا اور دنیا میں از سر نو امن و امان قائم ہوگا)۔

اَحْلِفُ بِمَا بَیْنَ الْحَرَّتَیْنِ مِنْ حَنَشٍ۔ دونوں کالے پتھریلے میدانوں کے بیچ میں جتنے کیڑے مکوڑے (سانپ بچھو وغیرہ) ہیں ان کی قسم کھاتا ہوں۔

حَنْظٌ۔ ٹھنڈی سانس لینا، سرخ ہونا۔

حَنْطٌ۔ وقت آجانا۔

حُنُوْطٌ۔ کھیت کاٹنے کا وقت آجانا۔ رمث سفید اور پختہ ہوجانا۔ رمث ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے

تَحْنِیْطٌ۔ خوشبو لگانا۔

حُنُوْطٌ۔ خوشبو جو مردوں کے بدن یا کپڑوں میں لگائی جاتی ہے۔

وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَخِذَیْہِ وَھُوَ یَتَحَنَّطُ ثابت بن قیس نے (جب مسیلمہ کذاب سے جنگ درپیش تھی) اپنی رانیں کھولیں وہ خوشبو لگا رہے تھے (مرنے کی تیاری کر رہے تھے، یہ صحابہ کرام کی شجاعت ہے)

اَیُّ الْحِنَاطِ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ الْکَافُوْرُ۔ میت کی کونسی خوشبو تم پسند کرتے ہو (عطاء نے) کہا کافور۔

اِنَّ ثَمُوْدَ لَمَّا اسْتَیْقَنُوْا بِالْعَذَابِ تَکَفَّنُوْا بِالْاَنْطَاعِ وَتَحَنَّطُوْا بِالصَّبِرِ لِئَلَّا یُجِیْفُوْا وَیُنْتِنُوْا قوم ثمود کو جب یقین ہوگیا عذاب کا (اب بچنے والے نہیں) انھوں نے چمڑوں کے کفن پہن لئے اور ایلوا بدن پر مل لیا تاکہ سڑیں نہیں اور بدبودار نہ ہوں۔

حَنَّطَ اِبْنَ عُمَرَ۔ ابن عمرؓ کو خوشبو لگائی۔

لَا تُحَنِّطُوْا۔ خوشبو نہ لگاؤ!

لَا تُسَلِّمْ وَلَدَکَ حَنَّاطًا فَاِنَّہٗ یَحْتَکِرُ الطَّعَامَ عَلٰی اُمَّتِیْ۔ اپنے بچہ کو بنئے (گیہوں بیچنے والے کے) سپرد مت کر وہ میری امت پر غلہ کا احتکار کرے گا (احتکار کے معنی اوپر گزر چکے ہیں «حکر» میں)۔

حُنْظُبٌ یا حُنْظَبٌ یا حُنْظُبَاءُ یا حُنْظَبَاءُ، بعضوں نے حُنْطُبٌ طائے مہملہ سے نقل کیا ہے: ٹڈا یا خنافس کا نر (خنافس، خنفسہ کی جمع ہے، ایک کالا کیڑا بدبودار)

سَاَلَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ قَتَلْتُ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبًا فَقَالَ تَصَدَّقْ بِتَمْرَۃٍ۔ ایک شخص نے سعید بن مسیب سے پوچھا، میں نے (احرام کی حالت میں) ایک جوں کو مار ڈالا۔ یا یوں کہا ایک حنظب کو، انھوں نے کہا۔ ایک کھجور خیرات کردے۔ (حنظب کے معنی ٹڈا)۔

مَنْ قَتَلَ قُرَادًا اَوْ حُنْظُبَانًا وَھُوَ مُحْرِمٌ تَصَدَّقَ بِتَمْرَۃٍ اَوْ تَمْرَتَیْنِ۔ جو شخص جوں یا حنظب کو مار ڈالے احرام کی حالت میں، تو ایک یا دو کھجور خیرات کرے

حَنْفٌ۔ جھکنا۔

حَنَفٌ۔ سیدھا ہونا۔ پاؤں ٹیڑھا ہونا۔

تَحَنُّفٌ۔ حضرت ابراہیمؑ کے دین پر ہونا، بتوں کی پرستش سے الگ ہونا، عبادت کرنا۔

حَنِیْفٌ۔ اسلام کی طرف مائل یا جو حضرت ابراہیمؑ کے طریق پر قائم ہو یا جو یہود اور نصاریٰ کے طریق کے مخالف ہو یا

مسلمان یا گناہوں سے پاک (جیسے اس حدیث میں خَلَقْتُ
عِبَادِیْ حُنَفَاءَ۔ میں نے اپنے بندوں کو گناہوں سے پاک و
صاف پیدا کیا (پھر دنیا میں آکر وہ گناہوں میں آلودہ ہو گئے)۔

بُعِثْتُ بِالْحَنِیْفِیَّةِ السَّمْحَةِ السَّهْلَةِ۔ میں سیدھی
اور آسان شریعت دیکر بھیجا گیا۔

قَالَ اِنِّیْ اَحْنَفُ۔ وہ کہنے لگا میں احنف ہوں (یعنی
ایک پاؤں کی انگلیاں دوسرے پاؤں کی طرف گئی ہیں)

وَکَانَ حَنِیْفِیًّا۔ اُن کی تلوار حنفی تھی (یہ منسوب ہے
احنف بن قیس کی طرف اور قیاس یہ تھا اَحْنَفِیًّا)

دِیْنُ مُحَمَّدٍ حَنِیْفٌ۔ حضرت محمد صلعم کا دین
سیدھا (عقل کے مطابق اور صحیح درست ہے)۔

اَحَبُّ دِیْنِکُمْ اِلَی اللّٰهِ الْحَنِیْفِیَّةُ۔ سب دینوں
میں اللہ کو دینِ حنیف پسند ہے (جس میں سچی توحید ہو بُت پرستی
اور شرک کا شائبہ نہ ہو)

اَلسِّوَاکُ مِنَ الْحَنِیْفِیَّةِ۔ مسواک کرنا دین حنیف میں
سے ہے (یعنی اس کی سنتوں میں سے ایک سنت ہے)۔

اَبُوْحَنِیْفَةَ۔ مشہور مجتہد ہیں ان کے اجتہاد پر عمل کرنے
والوں کو "حنفی" کہتے ہیں۔

حَنِیْفَةُ ایک قبیلہ ہے عرب میں۔

حَنَقٌ۔ سخت غصہ ہونا۔

لَا یَصْلُحُ هٰذَا الْاَمْرُ اِلَّا لِمَنْ لَّا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّتِهٖ
یہ خلافت اُسی شخص کو سزاوار ہے جو اپنی رعیت پر غصہ نہ کرے،
(عرب لوگ کہتے ہیں):

مَا یَحْنَقُ عَلٰی جِرَّةٍ وَمَا یَکْظِمُ عَلٰی جِرَّةٍ یعنی
اس کا دل صاف ہے۔ حسد اور بغض اور مکر و فریب نہیں رکھتا
(اصل میں جرّة اُس کو کہتے ہیں، جو اونٹ جگالی کرتے وقت
پیٹ سے نکالتا ہے اور اِحْنَاقٌ پیٹ کا لگ جانا)

اِحْنَاقٌ۔ پیٹ کا لگ جانا۔

اَحْنَقَ الرَّجُلُ۔ کینہ ور ہوا۔

اِنَّ مُحَمَّدًا اَنْزَلَ بِیَثْرِبَ وَاِنَّهٗ حَنِقٌ عَلَیْکُمْ
(یہ ابوجہل کا قول ہے) محمدؐ مدینہ میں جا کر ٹھہرے، اُن کو
تم پر بہت غصہ تھا۔

مَا کَانَ ضَرَّكَ لَوْ مَنَنْتَ وَرُبَّمَا مَنَّ الْفَتٰی
وَهُوَ الْمَغِیْظُ الْمُحْنَقُ۔ (یہ قتیلہ کا شعر ہے) اگر تو احسان
کرتا تو تجھ کو کچھ نقصان نہ ہوتا، کبھی جوانمرد اس وقت بھی احسان
کرتا ہے جب اُس کو غصہ دلایا جاتا ہے۔

اِحْنَاقٌ۔ غصہ دلانا۔

مُحْنَقٌ۔ جس کو غصہ دلایا گیا۔

وَازْدَادُوْا حَنَقًا۔ اور زیادہ اُن کو غصہ آیا۔

حَنَكٌ۔ گھوڑے کے منہ میں رسی ڈالنا، سمجھنا، مضبوط کرنا،
سمجھدار کرنا۔

تَحْنِیْكٌ۔ کچا چبا کر بچہ کے منہ میں دینا۔

حَنَكٌ۔ ٹھوڑی کے نیچے۔

اِحْتِنَاكٌ اور تَحَنُّكٌ۔ ڈھاٹا باندھنا۔

لَمَّا وَلَدَتْهُ وَبَعَثَتْ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَضَغَ تَمْرًا وَحَنَّکَهٗ بِهٖ۔ جب ام سلیم
کے بچہ پیدا ہوا تو اُس کو آنحضرتؐ کے پاس بھیجا، آپ نے ایک
کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی (کرمانی نے کہا بچہ کو پیدا ہونے
کے وقت کھجور یا کوئی میٹھی چیز چٹانا مستحب ہے اور یہ بھی
بہتر ہے کہ چٹانے والا کوئی نیک اور صالح آدمی ہو اور چٹاتے
وقت بچہ کے لئے دعا کرے۔ اِس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ بچہ
کو نیک لوگوں کے پاس لے جانا مستحب ہے اور جس دن پیدا ہو
اسی دن نام رکھ دینا بھی درست ہے اور نام نیک اور صالح لوگوں
سے رکھوانا بہتر ہے)۔

اِنَّهٗ کَانَ یُحَنِّكُ اَوْلَادَ الْاَنْصَارِ۔ آنحضرتؐ
انصار کے بچوں کی تحنیک کرتے (یعنی کچا چبا کر اُن کے منہ میں
دیتے)۔

قَدْ حَنَّکَتْكَ الْاُمُوْرُ (طلحہ نے حضرت عمرؓ سے کہا)

تم کو تو دنیا کے واقعات نے تجربہ کار بنادیا (ہوشیار کر دیا)۔

وَالْعِضَاہُ مُسْتَحْنِکًا۔ درخت جڑ سے اُکھڑا ہوا۔

اَسْوَدُ حَانِكٌ۔ بہت کالا۔ جیسے "اَسْوَدُ حَالِكٌ"۔

حَنٌّ۔ روکنا، پھیرنا، مشتاق ہونا، آواز نکالنا، رحم کرنا۔ (جیسے حَنَانٌ ہے)۔

حَنَّ الْجِذْعُ اِلَیْہِ (مسجد میں ایک کھجور کی لکڑی تھی آنحضرتؐ اس پر سہارا دے کر خطبہ پڑھا کرتے تھے، جب منبر تیار کیا گیا تو آپ اس پر چڑھے) اُس لکڑی نے آواز نکالنا شروع کیا (آپ کے فراق میں رونے کی سی آواز نکالی۔ یہ حَنِیْنٌ سے ماخوذ ہے)۔

حَنَّ قِدْحٌ لَیْسَ مِنْہَا۔ یہ ایسے پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانسوں میں سے نہیں ہے (آواز سے معلوم ہوتا ہے کہ دوسرے قسم کا ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے کہا۔ جب ولید بن عقبہ کہنے لگا، کیا میں قریش کے لوگوں میں مارا جاؤں گا۔ نہایہ میں ہے کہ یہ ایک مثل ہے جو اُس وقت کہی جاتی ہے جب کوئی شخص دعویٰ کرے کہ میں فلاں خاندان میں سے ہوں اور وہ اُن میں سے نہ ہو۔ یا ایسی بات کا دعویٰ کرے جو اُس میں نہ ہو)

وَاَمَّا قَوْلُكَ کَیْتَ وَکَیْتَ فَقَدْ حَنَّ قِدْحٌ لَیْسَ مِنْہَا۔ (یہ حضرت علیؓ نے معاویہؓ کو لکھا) تمہارا یہ کہنا کہ میں ایسا ہوں ویسا ہوں تو یہ اُس پانسے کی آواز ہے جو اپنے ہمجنس پانسوں میں سے نہیں ہے۔

لَا تَتَزَوَّجَنَّ حَنَّانَۃً وَّلَا مَنَّانَۃً۔ ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے پہلے خاوند کی طرف مائل ہو، اُس کا آرزو مند ہو (کیونکہ وہ تجھ سے محبت نہ کرے گی) اور جو بات بات پر احسان جتاتی ہو (اوچھی کم ظرف)۔

وَاللّٰہِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْہُ لَاَتَّخِذَنَّہٗ حَنَانًا (ورقہ بن نوفل ادھر سے گزرے جہاں پر اُمیّہ بن خلف حضرت بلالؓ کو تکلیف دے رہا تھا صرف وجہ یہ تھی کہ وہ مسلمان ہو گئے تھے، یہ منظر دیکھ کر ورقہ نے کہا) خدا کی قسم! اگر تم اِس کو مار ڈالو گے تو میں اُس کی قبر کو خدا کی رحمت اُترنے کا مقام سمجھوں گا (یعنی اولیاء اللہ اور بزرگوں کی قبر کی طرح اس کی قبر کو متبرک سمجھوں گا اُس پر ہاتھ پھیروں گا۔ اِس روایت میں یہ اشکال ہوتا ہے کہ ورقہ بن نوفل تو آنحضرتؐ کے پیغمبر ہونے سے پہلے ہی گزر گئے تھے، اور بلالؓ کو تو اُس وقت تکلیف دی گئی، جب وہ مسلمان ہو چکے تھے اس لئے شاید راوی نے غلطی سے کسی اور شخص کے بجائے ورقہ کا نام لے دیا)۔

اِتَّخَذْتُمُ الْوَلِیْدَ حَنَانًا (آنحضرت صلعم بنی اُمّ سلمہ کے پاس گئے، وہاں ایک بچہ تھا جس کا نام ولید تھا۔ آپؐ نے فرمایا) تم نے یہ نام ولید محبت اور شفقت سے نہیں رکھا، اس کا نام بدل دو (دوسری روایت میں ہے کہ ولید فرعون کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ غرض آپ نے ولید نام کو پسند نہیں فرمایا)۔

حَنَانَیْكَ یَا رَبِّ۔ پروردگار! میں تیری رحمت ایک کے بعد ایک مانگتا ہوں (متواتر تیری رحمتیں چاہتا ہوں)

حَنَّانٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔ یعنی بہت رحم اور شفقت کرنے والا۔

اِنَّ ھٰذِہِ الْکِلَابَ الَّتِیْ لَہَا اَرْبَعَۃُ اَعْیُنٍ مِنَ الْجِنِّ۔ یہ چار آنکھوں والے کتے جنّ میں سے ہیں (جنّ ایک قبیلہ ہے جن میں سے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَجْنُوْنٌ مَحْنُوْنٌ۔ دیوانہ ہے، کبھی کبھی ہوش آتا ہے پھر دیوانہ ہو جاتا ہے (سعید بن مسیب نے کہا، جنّ کالے کتے مجمع میں ہے کہ جنّ خالص سیاہ کتے یا کم ذات جن یا جنوں کے کتے یا جن اور انس کے درمیان ایک مخلوق ہے، اور عالم الحن دوسرا عالم، جیسے اگلے زمانہ کے لوگ گمان کرتے تھے کہ تین عالم ہیں ایک عالم الجن۔ دوسرے عالم الحن۔ تیسرے عالم البن یعنی آخری عالم جس میں ہم لوگ ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ ہند کے مشرک اس کو کلجگ کہتے ہیں۔

اَلْکِلَابُ مِنَ الْحِنِّ فَاِذَا غَشِیَتْکُمْ عِنْدَ طَعَامِکُمْ

فَاکْفُوا لَهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا۔ کتے جن میں سے ہیں، جب کھانے وقت وہ تمہارے آس پاس آجائیں، تو اُن کو بھی ٹکڑا کھانا ڈال دو، کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے ان کا بھی دل ہے۔

بِهٖ جِنَّةٌ۔ اُس کو جنون ہے (جیسے بِهٖ جُنَّةٌ دونوں کے ایک معنی ہیں)

حُنَیْنٌ ایک مقام کا نام ہے جو نواحِ طائف میں واقع ہے، اس مقام پر ۸ھ میں جنگِ عظیم ہوئی تھی

حَنُونٌ۔ مہربان۔

حُنَیْنُ بْنُ اِسْحَاق۔ بڑا حکیم گزرا ہے۔

وَقَدْ سُئِلَ عَنِ الْحَنَّانِ وَالْمَنَّانِ فَقَالَ الْحَنَّانُ هُوَ الَّذِیْ یُقْبِلُ عَلٰی مَنْ اَعْرَضَ عَنْهُ وَالْمَنَّانُ هُوَ الَّذِیْ یَبْدَاُ بِالنَّوَالِ قَبْلَ السُّوَالِ۔ حضرت علیؓ سے پوچھا گیا کہ "حنّان" اور "منّان" کے کیا معنی ہیں (جو اللہ کے نام ہیں) انھوں نے کہا، حنّان وہ جو اُس شخص پر متوجہ ہو جو اُس سے روگردانی کرے۔ اور منّان وہ جو مانگنے سے پہلے دے (بن مانگے عطا کرے)۔

رَجَعَ بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ۔ یہ ایک ضرب المثل ہے عرب میں، حُنین نامی ایک موچی تھا، اُس نے موزے کی ایک جوڑی بنائی جس کو ایک گنوار مول لینے آیا، بڑی دیر تک قیمت کے بارے میں گفتگو کرتا رہا پھر چھوڑ کر چلدیا۔ حُنین کو اُس کے اِس طرزِ عمل پر غصہ آیا اُس نے کیا ترکیب کی وہ جوڑا لے کر اس گنوار کی راہ میں جدھر سے وہ اپنے گھر جانے والا تھا، ایک ایک موزہ کسی قدر فاصلے سے راستہ میں ڈال دیا اور خود کمین گاہ میں پوشیدہ ہو رہا۔ جب وہ گنوار وہاں پہنچا تو ایک موزہ پڑا دیکھ کر کہنے لگا یہ موزہ بالکل حنین کے موزے کے مشابہ ہے اگر اس کا جوڑ بھی ہوتا تو میں لے لیتا آگے بڑھ کر دیکھا تو دوسرا بھی پڑا ہے جب تو وہ اونٹ سے اُترا اور اُس کو باندھ کر پہلا موزہ لینے گیا۔ حنین نے کیا کیا، جھٹ کمین گاہ سے نکل اونٹ پر سوار ہو اور، یہ جا وہ جا، گنوار جب لوٹ کر آیا تو اونٹ ندارد صرف ایک موزہ پڑا ہوا ہے۔ ناچار دونوں موزے لے کر اپنے گھر آیا، لوگوں نے پوچھا کیا لایا؟ تو کہنے لگا بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ حُنین کے دو موزے ملے اور کچھ نہیں۔ اس روز سے یہ مثل مشہور ہو گئی، جب کوئی سفر سے بے نیل مرام آتا ہے تو کہتے ہیں رَجَعَ بِخُفَّیْ حُنَیْنٍ۔ مجمع البحرین میں ہے کہ حنین ایک سخت آدمی تھا اُس نے اپنے آپ کو اسد بن ہاشم بن عبد مناف کا بیٹا بنایا اور عبد المطلب کے پاس دو لال موزے پہنے ہوئے آیا، اُن کو چچا چچا کہہ کر بولا کہ میں اسد بن ہاشم کا بیٹا ہوں، انھوں نے کہا ارے جا بھی، میں تجھ میں ہاشم کا حُلیہ نہیں پاتا، وہ آخر لوٹ کر چلدیا اور لوگوں سے کہنے لگا رَجَعَ حُنَیْنٌ بِخُفَّیْهِ اس روز سے یہ مثل مشہور ہو گئی۔

تَحَنَّنُوْا عَلٰی اَیْتَامِ الْمُسْلِمِیْنَ مسلمان یتیموں پر رحم کرو

لَا یَحِنَّ اَحَدُکُمْ حَنِیْنَ الْاَمَةِ۔ تم میں سے کوئی لونڈی کی طرح رونے کی آواز نہ نکالے یا کوئی لونڈی کی طرح اپنے گھر جانے کا مشتاق نہ ہو۔

قُلُوْبُ شِیْعَتِنَا تَحِنُّ اِلَیْنَا۔ ہمارے گروہ کے لوگوں کے دل ہمارے مشتاق ہوں گے۔

حَنَّةُ۔ حضرت مریمؑ کی والدہ کا نام تھا جو عمران کی بیوی تھیں۔

حِنَانَةٌ۔ نجف کے پاس ایک مقام ہے۔

حِنَةٌ۔ عداوت اور دشمنی۔

لَا یَجُوْزُ شَهَادَةُ ذِی الظِّنَّةِ وَالْحِنَةِ۔ جس پر تہمت ہو یا جس سے دشمنی ہو اُس کی گواہی قبول نہ ہوگی۔

حِنَةٌ۔ ایک لغت ہے اِحْنَةٌ میں بمعنی عداوت۔

اِلَّا رَجُلٌ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَخِیْهِ حِنَةٌ۔ مگر وہ شخص جو اپنے بھائی مسلمان سے دشمنی رکھتا ہو۔

مَابَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ۔ مجھ میں اور عرب لوگوں میں کوئی دشمنی نہیں ہے۔

لَقَدْ مَنَعَتْنِی الْقُدْرَةُ مِنْ ذَوِی الْحِنَاتِ مجھ کو دشمنوں پر قدرت پانے نے روک دیا (یہ معاویہ کا قول ہے)

حَنْوٌ۔ موڑنا، پھیرنا۔
حُنُوٌّ۔ مہربانی، شفقت کرنا
حِنَايَةٌ۔ موڑنا جھکانا۔
لَمْ يَحْنِ اَحَدٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ۔ کوئی ہم میں سے اپنی پیٹھ (رکوع کے لئے) نہ جھکاتا (حَنَا يَحْنُوْ یا حَنَا يَحْنِيْ سے نکلا ہے دونوں کے ایک معنی ہیں)۔
اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَلْيَفْرُشْ ذِرَاعَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ وَلْيَحْنَا (یہاں یہ ہیں ہے وَلْيَجْنَا اگر حائے حطی سے ہے تو اس کے معنی جھکا دے، اور اگر جیم سے ہے تو اس کے معنی اوندھا ہو جائے، دونوں کا مطلب قریب قریب ہے۔ اور ہم نے اس لفظ کو صحیح مسلم میں جیم سے اور کتاب الجمع للحمیدی میں حائے حطی سے پڑھا ہے، پورا ترجمہ یوں ہے کہ) جب کوئی تم میں سے رکوع کرے تو اپنی بانہوں کو اپنی رانوں پر بچھا دے اور پیٹھ جھکا دے
فَرَاَيْتُهٗ يَحْنِيْ عَلَيْهَا يَقِيْهَا الْحِجَارَةَ۔ میں نے اس یہودی کو دیکھا وہ عورت پر جھکا جاتا تھا، اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا (خطابی نے کہا يَجْنِيْ بھی مروی ہے، جیم معجمہ سے اور محفوظ يَحْنِيْ ہے حائے حطی سے حَنَا يَحْنُوْ حُنُوًّا سے)۔
لَا يَحْنِيْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ میرے بعد تم پر وہی لوگ مہربانی کریں گے جو صابر ہوں گے (یہ حَنَا عَلَيْهِ يَحْنُوْا سے اور اَحْنٰى يُحْنِيْ سے نکلا ہے)۔
اَنَا وَسَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ الْحَانِيَةُ عَلٰى وَلَدِهَا كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ میں اور وہ عورت جس کے گالوں کا رنگ بدل گیا ہو (محنت کرتے کرتے، کوٹتے پیستے پکاتے) اپنی اولاد پر مہربان ہو (اولاد کی پرورش کے خیال سے اُن کی محبت سے دوسرا نکاح نہ کرے) قیامت کے دن دونوں اس طرح ملے جُلے ہوں گے (آپ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا)
اَحْنَاهُ عَلٰى وَلَدٍ وَاَرْعَاهُ عَلٰى زَوْجٍ (قریش کی عورتیں بھی کیا اچھی عورتیں ہیں) اولاد سے بڑی محبت کرنے والیاں اور خاوند کا بڑا خیال رکھنے والیاں۔

اِيَّاكَ وَالْحَنْوَةَ وَالْاِقْعَاءَ۔ نماز میں حنوۃ اور اقعا سے بچا رہ (حنوۃ کہتے ہیں اس کو کہ آدمی رکوع میں اپنا سر جھکائے اور پیٹھ کو کمان کی طرح کر دے اور اِقعا کتے کی نشست)
لَوْ صَلَّيْتُمْ حَتّٰى تَكُوْنُوْا كَالْحَنَايَا۔ اگر تم نماز پڑھتے پڑھتے کمانوں کی طرح (خم) ہو جاؤ (یہ حَنِيَّةٌ یا حَنِيٌّ کی جمع ہے فعیل بمعنی مفعول، یعنی جھکی ہوئی، مڑی ہوئی)۔
فَحَنَتْ لَهَا قَوْسَهَا۔ انھوں نے اپنی کمان کو موڑا، یعنی اس میں چلّہ لگایا کیونکہ چلّہ لگنے سے کمان مڑتی ہے) اور حَنَّتْ بہ تشدید نون بھی ہو سکتا ہے، یعنی کمان میں آواز نکلی۔
فَاِذَا قُبُوْرٌ بِمَحْنِيَةٍ۔ جہاں نالے کی موڑ ہے وہاں کچھ قبریں دکھائی دیں۔
شُجَّتْ بِذِيْ شَبَمٍ مِّنْ مَّاءِ مَحْنِيَةٍ (کعب بن زہیر کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے) یعنی وہ شراب نالے کے موڑ پر سرد پانی میں ملایا گیا (موڑ پر پانی اکثر صاف اور ٹھنڈا ہوتا ہے)
اِنَّ الْعَدُوَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ كَمَنُوْا فِيْ اَحْنَاءِ الْوَادِيْ حنین کے دن دشمن نالے کے مڑاؤ میں چھپ رہا۔
مُلَائِمَةٌ لِاَحْنَائِهَا اس کے موڑوں کے لئے نرم۔
فَهَلْ يَنْتَظِرُ اَهْلُ بَضَاضَةِ الشَّبَابِ اِلَّا حَوَانِيَ الْهَرَمِ۔ جوانی کی رونق والے کیا اس کا انتظار کر رہے ہیں کہ بڑھاپے کی ٹیڑھا کرنے والیاں اُن پر آن پڑیں (یعنی وہ پیری کے منتظر ہیں)۔
اَيَنْحَنِيْ لَهٗ۔ کیا جب اپنے بھائی مسلمان سے ملے تو اس کے لئے جُھک جائے؟ (فرمایا نہیں) کیا اس سے گلے ملے (فرمایا نہیں) کیا اُس سے ہاتھ ملائے؟ فرمایا، ہاں (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کے وقت جُھکنا جیسے عجمی لوگوں کا معمول ہے، خلافِ سنت ہے۔ صرف السّلامُ علیکم کہنا اور ہاتھ ملانا بس یہی سنت ہے نووی نے کہا کہ گلے ملنا یا چہرے پر بوسہ دینا

مکروہ ہے، مگر جو سفر سے آئے اُس سے گلے مل سکتا ہے اور اُس کے چہرے پر بوسہ دے سکتا ہے۔ جیسے آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالبؓ کے ساتھ کیا تھا۔ نووی نے یہ بھی کہا کہ گو بعض اہلِ علم اور اہلِ صلاح نے بھی سلام کے وقت جھکنا اختیار کر لیا ہے، مگر ان کا یہ فعل ہرگز قابلِ استناد نہیں ہے)

اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْعِطْرُ وَالسِّوَاكُ وَالنِّسَاءُ وَالْحِنَّا۔ چار باتیں پیغمبروںؑ کی سنت ہیں، خوشبو لگانا اور مسواک کرنا اور عورتیں رکھنا اور مہندی لگانا (یعنی مہندی کا خضاب کرنا) محیط میں ہے کہ:

حِنَّاءٌ بہ تشدید نون مشہور درخت ہے اُس کے پتے انار کے پتوں کی طرح ہوتے ہیں۔ دُور سے بہت اچھی خوشبو دیتی ہے، (یعنی مہندی) مگر بہ تخفیف نون لغت کی رُو سے صحیح نہیں ہے، مجمع البحرین میں ہے کہ بہ تخفیف نون بھی ایک لغت ہے۔ اور اس حدیث میں علماء کے تین قول ہیں ایک یہ کہ صحیح اَلْخِتَانُ ہے راوی نے غلطی سے اُس کو اَلْحِنَّا کر دیا۔ اور ختنہ بے شک پیغمبروں کی سنت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ سے اب تک چنانچہ حضرت عیسیٰ مختون پیدا ہوئے تھے، دوسرے یہ کہ اَلْحَيَاءُ ہے یعنی شرم تیسرے یہ کہ اَلْحِنَّا ہے اور یہ تصحیف ہے اور اُس کی دلیل یہ ہے کہ مہندی یا تو ہاتھ پاؤں کو لگانا مراد ہوگا یا بالوں میں ہاتھ پاؤں کو مہندی لگانا، تو مرد کے لئے بہتر نہیں ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ نمایاں ہو لیکن خوشبو پوشیدہ ہو۔ رہا بالوں کا خضاب مہندی سے کرنا، تو اُس کا رواج اگلی اُمتوں میں بالکل نہ تھا اور کسی اگلے پیغمبر سے یہ منقول نہیں ہوا کہ وہ مہندی کا خضاب کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں کہ تصحیف کہنے کی کوئی ضرورت نہیں اور یہ دعویٰ کہ مہندی کا خضاب اس امت کے لئے خاص ہے اِس پر کوئی دلیل نہیں ہے انتہی)

اِلَّا وَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ۔ آپ کے جہاں پر کوئی درد یا زخم ہوتا تو اُس پر مہندی لگاتے۔

وَلَا تَحَنَّى۔ مستحاضہ عورت مہندی نہ لگائے (اصل میں تَتَحَنَّى تھا، ایک تے کو تخفیف کے لئے گرا دیا۔ ایک روایت میں وَلَا تُحَيِّيْ ہے یعنی تحیۃ المسجد نہ پڑھے ایک میں وَلَا تَخْتَبِيْ ہے ایک میں وَلَا تَجْثِيْ ہے یعنی گوٹ مار کر یا گھٹنوں پر نہ بیٹھے)۔

لَا بَصِيْرَةَ لَهٗ فِيْ اَحْنَائِهٖ۔ اس کو اپنی اطراف اور جوانب پر کچھ خیال نہیں ہے۔

اَحْنَى النَّاسِ ضُلُوْعًا عَلَيْكَ۔ سب سے زیادہ تجھ پر مہربان۔

بَابُ الْحَاءِ مَعَ الْوَاوِ

حَوْبٌ یا حُوْبٌ یا حَابٌ یا حُوْبَةٌ یا حِيَابَةٌ۔ گنہگاری

اِحْوَابٌ۔ گنہگار ہونا۔

تَحْوِيْبٌ۔ اونٹ کو ڈانٹنا۔

تَحَوُّبٌ۔ رنجیدہ ہونا، دردمند ہونا، ہائے ہائے کرنا جیسے اِسْتِحْوَابٌ ہے۔

رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ۔ پروردگار میری توبہ قبول فرما، میرا گناہ بخش دے۔

اِغْفِرْ لَنَا حَوْبَنَا یا حُوْبَنَا۔ ہمارے گناہ بخش دے۔

اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حَوْبًا۔ سُود خواری ستر گناہ ہے (یا ستر طرح کے گناہوں پر شامل ہے)۔

تَوْبًا تَوْبًا لَا تُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا۔ لوٹ کر آئے لوٹ کر آئے کوئی گناہ ہم پر مت چھوڑ (سب معاف کر دے) یا توبہ توبہ کوئی گناہ ہمارا باقی مت رکھ۔

اِنَّ الْجَفَاءَ وَالْحَوْبَ فِيْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالصُّوْفِ۔ سختی اور گنہگاری اونٹ اور بکری والوں میں ہے (یعنی قبائل کے لوگوں میں، جو جنگل میں رہتے ہیں یہ اکثر اُجڈ اور سخت دل ہوتے ہیں)۔

اَلَكَ حَوْبَةٌ۔ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے جہاد میں جانے

کی اجازت چاہی، آپ نے فرمایا) تیرے پاس گناہ کا سامان ہے (یعنی ایسی چیزیں ہیں جن کی اگر تو نگرانی چھوڑ دے تو گنہگار ہو۔ مثلاً اہل وعیال، ماں اور نانی وغیرہ) عرب لوگ کہتے ہیں:

تَحَوَّبَ مِنَ الْاِثْمِ۔ گناہ سے بچایا، گناہ اپنے اوپر سے اُتار دیا (جیسے تَحَنَّثَ)

اِتَّقُوا اللّٰهَ فِي الْحَوْبَاتِ۔ اللہ سے اُن محتاج عورتوں کے مقدمہ میں ڈرتے رہو (جن بیچاریوں کی کوئی فریاد سننے والا نہیں، وہ ہر بات میں تمھاری محتاج ہیں اُن پر رحم کرو اور بے وجہ اُن کو نہ ستاؤ!) یہاں حَوْبَةٌ کے معنی احتیاج کے ہیں مضاف محذوف ہے یعنی ذات الحوبات۔

اِلَيْكَ اَرْفَعُ حَوْبَتِيْ۔ میں اپنی حاجت تیرے سامنے پیش کرتا ہوں۔

اِنَّ طَلَاقَ اُمِّ اَيُّوْبَ لَحُوْبٌ (ابو ایوب نے اپنی بیوی اُم ایوب کو طلاق دینی چاہی تو آنحضرتؐ نے فرمایا) اُم ایوب کو طلاق دینا تو ایک گناہ ہے یا ایک وحشت اور جہالت کا کام ہے (اُم ایوب بڑی نیک اور پارسا عورت تھیں، وہ اپنے شوہر کو بھی نیکی کی طرف توجہ دلاتی تھیں، ایسی عورت کا چھوڑ دینا بیشک ایک بدنصیبی اور جہالت ہے)۔

مَازَالَ صَفْوَانُ يَتَحَوَّبُ رِحَالَنَا مُنْذُ اللَّيْلَةِ (رات سے صفوان ہمارے کجاووں کے پاس روتا چلاتا رہا (دعا کرتا رہا)

حَوْبَةٌ اور حِيْبَةٌ رنج اور غم کو بھی کہتے ہیں۔

حِيْبَةٌ عَلٰى خَيْبَةٍ۔ نامرادی پر رنج۔

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ حَوْبًا حَوْبًا۔

لوٹنے والے، توبہ کرنے والے، اپنے مالک کا شکر کرنے والے، ارے چل ارے چل (یہ اونٹ کی طرف خطاب ہے۔ حَوْبُ کہہ کر نر اونٹ کو ڈانٹتے ہیں، جیسے اونٹنی کو حَلْ کہہ کر)۔

فَعَرَفَ اَنَّهُ يُرِيْدُ حَوْبَاءَ نَفْسِهٖ۔ تب انھوں نے پہچان لیا کہ وہ خاص اپنے دل کی جان مراد لیتے ہیں۔

حَوْبَاءُ۔ روح۔

اَيَّتُكُنَّ تَنْبَحُهَا كِلَابُ الْحَوْأَبِ۔ تم میں سے کونسی بی بی ہیں جس پر حواب کے کتے بھونکیں گے؟ (حواب ایک مقام کا نام ہے کہ اور بصرہ کے درمیان۔ حضرت عائشہ رضؓ جنگ جمل میں وہیں جاکر ٹھہری تھیں، وہاں کے کتے اُن پر بھونکے تھے۔ یہ حدیث آنحضرتؐ کا ایک معجزہ ہے۔ آپ نے پیشتر سے خبر دیدی تھی کہ ایک بی بی میری، خلیفۂ وقت سے لڑنے جائیں گی، اور حواب میں جاکر ٹھہریں گی اور وہاں کے کتے اُن پر بھونکیں گے۔ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضؓ جب مقام حواب میں پہنچیں، تو انھوں نے اسی حدیث کو یاد کرکے واپس آنا چاہا، مگر تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا۔ آخر بصرہ پہنچیں اور وہاں جنگ میں مبتلا ہوئیں)۔

اَلْحَقَ اللّٰهُ بِهِمُ الْحَوْبَةَ۔ اللہ نے اُن پر محتاجی ڈال دی۔

اَوَّلُ شَهَادَةٍ بِالزُّوْرِ فِي الْاِسْلَامِ شَهَادَةُ سَبْعِيْنَ رَجُلًا حِيْنَ اَنْتَهَوْا اِلٰى مَاءِ الْحَوْأَبِ فَنَبَحَهُمْ كِلَابُهَا (امام جعفر صادقؑ نے فرمایا، پہلی جھوٹی گواہی جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی، وہ ستّر آدمیوں کی گواہی تھی، جب لوگ حواب کے چشمہ پر پہنچے تو وہاں کے کتّے اُن پر بھونکے، (اُن کی صاحبہ یعنی حضرت عائشہ رضؓ نے لوٹ آنے کا قصد کیا، کہنے لگیں، میں نے آنحضرتؐ سے سُنا ہے آپ فرماتے تھے تم میں سے ایک بی بی پر حواب کے کتے بھونکیں گے، وہ میرے وصی علی بن ابی طالب سے لڑنے کے لئے نکلے گی، آخر ستّر آدمیوں نے اُن کے سامنے گواہی دی کہ یہ چشمہ حواب کا چشمہ نہیں ہے اور یہ گواہی پہلی جھوٹی گواہی تھی، جو اسلام کے زمانہ میں دی گئی معاذ اللہ! ان جھوٹوں نے حضرت عائشہ رضؓ کو مغالطہ دے کر لڑا دیا ورنہ آپ ضرور لوٹ آتیں اور جنگ جمل واقع نہ ہوتی، کہتے ہیں عین جنگ شروع ہوتے وقت حضرت علیؓ نے حضرت زبیر رضؓ کو بھی وہ حدیث یاد دلائی جو آنحضرتؐ نے اُن سے فرمائی تھی کہ "ایک روز تم علی رضؓ سے لڑوگے، انھوں نے بھی یہ حدیث یاد کرکے میدان جنگ سے لوٹ جانا چاہا، مگر اتنی دیر میں مروان اور چند دوسرے جذباتی نوجوانوں نے جنگ شروع

ہی کردی، اور مروان نے ایک تیر مارا جس سے حضرت طلحہؓ شہید ہوئے جو آنحضرتؐ کے بڑے جان نثار صحابی اور عشرۂ مبشرہ میں سے تھے۔ پھر تو دونوں طرف کے لوگ لڑ پڑے اور جو تقدیر کا لکھا تھا وہ پورا ہوا:

(غَفَرَ لَهُمُ اللّٰهُ وَرَضِيَ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ)

حَوْتٌ۔ گرد گھومنا۔

مُحَاوَتَةٌ۔ پھسلانا، فریب دینا، مشورہ کرنا۔

حُوْتٌ۔ مچھلی (بعضوں نے کہا بڑی مچھلی کو حُوت اور چھوٹی کو سَمَك کہیں گے)۔

بُرْجِ حُوْت۔ ایک بُرج ہے آسمان میں۔

صَاحِبُ الْحُوْتِ۔ حضرت یونسؑ کا لقب ہے۔ ان کو مچھلی نگل گئی تھی۔

جِئْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَسِمُ الظَّهْرَ وَعَلَيْهِ خَمِيْصَةٌ حُوَيْتِيَّةٌ (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں یوں ہی ہے اور مشہور روایت جَوْنِيَّةٌ ہے، یعنی کالی چادر حُوَيْتِيَّةٌ کے معنی نہیں معلوم ہوئے، ایک روایت میں حُوْتَكِيَّةٌ ہے، یہ نسبت ہے حَوْتَك کی طرف جو ایک شخص کا نام تھا یا معنی یہ ہیں کہ چھوٹی چادر، کیونکہ حَوْتَكِيٌّ اس شخص کو کہتے ہیں جو چھوٹے چھوٹے قدم رکھتا ہو)۔

حَوْجٌ۔ محتاج ہونا۔ جیسے اِحْتِيَاجٌ اور اِحْوَاجٌ ہے۔

تَحْوِيْجٌ۔ کج کرنا، اپنا طریقہ چھوڑ دینا۔

اِنَّهٗ كَوٰى اَسْعَدَ بْنَ زُرَارَةَ وَقَالَ لَا اَدَعُ فِيْ نَفْسِيْ حَوْجَاءَ مِنْ اَسْعَدَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہؓ کو داغ دیا اور فرمایا میں اسعد سے اپنے دل کی کوئی خواہش اٹھا نہیں رکھوں گا (جہاں تک ممکن ہوگا ان کی دوا کروں گا)

اِنْ تَسْجُدْ بِالْاٰخِرَةِ مِنْهُمَا اَحْرٰى اَنْ لَّا يَكُوْنَ فِيْ نَفْسِكَ حَوْجَاءُ (قتادہ نے کہا) اگر تو (سورہ حم سجدہ میں) دوسری آیت کے اخیر (یعنی لَا يَسْاَمُوْنَ) پر سجدہ کرے تو تیرے دل میں کوئی خلش نہ رہے گی (بہ نسبت اس کے کہ پہلی آیت کے اخیر یعنی تَعْبُدُوْنَ پر سجدہ کرے، کیونکہ سجدہ کی تاخیر میں کوئی قباحت نہیں، اور تقدیم جائز نہیں ہے)۔

مَا تَرَكْتُ مِنْ حَاجَةٍ وَّلَا دَاجَةٍ اِلَّا اَتَيْتُ یا رسول اللہ میں نے تو دل کی کوئی خواہش اور آرزو باقی نہیں رکھی (تمام گناہ کئے ہیں سر سے پاؤں تک گناہوں میں مبتلا ہوں، دَاجَة اتباع ہے حَاجَة کا، جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی پروردگار میں بھی ایسا ہی ہوں کہ کوئی گناہ میں نے باقی نہیں چھوڑا جو نہ کیا ہو۔ اب تیری بخشش کے سوا کوئی آسرا نہیں ہے)۔

اِنْطَلِقْ اِلٰى هٰذَا الْوَادِيْ فَلَا تَدَعْ حَاجًا وَّلَا حَطَبًا وَّلَا تَأْتِنِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔ تو ایسا کر اس جنگل میں جا اور کوئی کانٹا اور سوکھی جلانے کی لکڑی مت چھوڑ (اس کو کاٹ کر لا اور بیچ) پندرہ دن تک میرے پاس مت آ (ہر روز یہی کرتا رہ۔ سبحان اللہ! آنحضرتؐ نے اس کو ایک پیشہ پر لگا دیا اور سوال کے لئے ہاتھ پھیلانے سے روک دیا)۔

مِنْ فِقْهِ الرَّجُلِ اِقْبَالُهٗ عَلٰى حَاجَتِهٖ۔ آدمی کی سمجھداری یہ ہے کہ پہلے اپنی حاجت پوری کرلے (استنجا یا کھانے پینے کی) پھر نماز پڑھے (تاکہ نماز میں دل اور طرف نہ لگا رہے)۔

حَاجَةٌ کی جمع حَاجٌ ہے جیسے رَاحَةٌ کی رَاحٌ اور حَاجٌ کے علاوہ حَاجَاتٌ اور حِوَجٌ اور حَوَائِجُ بھی آئی ہے۔ جیسے قَاذَةٌ کی قَوَائِذُ۔ عرب لوگ کہتے ہیں:

مَالِيْ فِيْهِ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ یا مَالِيْ فِيْهِ حُوَيْجَاءُ وَلَا لُوَيْجَاءُ۔ یعنی مجھ کو اس کی کوئی ضرورت یا کوئی احتیاج نہیں اور کہتے ہیں:

مَافِيْ صَدْرِيْ حَوْجَاءُ وَلَا لَوْجَاءُ۔ میرے دل میں اب کوئی شک نہیں رہا۔ اور کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهٗ فَمَا رَدَّ حَوْجَاءَ وَلَا لَوْجَاءَ۔ میں نے اس سے گفتگو کی، لیکن اس نے اچھا برا کچھ جواب ہی نہیں دیا۔ جیسے کہتے ہیں

فَمَا رَدَّ بَيْضَاءَ وَلَا سَوْدَاءَ - اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ۔ جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا، فریب دغابازی، غیبت، اتہام، گالی گلوج) نہ چھوڑے، تو اللہ تعالیٰ کو کیا احتیاج ہے کہ کوئی اپنا کھانا پینا چھوڑ دے (کیونکہ کھانا پینا تو آدمی کے لئے جب وہ روزہ دار نہ ہو مباح ہے اور یہ باتیں ہمیشہ حرام ہیں، اُس نے کیا کیا کہ مباح کام کو تو چھوڑا اور حرام میں پڑ گیا، اس کی مثال ایسی ہی ہوئی جس طرح ایک شخص مینہ سے ڈر کر بھاگا اور پرنالے کے نیچے کھڑا ہو گیا۔ یا بچھو سے ڈر کر اژدہے کے منہ میں گھس گیا)۔

مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْبَيْتِ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ - جو شخص کھلی ضرورت کے سوا کعبہ جانے سے رُکا رہے (کھلی ضرورت یہ کہ خوراک اور سواری کا خرچ نہ ہو۔ مطلب یہ ہے کہ بلا معقول عذر مکہ جانے اور حج کرنے سے باز رہے)۔

اِنْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِيْ حَاجَةٍ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ - میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ ایک کام کے لئے چلا، انھوں نے اپنی حاجت پوری کی (یعنی پاخانہ کیا)۔

اِنَّ عُثْمَانَ انْطَلَقَ فِيْ حَاجَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - حضرت عثمان رضؓ آنحضرتؐ کے کام میں رہ گئے (آپؐ کے ساتھ نہ جا سکے، وہ کام یہ تھا کہ آپؐ کی صاحبزادی بیمار تھیں لہٰذا آپ حضرت عثمان رضؓ کو مدینہ ہی میں چھوڑ گئے اُن کی تیمارداری کے لئے اور غزوہ میں ساتھ نہ لیا)۔

لَا يَخْرُجُ اِلَّا لِحَاجَةٍ - اعتکاف کرنے والا حاجت کے لئے نکلے (جیسے پیشاب پاخانہ وغیرہ)

اُذِنَ لَكُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ - تم کو حاجت کے لئے نکلنے کی اجازت ہے (حاجت عام ہے ہر ایک ضرورت کو شامل ہے اور بعض نے اُس کو پاخانہ سے خاص کیا ہے۔ میں کہتا ہوں اور بھی ایسی ضرورتیں ہیں کہ اُن کی وجہ سے عورتوں کو گھر سے نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی سودا لانے والا نہ ہو اور بھوک پیاس لگے، یا گھر میں آگ لگ جائے یا کوئی دشمن ایسا آ جائے جس سے بھاگنے کی ضرورت پڑے، مثلاً چور، سانپ، اژدہا وغیرہ)۔

قَامَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتٰى حَاجَتَهٗ - آنحضرتؐ رات کو اُٹھے اور رفع حاجت کے لئے گئے (زہری نے کہا حاجت سے پیشاب پاخانہ مُراد ہے)۔

كَانَ اِذَا اَرَادَ قَضَاءَ الْحَاجَةِ - آپ جب پاخانہ کرنا چاہتے۔

حَوْذٌ - گھیر لینا، محافظت کرنا، جلد چلانا۔

فَمَنْ فَرَّغَ لَهَا قَلْبَهٗ وَحَاذَ عَلَيْهَا بِحُدُوْدِهَا فَهُوَ مُؤْمِنٌ - جو شخص نماز کے لئے اپنے دل کو (دنیا کے خیالوں اور وسوسوں سے) خالی کرے اور نماز پر تمام شرائط اور آداب کے ساتھ محافظت کرے، وہ مومن ہے۔

كَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَذِيًّا - خدا کی قسم! حضرت عمرؓ بڑے دانشمند سیاسی آدمی تھے (یہ حضرت عائشہ رضؓ کا قول ہے)

اِلَّا قَدِ اسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ (جس گاؤں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں جماعت سے نماز نہ ہو) تو شیطان ان پر غالب آ گیا ہے۔

اَغْبَطُ النَّاسِ الْمُؤْمِنُ الْخَفِيْفُ الْحَاذِ - سب سے زیادہ رشک کے قابل وہ مسلمان ہے جو ہلکی پیٹھ رکھتا ہو (زیادہ اہل و عیال کا بوجھ نہ رکھتا ہو، فراغتِ قلب کے ساتھ ایک گوشہ میں بیٹھ کر اللہ کی یاد کرتا ہو ؎

آں کس کہ بخانہ نیم نانے دارد | در گوشۂ شہر آشیانے دارد
نہ خادم کس بود نہ مخدوم کسے | انصاف بکن کہ خوش جہانے دارد

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُغْبَطُ فِيْهِ الرَّجُلُ بِخِفَّةِ الْحَاذِ كَمَا يُغْبَطُ الْيَوْمَ اَبُو الْعَشَرَةِ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا، اُس آدمی پر رشک کریں گے، جس کی پیٹھ ہلکی ہوگی (جو زیادہ ذمہ داریاں اور اہل و عیال نہ رکھتا ہوگا)۔ جیسے اِن دنوں میں اُس پر رشک کرتے ہیں جو دس بچوں کا باپ ہو۔

غَمِيْرُ حَوْذَانٍ - حوذان سے ڈھکا ہوا (حوذان

ایک بھاجی ہے جس کے پھول زرد ہوتے ہیں)۔

حَوْرٌ۔ لوٹنا، ترقی کے بعد تنزل، اینڈ ہونا (جس مال کی بکاسی نہ ہو) حیران ہونا، دھونا، سفید کرنا۔

حَوَرٌ۔ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی خوب گہری ہونا یا کالی آنکھ ہونا (اسی سے حُوْرٌ ہے جو جمع ہے حَوْرَاءُ کی، یعنی کالی آنکھ والیاں)

اَلزُّبَيْرُ ابْنُ عَمَّتِيْ وَحَوَارِيَّ مِنْ اُمَّتِيْ۔ زبیر میرے پھوپی کے بیٹے ہیں اور میرے حواری ہیں میری امت میں (حواری کے معنی خاص دوست اور مددگار، جیسے حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو بھی حواری کہتے تھے) بعضوں نے کہا حضرت عیسیٰؑ کے ساتھیوں کو حواری اس لئے کہتے تھے کہ وہ دھوبی تھے کپڑوں کو سفید کرتے تھے۔ بعض نے کہا وہ رئیس تھے ہمیشہ سفید کپڑے پہنا کرتے تھے، بعض نے کہا اس لئے کہ وہ لوگوں کے دل سپید یعنی نورانی کیا کرتے تھے)

اَلْخُبْزُ الْحُوَّارِيُّ۔ سفید میدہ کی روٹی (محیط میں ہے کہ حُوَّارِی میدہ سپید (نہایہ میں ہے جو کئی بار چھانا جائے)

اِلَّا كَانَ لَهٗ اَصْحَابٌ مِّنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ۔ حواری اور اصحاب کے ایک معنی ہیں یعنی رفیق اور ساتھی اور مددگار

اَلنَّقِيُّ الْحُوَّارِيُّ۔ میدہ سپید۔

حُوْرَانِيَّةٌ۔ ایک شہر کا نام ہے، ملک شام میں۔

حُوَارِيَّاتٌ۔ گوری سفید عورتیں۔

تَحَاوُرٌ اور مُحَاوَرَةٌ۔ آپس میں گفت وشنید کرنا، دو یا زیادہ آدمیوں کا۔

اِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَمُجْتَمَعًا لِّلْحُوْرِ الْعِيْنِ۔ بہشت میں کالی آنکھ والی عورتوں کا جمگھٹا (مجمع) ہے۔

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ۔ ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں بڑھاؤ کے بعد گھٹاؤ سے (عزت میں ہو یا مال و متاع میں یا اہل وعیال میں۔ بعض نے کہا کام بن کر بگڑ جانے سے یا جماعت میں شریک ہو کر پھر نکل جانے سے اصل میں —— حَوْرٌ بَعْدَ الْكَوْرِ کہتے ہیں عمامہ باندھ کر پھر توڑنے کو ایک روایت میں بَعْدَ الْكَوْنِ ہے، مطلب وہی ہے۔)

حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَيْكُمَا ابْنَاكُمَا بِحَوْرِ مَا بَعَثْتُمَا بِهٖ

جب تک تمہارے بیٹے، جس کے لئے تم نے اُن کو بھیجا ہے اس کا جواب لے کر آئیں (یا نا اُمید ہو کر آجائیں)۔

يُوْشِكُ اَنْ تَرَى الرَّجُلَ مِنْ ثَبَجِ الْمُسْلِمِيْنَ قَرَاَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَهٗ وَاَبْدَاَهٗ لَا يَحُوْرُ فِيْكُمْ اِلَّا كَمَا يَحُوْرُ صَاحِبُ الْحِمَارِ الْمَيِّتِ۔ وہ زمانہ قریب ہے جب مسلمانوں کے بڑے خاندان سے ایک شخص کو دیکھو گے جس نے قرآن آنحضرت کی زبان پر پڑھا ہوگا، وہ اس کو دوبارہ پڑھے گا اور پڑھائے گا لیکن کچھ فائدہ نہ اٹھائے گا۔ نہ تم کو کچھ فائدہ دے گا۔ جیسے مُردار گدھے کا مالک، مُردار گدھے سے کوئی فائدہ نہیں کما سکتا

فَلَمْ يُحِرْ جَوَابًا۔ اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

مَنْ دَعَا رَجُلًا بِالْكُفْرِ وَلَيْسَ كَذٰلِكَ حَارَ عَلَيْهِ

جو شخص دوسرے شخص کو کافر کہے حالانکہ وہ کافر نہ ہو تو کہنے والے پر کفر لوٹ آئے گا (دوسری روایت میں یوں ہے۔

فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا۔ یعنی دونوں میں سے ایک کافر ہوچکا، جس شخص کو کافر کہا، وہ اگر حقیقتاً کافر ہے، ورنہ کہنے والا اس حدیث سے اُن لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو ذرا ذرا سی باتوں پر مسلمانوں کو کافر یا مشرک کہہ دیتے ہیں، جب تک اس طرح کفر اور شرک کا یقین نہ ہو، کسی مسلمان کلمہ گو کو کافر نہ کہے اہل حدیث نے اس باب میں بڑی احتیاط کی ہے۔ اور اہل قبلہ یعنی روافض، خوارج، معتزلہ وغیرہم کی تکفیر نہیں کی۔ بعضوں نے کہا، یہ حدیث اس شخص پر محمول ہے جو مسلمان کو کافر سمجھے ایسا شخص تو کافر ہوچکا۔ یا مطلب یہ ہے کہ اس شخص کو مسلمان کو کافر کہنے کا گناہ لوٹ آئے گا۔ اور ایک عیب اس پر لگ جائے گا۔ مؤلف کہتا ہے جو شخص اصول اسلام کا منکر ہو مثلاً ملائکہ، جن اور شیاطین یا حشر اجساد یا معجزات ا

یا بہشت یا دوزخ کا یا آیاتِ قرآنی کی ایسی تاویلیں کرے، جیسے باطنیہ دُنگ کیا کرتے تھے۔ مثلاً شیطان سے قوتِ بہیمیہ مراد لے، اور فرشتے سے قوتِ ملکیہ اور درخت سے شہوتِ نفس، تو ایسا شخص بالاتفاق کافر ہے اور اس کے بارے میں جو شک کرے یا اُس کو اہلِ قبلہ میں سے قرار دے وہ بھی کافر ہے۔ اس پر تمام سلف کا اجماع ہے اور ہمارے زمانہ میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوا ہے جس کو نیچری کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ شخص بھی کافر ہے جو حدیث شریف کو واجب العمل نہ سمجھے، بلکہ تمام احادیث کو ناقابلِ اعتبار خیال کرکے صرف قرآن شریف کو لے لے۔ اے اللہ! ایسے لوگوں سے بچائے رکھ! یہ دجّال کے پیش خیمہ ہیں اور عنقریب دنیا میں دجّال آنے والا ہے)۔

لَوْ عَيَّرْتُ رَجُلًا بِالْوَضْعِ لَخَشِيْتُ اَنْ يَحُوْرَ بِيْ دُرُهٗ۔ اگر میں کسی شخص کو کمینہ کہہ کر گالی دوں تو مجھ کو ڈر ہے کہ اس کی بُرائی خود مجھ پر ہی لوٹ آئے (میں ہی کمینہ ہو جاؤں)۔

ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ۔ وہ سمجھا کہ قیامت کے دن اپنے مالک کے پاس لوٹ کر نہیں آئے گا۔

كَوٰى اَسْعَدَ عَلٰى عَاتِقِهٖ حَوْرَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اسعد بن زرارہ کو گول داغ لگایا، اُن کے مونڈھے پر۔

فَحَوَّرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَدِيْدَةٍ۔ آنحضرتؐ نے ایک لوہے کو پھیرا اور پھر دہن لے آئے تو داغ دائرہ کی شکل میں گول بن گیا، اسی سے ہے محور، یعنی وہ خط جس پر کوئی چیز گھومتی ہے۔

وَفِيْ رُكْبَتَيْهِ حَوْرَاءُ (آنحضرتؐ کو جب ابوجہل کے مارے جانے کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا، میں نے جب دیکھا تھا اس کے دونوں گھٹنوں پر ایک سفید داغ تھا (قاعدہ ہے کہ داغ کا مقام سفید پڑ جاتا ہے) لوگوں نے دیکھا تو وہ داغ اس کے گھٹنوں پر موجود تھا۔

وَالْكَبْشُ الْحَوَرِيُّ۔ اور سفید مینڈھا (جو دوسرے رنگ میں لگا ہو، کیونکہ یہ عمدہ مال ہوتا ہے جو زکوٰۃ میں نہیں لیا جانے گا)۔

دَعْ مُحَاوَرَةَ مَنْ لَّا عَقْلَ لَهٗ۔ جس شخص میں عقل نہ ہو اس سے گفتگو مت کر۔

فَلَمْ يُحِرْ اِلَى الْحُسَيْنِ۔ اس نے امام حسینؓ کو کوئی جواب نہیں دیا (یہ اَحَارَ سے نکلا ہے) عرب لوگ کہتے ہیں:

كَلَّمْتُهٗ فَمَا اَحَارَ جَوَابًا۔ میں نے اس سے بات کی، لیکن اُس نے جواب ہی نہیں دیا۔

حُوَارٌ۔ اونٹنی کا بچہ جب تک اپنی ماں کے ساتھ رہے، جب ماں سے جدا ہو جائے تو اُس کو فَصِيْل کہیں گے۔

حُوْرٌ۔ ہلاکت (یہ جمع ہے حَائِرٌ کی، یا اَحْوَرُ اور حَوْرَاءُ کی)۔

حَوْزٌ۔ جمع کرنا، ملا لینا، تیز ہانکنا یا نرم ہانکنا، آہستہ چلنا، الگ ہونا، جماع کرنا۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ جَمِيْعُ اللَّامَةِ كَانَ يَحُوْزُ الْمُسْلِمِيْنَ۔ ایک مشرک جو پورا ہتھیار بند تھا مسلمانوں کو ہانک رہا تھا (ان کا پیچھا کر رہا تھا)۔

اَلْاِثْمُ حَوَّازُ الْقُلُوْبِ۔ گناہ دلوں کو سمیٹ لیتا ہے اُن پر غالب آجاتا ہے، اُن کا مالک بن جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ شمر نے اِس حدیث کو اسی طرح بہ تشدید واؤ روایت کیا ہے اور مشہور حَوَازُّ الْقُلُوْبِ ہے، جیسے اوپر گزر چکا)۔

فَتَحَوَّزَ كُلٌّ مِّنْهُمْ فَصَلّٰى صَلٰوةً خَفِيْفَةً۔ اُن میں سے ہر شخص الگ الگ ہو گیا اور ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی (ایک روایت میں فَتَجَوَّزَ ہے جیم معجمہ سے، یعنی جلدی جلدی ہلکی پھلکی نماز پڑھ لی)۔

فَحَوِّزْ عِبَادِيْ اِلَى الطُّوْرِ۔ میرے بندوں کو طور پہاڑ پر لیجا (ایک روایت میں فَجَوِّزْ ہے)۔

وَمَا يُؤْمِنُكَ اَنْ يَّكُوْنَ بَلَاءٌ اَوْ تَحَوُّزٌ (یہ حضرت عمرؓ نے خندق کے دن حضرت عائشہؓ سے کہا) تم کو کیا اطمینان ہے آج کوئی بلا آئے یا لوگ ایک طرف کو چلدیں۔

وَقَدِ انْحَازَ عَلٰى حَلْقَةٍ نَشِبَتْ فِيْ جِرَاحَةِ رَسُوْلِ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم اُحد۔ ابو عبیدہ ایک زرہ کے حلقہ پر اوندھے ہو گئے، جو احد کے دن آنحضرتؐ کے زخم میں گھس گیا تھا (پوری طاقت سے دانتوں سے پکڑ کر اس کو باہر نکالا)۔

كَانَ وَاللهِ أَحْوَذِيًّا۔ قسم خدا کی حضرت عمرؓ بڑے دانشمند بے مثل آدمی تھے (یہ حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا۔ ایک روایت میں أَحْوَذِيًّا ذال معجمہ سے)

فَحَمَى حَوْزَةَ الْإِسْلَامِ۔ انہوں نے اسلام کے ناکوں کو محفوظ کیا یعنی حدود اور نواحی کو عرب لوگ کہتے ہیں:

فُلَانٌ مَانِعٌ لِحَوْزَتِهِ۔ وہ اپنی حد کا محافظ ہے یا اپنی جائداد کا۔

فَمَا تَحَوَّزَ لَهُ مِنْ فِرَاشِهِ۔ (آنحضرت عبد اللہ بن رواحہؓ کی بیمار پرسی کو تشریف لے گئے) آپ اُن کے بستر سے نہیں سرکے، (صدر مقام سے نہیں ہٹے، کیونکہ بیمار کی عیادت میں یہی سنت ہے کہ اس کو تکلیف نہ ہو۔ اگر آپ علیحدہ جا کر بیٹھتے تو عبد اللہ بن رواحہ کو اپنا بستر چھوڑ کر وہاں آنا پڑتا)۔

وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ قَدْ حَازَهَا۔ آپ صفیہؓ کو لے کر آئے اُن کو چن لیا (مالِ غنیمت میں سے)

مَا اخْتَارَهَا دُونَكُمْ۔ آپ نے اس مال کو خاص اپنے لئے نہیں جوڑا (بلکہ تمہارے لئے ہی رکھا)۔

تَحُوزُ الْمَرْأَةُ ثُلُثَ مِيرَاثِ عَتِيقِهَا وَلَقِيطِهَا۔ عورت اپنے آزاد کئے ہوئے بردے کے اور جس کو اُس نے رستہ میں پڑا پا کر پال لیا ہو اس کے تہائی مال کی مستحق ہوگی (فتنی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں ہے)۔

حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ۔ یہاں تک کہ تو اس کو اپنی فرودگاہ پر لے جائے (اپنے ٹھکانے اور رہنے کے مقام پر)۔

مَا حُوزُنَا۔ ہمارا ٹھکانا کہاں ہے؟ (جہاں کا قصد ہے)۔

اَلْإِمَامُ مِنَّا مَنْ مَنَعَ حَوْزَتَهُ۔ امام ہم لوگوں میں وہ ہے جو اپنے ملک کو محفوظ رکھے (یعنی اسلامی ملکوں کو کافروں سے بچائے اللہ کی راہ میں جہاد کرے)۔

حَيِّزٌ۔ مکان یا اس کے متعلقات اور جوانب۔

اِنْحَازَ عَنْهُ۔ اس سے عدول کیا۔

حُوَذِيٌّ۔ عقلمند، سیاسی مدبّر۔

حَوْسٌ۔ گھومنا، ڈھونڈھنا، گھس جانا (جیسے جَوْسٌ ہے)

حَوَسٌ۔ بہادر ہونا۔

تَحَوُّسٌ۔ بہادری کرنا۔

فَحَاسُوا الْعَدُوَّ ضَرْبًا۔ دشمن کو گھس گھس کر ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر مارا، یا پے در پے اُن پر مار لگائی (عرب لوگ کہتے ہیں) رَجُلٌ أَحْوَسُ۔ بہادر آدمی۔

بَلْ تَحُوسُكَ فِتْنَةٌ۔ فتنہ تجھ کو اپنے اوپر چڑھا لے گا، تجھ سے مل جائے گا (یہ حضرت عمرؓ نے ابو العدیس سے کہا)۔

رَأَى فُلَانًا وَهُوَ يَخْطُبُ امْرَأَةً تَحُوسُ الرِّجَالَ۔ حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا ایسی عورت کو نکاح کا پیغام دے رہا تھا جو مردوں میں گھومتی رہتی (اُس پر بدکاری کا توی گمان تھا)۔

أَلَمْ أَرَ جَارِيَةَ أَخِيكِ تَحُوسُ النَّاسَ۔ کیا میں نے تیرے بھائی کی لونڈی کو نہیں دیکھا جو مردوں میں گھستی پھرتی ہے (اُن کے ساتھ خلا ملا کرتی ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے اُم المومنین حضرت حفصہؓ سے فرمایا) ایک روایت میں تَجُوسُ النَّاسَ ہے جیم معجمہ سے، معنی وہی ہیں۔

وَإِنَّهُ يَحُوسُ ذَرَارِيَّهُمْ۔ دجّال اُن کے بال بچوں میں گھس پڑے گا۔

فَجَعَلَ فَتًى مِنْهُمْ يَتَحَوَّسُ فِي كَلَامِهِ فَقَالَ كَبِّرُوا كَبِّرُوا۔ (حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کے پاس کچھ لوگ آئے) اُن میں سے ایک جوان شخص بڑھ بڑھ کر باتیں کرنے لگا (حالانکہ اُس سے زیادہ بزرگ لوگ اُن میں موجود تھے) عمر بن عبد العزیز نے کہا: بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو، بڑے کی بڑائی کا خیال رکھو (بزرگوں کو بات کرنے دو!)

عَرَفْتُ فِيهِ تَحَوُّسَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُس میں قوم کی بہادری اور جرأت دیکھی (ایک روایت میں تَحُوشُ ہے

شین معجمہ سے)۔

یَحُوسُ وَیَمَّکَّثُ حَتّٰی یَاْتِیَ ذٰلِکَ مِنْھُمَا جَمِیْعًا۔ مرد (جب صحبت کرے) تو عورت سے اچھی طرح اختلاط کرے اور ٹھہرا رہے (انزال کو روکے) تاکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی انزال ہو (ورنہ عورت کی خواہش پوری نہ ہوگی)۔

حَوْشٌ۔ چار طرف سے آنا، جمع کرنا، ہانکنا۔

تَحْوِیْشٌ۔ جمع کرنا۔

مُحَاوَشَۃٌ۔ ترغیب، تحریص۔

تَحَوُّشٌ۔ علیحدہ ہو جانا، شرم کرنا۔

تَحَاوُشٌ۔ بیچ میں کرنا۔

اِنْحِیَاشٌ۔ جمع ہونا، بھاگ جانا، پرواہ کرنا۔

وَلَمْ یَتَّبِعْ حُوْشِیَّ الْکَلَامِ۔ وحشی اور مشکل کلام کے پیچھے نہیں لگا (بعض نے کہا یہ حوش کی طرف منسوب ہے جو جنوں کا شہر ہے)۔ عرب لوگ کہتے ہیں :

رَجُلٌ حُوْشِیُّ الْفُؤَادِ۔ یہ وحشی دل کا آدمی ہے۔

مَنْ خَرَجَ عَلٰٓی اُمَّتِیْ یَقْتُلُ بَرَّھَا وَفَاجِرَھَا وَلَا یَنْحَاشُ لِمُؤْمِنِھِمْ جو شخص میری امت کے لوگوں کو مارنے کے لئے نکلے نہ اچھے کو چھوڑے نہ برے کو اور مومن کے مارنے سے نہ گھبرائے یا اُس سے نہ بھاگے (بلا تحقیق و تفتیش مسلمانوں کا قتل شروع کر دے)۔

وَاِذَا بِبَیَاضٍ یَتَحَاشُ مِنِّیْ وَاَنْحَاشُ مِنْہُ ناگاہ ایک سفیدی معلوم ہوئی، وہ مجھ سے بھاگ رہی تھی اور میں اس سے بھاگ رہا تھا۔

اِذَا عِنْدَہٗ وِلْدَانٌ فَھُوَ یَحُوْشُھُمْ وَیُصْلِحُ بَیْنَھُمْ اس کے پاس بچے ہیں، وہ اُن کو جمع کر رہا ہے، اُن کی اصلاح کر رہا ہے۔

اِنَّ رَجُلَیْنِ اَصَابَا صَیْدًا قَتَلَہٗ اَحَدُھُمَا وَاَحَاشَہٗ الْاٰخَرُ عَلَیْہِ۔ دو شخصوں نے ایک شکار کیا، ایک نے تو اس کو قتل کیا اور دوسرے نے اس کو قاتل کی طرف بھگایا (گھیر کر اُس کے پاس لایا)۔

رَاٰی کَلْبًا فَقَالَ اَحِیْشُوْہُ عَلَیَّ۔ ایک کتا دیکھا تو کہا اُس کو گھیر کر میرے پاس لاؤ!

قَلَّ اِنْحِیَاشُہٗ۔ اس کا حرکت کرنا اور تعرف کرنا کم ہو گیا۔

تَعَرَّفْتُ فِیْہِ تَحَوُّشَ الْقَوْمِ۔ میں نے اُس میں علیحدگی، اور شرم دیکھی یا فطرت اور دانائی (نہایہ میں ہے عرب لوگ کہتے ہیں :

اِحْتَوَشَ الْقَوْمُ عَلٰی فُلَانٍ۔ جب اس کو اپنے بیچ میں کر لیں، (اور تَحَوَّشُوْا یعنی علیحدہ ہو گئے، ہٹ گئے)۔

حَاشَ لِلّٰہِ۔ بہ معنی معاذ اللہ، یعنی اللہ پاک ہے۔ اس قیاس پر حَاشَ لَکَ نہیں کہتے، بلکہ حَاشَاکَ اور حَاشَا لَکَ کہتے ہیں۔

کَانَ یُصَلِّیْ فِیْ حَاشِیَۃِ الْمَقَامِ۔ آنحضرتؐ مقام ابراہیم کے ایک کنارے میں نماز پڑھتے (حاشیہ ہر ایک چیز کا کنارہ اسی سے ہے حاشیۃ الثوب اور حاشیۃ الکتاب اور حاشیۃ النسب چچا اور ان کی اولاد)

مَنْ تَلِنْ حَاشِیَتُہٗ یَعْرِفْ صَدِیْقُہٗ مِنْہُ الْمَوَدَّۃَ۔ جس کا حاشیہ نرم ہوگا اس کا دوست اُس کی محبت پہچانے گا۔

مُرِیْ نِسَاءَ الْمُؤْمِنَاتِ اَنْ یَسْتَنْجِیْنَ بِالْمَاءِ وَیُبَالِغْنَ فَاِنَّہٗ مُطَھِّرٌ لِلْحَوَاشِیْ وَمُذْھِبٌ لِلْبَوَاسِیْرِ۔ مسلمان عورتوں سے کہہ کر پانی سے استنجا کریں، اور اچھی طرح کریں، کیونکہ پانی مقعد کے کناروں کو صاف کر دیتا ہے، بواسیر کو دور کرتا ہے (جب مقعد کے کنارے خوب صاف نہیں کئے جاتے تو مادّہ کی عفونت کی وجہ سے بواسیر کی بیماری پیدا ہوتی ہے)۔

خُذْ مِنْ حَوَاشِیْ اَمْوَالِھِمْ۔ زکوٰۃ میں چھوٹے جانور لے (جیسے ابن مخاض اور ابن لبون)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیُرِیْدُ عَذَابَ اَھْلِ الْاَرْضِ فَلَا یُحَاشِیْ مِنْھُمْ اَحَدًا۔ اللہ تم زمین والوں کو عذاب دینا چاہتا ہے،

اکٹھا ان کے گرد جمع ہو گئے۔ ۱۲ منہ۔

ان میں سے کسی کو نہیں چھوڑے گا۔

مُحَاشَاةٌ۔ مستثنی کرنا، نکال ڈالنا۔

حَوْصٌ۔ سینا، گرد پھرنا، تنگی کرنا، تنگ ہونا۔

ثُمَّ قَالَ حُصْهُ۔ پھر درزی سے کہا اس کو سی دے

کُلَّمَا حِیصَتْ مِنْ جَانِبٍ تَهَتَّکَتْ مِنْ اٰخَرَ۔ جب ایک طرف سے سیا جاتا ہے تو دوسری طرف سے پھٹ جاتا ہے۔

حَوْصَاءُ۔ ایک مقام کا نام ہے وادی القریٰ اور تبوک کے درمیان۔ آنحضرتؐ تبوک کو جاتے وقت وہاں ٹھہرے تھے، ابن اسحاق نے کہا یہ ضاد معجمہ سے ہے۔

عَیْنٌ حَوْصَاءُ۔ تنگ آنکھ۔

حَوَصٌ۔ آنکھ کی تنگی۔

حَوْصَلَةٌ۔ پرندے کا معدہ (پوٹا) پیٹ کے نیچے کا حصہ مثانہ تک۔

یَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا کَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ۔ وہ کبوتر کے پوٹوں کی طرح (کالا) خضاب کریں گے (اس حدیث سے بعض نے کالا خضاب مکروہ رکھا ہے)۔

حَوْضٌ۔ حوض بنانا، جمع کرنا۔

تَحْوِیْضٌ۔ گرد گھومنا۔

اِسْتِحْوَاضٌ۔ جمع ہونا، حوض بنانا۔

لَمَّا ظَهَرَ لَهَا مَاءُ زَمْزَمَ جَعَلَتْ تُحَوِّضُهٗ حضرت ہاجرہ کے سامنے جب زمزم کا پانی نمودار ہوا تو وہ اس کا حوض بنانے لگیں (اس خیال سے کہ کہیں پانی بہہ کر ختم نہ ہو جائے) ایک روایت میں تُحَوِّطُهٗ ہے یعنی اس کے گرد مینڈ اٹھانے لگیں)۔

فَتَحْفِنُ۔ چلو بھر بھر کر لینے لگیں (ایک میں فَتَحْفِرُ ہے یعنی گڑھا کھودنے لگیں)۔

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوْضًا۔ قیامت کے دن ہر پیغمبر (اور اس کی امت کے لئے) ایک حوض ہوگا۔

مِنْبَرِیْ عَلٰی حَوْضِیْ۔ قیامت کے دن میرا یہ منبر حوض کوثر پر رکھ دیا جائے گا (یا حوض پر ایک منبر رکھا جائے گا میں اس پر بیٹھوں گا)۔

حَوْضِیْ مَسِیْرَةُ شَهْرٍ۔ میرا حوض قیامت کے دن ایک مہینے کی راہ تک ہوگا۔

اِنْ لَّمْ تَجِدْ مَوْضِعًا فَلَا تُجَاوِزِ الْحِیَاضَ عِنْدَ وَادِیْ مُحَسِّرٍ۔ اگر کہیں جگہ نہ ملے تو وادی محسر کے حوضوں سے آگے مت بڑھ۔

اَنَا ابْنُ ذِی الْحَوْضَیْنِ (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے) میں دو حوض والوں کا بیٹا ہوں (یعنی عبد المطلب اور ہاشم کا، دونوں قحط کے زمانہ میں غریبوں کے لئے کھانے کا حوض بنایا کرتے تھے)۔

حَوْضُ الْحِمَارِ۔ (گالی ہے) یعنی بودا نامرد۔

حَوْطٌ۔ حفاظت کرنا، بچانا، خاطرداری کرنا۔

حَاطَ۔ اترا۔

حُطْ حُطْ۔ خیال رکھ، حفاظت کر۔

تَحْوِیْطٌ۔ دیوار بنانا گرداگرد۔

اِحَاطَةٌ۔ گھیر لینا۔

اُحِیْطَ بِهٖ۔ ہلاک ہوا۔

مَا اَغْنَیْتَ عَنْ عَمِّکَ یَعْنِیْ اَبَا طَالِبٍ فَاِنَّهٗ کَانَ یَحُوْطُکَ وَیَغْضَبُ لَکَ۔ آپ اپنے چچا (ابو طالب) کے کیا کام آئے؟ وہ آپ کی حفاظت کرتے تھے (کافروں کی ایذا سے آپ کو بچاتے تھے) آپ کی وجہ سے غصہ کرتے (ان سے لڑنے کے لئے مستعد ہوتے۔ چنانچہ اپنے قصیدہ میں کہا قریش کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں ؏ تم کیا یہ سمجھتے ہو کہ ہم محمدؐ کو یونہی حوالے کر دیں گے، ابھی تو ہم نے ان کے لئے تیر اور برچھے نہیں چلائے")

وَتُحِیْطُ دَعْوَتُهٗ مِنْ وَّرَائِهِمْ۔ اس کی دعا ہر طرف سے ان کو گھیر لے گی۔

حَاطَهٗ اور اَحَاطَ بِهٖ۔ اُس کو گھیر لیا۔
اَحَطْتُ بِهٖ عِلْمًا۔ میں اس کو خوب جانتا ہوں۔
وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو اپنے علم سے گھیر لیا ہے (یعنی ہر چیز کو خوب بطور کمال جانتا ہے)۔
فَاِذَا هُوَ فِي الْحَائِطِ وَعَلَيْهِ خَمِيصَةٌ۔ دیکھا تو آپ ایک باغ میں ہیں ایک کمل اوڑھے ہوئے۔
حَائِط۔ اس باغ کو کہتے ہیں، جس کے گرد حصار کی دیوار ہو۔ اس کی جمع حَوَائِط ہے۔
عَلٰى اَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظُهَا بِالنَّهَارِ۔ دن کو باغ والے اپنے باغوں کی خود حفاظت کریں (ان کو جانوروں سے بچائیں، جانوروں والے ذمہ دار نہ ہوں گے۔ البتہ رات کو جانوروں والوں پر لازم ہے کہ اپنے جانوروں کو روک کر رکھیں کسی کے باغ یا کھیت میں نہ جانے دیں، ورنہ نقصان کا بدلہ دینا ہوگا)
يَحُوطُهُمْ بِنَصِيحَتِهٖ۔ خلوص کے ساتھ ان کی نگہبانی کرے۔
وَقَدْ اُحِيطَ بِنَفْسِيْ۔ میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا۔
خُذْ بِالْحَائِطَةِ لِدِيْنِكَ۔ اپنے دین کے کاموں میں احتیاط پر عمل کر (مثلاً ایک کام کے جواز اور عدم جواز میں اختلاف ہے تو اس کا نہ کرنا یہی احتیاط ہے مثلاً مس ذکر سے وضو ٹوٹنے میں اختلاف ہے تو دوبارہ وضو کر لینا یہی احتیاط ہے)۔
اَنَا اَحُوْطُ حَوْلَهٗ۔ میں تو اُس کے گرد پھیر رہا ہوں۔ (یعنی اسی فکر میں ہوں)۔
وَاجْعَلْنِيْ فِيْ حِيَاطَتِكَ۔ مجھ کو اپنی حفاظت میں رکھ۔
حِيَاطَةُ الْاِسْلَامِ۔ اسلام کی حفاظت۔
كُنْتُ اَحُوطُهُمْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ میں آنحضرتؐ سے اُن کی حفاظت کرتا تھا۔
هُمْ اَشَدُّ النَّاسِ حِيطَةً مِنْ وَرَائِهِمْ۔ (ان) کی کنبے والے اُس کو سب لوگوں سے زیادہ ہر طرف سے بچانے والے ہیں۔
وَهُوَ يَعْمَلُ فِيْ حَائِطٍ لَهٗ۔ امام عبداللہ اپنے ایک باغ میں کام کر رہے تھے۔
حَائِطٌ اصل میں حَاوِطٌ تھا واو یے ہو گئی اور یے کو ہمزہ سے بدل دیا۔ اس کی جمع حِيطَانٌ بھی آئی ہے۔
اَلْاِحْتِبَاءُ حِيطَانُ الْعَرَبِ۔ گوٹ مار کر بیٹھنا (جیسے عرب کے لوگ بیٹھا کرتے ہیں کہ ہاتھوں کو دونوں پنڈلیوں پر حلقہ کر لیتے ہیں، یا ایک کپڑے سے دونوں پنڈلیاں کمر پر سے لیجا کر باندھ لیتے ہیں) عربوں کی دیواریں ہیں (جس طرح دیوار سے ٹیک لگا کر آدمی بیٹھتے ہیں تقریباً اسی طرح اس میں بھی ٹیک ہو جاتی ہے، گویا زمین کی کرسی ہے)
كَانَ لِفَاطِمَةَ سَبْعُ حَوَائِطَ۔ حضرت فاطمہؓ کے سات باغ تھے۔
بَحْرٌ مُحِيطٌ۔ بحر اوقیانوس۔
حَوْفٌ۔ کنارے پر ڈال دینا، خبر گیری کرنا، حاجت پوری کرنا۔
سُلِّطَ عَلَيْهِمْ مَوْتٌ طَاعُوْنٌ يَحُوفُ الْقُلُوْبَ۔ اُن پر طاعون کی ایسی موت ڈالی جائے گی جو دلوں کو ہلا دے گی (خوف کی وجہ سے بھاگنے لگیں گے) یہ حَافَةٌ سے نکلا ہے، بمعنی جانب اور کنارہ۔ اس کی جمع حَافَاتٌ بہ تشدید فا اور حَافٌ آتی ہے۔ بعضوں نے يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ باب تفعیل سے روایت کیا ہے، معنی وہی ہیں۔ محیط میں اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے؛
سُلِّطَ عَلَيْهِمْ طَاغُوْتٌ يُحَوِّفُ الْقُلُوْبَ۔ یعنی اُن پر ایک شیطان مسلط کیا جائے گا، جو دلوں کو ہلا دے گا
حَوَّفَ الْقُلُوْبَ وَخَوَّفَهَا۔ دلوں کو ہلا دیا اور ڈرا دیا۔
لَمَّا قُتِلَ عُمَرُ نَزَلَ النَّاسُ حَافَةَ الْاِسْلَامِ جب حضرت عمرؓ قتل کئے گئے تو لوگ اسلام کے کنارے پر جا اُترے (یعنی مسلمانوں پر ہر چہار طرف سے مصیبتیں آنا شروع

ہوئیں، حضرت عمرؓ کی ذات کیا تھی گویا مسلمانوں کا بچاؤ تھی)

كَانَ عُمَارَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَعَمْرُو ابْنُ الْعَاصِ فِي الْبَحْرِ فَجَلَسَ عَمْرٌو عَلٰى مِحْجَافِ السَّفِيْنَةِ فَدَفَعَهُ عُمَارَةُ۔ عمارہ بن ولید اور عمرو بن العاص دونوں سمندر میں سوار ہوئے، عمرو کشتی کے کنارے پر بیٹھے تھے، عمارہ نے کیا کیا، ان کو دھکیل دیا۔ (ایک روایت میں مِنْجَافِ ہے)۔

تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ حَوْفٌ۔ جب آنحضرتؐ نے مجھ سے نکاح کیا، اس وقت میں حوف پہنے تھی (حوف وہ کپڑا جس میں آستینیں نہیں ہوتیں چھوٹی بچیاں اس کو پہنتی ہیں۔ بعض نے کہا چمڑے کے تسموں کو ملا کر لڑکی کو کپڑوں کے اوپر پہناتے ہیں، اسی کا نام حوف ہے محیط میں ہے کہ چمڑے کے چار چار انگل کے تسمہ بنا کر اس بچی کو پہناتے ہیں جو جوان نہ ہوئی ہو، اس کو حوف کہتے ہیں۔ مطلب حضرت عائشہؓ کا یہ ہے کہ میں نکاح کے وقت بہت کم سن تھی)۔

حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ۔ اس حوض کے دونوں کناروں پر موتی کے قبے ہیں۔

فَيَنْبُتُوْنَ فِيْ حَافَتَيْهِ۔ وہ اس کے دونوں کناروں پر اگیں گے (نشوونما پائیں گے)۔

عَلَيْكُنَّ بِحَافَاتِ الطَّرِيْقِ۔ عورتو تم راستہ کے کنارے کنارے چلنا لازم کرلو؛ (تاکہ مردوں سے مڈبھیڑ نہ ہو)۔

حَوْقٌ۔ جھاڑنا، ملنا، چکنا کرنا۔

حَاقَ بِهٖ۔ اس کو گھیر لیا۔

تَحْوِيْقٌ۔ تنگ کرنا، ٹیڑھا کرنا، کاٹ دینا۔

حُوَاقَةٌ۔ کوڑا کچرا۔

سَتَجِدُوْنَ اَقْوَامًا مُحَوَّقَةٌ رُؤُوْسُهُمْ (ابوبکر صدیقؓ نے جب مجاہدین کو شام کی طرف روانہ کیا تو کہا) تم ایسے لوگوں کو دیکھو گے جن کے سر بیچ میں سے منڈے ہوں گے (یعنی گول گردے کی طرح چار طرف بال بیچ میں سے صاف چکنے)۔

حَوْلٌ۔ گھومنا، گزرنا، پورا ہونا، بدل جانا، ٹیڑھا ہونا۔ ہوشیاری، قوت، قدرت، گرداگرد، سال، بچاؤ، حیلہ۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (یہاں حول کے معنی حرکت کے ہیں) یعنی حرکت اور قوت اللہ ہی کی مدد سے ہو سکتی ہے (بعض نے کہا یہ حِيْلَةٌ سے ہے یعنی برائی دفع کرنے کا حیلہ اور بھلائی حاصل کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے مؤلف کہتا ہے اس کلمہ کی شرح خود حدیث میں موجود ہے یعنی گناہ سے بچنا اور نیکی کی قدرت ہونا، اللہ ہی کی توفیق سے ہے)۔

اَللّٰهُمَّ بِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اَحُوْلُ۔ یا اللہ! تیری ہی مدد سے میں (دشمن پر) حملہ کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے (دشمن کو) دفع کرتا ہوں (یا حرکت کرتا ہوں یا حیلہ کرتا ہوں)

بِكَ اُصَاوِلُ وَبِكَ اُحَاوِلُ۔ اس کے بھی یہی معنی ہیں۔

وَنَسْتَحِيْلُ الْجَهَامَ۔ اور ہم ابر کی حرکت کو دیکھتے رہتے ہیں (ایک روایت میں نَسْتَخِيْلُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)

فَحَالُوْا اِلَى الْحِصْنِ۔ وہ قلعہ میں جا کر ٹھہرے (یعنی بھاگ کر اور اپنی جگہ چھوڑ کر) ایک روایت میں فَجَالُوْا ہے جَوَلَانٌ سے۔

اِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلٰوةِ اَحَالَ الشَّيْطٰنُ لَهٗ ضُرَاطٌ۔ جب نماز کی اذان ہوتی ہے تو شیطان گوز لگاتا ہوا اپنے مقام سے سرک جاتا ہے (یا بھاگنے کی تیاری کرتا ہے)۔

مَنْ اَحَالَ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔ جو شخص اپنا دین بدل لے (یعنی کفر کو چھوڑ کر اسلام اختیار کر لے) وہ بہشت میں جائے گا۔

فَاحْتَالَتْهُمُ الشَّيٰطِيْنُ۔ شیطانوں نے ان کا حال ڈالا۔

فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا۔ پھر وہ ڈول بدل کر چرسہ (بڑا ڈول) ہو گیا۔

اُحِيْلَتِ الصَّلٰوةُ ثَلٰثَ اَحْوَالٍ۔ نماز میں تین بار تبدیلیاں ہوئیں۔

رَاَيْتُ خِذَقَ الْفِيْلِ اَخْضَرَ مُحِيْلًا۔ میں نے ہاتھی کا لینڈ سبز رنگ بدلتا ہوا دیکھا۔

نَهٰى اَنْ يُّسْتَنْجٰى بِعَظْمٍ حَائِلٍ۔ آنحضرتؐ نے گلی ہوئی (بوسیدہ) ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

حَائِلٌ کے معنی متغیر اور مُحِیل جس پر ایک سال گزر چکا ہو، حَوْلٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی سال۔

اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُلْقِحٍ وَّمُحِيْلٍ۔ تیری پناہ ہر حاملہ کرنے والے اور ہر بانجھ سے۔

مُحِيْلٌ۔ اس کو کہتے ہیں جس کے اولاد نہ ہو (عرب لوگ کہتے ہیں):

اَحَالَتِ النَّاقَةُ۔ یعنی اونٹنی خالی ہے (اُس کو حمل نہیں ہے)۔

اَحَالَ الرَّجُلُ اِبِلَهٗ۔ اُس نے اپنے اونٹوں کو خالی رکھا (گابن نہیں کرایا)۔

وَالشَّاءُ عَازِبٌ حِيَالٌ۔ بکریاں گابن نہ تھیں (ان کو حمل نہ تھا)۔

حَائِلٌ۔ وہ عورت جس کو حمل نہ ہو۔

حَابِلٌ۔ وہ عورت جس کو حمل ہو۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ اَخَذَ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاَدْخَلَ فَا فِرْعَوْنَ۔ حضرت جبرئیلؑ نے کیا کیا (جب فرعون غرق ہوا) سمندر کی کیچڑ (نرم نرم مٹی جو تہہ میں ہوتی ہے، بعض نے کہا کالی کالی کیچڑ) اس کے منہ میں گھسیڑ دی (اس لئے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ اس وقت آہ وزاری کرے اور پروردگار کو اس پر رحم آجائے) سبحان اللہ ہمارا مالک جب اس قدر رحم فرمانے والا ہے کہ فرعون جیسے کافر اور گردن کش اور مغرور پر، جس نے خدائی کا دعویٰ کیا تھا، اس کے رحم وکرم کی توقع ہوتی ہے، تو ہم گنہگار اُس کے رحم وکرم سے کیونکر محروم رہیں گے)۔

حَالُهُ الْمِسْكُ۔ حوضِ کوثر کی کیچڑ مشک ہے۔

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا۔ یا اللہ ہمارے اردگرد (جنگلوں اور کھیتوں میں) پانی برسا، ہم پر نہ برسا۔

تُلْقِيْ حَوَالَيْنَا۔ ہمارے اردگرد برسا۔

حَوَالَيْهِ حَوَالَهٗ حَوْلَيْهِ حَوْلَهٗ۔ سب کے معنی گرداگرد، آس پاس۔ جوہری نے کہا:

حَوَالِيْهِ بکسرۂ لام درست نہیں ہے۔

اِنَّ اِخْوَانَنَا مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ نَزَلُوْا فِيْ مِثْلِ حُوَلَاءِ النَّاقَةِ مِنْ ثِمَارٍ مُّتَهَدِّلَةٍ وَّاَنْهَارٍ مُّتَفَجِّرَةٍ۔ یہ ہمارے بھائی کوفہ والے ایسے ملک میں اترے ہیں جو اونٹنی کی حُوَلاء کے مانند ہے، میوے لٹکے ہوئے، نہریں بہتی ہوئیں ("حُوَلاء"[1] وہ جھلی جس کے اندر زرد پانی ہوتا ہے اوپر سرخ اور سبز دھاریاں ہوتی ہیں، وہ پیدائش کے وقت اونٹنی کے پیٹ سے بچہ کے ساتھ نکلتی ہے)۔

قَلِّبَانِيْ فَاِنَّكُمَا تُقَلِّبَانِ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُقِيَ كَيَّةَ النَّارِ (معاویہؓ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا) میری کروٹ بدلو! تم ایسے شخص کو پلٹاؤ گی جو بڑا عاقل زمانہ ساز ہے، اگر وہ آگ کے داغ سے بچا یا گیا (یعنی اگر دوزخ کے عذاب سے نجات ملی، تب تو میں بڑا ہنر مند اور عاقل اور زمانہ ساز آدمی ہوں اور اگر عذاب میں پڑگیا تو پھر میری عقلمندی اور زمانہ سازی سب بے کار ہے)۔ ایک روایت میں حُوَّلِيًّا قُلَّبِيًّا آیا ہے معنی وہی ہیں۔

وَكَانَ حُوَّلًا قُلَّبًا۔ وہ بڑا چترا زمانہ ساز (زمانہ کے ساتھ نباہ کرنے والا) تھا۔

فَمَا اَحَالَ عَلَى الْوَادِيْ۔ اُس نے وادی کی طرف منہ نہیں کیا۔

فَجَعَلُوْا يَضْحَكُوْنَ وَيُحِيْلُ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ان کافروں نے (جب اوجھڑی آپ کی پشت مبارک پر رکھ دی) ہنسنا اور ایک نے دوسرے پر جھکنا شروع کیا۔

فِي الْاَرْضِ الْمُسْتَحِيْلَةِ۔ ٹیڑھی اور ترچھی زمین میں

اِنَّ السُّيُوْلَ تَحُوْلُ مِنِّيْ۔ میرے اور مسجد کے درمیان سیلاب حائل ہو جاتے ہیں (یعنی جب برسات ہوتی ہے تو میرے

[1] یا حُوَلَاءُ جیسے محیط میں ہے فِعَلَاءُ کے وزن پر۔ عرب زبان میں کل تین کلمے آئے ہیں حُوَلَاءُ اور عِنَبَاءُ اور سِيَرَاءُ۔ ۱۲ منہ۔

اور مسجد کے درمیان پانی کے نالے چلتے ہیں اُن کی وجہ سے میں مسجد تک نہیں جا سکتا)۔

اَلَّذِیْ حَالَ بَیْنَنَا وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ۔ ہمارے اور آسمان کی خبر میں جو چیز حائل ہوئی۔

وَقَدْ حِیْلَ بَیْنَ الشَّیٰطِیْنِ وَبَیْنَ خَبَرِ السَّمَآءِ۔ شیطانوں اور آسمان کی خبروں میں روک ہوگئی ہے۔

صَلٰوتَانِ تُحَوَّلَانِ عَنْ وَقْتِهِمَا۔ دو نمازیں ہیں جو اپنے وقتِ معمول (افضل وقت) سے سرکائی جاتی ہیں۔

یُحَوِّلُ الْمَآءَ۔ پانی کو ہٹا رہا تھا (یعنی کنویں سے نکال رہا تھا)۔

کَانَ مَنْ حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَقَامَ لَہٗ۔ آپ کے آس پاس جو رئیس اور سردار لوگ تھے وہ سب آپ کے مطیع ہوگئے تھے (ایک غسّان کا رئیس مطیع نہیں ہوا تھا)

حَوَّلَ رِدَآءَہٗ۔ آپ نے استسقاء کی نماز میں چادر کو اُلٹا (اِس طرح سے کہ داہنے ہاتھ میں چادر کا بایاں کنارہ نیچے کا تھا اور بائیں ہاتھ میں چادر کا داہنا کنارہ نیچے کا اور پیٹھ کے پیچھے دونوں ہاتھوں کو پلٹا تو جو کنارہ داہنے ہاتھ میں تھا وہ داہنے مونڈھے پر آگیا، اور جو بائیں ہاتھ میں تھا وہ بائیں مونڈھے پر آگیا اور چادر کا داہنا کنارہ بایاں اور بایاں داہنا، اوپر کا حصہ نیچے اور نیچے کا اوپر ہوگیا۔ اِس طرح سے چادر کو اُلٹنے سے دراصل یہ اشارہ کرنا مقصود ہے کہ حق تعالیٰ موسم کو بھی اِسی طرح پلٹ سکتا ہے۔ اور تعجب ہے حنفیہ پر کہ صحیح حدیث وارد ہونے کے باوجود، انھوں نے چادر کا اُلٹنا استسقاء میں مستحب نہیں رکھا اور اندازہ اور قیاس سے ایک وجہ بیان کر دی ایسی اٹکل پچو باتیں دین میں کیا کام آسکتی ہیں)۔

یُحَوِّلُ اللّٰہُ رَأْسَہٗ رَأْسَ حِمَارٍ۔ اللہ تعالیٰ اُس کا سر گدھے کا سر کر دے (یعنی گدھے کی طرح اُس کو نادان بنا دے) خطابی نے کہا اگر اس اُمت میں مسخ ہو سکتا ہے، تو حدیث اپنے ظاہر پر محمول رہ سکتی ہے)۔

یَرْفَعُوْنَ رُءُوْسَہُمْ وَقَدْ تَحَوَّلَ فِیْ صُوْرَتِہٖ۔ جب مومن اپنا سر اُٹھائیں گے تو دیکھیں گے کہ وہ پھر اپنی (اگلی) صورت میں پلٹ گیا ہے (یعنی جس صورت میں پہلے انھوں نے اُس کو دیکھا تھا، اہلِ حدیث کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ایک خاص صورت ہے، جیسی اس کی ذاتِ مقدس کے لائق ہے اور وہ جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے اور قیامت میں ایک صورت میں ظاہر ہوگا پھر دوسری صورت میں جیسے اِس صحیح حدیث سے ثابت ہے اور متکلمین خواہ مخواہ ایسی حدیثوں کی تاویل کے درپے ہوگئے ہیں۔ اور جہمیہ نے تو اِس قسم کی حدیثوں کا انکار ہی کر دیا ہے۔ اُن کا پیشوا جہم بن صفوان تو قرآن شریف میں بھی تصرف کرنا اور استوا کی آیتیں قرآن سے مٹا ڈالنا چاہتا تھا۔ خذلہم اللہ تعالیٰ)۔

حَوَّلْتُ رَحْلِی اللَّیْلَۃَ۔ میں نے اپنی بیوی سے گذشتہ رات میں دوسری طرف سے جماع کیا (یعنی دبر میں دخول کیا یا پشت کی طرف سے فرج میں)۔

اَللّٰہُمَّ ذَا الْحَیْلِ الشَّدِیْدِ۔ یا اللہ! بڑی طاقت والے۔

اَوَقَدْ فَعَلُوْہَا حَوِّلُوْا مَقْعَدِیْ اِلَی الْقِبْلَۃِ (لوگوں نے آنحضرتؐ کے سامنے بیان کیا کہ بعض لوگ قبلہ کی طرف شرم گاہ کرنا (پیشاب یا پاخانہ میں) بُرا سمجھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا) سچ کیا انھوں نے ایسا کیا؟ اچھا میری چوکی قبلہ کی طرف کر دو (معلوم ہوا کہ یہ کراہت صحرا اور میدان میں ہے جہاں پاخانہ کا کوئی مقام بنا ہوا نہ ہو، لیکن شہر اور بستی میں یا اس پاخانے میں جو بنا ہوا ہو، قبلہ کی طرف مُنہ یا پیٹھ کرنے میں کوئی قباحت نہیں)۔

وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ۔ یا اللہ! تیری پناہ تیری تندرستی پلٹ جانے سے (یعنی جو تندرستی اور سلامتی تو نے ہم کو عطا فرما دی ہے، اس میں کمی اور انحطاط سے ہم پناہ چاہتے ہیں)۔

حُلَّت دُوْنَ النُّفُوْسِ۔ تو آدمی اور اُس کے دل کے بیچ میں
حائل ہے یا تیرے دلوں کے گرد حرکت کی، ان کو گھیر لیا۔
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ
لاحول ولا قوۃ الا باللہ، بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے
مجمع البحرین میں ہے کہ حول کے معنی حرکت کے یا قدرت کے دونوں
ہو سکتے ہیں۔ اور صدوق نے کتاب التوحید میں روایت کیا ہے
حول کے معنی یہاں تحویل (از انتقال کے ہیں)
حَاوَلْتُ الشَّيْءَ۔ میں نے اُس کا قصد کیا۔
حَوَالَةٌ اور اِحَالَةٌ۔ قرضہ دوسرے پر اُتار دینا (اب مدیون
کو محیل اور رب الدین کو محتال اور محتال لہ اور جس پر اُتارا اس کو
محتال علیہ کہیں گے۔)
رَجُلٌ مُحْتَالٌ۔ حیلہ باز آدمی ہے۔
فَيَحْتَالُ اَحَدُنَا۔ ہم میں سے کوئی حیلہ کرتا (کوشش اور
سعی کرتا)۔
اِسْتِحَالَ۔ محال ہو گیا، ناممکن ہو گیا۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ (یہ اس وقت کہنا چاہئے جب
کسی پر کوئی مصیبت آئے اور نعمت کے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ
بِنِعْمَتِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ)۔
وَيُعِيْدُنِيْ عَمَّا اُحَاوِلُ لَدَيْكَ۔ میں جو تیرے پاس
کا قصد کرتا ہوں اُس سے مجھ کو روکتا ہے۔
مَا حَالُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَكَ (یا اللہ!) مومن کا مرتبہ
تیرے پاس کیا ہے؟
لَمْ يَسْبِقْ لَهٗ حَالٌ۔ پروردگار کی جو صفاتِ ذاتیہ ہیں
(جیسے سمع، بصر، علم، قدرت، حیوٰۃ وغیرہ) ان میں کوئی ایک
دوسرے سے پہلے نہیں ہیں (بلکہ سب اُس کی ذات کی طرح قدیم
ازلی ہیں)۔
تَحْوِيْلٌ۔ محدثین کی اصطلاح میں اس کو کہتے ہیں کہ
ایک سند چھوڑ کر دوسری سند بیان کرنا۔ اس کا اشارہ ح ہے۔
حَوْلَقَةٌ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا۔ جیسے بسملۃ بسم اللہ
کہنا، حمدلۃ الحمد للہ کہنا۔ عبد اللہ بن مسعودؓ نے کہا۔ لاحول
ولا قوۃ الا باللہ کے معنی یہ ہیں کہ خدا کے گناہ سے بغیر اس کے
بچائے بچ نہیں سکتے، اور اس کی عبادت اُس کی مدد کے بغیر نہیں
کر سکتے۔
حَوْمٌ۔ گرد گھومنا، ہمیشہ ایک چیز پر جمے رہنا، پیاسا ہونا،
قصد کرنا، منڈلانا۔
اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ بَهَائِمَنَا الْحَائِمَةَ۔ اے اللہ ہمارے
چوپایوں پر جو پیاسے ہو کر پانی کے لئے گھوم رہے ہیں، رحم کر!
مَا وَلِيَ اَحَدٌ اِلَّا حَامَ عَلٰى قَرَابَتِهٖ۔ جہاں کسی کو
حکومت ملی اُس نے اپنے رشتہ داروں پر عنایت شروع کی (اکثر
حاکم اور والی ایسا ہی کیا کرتے ہیں، لیکن شاذ و نادر بعض ایسے بھی
گزرے ہیں جنہوں نے انصاف کیا اور اپنے رشتہ داروں کی کوئی
پچ کی، اور ایسے تو بہت ہی کم ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے رشتہ
داروں کو مطلق کوئی خدمت نہیں دی، جیسے حضرت عمر فاروقؓ)
كَاَنَّهَا اَخَاشِبُ بِالْحُوْمَانَةِ۔ گویا وہ سخت زمین میں پہاڑ
ہیں۔
كَانَ عُمَرُ بْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ يَحُوْمُ وَلَا يَرِدُ۔ عمر بن
ابی ربیعہ (شاعر) منڈلاتا تھا لیکن پانی پیتا نہ تھا (مطلب یہ
ہے کہ شعروں میں رندی اور فسق و فجور کی باتیں کرتا تھا مگر ان کاموں کو
نہ کرتا اور ازیں قبیل حافظ شیرازی کا کلام بھی ہے، ظاہر میں رندانہ
مگر خود حافظ صاحب کے کہتے ہیں کہ وہ بڑے متقی اور پرہیزگار اور درویش
تارک الدنیا تھے۔ واللہ اعلم)۔
حَوَايَةٌ یا حَوًى۔ جمع کرنا، مالک ہونا، شامل ہونا۔
اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا كَانَ بَطْنِيْ لَهٗ حِوَاءً۔ یہ میرا بچہ
جس کے لئے میرا پیٹ ظرف تھا (وہ اُس میں رہتا تھا)
فَاَوَيْنَا اِلٰى حِوَاءٍ ضَخْمٍ۔ ہم نے کچھ جھنڈ مکانوں میں
پناہ لی جو پانی پر بنے ہوئے تھے۔ گنجان تھے۔
حِوَاءٌ۔ وہ گھر جو پانی پر بنے ہوں، ایک دوسرے سے ملے
ہوئے۔ اس کی جمع اَحْوِيَةٌ ہے۔

ہر حالت میں خدا کا شکر ہے ۱۲ مص

وَیُطْلَبُ فِی الْحِوَاءِ الْعَظِیْمِ الْکَاتِبُ فَمَا یُوْجَدُ۔
بڑے گاؤں میں لکھنے والا ڈھونڈیں گے تو نہیں ملے گا۔
کَانَ یُحَوِّیْ وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ اَوْ کِسَاءٍ ثُمَّ یُرْدِفُهَا
آپ حضرت صفیہؓ کے لئے (اونٹ پر) کمبل کا ایک گدا بناتے پھر اُن کو اپنے ساتھ سوار کر لیتے (نہایہ میں ہے کہ تَحْوِیَۃ اس کو کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کے گرد اگرد ایک کمبل کا دائرہ بنائیں پھر اُس پر سوار ہو جائیں (دائرہ بنانے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ اونٹ کا کوہان چبھے نہیں، پیٹھ برابر مسطح ہو جائے) اِس کا اسم حَوِیَّۃٌ ہے اور جمع حَوَایَا ہے۔
رَأَیْتُ الْحَوَایَا عَلَیْهَا الْمَنَایَا نَوَاضِحُ یَثْرِبَ تَحْمِلُ الْمَوْتَ النَّاقِعَ۔ میں نے اونٹوں کے اوپر گول گدے دیکھے، اُن پر موتیں ہیں (یعنی مرنے والے اور مارنے والے لوگ سوار ہیں) مدینہ کے پانی کھینچنے والے اونٹ بڑی موت لادے ہوئے ہیں)۔
وَلَدَتْ جَدْیًا اَسْفَعَ اَحْوٰی۔ وہ ایک بچہ جنی جو سرخ سیاہ تھا۔
خَیْرُ الْخَیْلِ الْحُوُّ۔ بہتر گھوڑے کمیت سیاہ رنگ ہیں۔ (یعنی تیلیا کمیت، جن کی سرخی پر سیاہی ہوتی ہے)
حُوٌّ۔ جمع ہے اَحْوٰی کی۔
اَیْنَ مَا تَحَاوَتْ عَلَیْكَ الْفُضُوْلُ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا، یا رسول اللہ! جب میں اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کر دوں پھر تو اور کوئی خرچ مجھ پر لازم نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا) جو مال تیرے پاس ضرورت سے زیادہ جمع ہو جائے، وہ کہاں جائے گا؟ (یعنی اُس کو بھی اللہ کی راہ میں خرچ کر، غریبوں کے ساتھ سلوک کر۔ یہ حکم استحبابًا ہے) ایک روایت میں تَحَاوَءَتْ ہے ہمزہ سے یہ شاذ لغت ہے۔
حَتّٰی حَکَمٌ وَحَاءٌ (میری شفاعت میری اُمّت کے اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں) یہاں تک کہ حَکَم اور حَاء کی بھی میں شفاعت کروں گا (یہ دونوں قبیلوں کے نام ہیں جو بڑے شریر مشہور تھے)۔
حَوَایَا۔ آنتیں۔
تَحَوّٰی۔ لپٹ گیا۔
حَائِرٌ۔ وہ پانی جس کے بہنے کا راستہ نہ ہو۔
حَوَّاءَ۔ حضرت آدمؑ کی بیوی کا نام تھا۔ (مجمع البحار میں ہے کہ آپ حضرت آدمؑ کی وفات کے بعد ایک سال تک زندہ رہیں، پھر انہیں کے قریب دفن کی گئیں۔ یہ جو مشہور ہے کہ جدہ میں حضرت حواءؑ کی قبر ہے، اس کی کوئی اصل نہیں ہے)
حَوٌّ۔ ظاہر۔
لَوٌّ۔ مخفی۔ (عرب لوگ کہتے ہیں)
فُلَانٌ لَا یَعْرِفُ الْحَوَّ مِنَ اللَّوِّ۔ فلاں شخص ظاہر بات کو مخفی بات سے تمیز نہیں کرتا)۔
حُوَّۃُ الْوَادِیْ۔ وادی کا کنارہ۔
حَوِیٌّ۔ چھوٹا حوض۔ (مجمع میں ہے کہ حَوَّاءَ اَحْوٰی کا مونث ہے اور حُوَّاءَ ایک بھاجی ہے جس کی بیل زمین پر پھیلی ہوتی ہے، اُس کا رنگ بھیڑیے کا سا ہوتا ہے۔ حمیدانی نے کہا، عرب لوگ حَوٌّ کو بمعنی نَعَمْ اور لَوٌّ کو بمعنی لَا استعمال کرتے ہیں۔)
حَیَّۃٌ۔ سانپ (کیونکہ وہ لپٹا ہوا ہوتا ہے، یا اِس لئے کہ وہ مدت تک زندہ رہتا ہے)۔
تَحْوِیَۃٌ۔ قبضہ کرنا۔
تَحَوِّیْ۔ منقبض ہونا، گول ہونا۔
حَاوِیْ۔ گھیرنے والا۔ ایک مشہور طب کی کتاب کا نام ہے جو محمد بن زکریا رازی کی تصنیف ہے۔

باب الحاء مع الیاء

حِیْبَۃٌ یا حَوْبَۃٌ۔ رنج اور غم، ذلت اور محتاجی حال
لَمَّا مَاتَ اَبُوْ لَهَبٍ اُرِیَهُ بَعْضُ اَهْلِهِ بِشَرِّ حِیْبَةٍ۔ جب ابو لہب مرگیا، تو اُس کے گھر والوں میں سے کسی

اُس کو خواب میں دیکھا بُرے حال میں (ایک روایت میں خَیْبَۃٍ بے خائے معجمہ ہے۔ یعنی بڑی نامُرادی اور محرومی میں۔ اِس خواب کا تتمہ یہ ہے کہ اُس نے خواب ہی میں ابولہب سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے؟ وہ بولا میں سخت عذاب میں مُبتلا ہوں، مگر پیر کے دن عذاب میں کچھ تخفیف ہو تی ہے، اِتنا سا پانی (یعنی جتنا انگوٹھے اور کلمہ کی اُنگلی کے بیچ گھائی میں آجائے) مجھ کو پینے کے لئے مِل جاتا ہے، اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے حضرت محمدؐ کی پیدائش کی خبر سُنکر ثویبہ کو اِس خوشی میں آزاد کر دیا تھا۔ کرمانی نے کہا، اِس روایت سے یہ اخذ ہوتا ہے کہ کافر کو اعمالِ صالحہ سے اتنا فائدہ ہوگا کہ عذاب میں تخفیف ہو جائیگی مگر دوزخ سے نجات نہیں ہوسکتی۔ مؤلف کہتا ہے کرمانی کا یہ استدلال عجیب ہے، کیونکہ اوّل تو مومنین کا خواب کوئی حجت شرعی نہیں ہوسکتا۔ پھر ابولہب کے گھر والوں کا خواب جو کافر تھے کیونکر حجت ہوسکتا ہے۔ دوسرے اس استدلال کے لئے صحیح حدیث ابوطالب کی موجود تھی، وہ کافی تھی۔ ایک کافر کے خواب سے دلیل لینے کی کوئی حاجت نہ تھی، اور بعض عالموں نے اِس روایت سے مجلس میلاد کے جواز پر دلیل لی ہے اُن پر بھی یہی اعتراض ہوتا ہے اور اِسی لئے حافظ ابن حجر عسقلانی نے مجلسِ میلاد کے جواز پر دوسری حدیثوں سے دلیل لی اور اِس خواب سے استدلال نہیں کیا)۔

حَیْدٌ یا حَیَدَانٌ یا مَحِیْدٌ یا حُیُوْدٌ یا حَیْدَۃٌ یا حَیْدُوْدَۃٌ۔ علیحدہ ہو جانا، جُھک جانا، عدول کرنا۔

تَحْیِیْدٌ۔ ٹکڑے ٹکڑے کرنا، ایک کونے میں رکھنا۔ جیسے مُحَایَدَۃٌ اور حِیَادٌ ہے

فَطَارَ طَائِرٌ فَحَادَتْ۔ ایک پرندہ اُڑا (اُس کو دیکھ کر گھوڑا بِدکا اور) راہ سے الگ ہوگیا (مُڑ کر دوسری طرف چلا)۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ قُلْتُمْ حِیْدِیْ حَیَادِ[1]۔ جب لڑنے کا وقت آیا تو تم کہنے لگے حَیَادِ الگ ہو جا (یہ ایک مثل ہے زبانِ عرب میں اور خطاب آفت کی طرف کیا جاتا ہے، پھر ہر ایک موقع پر کہنے لگے۔ جب کسی شخص کو علیحدہ رہنے کی ترغیب دیتے ہیں جو کہ نے کہا یہ عربوں کے اِس قول کی طرح ہے فِیْحِیْ فَیَاحِ۔ اے فیاح (جو ایک غارۃ کا نام ہے) کشادہ ہوجا)

هِیَ الْجَحُوْدُ الْکَنُوْدُ الْحَیُوْدُ الْمَیُوْدُ (یہ حضرت علی رضہ نے دنیا کی مذمّت میں فرمایا۔ یعنی دنیا انکار کرنے والی ناشکری علیحدہ ہو جانے والی حرکت کرنے والی ہے (کوئی اس مردود سے دل نہ لگائے، اِس کو ایک حال پر قرار نہیں آج اس کے پاس کل دوسرے کی گود میں جاکر بیٹھتی ہے)

فَحِدْتُ عَنْهُ فَاغْتَسَلْتُ۔ میں آپ سے علیحدہ ہوگیا، اور غسل کیا۔

حِمَارٌ حَیَدِیٌّ۔ کلیل کرنے والا گدھا۔

وَحِیْدًا مَّالَهٗ حِیْدٌ۔ وہ یگانہ روزگار ہے، اُس کا کوئی نظیر نہیں۔

فَاِذَا جَاءَ الْقِتَالُ کُنْتُمْ حَیَدِیٌّ۔ جب جنگ کا وقت آیا تو تم کلیل کرتے ہوئے بھاگے (لڑنے سے جان چُرائی)۔

اَلْحَائِدِیْنَ عَنْ دِیْنِ اللّٰهِ۔ اللہ تعالےٰ کے دین سے الگ ہو جانے والے۔

مَالَكَ یَا وَحِیْدُ اَمِنَ الْمَوْتِ تَحِیْدُ۔ اے وحید! تجھ کو کیا ہوگیا ہے، موت سے بھاگتا ہے (قرآن میں ہے ذٰلِكَ مَا کُنْتَ مِنْهُ تَحِیْدُ وہاں بھی یہی معنی ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ اَحَادَ عَنْهُ فِی النَّارِ حَلْقَتَیْنِ۔ اللہ نے دوزخ میں اُس سے دو چیزوں کو دُور کیا (پاؤں میں بیڑیاں نہ پڑیں گی اور گلے میں طوق نہ ڈالا جائے گا)۔

حَیْدَرٌ۔ شیر۔

حَیْدَرَۃٌ۔ شیر، ہلاکت

اَنَا مَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَحَیْدَرَۃٌ بَابُهَا۔ میں علم کا شہر ہوں اور حیدرہ (یعنی جناب علی مرتضیٰ رضہ) اس کا دروازہ ہیں (جو دروازے کی طرف سے آئے گا وہی شہر میں داخل ہوگا

[1] حضرت علی رضہ کا قول ہے۔ ۱۲ منہ

مطلب یہ کہ دین کا علم بغیر اتباع اور محبت اہل بیت کے حاصل نہیں ہوسکتا)۔

اَنَا الَّذِی سَمَّتْنِی اُمِّی حَیْدَرَہ (یہ حضرت علی رض کا رجز ہے، جو آپ نے جنگ خیبر میں مرحب یہودی کے مقابلہ پر پڑھا تھا۔ جب آپ پیدا ہوئے تھے تو آپ کی والدہ نے آپ کا نام حیدرہ یعنی شیر رکھا تھا) میں وہ ہوں کہ میرا نام میری ماں نے حیدرہ رکھا تھا (مطلب یہ ہے کہ میں ہی تیرا قاتل ہوں۔ چونکہ مرحب نے خواب میں دیکھا تھا کہ ایک شیر اس کو ہلاک کر رہا ہے)

حَیْرٌ یا حَیْرَۃٌ یا حَیْرٌ یا حَیَرَانٌ۔ ایک چیز کو دیکھ کر بے ہوش ہونا، رستہ بھول جانا۔

تَحْیِیْرٌ۔ حیرت میں ڈالنا۔

تَحَیُّرٌ۔ حیران ہونا، گھومنا، جمع ہونا، بھر جانا، ایک جگہ ٹھہر جانا۔

فَرَجُلٌ حَائِرٌ بَائِرٌ۔ ایک مرد تو پریشان حیران ہے بَائِرٌ اتباع ہے حَائِر کا۔ جیسے کہتے ہیں روٹی ووٹی۔

فَیَذْهَبُ حَیْرِیَّ دَهْرٍ یا حِیْرِیَّ دَهْرٍ یا حَیْرِیْ دَهْرٍ یا حُیْرِیَّ دَهْرٍ یا حَارِیَّ دَهْرٍ۔ جب تک دنیا رہے اس وقت تک اس کا اجر چلتا رہتا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں:

لَا اٰتِیْهِ حَارِیَّ دَهْرٍ یا حِیَرَ دَهْرٍ۔ اب میں جب تک زمانہ کی مدت ہے اُس کے پاس نہیں آؤں گا (یعنی کبھی نہیں آؤں گا)

تَحَارُ فِیْهِ الْقَطَا۔ وہاں قطا (جو ایک پرندہ ہے تیز پرواز) بھی حیران ہو جاتا ہے۔

فَیُجْعَلُ فِیْ مَحَارَۃٍ اَوْ سُکُرُّجَۃٍ۔ اُس کو کسی سیپی یا اچار والی میں رکھیں۔

حَارَۃٌ۔ وہ محلہ جہاں مکانات ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہوں۔

حِیْرَۃٌ۔ مشہور شہر تھا کوفہ کے عقب میں (اس وقت تک ایک گاؤں کی حیثیت سے موجود ہے)

حِیْرَتَانِ۔ حیرہ اور کوفہ پر تغلیب ہے۔ جیسے قَمَرَانِ شمس اور قمر اِن چاند اور سورج کے لئے (نہایہ میں ہے کہ حِیْرَۃ ایک مشہور محلہ ہے نیشاپور میں۔)

حَائِرُ الْحُسَیْنِ۔ امام حسین کے روضہ کا احاطہ۔

عَمِلَ لِاِبْرَاهِیْمَ حَیْرًا اَوْ جَمَعَ فِیْهِ الْحَطَبَ۔ ابراہیم کے لئے اس نے ایک احاطہ بنوایا اور اُس میں جلانے کی لکڑیاں جمع کیں۔

حَدَّثَنِیْ قَبْلَ الْحَیْرَۃِ بِعَشْرِ سِنِیْنَ۔ بارھویں امام کے غائب ہونے سے دس برس پہلے اس نے مجھ سے بیان کیا حَیْرَتْ امامیہ کے نزدیک امام محمد بن حسن عسکری کا غائب ہونا۔

حَیْزُوْمٌ۔ سینہ، کمر۔ اس کی جمع حَیَازِیْمُ ہے (اور حضرت جبرئیل کے گھوڑے کا نام ہے

اُقْدُمْ حَیْزُوْمُ۔ ارے حیزوم آگے بڑھو۔

اُشْدُدْ حَیَازِیْمَکَ لِلْمَوْتِ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِیْکَا
وَلَا تَجْزَعْ مِنَ الْمَوْتِ اِذَا حَلَّ بِوَادِیْکَا

(یہ شعر حضرت علی رض نے اُس صبح کو پڑھا، جس میں آپ شہید ہوئے) اپنی کمر موت کے لئے باندھ لے (تیار ہو جا) کیونکہ موت ضرور آنے والی ہے اور جب موت تیرے مقام میں آن پڑے تو اضطراب نہ کر (اس لئے کہ اضطراب سے کوئی فائدہ نہیں موت رُکنے والی نہیں تو دل کو مضبوط رکھنا اور راضی برضا رہنا چاہئے)۔

حَیْسٌ۔ ملانا، اور اُس کھانے کو بھی کہتے ہیں جو کھجور، گھی اور پنیر وغیرہ سے بنایا جاتا ہے۔

اِنَّهٗ اَوْلَمَ عَلٰی بَعْضِ نِسَائِهٖ بِحَیْسٍ۔ آپ نے اپنی ایک بیوی[1] کا ولیمہ حیس سے کیا (معلوم ہوا کہ ولیمہ میں گوشت کا ہونا ضروری نہیں، بلکہ ہر ایک نمکین اور شیریں کھانے پر ولیمہ ہوسکتا ہے)۔

[1] مجمع البحرین میں ان بیوی صاحبہ کا نام صفیہ رض بتلایا ہے۔ اور مجھ کو یاد آتا ہے کہ وہ بیوی ام المومنین حضرت حفصہ رض تھیں۔ ۱۲ منہ

خَاصُوا حَيْصَةً۔ پھر انھوں نے حیص بنایا۔

لَا يُحِبُّنَا الْكُعُ وَلَا الْمَحْيُوصُ۔ ہم لوگوں سے یعنی اہل بیت سے ، محبت نہ رکھے گا جو کمینہ ، کم ذات ہوگا اور وہ جس کا باپ غلام اور ماں لونڈی ہو (مطلب یہ ہے کہ اہل بیت کے مخالف اور دشمن وہی ہوں گے جو پاجی یا لونڈی اور غلام زادے ہیں)۔

حَيْشٌ۔ گھبرانا یا گھبرادینا۔ بدک کر بھاگنا۔

اِنَّ قَوْمًا اَسْلَمُوْا فَقَدِمُوْا اِلَى الْمَدِيْنَةِ بِلَحْمٍ فَتَحَيَّشَتْ اَنْفُسُ اَصْحَابِهٖ مِنْهُ وَقَالُوْا لَعَلَّهُمْ لَمْ يُسَمُّوْا فَسَاَلُوْهُ فَقَالَ سَمُّوْا اَنْتُمْ وَكُلُوْا۔ کچھ لوگ اسلام لائے اور مدینہ میں گوشت لے کر آئے آپ کے اصحابؓ نے دلوں میں اس گوشت سے نفرت کی اور کہنے لگے ، شاید انھوں نے ذبح کے وقت بسم اللہ نہ کہی ہو۔ آپؐ نے فرمایا تم بسم اللہ کہہ لو اور کھاؤ (کیونکہ مسلمان کے ساتھ یہی گمان رکھنا چاہیے کہ اس نے اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوگا۔ اور تحقیقات کی ضرورت نہیں ، اپنا بھی وہم دور کرنے کے لئے کھاتے وقت بسم اللہ کہہ لینا کافی ہے) ایک روایت میں فَتَجَيَّشَتْ ہے جیم معجمہ سے اس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے)

مَا هٰذَا الْحَيْشُ وَالْقِلُّ۔ (حضرت عمرؓ نے اپنے بھائی زیدؓ سے کہا جب مرتد لوگوں سے جنگ کرنے کے لئے وہ بلائے گئے) یہ اضطراب اور لرزہ کیسا ؟ (یعنی گھبراتے کیوں ہو بے تأمل لڑو)

اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِشَ نَخْلٍ۔ آنحضرت صلعم گنجان کھجور کے درختوں میں تشریف لے گئے (وہاں حاجت پوری کی)۔ صاحب مجمع البحار نے اس باب میں "الْحَيَاشُ" اور "حُشْتُ" اور "اَحْشَتُ" کا ذکر کیا ہے۔ یہ مسامحہ ہے کیونکہ ان کا مادہ حوش ہے۔

حَيْصٌ۔ عدول کرنا ، ہٹ جانا ، ایک کونے میں چلے جانا (جیسے حَيْصَةٌ اور حُيُوصٌ اور مَحِيْصٌ اور مَحَاصٌ اور حَيَصَانٌ ہے (محیط میں ہے کہ حُفَّاظ (شہ کار جنگ) جب لڑائی میں ہٹ جائیں پسپا ہو جائیں تو ان کو حَاصُوْا کہیں گے اور اگر حُفَّاظ (دشمن کے سامنے مقابلہ ہو) پسپا ہو جائیں تو ان کو اِنْهَزَمُوْا کہیں گے)

حَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً۔ مسلمان پسپا ہو گئے : ان کے پاؤں اکھڑ گئے (بھاگ نکلے) (ایک روایت میں فَجَاضُوْا جَيْضَةً ہے۔ جیسے پہلے گزر چکا)۔

لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ حَاصَ الْمُسْلِمُوْنَ حَيْصَةً قَالُوْا قُتِلَ مُحَمَّدٌ۔ جب احد کا دن ہوا تو مسلمان ایک بارگی بھاگ نکلے ، کہنے لگے حضرت محمد صلعم شہید ہوئے (یہ خبر شیطان نے اڑادی تھی ، آپ شہید نہیں ہوئے تھے ، بلکہ زخم کھا کر ایک گڑھے میں گر گئے تھے آپؐ کے سر مبارک اور رخسار پر چوٹ آگئی تھی اور سامنے کے نیچے کے دانتوں میں سے داہنا دانت بھی شہید ہو گیا تھا جس کی وجہ سے خون جاری تھا)۔

فَحَاصَ النَّاسُ۔ لوگ جھکس پڑے یا بھاگ نکلے۔

حَيْصَةٌ مِّنْ حَيْصَاتِ الْفِتَنِ۔ یہ فتنہ کی دوڑوں میں سے ایک دوڑ ہے (جو ہماری طرف آئی)۔

هُوَ الْمَوْتُ نُحَايِصُهٗ وَلَا بُدَّ اٰمِنُهٗ (مطرف بن عبداللہ طاعون کے زمانہ میں نکل بھاگے ، لوگوں نے ان سے کہا یہ کیا کرتے ہو چونکہ طاعون سے ڈر کر بھاگنا منع ہے ، انھوں نے کہا) طاعون کیا ہے موت ہے موت سے بھاگنے کے لئے حیلہ کرتے ہیں جس کے بغیر چارہ نہیں (ہر آدمی چاہتا ہے حتی المقدور موت سے بچا رہے۔

جَعَلْتُمْ عَلَيْكِ الْاَرْضَ حَيْصَ بَيْصَ۔ تم نے زمین کو اس پر حیص بیص کر دیا (یعنی اس کو تنگ کرا اور تردد میں ڈال دیا) عرب لوگ کہتے ہیں :

وَقَعَ فِيْ حَيْصَ بَيْصَ۔ وہ تردد (یعنی چہ کنم میں پڑ گیا) (بعض حَيْصٍ بَيْصٍ بعض حِيْصٍ بِيْصٍ بعض حِيْصِ بِيْصِ بھی کہتے ہیں یہ سب لغات آئے ہیں۔)

مَحِيْصٌ۔ چھٹکارا ، بھاگنے کی جگہ۔

حَيْصَاءُ۔ بے شرم عورت۔

حَيْضٌ۔ وہ خون جو جوان عورت کے رحم سے نکلتا ہے حالت صحت مزاج میں معمول کے موافق اگر غیر معمولی طور پر نکلے تو وہ

بیاری ہے، جس کو "استحاضہ" کہتے ہیں۔

حَائِضٌ اور حَائِضَةٌ۔ وہ عورت جس کو حیض آتا ہو جیسے مُرْضِعٌ اور مُرْضِعَةٌ۔ دودھ پلانے والی عورت اور طَالِقٌ اور طَالِقَةٌ۔ طلاق والی عورت۔ (عرب لوگ کہتے ہیں:

حَاضَتِ الْمَرْأَةُ تَحِيضُ حَيْضًا وَمَحِيضًا۔ عورت کو حیض آگیا۔)

لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ حَائِضٍ إِلَّا بِخِمَارٍ۔ جو عورت جوان ہو جائے (حیض کی عمر کو پہنچ جائے) اب اس کی نماز بغیر سر بندھن کے (دوپٹہ کے) درست نہیں۔

حَائِضٌ کی جمع حُيَّضٌ اور حَوَائِضُ ہے۔

تَحَيَّضِي فِي عِلْمِ اللّٰهِ سِتًّا أَوْ سَبْعًا۔ اللہ جانتا ہے یا اللہ نے تجھ کو بتلایا تو ایسا کر کہ چھ دن یا سات دن حیض کے سمجھ لے (اکثر عورتوں میں حیض کی مدت یہی ہوتی ہے)۔

إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ۔ تیرا حیض تیرے ہاتھ میں تھوڑی ہے۔

حِيضَةٌ بہ کسرۂ حا اسم مصدر ہے اور حَيْضَةٌ کے معنی ایک بار حیض آنا (یعنی حیض کی ایک باری)۔

لَيْتَنِي كُنْتُ حِيضَةً مُلْقَاةً (حضرت عائشہؓ نے فرمایا) کاش میں (آدمی نہ ہوتی) حیض کا ایک لتّہ ہوتی جو پھینک دیا جاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ حِيضَةٌ اور مَحِيضَةٌ حیض کا لتّہ۔ اس کی جمع مَحَائِضُ ہے۔)

تُلْقٰى فِيهَا الْمَحَائِضُ۔ بضاعہ کے کنوئیں میں حیض کے لتّے ڈالے جاتے ہیں۔

إِنَّ فُلَانَةَ اسْتُحِيضَتْ۔ فلاں عورت کو استحاضہ ہو گیا۔

إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ۔ میں ایک عورت ہوں، جس کو استحاضہ کی بیماری ہے (صاحب مجمع البحار سے مسامحہ ہوا، انھوں نے حَوْض کو اسی باب میں لکھا، حالانکہ حَوْض اجوف واوی ہے وہ دوسرے باب سے ہے اور حیض اجوف یائی ہے)۔

فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا۔ حیض کی شدت کی حالت میں۔

تُصِيبُهُ مِنْ دَمِ الْحَيْضِ۔ اس کو حیض کا خون لگ جائے۔

إِنَّ حَيْضَتَكِ لَيْسَتْ فِي يَدِكِ (بعضوں نے اس کو بہ فتحہ حا بھی پڑھا ہے۔ طیبی نے کہا مطلب یہ ہے کہ) تیرا ہاتھ نجس نہیں ہے، یا تیرا حیض تیرے اختیار میں نہیں ہے۔

إِنَّمَا ذٰلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ۔ یہ استحاضہ ایک رگ کا خون ہے، حیض نہیں ہے (ایک روایت میں بِالْحِيضَةِ ہے بہ کسرۂ حا)۔

يُخْرِجُونَ الْحُيَّضَ مِنَ الْبُيُوتِ۔ یہودی لوگ حائضہ عورتوں کو (حیض آتے وقت) گھروں سے نکال دیتے (کرمانی نے کہا جانوروں کو بھی حیض آتا ہے، جیسے بجو، چمگادڑ، خرگوش، کتیا، اونٹنی کو) (میں کہتا ہوں ایک امامیہ مذہب والے کہنے لگے کہ خرگوش حرام ہے چونکہ اس کو حیض آتا ہے، وہاں انجان نامی ایک سنی بیٹھے ہوئے تھے، انھوں نے کہا حیض تو بکری کو بھی آتا ہے اور اگر حیض نجاست کی وجہ سے حرمت کی علت ہو تو پاخانہ یا پیشاب بھی جو جانور کرے وہ بھی حرام ہونا چاہئے اور دوسرے یہ کہ جب وہ جانور حیض سے پاک ہو اس حالت میں کیوں حرام ہو۔)

فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حِيضَتِي (بہ کسرۂ حا یہی مشہور ہے اس روایت میں اور بہ فتحۂ حا بھی ہو سکتا ہے)

ذَوَاتِ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضَ (آنحضرتؐ نے عید کے دن سب عورتوں کو نکلنے اور عید گاہ میں جانے کا حکم دیا کہ) پردے والیوں اور حیض والیوں کو بھی (حیض والیاں نماز میں شریک نہ ہوں لیکن دعا میں شریک ہوں اور مسلمانوں کی جماعت کو بڑھائیں)۔

ثَلَاثُ حِيَضٍ۔ بہ کسرۂ حا اور فتحۂ یا حیض کی جمع ہے۔

فَإِذَا أَقْبَلَ حَيْضُكِ يَا حِيضَتُكِ۔ جب تیرا حیض آئے (ایسے ہی دوسری روایت میں فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ یعنی

…حیض کے دن آجائیں۔

یُلْقٰی فِیْهَا الْحِیَضُ وَالنَّتَنُ۔ بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لتے اور بدبودار گندی چیزیں ڈالی جاتی ہیں (ہوتا یہ تھا کہ کنواں نشیب میں بہاؤ کی جانب واقع تھا، لوگ اُس کے پاس… پھر یہ چیزیں بہہ کر اُس میں چلی جاتیں)۔

اِتَّقِ الْحِیْضَةَ۔ حیض سے بچ (یعنی حیض کی حالت میں صحبت نہ کر)۔

رَفَعَتْهَا حَیْضَتُهَا فَاِنَّهَا تَنْتَظِرُ تِسْعَةَ اَشْهُرٍ۔ …عورت کا حیض بند ہو جائے وہ نو مہینے عدت کرے (نو مہینے… ٹھہری رہے، کیونکہ اس مدت میں یا تو بہ سبب پیدائش اولا… ختم ہو جائے گی یا عدم پیدائش اولاد کی صورت میں یہ… ہو جائے گا کہ حیض بیماری کی وجہ سے بند ہو گیا ہے، ایسی… میں تین مہینے بجائے تین حیض کے ہیں)

اَقَلُّ الْحَیْضِ لِلْجَارِیَةِ الْبِکْرِ وَالثَّیِّبِ ثَلٰثٌ اَکْثَرُ مَا یَکُوْنُ عَشَرَةُ اَیَّامٍ فَاِذَا زَادَ فَهِیَ مُسْتَحَاضَةٌ۔ کنواری یا شوہر دیدہ عورت کے حیض کا زمانہ …سے کم تین دن میں اور زیادہ سے زیادہ دس دن اِس سے …اگر خون آئے تو وہ مستحاضہ ہے (یعنی اس کو استحاضہ کی …ری ہے) (یہ حدیث کئی صحابہ رض سے مروی ہے۔ لیکن سب …لیے ضعیف ہیں کوئی بھی حجت لینے کے لائق نہیں)۔

وَعِدَّتُهَا حَیْضَتَانِ۔ لونڈی کی عدت دو حیض ہیں۔

لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ۔ میں حائض …جنب کے واسطے مسجد میں آنا جائز نہیں رکھتا۔

لَا یَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ۔ حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ نہ پڑھیں۔

حَیْعَلَةٌ۔ حیّ علی الصلوٰۃ یا حیّ علی الفلاح کہنا۔

حَیْعَلَتَیْنِ۔ یہی دونوں کلمے۔

حَیْفٌ۔ ظلم کرنا۔

تَحَیُّفٌ۔ کم کرنا۔

حَائِفٌ۔ ظالم۔ اس کی جمع حَافَةٌ اور حُیَّفٌ ہے۔

حَتّٰی لَا یَطْمَعَ شَرِیْفٌ فِیْ حَیْفِكَ۔ کوئی شریف تجھ سے رعایت کی طمع نہ کرے (یعنی اپنی شرافت کی وجہ سے وہ یہ نہ چاہے کہ تو اُس کی جانب داری کرے گا اور پھر وہ اس وجہ سے ظلم پر کمربستہ ہو)۔

اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَشْهَدُ عَلٰی حَیْفٍ۔ ہم پیغمبر لوگ ظلم کے اوپر گواہ نہیں بنتے (مثلاً کوئی ایک لڑکے کو وہ مال دے جو دوسرے لڑکوں کو نہ دے یا خلاف سنت نکاح کرے یا طلاق دے یا سود کا معاملہ کرے)۔

اَلْحَیْفُ فِی الْوَصِیَّةِ مِنَ الْکَبَائِرِ۔ وصیت میں بے اعتدالی کرنا ایک کبیرہ گناہ ہے (مثلاً ایسی وصیت جس سے وارثوں کی حق تلفی ہو)۔

حَیْقٌ یا حُیُوْقٌ یا حَیَقَانٌ۔ گھیر لینا، لازم ہونا، اُترنا۔

اَخْرَجَنِیْ مَا اَجِدُ مِنْ حَاقِ الْجُوْعِ یا حَیْقِ الْجُوْعِ۔ مجھ کو بھوک کی ضرورت نے باہر نکالا۔

تَخَوَّفْ مِنَ السَّاعَةِ الَّتِیْ مَنْ سَارَ فِیْهَا حَاقَ بِهِ الضُّرُّ۔ اُس ساعت سے ڈرو جس میں اگر کوئی سفر کرے تو اس کو نقصان پہنچتا ہے۔

حَیْكٌ۔ مٹکنا، تبختر، چُبھنا، اثر کرنا، کاٹنا۔ کھٹکنا۔

اَلْاِثْمُ مَا حَاكَ فِیْ نَفْسِكَ۔ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے (چُبھے، آدمی کو بُرا معلوم ہو، دل میں رنج اور افسوس پیدا کرے) اہل عرب کہتے ہیں:

مَا یَحِیْكُ کَلَامُكَ فِیْهِ۔ تیری بات اُس پر اثر نہیں کرتی۔

فَمَا حِیَاکَتُهُمْ ! حِیَاکَتُکُمْ هٰذِهٖ۔ یہ تمہارا مٹکنا ہے

رَجُلٌ حَیَّاكٌ۔ بڑا مٹکنے والا، اِترا کر چلنے والا ہے۔

حِیَاکَةٌ حَوْكٌ سے بھی آیا ہے، جس کے معنی بُننا۔

حَائِكٌ۔ جولاہا (اس کی جمع حَاکَةٌ اور حَوَکَةٌ)۔

ذُکِرَ الْحَائِكُ عِنْدَ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ وَاِنَّهٗ مَلْعُوْنٌ

فَقَالَ اِنَّمَا ذٰلِكَ الَّذِیْ یَحُوْكُ الْكَذِبَ عَلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ امام ابو عبداللہ کے پاس جولاہے کا ذکر آیا، کسی نے کہا وہ ملعون ہے، آپ نے فرمایا، جولاہا ملعون نہیں ہے بلکہ حائک جو ملعون ہے اس سے مُراد وہ شخص ہے جو اللہ اور اس کے رسول پر جھوٹ بُنے (افترا کرے)۔

اَلْمُسْلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ اَكْفَاءٌ لِبَعْضٍ اِلَّا الْحَائِكَ وَالْحَجَّامَ۔ مسلمان سب ایک دوسرے کے جوڑ ہیں (ہر مسلمان شریف ہر مسلمان عورت کا کفو ہے) مگر جولاہا اور پچھنے لگانے والا۔

حَیْلٌ۔ قوت اور طاقت۔ بمعنی حَوْلٌ ہے۔

حُیُوْلٌ۔ تغیر۔

حَالَتِ الْفَرَسُ۔ گھوڑی نر کی طلب گار ہوئی۔

اَللّٰهُمَّ یَا ذَا الْحَیْلِ الشَّدِیْدِ۔ اے خداوند! قوت والے

فَصَلّٰی كُلٌّ مِّنَّا حِیَالَهٗ۔ ہر شخص نے اپنے مُنہ کے سامنے نماز پڑھ لی۔

حَیْلِ حَیْلِ۔ بکری کو ڈانٹنے کے وقت کہتے ہیں۔

كَانَ فِرَاشِیْ حِیَالَ مُصَلَّی النَّبِیِّ صلعم۔ میرا بچھونا آنحضرتؐ کی جائے نماز کے بازو تھا (صاحب مجمع البحار نے مسامحہ کیا جو اس باب میں حَالَ اور یَحْتَالُ کو ذکر کیا وہ اجوف واوی ہے، حَوْلٌ سے، جیسے اوپر بیان ہو چکا ہے)۔

لَا حَیْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ایک لغت ہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ میں۔

حَیْنٌ۔ وقت نزدیک آنا۔ (جیسے حَیْنُوْنَةٌ ہے)

اذان کی حدیث میں ہے:

كَانُوْا یَتَحَیَّنُوْنَ وَقْتَ الصَّلٰوةِ۔ لوگ نماز کا وقت (اندازے سے) معلوم کر لیتے (اُس وقت اذان کا دستور نہ ہوا تھا)۔

حَانَتِ الصَّلٰوةُ۔ نماز کا وقت آ پہنچا۔

عَلٰی حِیْنِ فُرْقَةٍ۔ لوگوں میں پھوٹ کے وقت (ایک روایت میں خَیْرِ فِرْقَةٍ ہے، یعنی بہتر گروہ پر)۔

لَا تَحَیَّنُوْا بِصَلٰوتِكُمْ طُلُوْعَهَا طلوعِ آفتاب کے قریب نماز کا وقت (مقرر) نہ کرو۔ یا نماز کے لئے سورج نکلنے کا انتظار نہ کرو۔

تَحَیَّنُوْا نُوْقَكُمْ۔ اپنی اونٹنیوں کے دودھ دوہنے کا وقت ٹھہرا لو (ہر روز ایک بار اسی وقت پر دوہا کرو)۔

كُنَّا نَتَحَیَّنُ زَوَالَ الشَّمْسِ۔ ہم سورج ڈھلنے کے منتظر رہتے (یعنی کنکریاں مارنے کے لئے)۔

هٰذَا حِیْنُ الْمَنْزِلِ۔ یہ اُترنے کا وقت ہے (ایک روایت میں خَیْرُ الْمَنْزِلِ ہے، یعنی یہ اُترنے کا اچھا مقام ہے)۔

حَیَّنَهٗ تَحْیِیْنًا۔ اُس کا وقت مقرر کیا، یا اُس کی ہلاکت کا ارادہ کیا (اِس صورت میں یہ حَیْنٌ سے ماخوذ ہوگا۔ بمعنی ہلاکت اور موت کا وقت) عرب لوگ کہتے ہیں:

اِذَا حَانَ الْحَیْنُ حَارَتِ الْعَیْنُ۔ جب موت کا وقت آ جاتا ہے تو آنکھ حیران ہو جاتی ہے۔

حَائِنَةٌ۔ آفت اور مصیبت۔

حَانَةٌ۔ شراب خانہ (حَانَاتٌ اس کی جمع ہے)۔

حَیٰوةٌ۔ زندگی (جیسے مَحْیَا)۔

حَیَاءٌ۔ شرم۔

اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ حیاء ایمان کا ایک جزء ہے (کیونکہ ایمان کے دو حصے ہیں۔ اوامر بجا لانا اور نواہی سے باز رہنا۔ اور شرم بھی آدمی کو نواہی سے باز رکھتی ہے، اِس لئے ایمان کا جُزء ہوئی)۔

یَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَیَاءِ۔ اپنے بھائی کو حیاء کے باب میں نصیحت کر رہا تھا (اُس کو حیاء اور شرم بہت تھی یہ نصیحت کرتا تھا کہ اس قدر حیاء مت کیا کر)۔

اَلْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ حیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

فَاِنَّ الْحَیَاءَ لَا یَاْتِیْ اِلَّا بِخَیْرٍ۔ حیاء سے بھلائی ہی پیدا ہوگی (اور نیک بات سے باز رہنا حیاء نہیں ہے بلکہ عجز ہے۔ عمران بن حصین صحابی اس پر خفا ہوئے کہ وہ تو حدیث شریف بیان کر رہے تھے دوسرا شخص لگا حکیموں کا قول بیان

حکیموں کا قول کوئی حجت نہیں ہے (اسی طرح مجتہدوں یا
ں کا قول. حدیث کے مقابلے میں کسی مجتہد کا قول لانا مناسب
اگر صحابۂ کرام سنتے تو ایسا ہی غصہ کرتے جیسے عمرانؓ نے کیا)۔
اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِيْ یا لَتَسْتَحِيْ (دو یاؤں سے یا ایک
ے) یعنی تو شرم کرتا ہے۔

اِذَا لَمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ (اگلے پیغمبروں
کلام اترا تھا، اس میں سے یہ فقرہ اب تک لوگوں میں باقی
) جب تو بے شرم ہو جائے تو جو جی چاہے کر (یہ امر تہدید
و توبیخ کے لئے ہے، جیسے کہتے ہیں جب تجھے خدا کا ڈر ہی
ں تو پھر جو جی چاہے کر۔ بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے
کام کا کرنا موجب شرم نہ ہو مثلاً وہ اچھا کام ہو تو اس کو
ترک کر اور جاہلوں کی ملامت سے مت ڈر۔ مثلاً بیوہ کا
ح ثانی کرنا، جوتوں سمیت نماز پڑھنا، دو نمازوں کو جمع کرنا،
سے سودا خود اٹھا کر لے آنا، اپنا جوتا یا کپڑا خود سی لینا،
دا کپڑا پہننا، حدیث شریف پر عمل کرنا، مجتہدین کا جو کلام
کے خلاف ثابت ہو اس کو ترک کرنا اور پاجامہ یا عمامہ پہ
لینا)۔

حَيِيٌّ سِتِّيْرٌ۔ ہمارا پروردگار بڑی شرم والا پردہ پوش ہے
ایسا ہی ہونا چاہیے کسی مسلمان کی پردہ دری نہ کرنا چاہیے)۔
اَرْبَعٌ مِّنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ (چار
بروں کی سنت ہیں اور ان میں سے حیاء یعنی شرم کا بھی
یا اور خوشبو لگانا (معطر رہنا، بعضوں نے حِنّا روایت
یعنی مہندی لگانا۔ طیبی نے کہا، شاید یہ تصحیف ہے
مردوں کو ہاتھ پاؤں پر مہندی لگانا حرام ہے۔ البتہ
یں مہندی کا خضاب کرنا مسنون ہے، مگر یہ اگلے پیغمبروں
تھا)۔

مَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ۔ میرا جینا اور مرنا سب اللہ کے
(یعنی زندگی میں جو اعمالِ خیر کروں وہ بھی خالص خدا
بندی کے لئے اور مروں بھی ایمان اور توحید پر)۔

اَلْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ (یہ آنحضرت
نے انصار سے فرمایا) زندگی بھی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور
مرنا بھی تمہارے مرنے کے ساتھ ہے (یعنی زندگی اور موت کسی
حال میں تم سے جدا نہ ہوں گا۔ جب تک زندہ ہوں تمہارے ہی
شہر میں رہوں گا اور مروں گا بھی تو تمہارے شہر میں)۔

وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَاسْتَحْيٰى۔ دوسرے نے شرم
کی (آنحضرتؐ سے یا لوگوں سے یا مجلس سے اٹھ کر چلے جانے سے)
لَا يَتَعَلَّمُ الْعِلْمَ مُسْتَحْيٍ۔ جو شخص علم حاصل کرنے
میں شرم کرے، اس کو کبھی علم حاصل نہ ہوگا (کیونکہ وہ بیوقوف
ہے، شرم برے کام میں کرنا چاہیے نہ کہ تحصیلِ علم میں، ہر ایک
شخص کو خواہ وہ ادنیٰ سے ادنیٰ یا کمسن یا کافر یا فاسق ہو اگر
ایسی ایک بات معلوم ہو جو ہم کو معلوم نہیں ہے، تو بلا تامل اس کے
شاگرد بن کر ہم کو وہ حاصل کرنا چاہیے)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيِيْ مِنَ الْحَقِّ۔ سچی بات میں اللہ
تعالیٰ شرم نہیں کرتا (یعنی اس میں شرم کرنے کا اس نے حکم
نہیں دیا)۔

ثُمَّ يُحَيّٰى اَوْ يُخَيَّرُ۔ پھر اس کو سلام کرکے رخصت کیا
جائے یا اختیار دیا جائے۔

مَنْ اَحْيٰى مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔ جو شخص کسی بنجر
زمین کو (جو کسی کی ملک نہ ہو) آباد کرے، تو وہ (شخص اس کا زیادہ
حق دار ہے۔

اَحْيُوْا مَا بَيْنَ الْعِشَائَيْنِ۔ مغرب اور عشاء کے درمیان
عبادت کرتے رہو یا جاگتے رہو (ایسا نہ ہو کہ عشاء کی نماز فوت
ہو جائے)۔

شَدَّ مِئْزَرَهٗ وَاَحْيَا اللَّيْلَةَ۔ اپنا تہبند مضبوط
باندھتے اور شب بیداری کرتے۔
يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ۔ آپ عصر کی نماز اس
وقت پڑھتے جب سورج تیز ہوتا (صاف سپید اس میں
زردی نہ آئی ہوتی)۔

حَیَّاکَ اللّٰہُ وَ بَیَّاکَ (فرشتوں نے حضرت آدم سے کہا) اللہ تعالیٰ تم کو زندہ اور سلامت رکھے (یا خوش و خرّم رکھے یا تم پر سلامتی رکھے)۔

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ۔ ساری کورنشیں اور آداب اللہ ہی کے لئے ہیں (یعنی تمام انواع تعظیم)۔

تَمَامُ تَحِیَّاتِکُمُ الْمُصَافَحَۃُ۔ تمہاری تحیت کا کمال مصافحہ ہے (بس مصافحہ سے بڑھ کر اور کوئی کام نہ کرنا چاہئے مثلاً معانقہ یا بوسہ وغیرہ)

حَیَّاہُ اللّٰہُ۔ اللہ اس کو زندہ یا خوش و خرّم رکھے۔

اَسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا وَحَیًّا رَبِیْعًا۔ ہم پر ایسا پانی برسا جو ہماری تکلیف رفع کرے اور ایسی بارش جس سے ارزانی ہو جائے

یُصَبُّ عَلَیْھِمْ مَاءُ الْحَیَا۔ ان دوزخیوں پر زندگی کا پانی بہایا جائے گا (مشہور روایت مَاءُ الْحَیٰوۃِ ہے)

فَیُلْقَوْنَ فِیْ نَھْرِ الْحَیَا یا فِیْ نَھْرِ الْحَیٰوۃِ۔ وہ زندگی کی نہر میں ڈالے جائیں گے۔

عَیْنُ الْحَیٰوۃِ۔ آبِ حیات جس سے مُردہ زندہ ہوتا ہے وہ حضرت یوشع ؑ کی مچھلی وہی پانی پڑنے سے زندہ ہو گئی تھی، کہتے ہیں یہ پانی ظلمات میں ہے، جہاں سکندر نے جانے کا قصد کیا تھا اور خضر اُن کے رہنما تھے۔ چنانچہ ایک شاعر کہتا ہے،

"خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را"

مگر یہ سب قصے اور کہانیاں ہیں، جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، اور خود خضر کی نسبت ایک جماعت علماء کا یہ قول ہے کہ وہ مر گئے (واللہ اعلم)۔

اِنَّ الْمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَاءِ الْحَیِّ۔ زندہ کے رونے سے مُردے پر عذاب ہوتا ہے۔

لَا اٰکُلُ السَّمِیْنَ حَتّٰی یَحْیَا النَّاسُ مِنْ اَوَّلِ مَا یُحْیَوْنَ (یہ حضرت عمرؓ نے کہا) میں تو فربہ گوشت (چربیدار) اُس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک لوگوں پر خوب بارش نہ ہو یا وہ زندہ نہ ہو جائیں (یعنی آباد اور خوش و خرّم) سبحان اللہ

خلیفہ ہو تو ایسا ہو، ایسے خلیفہ اور حاکم کو فوج کی کیا ضرورت ہے ساری رعیت اس کی فوج ہے)۔

کَرِہَ مِنَ الشَّاۃِ سَبْعًا اَلدَّمَ وَالْمَرَارَۃَ وَالْحَیَاۃَ وَالْغُدَّۃَ وَالذَّکَرَ وَالْاُنْثَیَیْنِ وَالْمَثَانَۃَ۔ بکری میں سات چیزوں کو آپ نے کروہ سمجھا (ان کا کھانا اچھا نہیں) خون اور پتّا (جس میں صفرا جمع رہتا ہے) اور فرج اور غدود اور ذکر اور خصیے اور مثانہ۔

فَدَنَوْتُ مِنْہُ لِاَرْکَبَہٗ فَاَنْکَرَنِیْ فَتَحَیَّا مِنِّیْ (آنحضرت ﷺ نے معراج کی حدیث میں فرمایا) میں براق کے نزدیک گیا اس پر سوار ہونے کے لئے تو اس نے مجھ کو نیا اور اجنبی پا کر مجھ سے شرم کی (یعنی جھجکا)۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ۔ نماز کی طرف آؤ اور کامیابی کی طرف آؤ۔ یا نماز کی طرف جلدی آؤ اور کامیابی جلد حاصل کرو۔

وَاِذَا ذُکِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَیَّ ھَلًا بِعُمَرَ۔ جب اچھے اور نیک لوگوں کا تذکرہ آئے تو پہلے حضرت عمرؓ سے پہل کرو (آپ نیکوں کے سردار تھے، دنیا میں کوئی نیکی اس سے زیادہ نفس پر شاق نہیں ہے کہ اپنے اور اپنے عزیزوں کا کچھ خیال نہ کرے اور غیروں کی راحت رسانی اور آرام دہی مقدم رکھے اور اپنے پرائے سب کے مقابل حق بات کہے۔ یہ صفت حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں بدرجۂ کمال موجود تھی)۔ یہ کلمہ حَیَّ اور ھَلًا دو کلموں سے مرکب ہے۔ حَیَّ کے معنی "آ" اور ھَلًا یا ھَلَّا "جلدی کر"۔

سَمِعْتُ الْحَیَّ یَتَحَدَّثُوْنَ۔ میں نے اپنے قبیلے سے سنا: وہ باتیں کر رہے ہیں (اب عرب کے لوگ حَیَّ حَیَّ اس موقعہ پر کہتے ہیں جب کوئی کام شروع کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً کھانا سامنے رکھا ہو تو کہتے ہیں حَیَّ حَیَّ یعنی کھانا شروع کرو)۔

اِنَّ الرَّجُلَ لَیُسْاَلُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ حَتّٰی عَنْ حَیَّۃِ اَھْلِہٖ۔ آدمی سے اس کے سب گھر والوں کی پرسش ہوگی

یہاں تک کہ جو جانور زندہ اُس کے گھر میں ہے (مثلاً گائے، بکری، گھوڑا، گدھا، بلی، طوطا وغیرہ) ان کی بھی پرسش ہوگی (کہ تونے اس کے کھانے پینے کی خبر رکھی یا نہیں؟)۔

اللہ تعالےٰ کا ایک نام حَیٌّ بھی ہے، یعنی زندہ، اور قَیُّومٌ سب کو سنبھالنے والا۔

خُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيٰوتِكَ لِمَوْتِكَ۔ اپنی صحت میں بیماری کے لئے سامان کر اور زندگی میں موت کے لئے (موت کے بعد پھر کوئی کام نہیں آئے گا، لہٰذا جو کچھ توشۂ آخرت کے لئے درکار ہے وہ اپنی زندگی ہی میں جمع کرلے)

اِنَّ اللّٰهَ حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ اِذَا رَفَعَ الْعَبْدُ يَدَيْهِ اَنْ يَّرُدَّهُمَا صِفْرًا حَتّٰى يَضَعَ فِيْهِمَا خَيْرًا۔ اللہ تعالےٰ بڑا شرم کرنے والا، کرم کرنے والا ہے۔ اُس کو شرم آتی ہے جب بندہ اُس کے سامنے ہاتھ پھیلائے اور وہ اُن کو خالی پھیر دے، جب تک اُن میں کچھ بھلائی نہ رکھے۔ (مطلب یہ ہے کہ مومن کا اپنے پروردگار کے سامنے ہاتھ پھیلانا خالی نہیں جاتا یا تو دنیا ہی میں مراد پوری ہوتی ہے یا پھر آخرت میں اُس کا اجر ملے گا)۔

اِذَا ذُكِرَ الصّٰلِحُوْنَ فَحَيَّ هَلًا بِعَلِيٍّ۔ جب نیکوں کا ذکر آئے تو پہلے حضرت علی رض کا ذکر کرو (آپ تمام اولیاء کے سردار تھے، چنانچہ آپ کو شاہ ولایت کہتے ہیں)۔

یَحْییٰ (علیہ السلام) مشہور پیغمبر ہیں، وہ حضرت عیسیٰؑ کے خالہ زاد بھائی تھے۔

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21.2.2011

میر محمد کتب خانہ
مرکزِ علم و ادب
آرام باغ کراچی

میر محمد کتب خانہ کی چند قابل قدر مطبوعات معہ نادر اضافات مفیدہ

فقہ الحدیث (اردو)

فوائد جامعہ بر عجالہ نافعہ (فارسی - اردو)
تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ۔ مجلد -

فیوض عثمانی شرح اردو فصول اکبری
اعلیٰ کاغذ رنگین ٹائیٹل

معجز نما متوسط قرآن مجید بدو ترجمہ مع کامل تفسیر
اردو (۵۲ خوبی والا در میانہ سائز) عمدہ کاغذ۔

قرآن مجید عکسی مترجم شیخ الہندؒ (کلاں سائز)

قصص الانبیاء (ترجمہ اردو) خلاصۃ الانبیاء
گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی

قصص القرآن مولانا محمد حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ
کامل ۴ حصہ - اعلیٰ کاغذ (عمدہ سائز پر) مجلد ریگزین
سنہری ڈبل ڈائی

کتاب التوحید مترجم۔ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی مجلد
ریگزین سنہری ڈائی

کتاب الوسیلہ تالیف شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی مجلد پشتہ سنہری ڈائی

کفایۃ النحو (شرح اردو ہدایۃ النحو) از مولانا مولوی محمد حیات
صاحب سنبھلیؒ۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل -

گلستان سعدی (مترجم) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

لغات الحدیث (عربی - اردو)
مجلد پارچہ جلد اول (ا - ح)
〃 〃 جلد دوم (خ - ز)
〃 〃 جلد سوم (س - ض)

مالابد منہ (فارسی بہ حاشیہ اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل

مختصر خصائل نبویؐ (اردو) عمدہ کاغذ رنگین ٹائیٹل -

مشارق الانوار فقہی ترتیب والا ایڈیشن (عربی مع اردو)
گلیز کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی۔

مصباح العوامل (شرح اردو شرح ماۃ عامل) مع شرح و ترکیب
بزبان اردو کامل مع اضافہ مقدمہ و حل مطالب وغیرہ۔
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

مصباح اللغات (مکمل عربی اردو ڈکشنری)
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی

معدن الحقائق (شرح اردو) کنز الدقائق
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈبل ڈائی -

مفتاح عربی (عربی صرف و نحو) از مولوی نعیم الرحمٰن ایم اے
گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

مقدمہ تاریخ ابن خلدون (اردو) عکسی ایڈیشن۔
مجلد ریگزین سنہری ڈائی - اعلیٰ کاغذ۔

منیۃ الراجی فی حل السراجی گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل۔

موطا امام مالک مترجم کامل در دو جلد۔
اعلیٰ کاغذ مجلد ریگزین سنہری ڈائی -

میزان العلوم (شرح اردو) سلم العلوم۔ گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

نادر مجموعہ فن خوشنویسی (اردو) مع نادر قطعات اصلاحیں و
مشقیں - اعلیٰ گلیز کاغذ مجلد پشتہ سنہری ڈائی -

نصیحۃ المسلمین (اردو) گلیز کاغذ رنگین ٹائیٹل

نیل الامانی (شرح اردو مختصر المعانی) گلیز کاغذ مجلد ریگزین
(معہ اضافات) نقشہ وغیرہ سنہری ڈبل ڈائی

میر محمد، کتب خانہ آرام باغ کراچی